



که گشتان نشان خورشیدشان ضیای تاجیه سلام آصف عالمقام نظام الملته والدین  
 این ناصرالدوله افضل الخواص خلق پرور عدل گسترل الله حضرت معیر محبوب علیجان بهما  
 نظام الملک صفی که گداشته غلام و دلم ملکه و آقب که جس سلطنت پناه کی تاجات لاد  
 با سعادت و جلوس مینت با نوس بیخیز زبون

### تاجات تولد از حضرت فیض

در محل افضل الدوله شه آصف شکوه	شد تولد نورعین از فضل بی پایان حق
ملهمی از غیب تاریخ ولادت گشت فیض	گشت پیدا آصف سادس از بی جان حق

وله

راحت جان فضل الدوله	از عنایات حق چو شد پیدا
فیض نهشت سال تا بخش	شد تولد بلند قدر آقا

وله

سرور آن کو هوا یکلفت پیدا  
 حب زیب تاج و تخت پیدا  
 لاین همایون بخت پیدا



	جوان دولت جان طالع جوانان هوا پیدا می یون بخت ۱۲ قبال		دیاحت فی پسر شاه دکن کو لکهایون فیض فی سال اوله	
	وله			
	یهی تها انکی دلمین بی ارلوه رهی یارب سلامت شاه ۱۲		جواهی فضل الدوله کو فرزند سراقبال سی بی فیض نایج	
	ناریجات جلوس مبارک حضور پر نور دام ملکه و قباله ارجمیم محمد مظفر الدین خان مرزج			
	چون بنام ششین آصف جا صاحب امتبان دکن ظل الله		سکه دولت و شاه بی بزدند نقطه سال چنین خواند مرزج	
	وله			
	ببین آن ز زمین تا زمین مزین شد بریب شاه سریر دکن مزین شد		عروج کرد تخت شاهی نظام الملک سجود بر سر دکن مزین شد	
	وله			
	کز آصف جاه باشد شاه ساس هشش صوره کز ظل الله ساس		باشش میر و محبوب و علی خوان نداد شجاعت شاد از جلوسش	

بگفت اقبال در روی کن سال	سریر آراخته آصفجاه سالی
وله	
رد نفی تخت دکن را بخشید	میر محبوب علیخان بقدم
عرض بنزد فرج از سر برد	سال تاریخ رئیس اعظم
وله	
بسر آصف زیاده دکن	گشت خورشید شهبی چون طالع
با ادب گفت همتا تاریخش	طلی سبحان و هیایون طالع
وله	
سکندر تخت محبوب به جایت دام قباله	جلوس او تخت حیدر آباد آصف و خواه
حسن بخشش سپهر پر گفای مراح ازین	جو این اقبال کم سن شده لغز و شان آصف جا
وله	
صدای تنهت در حیدر آباد دکن برخاسته	ز کوس سمیت مانوس شاه نیک با اقبال
قلم بر زد علم تا پرچم تاریخ بکشاوه	جلوس سمیت مانوس شاه نیک با اقبال
وله	
جلوس کرد تخت شهبی چو آصف جاوه	زهی جمال جلوس وزهی حبطل جلوس

مبصرۃ سن فطی و مسنوی گفتم ولی قزاقی تاریخ سنو سی مدحا		ہزار و دوصد و ہشتاد و پنج سال غزیر کہ تا عیان شودت سال با کمال جاوس
	ولہ	
جلوہ بخشید چا و رنگ شہی را سال سن جہنش بقلم دا و مزاج عالی		میر محبوب علی مالک جاہ و شہت اہل اقبال دکن بادشہ باشوکت
	ولہ	
بستراج و قدم بر تخت موروث مزاج انین بنش پیرز گفت		نہا و آن آصف دار تحمل جوان اقبال کم سن جہر گل
	ولہ	
سکہ زد حضرت محبوب علی آصف جا سال گفتہ مزاج و خرد و ذہن بہم		بزر و سیم سلطانی دخواہ دکن آئینہ رحمت حق حاکم دین شاہ دکن
سبحان اللہ زہی پادشاہ عالم پاہ کہ میں اقبال سی اس زیب افزا سی تخت و عرش کی باب قدر وانی ہر علم و فن باز اور زمانہ عیش و آسایش خلق اللہ کی ساتھ ساز بلکہ خود زمانہ گواہ و شاہ جوان تخت کی زمانہ دولت پر ناز ہی آہی جب تک فلک جلوہ گاہ ثوابت و سیار و مقناب عمر و اقبال حضرت نعل سبحانی مطلع آما فی و آما ل سی طالع اور لامع ہوا میں نجم تیرا		

بین السطور نثرین الف ان مین سرین	سردون مین مین چون فداوہ گو یا تدر مین
ہوتی مین کب غم سنج و بلیغ اطلح کیم	بس بی فصاحت و بلاغت اسی کا نام
ستی شوق و ذوق دم سرد کا علاج	یہ نسخہ ہی علاج ہر کد کا علاج

واضح ہو کہ اردو دیوان فیض نشان جو سبھی بلیغ عالیشان سخن فصاحت عنوان شاگرد متاثر  
جناب مصنف محمد فیض الدین جان بہادری فیض ابن محمد عزیز الدین جان مرحوم فرامہ تمام مع میر  
موجودہ اور فارسی کلام فیض سان ہی جہد و ہمت تھا اور ہوا اجازت سی ساخراگان  
عالی تبار نیرین آسمان فضل و کمال مورد عنایات خدا کا جناب میر ضیاء الدین احمد و جناب میر  
سما و الدین محمد صوفی شخص فرزند ان حضرت مصنف علیہ الرحمہ کی تحقیق و تصدیق طبع میں آیا

اب جو ش پر ہی جام سخن مین شراب فیض	طالع ہوا ہی چاہتا ہی آفتاب فیض
نیرسان سی بڑہ کی آبروی ابر فیض ہی	برسا لیکا سخن کی گہر بیان سحاب فیض
دریای منکر کو ہی تجر کا مرتبہ	ہر بحر شعر ہوتی ہی اب کامیاب فیض
ہوتی زمین شعر ہی سیراب اور سبز	جاری ہی چشمہ سخن لا جواب فیض
طبع روان فیض کی اب بو مین مکہ ہی	بہتا ہی یہاں سی قلزم فیض جناب فیض

تمت

# ان من الشعر حكمة وان من البيان سحرا

ایمده و امده دیوان فیض عنوان عمده العلماء ملک الشعر ساک ساک طبعت ملک  
ماک حقیقت معرفت حضرت عظیم المولوی شیریں فیض رحمت علیهم



بیت شمس تابان فوز نام فیض  
سب فراتش مجمع اکرم و الامان حکیم محمد منور الدین خان علاج

در مطبع هدایا قه  
بابا و زن مطبوعه



بسم الله الرحمن الرحيم

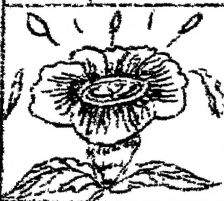
قصیده

هی گیسو و خط سبیل و رخسارِ است	هی روی محمد گل خندانِ رست
حضرت کی ملاحظتِ هی نگارِ است	کونین کی لذتِ هی حادثِ سیاح
لب لپی بن لعل بنخشانِ رست	وزمانِ مبارکِ هی در کج تجلی
هی نوحه چین شمع شبستانِ رست	پروانه هر که شبِ بل را باب صفای
اکهشی هوای اجزای پریشانِ رست	سر و قمر عالمِ هوای جبباتِ تقدیر
و غنچه هی یزید گرس بستانِ رست	تخیر کرون کیا و هن چشم کی اوج
سیاهی هوای سمر و سامانِ رست	اس سنِ سی خوبی سی کسی سی نهی
سرمه تو هم فارس میدانِ رست	اب کوئی مقابلِ نظر آتای نهی

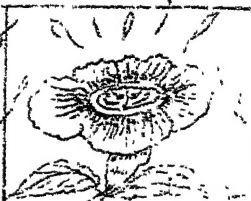
<p> خضرؑ نے نبیؐ کی درجہ پہچان کر لیا  ہی جسم لطیف آپ کا اک جان لیا  ذاتِ نچی ہی رونقِ ایوانِ رست  اللہؑ فی دیا اگودہ خوانِ رست  کسؑ جہیہ ہی فعتِ ایوانِ رست  ختمِ اگپی ہی نام پہ فرمانِ رست  ہی کون سوا آپ کی شانِ رست </p>	<p> خو سب مل سُن حیدرِ عالیؑ چو لکین  انوارِ تجلی ہی سرِ پاسبی ہو پیر  یا ہم کہتی ہیں سولؑ و ملائک  انگوہنسی کسی اور بیتیؑ ہی نیک  ہو ماہی گمانِ عرشِ معلیؑ کا جہان کو  اللہؑ کسی کو ہی رسولؑ اب نہ کر گیا  کہ نہ نہ کر کسی خستہٗ رسؑ آگیا اللہؑ </p>
--	---



مینگا ثواب اسکو وصف خدا کا	کر گچا جو کوئی شنائی محمدؐ
گنہگار مجھسا نہیں کوئی لیکن	مجھیں بخش یارب برای محمدؐ
رسول ولای خدا ہی مقرر	رہی جس کی ولایت ولایت محمدؐ
پیش راہی قاب قوسین پہ	خدا کی ہی نزدیک حسابی محمدؐ
نخل ہوتی ہیں دیکھ کر ہر دریا پہ	رخ غیب معجز ناسی محمدؐ
زہی قسمت اپنی زہی غربت اپنی	آکر دیکھ لین ہم سب زہی محمدؐ
اطاعت خدا کی اطاعت ہی	رضائی خدا ہی رضائی محمدؐ



کسی شفاعت سے مطلب نہیں  
کھڑا ہوں میں زیر لوائی محمدؐ



کعبہ منقو وہی روی رسولؐ	قبلہ عالم ہی ابروی رسولؐ
کیون نہ محو و غیبی سر ہوں	ہی عبادت دیکھنا سوئی رسولؐ
طوبی باغ جان قمری ہی	دیکھ لی گرسر و بھوشی رسولؐ
چہرہ مقصود آتا ہی نظر	کس قد ہی صاف نانوئی رسولؐ
شکاف زہری جو ہر نگہ ہون میں	سچ رہی ہی خشنہیں بوشی رسولؐ
طوف پست اللہ کا ہو مجھ کو اجر	دیکھ لون گزشتہ بروئی رسولؐ



ہی جو کوثر خلد میں جوی رسولؐ	سیکا تشنہ لب یا ربؐ ملی
دو جهان ہی قیمت ہوئی رسولؐ	بغلس کس طرح سہاوت آئی
جنت المآواہی مشکوی رسولؐ	ح الامین ہی صبح و شام
ہی امید خلق نیکوی رسولؐ	بن مخفرت کی بابت میں
نور حق ہی مصحف روی رسولؐ	غسیار و سکی لکھہ سکی
ہی محبی سودا ہی گیسوی رسولؐ	ن مدینی کی ہوا
واہ واہ کیا نیک ہی محبی رسولؐ	کی حشر میں بھی شفیع

قسمتوں ہی فیض اگر آجای بات  
چوم لون پای سگ کوئی رسولؐ

لیلۃ القدر ہی گیسوی رسولؐ	روز جنت ہی محبی روی رسولؐ
قاب تو سین ہی ابروی رسولؐ	ہی یہی غل افق آسلی پر
دیکھ لوصورت نیکوی رسولؐ	سورۃ النور میں اس میں کیا فرق
بخدا ہی صفت خوی رسولؐ	وہ جو آیا نبی کہیں حسن خطیم
رومرا حشر میں ہو سوسی رسولؐ	ہی پس مرگ ہی رب یہ نہیں
گر لکھوں میں صفت بوسی رسولؐ	ہر ورق ہی ورق گل خجری

جانشاهی جسی طوبی ہر شخص	ہی وہ عکس قد و بجوی سول
آتی جاتی بین ملائک و ریت	قصر فردوس ہی مشکوی سول
سامعہ مشک کا ناندہ بنجاسی	وہ جوسن لی صفت موی سول
و لکو جنبت کی ہوس ہو نہ کہو	مرا مسکن ہوا اگر کوئی رسول
<p>ہو اگر آب بقا سُنہ نہ مکرون</p> <p>فیض ہون تشنہ لب ہی سول</p>	
اقتاب فخر ہی وی خشان سول	صبح جنبت ہی صفای ملک و ندان سول
رحمۃ للعالمین سی ہی ہی مقصود حق	جملہ مخلوقات ہی ممنون احسان سول
یہ سخن کرسی نشین ہی لمین اہل اللہ کی	ہمسعر عرش برین ہی تصور ایوان سول
جس مئی ہ راضی ہوئی اللہ ہی راضی ہوا	ہی وہ فرمان خدا جو کچھ فی مان سول
نعمت غفران سی ہو لوسیر و عصیان سی	فرش سی لی عرش تک گسترہ غمان سول
ہام ہی ضوان جکا ہی عہد اذکا باغبان	کہتی ہیں جنبت جسی ہی وہ گلستان سول
کر سکی بندہ کوئی قرضیا و لکی کیا مجال	حق تعالیٰ آپ جب ہو غنی ثنائوان سول
اہل ایمان عید کرتی ہیں سبب اسکا یہ ہی	ماہ نو کو سمجھی ہیں عکس گریبان سول
ہی اسی باعث ہماری حشم گریان راہ دن	دیکھ لیں انکھو نیسی تا ہم خندان سول

کیونکہ علم حق سی ہی تشبیہ اول کی ظلم کو جمع شیراز نہ ہوتا دست را بجا دکا سورہ کوثر کی ہی تفسیر سی یہ ہستفا چیز کیا ہوں جو کروں قصر نبوت کی صفت ہونگی وہ دو خمیں اخل ہجج بنجوا ہا بن قدسیان بایکد گر بیتہ کرہ کرتی ہین روز ہی ہی یارب متا تجہ سی روز حشر مین مین ہی دیوانہ ہوں یارب جلد دکھاؤ ہی مجھ آل و اصحاب محمد کی اطاعت فرض ہی ہنسا روج و ریچاں سی ہی حاصل ہی	ہو میں حب و ح الامین طفل دست آں ل گر نہ ہوتا خلق گیسوی پریشان رسول حق نی کی ہی مدحت چاہے نجد ان رسول بد و خلقت سی ہی جبریل دربان رسول ہیں جنت مین کرنگی خیر خواہان رسول ہی شب معراج زلف مشک افشان رسول سیرہ ہو ہم حاصیوں کی ظل امان رسول ثیرب و لطحا جو دو نو ہین سپاہان رسول واجب التعظیم مین اولاد و احوان رسول سیرہ بلخ جان ہی موسیٰ ثمکان رسول
---	---

ہی وہ مہر مغفرت سی فیض و زباز پرس  
جس مسلمان کی دلپر داغ ہجران رسول

جو کر گیا دل سی وصف قد بالا یا رسول کیونکہ کہنتم خیر امت کی مخاطب ہو میں ہم سیری نزدیک اچا ہی آسمان قصر رفیع	دو جہان مین ہو گا اوسکا بول بالا یا رسول ہی رضامند آپ سی یاری تعالیٰ یا رسول بدر ہو تم حلقہ احباب بالا یا رسول
--	--

<p>آفتاب دین کو تم فی کمالا یارسول  سلسلہ اشکو نکا ہی موتی کا مالایا رسول  عفو سی عصیا کا ہوگا استخالا یارسول  آپ کی لطف و کرم کا ہی قبالا یارسول  لی چکی ہو تم شفاعت کا حوالا یارسول  اچکا دین ہی ہر اک دین سی نزالا یتل  ہمکو دین آب کوثر کا پیالا یارسول  اچکا جس کو ملا جوہڑا نوالا یارسول  دو جہانین ہی تمہارا ہی اوجالا یارسول  دین ابراہیم کو تمہی سنبھالا یارسول  ہو سوسو طاعت طبیعت کا مالایا یتل</p>	<p>تھا سحاب کفر میں پہاں بڑی ونکی تھ  کیون نہ روئیں آپ کی فرقت میں ہم ہٹھ  ہی یقین ہم تمہاری ات سمن حشر کی  کیون نہ قبضہ قصر حنیت پر کروں اب میرا پس  منفرت کا ہو وسیلہ کیون ہوسست عصات  جو کر سی اسکو قبول اوسکو نہی غزو شرف  آفتاب حشر کی گرمی پائیں گی نجات  دو جہان کی نعمتوں سی جی ہوا اوسکا اوٹا  یہ جہان ہجوی کہ ہووی وہ جہان آخرت  کافروں کی ہاتھ سی گرنی میں کچھ باقی تھا  محو ہوں لہو و لعب میں کچھ سی اب کرم</p>
--	---

صورت پاک اپنی دکھلا دو جو فیض کو  
کب تلک کرتا رہیں آہ و نالہ یا رسول

<p>طاق بہت اللہ ہی ابروی خیر المرسلین  صبح صاوق ہی خبار کو سی خیر المرسلین</p>	<p>قبۃ ارباب دین ہی وی خیر المرسلین  عارض پر نور کا خاکہ ہی خورشید سحر</p>
--	--

سوره الشمس ہی خسار تابان سول  
 تقویت ہوتی ہی جاکو دلو ہوتا ہی ہر  
 ہی ید پھامی ہوئی نیچہ انور کا عکس  
 عطرت پیداکسی گل میں نہوگی حشر تک  
 جنسی دیکھا ہی نہو نور جسم کو کہہ  
 آرزو یہم ہی کہ وقت نزع ہو یا حشر ہو  
 نازل اوکی شان میں آیا ہو جب خلق عظیم  
 کیون نہو عظیم اوکی فرض اہل اللہ پر  
 مجھ کو اسی عنوان نہیں کہچہ طوبیٰ جنت کلام  
 پاس جنت کی ہوا کو میں کہی آتی نہ دون  
 میں کہی دیکھوں نہ آت سکند کی طر  
 اثاب مغفرت کی دید کا مشاق ہوں

معنی ولیل ہی گیسوی خیر المرسلین  
 بوی جان پرور ہی بوی بوی خیر المرسلین  
 سوج بحر نور ہی بازوی خیر المرسلین  
 گرنہ ہمدوش صبا ہو بوی خیر المرسلین  
 دیکھ لی وہ قامت نیکوی خیر المرسلین  
 یا اہی رومرا ہو سوسی خیر المرسلین  
 کیا رقم ہو مجھ سی وصف نوی خیر المرسلین  
 عرش اعظم ہی ہر اک مشکوی خیر المرسلین  
 یا و آتا ہی متہ و بجوی خیر المرسلین  
 ہی مری سیرین ہوا سی کوئی خیر المرسلین  
 ہی نظر میں صافی زانوی خیر المرسلین  
 جلد و کھادوسی خدایا روسی خیر المرسلین

دل لگی میری سوا و شیرے بطحا میں ہی

فیض ہوں دیوانہ گیسوی خیر المرسلین

اللہ و کھادوسی کہیں صحن مری مدینہ

مدت نمی مری سیرین ہی سودا سی مدینہ

بہولی ہی کہون پانون نہ گلزار ارمین  
 ہرگز نگری وہ رخِ جنت کی طرف رخ  
 معمور ہی دل یاد رسول عربی سی  
 کیون اوسکی نہ تعظیم ہر اک شخص پہ پوچھن  
 ہر اہل صفا کا یہ وظیفہ ہی شب و روز  
 مخدوم ملائیک کی مقرب ہن خدا کی  
 اسی آرزوی غلہ کہیں اور چلی جا  
 غش جن کی صفا پر دل ارباب صفا ہی  
 کروصل سی اسی بجز نبوت مجھی سیراب  
 فروس مین بی یا تمپسیر نہ رہو گنا  
 ہوں معتقد سلسلہ زلف پیہر

تہوڑی ہی ہاتھ آسی اگر جابی مدینہ  
 جب کو نظر آسی رخ زیبای مدینہ  
 سینہ ہی مرا سکون ماوا سی مدینہ  
 ہی ختم رسل انجمن آراسی مدینہ  
 کعبہ کا تو لا ہی تو لا ہی مدینہ  
 جبریل امین حنادم مولا سی مدینہ  
 رہتی ہی مری دلمین تناسی مدینہ  
 تصویر کا عالم ہی سراپا سی مدینہ  
 ہی دیدہ تر حبر مین سقاسی مدینہ  
 جنت مین ہی ہوگی مچھی پرواسی مدینہ  
 میرا دل دیوانہ ہی شیدا سی مدینہ

ای فیض گرپان کی لکڑی نہ کھینچن

ہاتھ آسی اگر دھن جھڑی مدینہ

الظلمت شد نہ ہی شان مدینہ

پانی نہ پیو گامین کبھی اپنی وطن مین

ہی عرش برین کرسی ایوان مدینہ

ہمدست جو ہوگا سر و سامان مدینہ

رہتا ہوں پریشانی خاطر سی قرین میں  
 آتی ہی صد عالم بالاسی ہمیشہ  
 اس عاشق حیران پیسہ کو جو دیکھی  
 مخلوق سی ممکن ہی نہیں نعمت پیسہ  
 فردوس میں غلام کی چھٹ جائیں گی چمکی  
 رہتا ہی دماغ اوکسا دعرش برین  
 کیونکر نہ کہوں جنت فردوس میں اوکو  
 سیار و ثابت ہی نہیں گہوشی ہر صفت  
 پہونچادی آبی مچی ہر حال میں ہاشک  
 دیکھا جو اسی چشم حقیقت سی تو سمجھا  
 نور علی نور مری حق میں ہی یارب  
 ارشوان سی فرماتی ہیں یہ حضرت داؤد  
 کافی ہی شفاعت کی اتنی ہی نسبت  
 گنہگار کا قدم گشتہ ہی چوگان  
 حضرت کی رسالت کا نہ قایل جو انسان

یاد آتی ہیں جب سنبلیلیاں دیر  
 مقبول خدا کی ہیں شاخوں میں  
 حیرت میں رہی نرگس جلالان ہمیشہ  
 معشوق ہیں اللہ کی سلطان ہمیشہ  
 آجائیں گی جس روز غلامان ہمیشہ  
 افتادہ ہیں گو فرش پستان ہمیشہ  
 رضون مری نظر و نمین ہیں بان ہمیشہ  
 و زرات ہیں افلاک بھی قرآن ہمیشہ  
 رنجابی نہ دلیں کہیں ارمان ہمیشہ  
 ہی مردک دیدہ ہر انسان ہمیشہ  
 لکھا ہوا ہاتھ آسی جو قرآن ہمیشہ  
 جنت میں نہیں منج خوش الحان ہمیشہ  
 میں مودوں حضرت ہیں سلیمان ہمیشہ  
 آئیگا غنچہ حب بھی میدان ہمیشہ  
 افضل ہی اوس انسان سی جو ان ہمیشہ

یہاں تک کہ اس سلطان ہمیشہ  
 ہر شخص کی آواز میں غلامی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

غزلِ سببِ

حرمِ مینِ دیرین جب کی تو رو آیا  
سمجھ گیا تھا میری جا کا عذ آیا  
کیسا کوئی ہی منون نہیں کہ نہ  
فقط گھر نہیں و ماہی اٹھ اٹھ نہ  
سنا غیر کا جب کہی جان میں سو  
چمن میں تہو کتی منہ پر بھاری بل  
وہ گئی لب یا جو بھر بادہ کشی  
ہوئی تہی طور کی سد و دریاہ ہوی  
خدا رسول کی ہی اتیو کچھ نہیں سنا  
تیرا قتل سی لڑ عالم کی وہ کافر  
نہا مرتبہ لوٹا ہی میکدی کو مگر  
اڑائیں چپک لاکھوں ہی جیانی

مجبی یقین ہوا بس یہی کہ تو آیا  
جنگلی اوچی مٹاک جنگ جو آیا  
ادھری مین کل آیا ادھری تو آیا  
جوانکی کان لگا کہو کی آبرو آیا  
کیا ہی غور نظر تو ہی سو بسو آیا  
نہرا حیف ہی اسی شک گل تو آیا  
جباب سر پر اٹھای ہوی سب تو آیا  
جسپانی بام پشپ کو وہ ماہر تو آیا  
سنائی مین فی حدیث اسکو کہو تو آیا  
کیا ہی قتل اوسی جو زبر و آیا  
نہ محسب کی تانتھ مین کدو آیا  
گر نہ قبضہ مین دامن آرزو آیا



راہی پھرون ہی حیریل کا تصور فیض  
جب اسکی پاس سی پیک فرشتہ خوابا

<p>پھر تا ہوں شکست کوئی رہ نہیں ملتا کرتا میں علاج سرشوریدہ ولیکن بوسہ لب شیریں کا جو مانکون میں دوبا بہلی دل وابستہ گیسو کہو کیونکر دم وصل کا دیدی کی کرین قتل جہانکو یار بمرض عشق ہی یا کوئی بلا ہی سب آرزو میں دل کی بخوبی نکل آئیں کس نگ کہو غنچہ دل کی ہو گرہ وا ہم کس سی کرین دعوی خون کچھنی انصاف آرام سی اوقات بسر ہو مری یک چند لیجا نیزہ اڈرا کبر دل مضطرب کو ہما نقد دل و جان نذر کروں ہفت ہی لکین اچھا کیا جو آ رہی آنکھوں میں سی وہ فیض</p>	<p>ہی وہ نگہ را اسکا بھی گھر نہیں ملتا سیدان پٹیل اکھیں تچہ نہیں ملتا کہنی ہیں وہ بیان قند کر نہیں ملتا دھونڈی ہی کسی عنایت میں گھر نہیں ملتا کیا منکر جو انکو کوئی خبر نہیں ملتا چین اس دل پتا ب کو دم پہ نہیں ملتا تہا وہ کہی ہمسی گہری بھر نہیں ملتا دل قبول کی ہمسی وہ سن بر نہیں ملتا مقتول ہیں جس کی وہ شکر نہیں ملتا مٹی میں کہیں یہ دل مضطرب نہیں ملتا لوٹن انہیں پر کوئی کبوتر نہیں ملتا جھکو مری ڈھب کا کوئی دل نہیں ملتا ایسا کہیں دنیا میں انہیں گھر نہیں ملتا</p>
--	--

روزن دل ہو گیا رستہ ہر اک آوار کا	ہو کہین سد و دیار بخت اس دیوار کا
اجنباب قتل کب تک چشم قتل کوی	ناک نین دم آگیا پر ہینرسی پہار کا
کہہ دینہ سی نکلیجای کہین طفل رشک	کام کیا ہی گہرین نامہوار بر خور دار کا
کب ہی وہ ساقی نظر انداز مس مجروح	چاک زخم دل ہوا ہی راستہ سوار کا
ای جوم یاس بی پرش مری سینہ بین آ	واہی شکل باب جنت چاک ایک اک وار کا
غیش غم سی ہی بری سر رشہ اہل وفا	کب ہونشر تشہ لب خون رگ زند کا
جب سی کتری بین گل آرایش سنی مصفیہ	نقشہ مقراض ہی نقشہ مری منقار کا
ماخن غم کی رہی جوتیشہ رانی روز ہجر	خانہ دل تھا کہ تھا وہ گہر کسی بخت کا

دماغ دل کی اب جو سینہ مین کانین لگ گئین  
فیض صاحب آج شاید دن ہی اس نذر کا

ترا وصف مژہ دل کو گوارا ہونہیں سکتا	رہ پر خا رہی اپنا گذارا ہونہیں سکتا
برآمد بام پر وہ ماہ پارا ہونہیں سکتا	ہماری بخت کا اونچا ستارا ہونہیں سکتا
مقابل خال و رخ سی چاند تارا ہونہیں سکتا	تری زلفون سی ہر رشک سارا ہونہیں سکتا
کہا نہک بی نقابی کووندی ہین بیکیان کیر	تمہاری روی روشن کا نظار ہونہیں سکتا
سمجھا ہون عصا پیر مین او سکی قدوز و نگو	ضمیفی مین گذارا بی سہارا ہونہیں سکتا

<p>تہا بری نقش ترین سی خجل ہی مہر خوشک          الہی سلسلہ توئی کہیں زلف سلسلہ کا          سیحانی سی وہ خالی یہ ہر زیر سیحانی          نہ نو عسری کیا کر سکی ابرو خوش شرم          بناتی کیوں ہر تل کا جل کی اپنی دی لگوں پہ          اجل کا قطر ہون قابض ارواح سی کہڑ          نہیں ہی فلسفی کو گفتگو نقطہ کی بجھت میں</p>	<p>ستار ازیر پائی کا ستارا ہونہیں سکتا          کروں کیا لیکے سبجہ استخارا ہونہیں سکتا          لبون ہی برگ گل کا استعارہ ہونہیں سکتا          متابل خال رخ سی کوئی تارا ہونہیں سکتا          کسی ہندو کا جنت میں گزرا ہونہیں سکتا          فراق یاد میں جیا گو ارا ہونہیں سکتا          دہن کی سمت وہی ہی اشارا ہونہیں سکتا</p>
---	--

دل مضطر اگر ہو خاک مطلب سب نخل آئین  
 کرین کیا فیض ہمیں کشتہ پارا ہونہیں سکتا

<p>کب ہو سخن گداز مزاج کرخت کا          کشتہ ہون ان تونکی میں وضع کرخت کا          ہر گز کلیم و نثر پہ میری نہ سمجھسی          تازیت اس چمن میں رہا منتقبض مزاج          کیا ابروی کشا وہ قاتل سی بر حصول          کیا پرچہ ہی ہو سلطنت عشق کا عروج</p>	<p>ممکن نہیں جو موم بنی سنگ سخت کا          لکڑا کفن میں رکھی مری سنگ سخت کا          کہیں چاہی میں فی پوست دل تیر کجنت کا          ہی شل غنچہ شوق جسی جمع رخت کا          مطلب تمام قوت ہی شعر و وحشت کا          زمینہ ہی آسمان مری پامی تحت کا</p>
---	---

کچھ پوچھی نہ حال لیا تو ان فیض  
رکھتا ہی حکم کوہ کا سایہ درخت کا

ظاہر مری گریہ کا اثر ہو نہیں سکتا	اک تار بھی اب جیب کا تر ہو نہیں سکتا
اس گہری ٹپ کا مہی اللہ بچا دی	جس گہرین فرشتہ کا گذر ہو نہیں سکتا
ای صفت سنہبالی ہو ہی چلی تھی	آتا تو کبھی انکا اوہر ہو نہیں سکتا
کہتی ہیں مری فرق نہیں بل بڑا	تحریر ترا وصف کمر ہو نہیں سکتا
کیا منہ ہی جوار باب نہری کریں یہ	خز عیب کوئی مہی نہ ہو نہیں سکتا
کس طرحین تا وطن یار ہم اضیعت	دو گام پہی اب مہی نہ ہو نہیں سکتا
شوق انکو حاکا ہی پڑسوس تو ہی	انگہوئی دان خون جگر ہو نہیں سکتا
مسئل نہیں مجہ لب جانخش کا لینا	ہی کام بہت سہل مگر ہو نہیں سکتا
کر کہتی ہو پہلا کیون متوقع بھی برون	مطلب ہی مرا تمسی اگر ہو نہیں سکتا
کہتی ہیں قضا اور قدر دیکھو کا ہنگام	خجرا کوئی خلوق بشر ہو نہیں سکتا

تہو رسی شب میل کی فکر کردن فیض  
خاموش کہیں مرغ سحر ہو نہیں سکتا

موت کا سامان ہی چرچا صفا تنہی کا  
جانپری کو کہن کی ذکر جوی شیر کا

<p>ناخن عتقا کری ہی کام یہاں شمشیر کا  قامت خم گشتہ حلقہ بن گیا زنجیر کا  کام منقار ہمارا کرتی ہی نوک تیر کا  خاک عتقاسی بنا گروہ مری تصویر کا  خطا ریحان سی لکھا تھا خط مری تقدیر کا  ہی لسان شمع کی قابل دہن گلگیر کا  سطح آئینہ بن صفحہ مری تحریر کا  موم سی ہی نرم ہی لوہا مری زنجیر کا  انگہ کا ڈور اسے مجھے ڈور ہوا شمشیر کا  بانگ صور حشر نالہ ہی مری تجریب کا  مری مٹی فی اثر پیدا کیا اکسیر کا  گہرین اوچالای مری مالہ شنگیر کا</p>	<p>خبر مضر ت کچھ نہیں غزلت نشینوں حصی ل  سلسلہ میں عشق کی پیری نی داخل کر د  آرزوی تخت و افسر موجب آزاری ہی  گوشہ گیر و کاخبار دل ہون بھی بزدلین  سبزہ بچاؤ سا دور اس گلستان سی ہا  گشتگوی گرم سی ہی تیرہ بختون کو شرف  واہ اسی تاثیر وصف عارض خشان یا  نالہ زندانیان اسحاق داؤد سی ہوا  تونی جب دیکھا غضب سی کروا جو نہیں چو  خانہ زندانیان سی روحانیوں کا یک ہجوم  یا زربین پوش ہی آتی ہیں بھر فخر  گر نہیں ہی شمع کچھ پروا نہیں فرقت شب</p>
--	--

پیر دھو غوار ہی محروم فیض نطق سی

ہی دہن سو فار کو یاد نہیں تقدیر کا

جلوہ و کہلاتی ہی دشت گردش تیر کا ۱ شعلہ جوالہ صفحہ ہی مری تجریب کا

<p>گر خدا دیتا دهن مجکو دهن گلگیر کا  کام دروازی بهشت کی نہیں زنجیر کا  عاشق ان روزوں ہوں یک محبوب ہو گیا  دکھیں بدالہ نہیں کس چاندی تصویر کا  آسمانی منطقہ حلقہ ہوا زنجیر کا  شوق تھا طفلی میں ہی مجکو ہرن کی شیر کا  خط رخسار بتان خط ہی مری تقدیر کا  چاندنی پر مجکو دھوکا ہی تری تنویر کا  کہیل میں بگر گڑتا ہی مری تدبیر کا  اٹھ نہیں سکتا کہو خاکا مری تصویر کا  نام ہی تحریر اقلیدس مری تحریر کا  بات سید ہی ہی نشانہ ہوں کیسی تیر کا</p>	<p>ستم رو لو کئی زبان کو منہ میں لیکر چوستا  ورہ دیوانوں کو تو ہر نئی نئی ای رشک  ہوش جیتی کی ہرن جوتی میں مجکو کھیر  لو کیتی ہی لک مجکو مارتی میں قصہ ہی  زور حشمت کا رہا کرتا ہی تانصاف نہا  آج ہی کچھ میں نہیں ہوں ان حشیہ پوش  کام معنی ہی نہیں صورت پرستی کی سوا  چاند سا کھڑا دکھاتا ہو وی رفع اشتباہ  جب سی وجہ خوب نادان مشورت میں تیر  عشق میں خدا توان ہوں مافی و بغیر اسی  باشا ہوں صورت محبوب کو شکل عروس  چھٹری ٹیٹری اسی کان بزدل تجھ ہی کام</p>
--	--

فیض و صفحہ سہا پتک ہون

بی مری یوان پردہ کا مجھی تفسیر کا

میں معتقد ہوں حضرت علیہ السلام کا

کیون کر گردن نہ ذکر خط سبز فام کا

عشاق سرو قد کو نہیں کچھ ضرور قید  
 رحلت کی وقت آرزوی زندگی ہو  
 شیر آبدار کمر سی او گل پڑی  
 پیرمیں خلق پر مری تعظیم نہ ضعی  
 بی گشگوی نرم نہ ہو وصل اہل در  
 مجنون کو اعتقاد ہی میری جانی  
 آتشی وقت گریہ لب لعل کخیال  
 پیرمیں دلو تیرہ کیا زلف یارنی  
 باقی ہی عقل جمع ہو می خلق گرو پیش  
 تر ساجی کا دل میں شب و روز خیال  
 غنچی میں دلی بو گل مہتاب کیسی ہی  
 خاتمان عشق خاک کی پیوند گئی  
 ذی جو ہر دن سی اہل غرض بی نصیب  
 بی اعتبار خلق میں ہیں میری زخمی

طوق گلو سی فاختہ حلقہ ہی دام کا  
 ہمو خیال کوچ میں آیا مقام کا  
 اس معرکی میں ذکر ہی کس تشنہ کام کا  
 قد خمیدہ طاق ہی پست انحرام کا  
 مریم ہی بھرنہ خم سبب التیام کا  
 ہی نجد میں ہی شور مری ہوم دہان کا  
 بارش میں ہمو شوق ہی ہم نہرب دام کا  
 صبح وطن میں رنگ ہی غرت کے شام کا  
 دیوانہ پن مرا ہی سبب ازدحام کا  
 کعبی میں گہر ہی راہب عالی مقام کا  
 داغ جگر میں جلوہ ہی ماہ تمام کا  
 ابرو کو ادنی حکم کی قتل عام کا  
 آب گہر سی کام نہوتشہ کام کا  
 ہون نغمہ سنج کس چین بی قیام کا

خاک مزار اپنی گذرگا جسق ہی

گشتہ ہون فیض میں بھی کسی خوشخام کا

<p>و م چلا آتا ہی او پر عاشق نا کام کا          عہد پیر میں نہین داغ جوانی کا م کا          ایک چمکی خاک رکھ ہی گل کی بدلی گو پر          ہی تصور کعبہ رویوں کا حد میں بھی محبی          اہل رفعت کی اٹھوں تعظیم کو کس وسطی          و فن کرتی ہیں لب دریا ہماری لاش کو          رات سی ہم کر رہی ہیں پھر پریشان گنگو          وصف کہتی ہیں کسی پستہ دہن کی خم کی          نقشہ نشتر کی اسی فصا دہی تدبیر شرط          خلق کی تسخیر پر زادن ہی بانہی ہی کہ          روضہ رضوان میں یاد چشم ساقی گئی          لاش میری پیرسی جاتی ہی فن کھیلن</p>	<p>وقت مردن بھی تصور ہی کیسی بام کا          صبح کو بی لوز ہی جلوہ سپر شام کا          میں بھی کشتہ ہوں کسی محبوب سیم اندام کا          کام لیتا ہوں کفن سی جامہ احترام کا          پٹہنا ہی کر دیا موتوں میں نی بام کا          ہی موسی پر ہی تصور زلف عنبر فام کا          عشق کیسوں فی اثر پیدا کیا سر سام کا          چاہتی روغن سیاہی کی عوض بادام کا          جھکو سودا ہی کسی محبوب سیم اندام کا          سبجہ صد دانہ حلقہ ہو گیا ہی دام کا          جام کو شر پر گمان ہوتا ہی می کی جام کا          ہی اثر بعد فنا بھی گردش ایام کا</p>
--	--

صبح پیری داتمی سرمایہ غفلت ہی فیض

ہو گئی ہی بہر وقت آیا میری آرام کا



غم کی ہاتون سی ہمارا حال تپلا ہو گیا  
 جب گداز دل سی تن کا حال تپلا ہو گیا  
 اپنی چشم و روشا کچھ جو چہر چاہو گیا  
 جب تقاہت کامری گلشن مین چہا ہو گیا  
 سینہ اپنا پھر مکان حرص ہو اکا ہو گیا  
 کیا کہیں تسی شب غم مہر پہ کیا کیا ہو گیا  
 تو کر چشمہ مست سی سیرا خرابا ہو گیا  
 عہد پیری مین ہوی زایل حرارت عشق کی  
 مطلب دل سی زبان اب تک نہیں ہی شہنا  
 موجب نفست ہی عالم مین تجر و پیشگی  
 سوز شیرین مین حلاوت کئی عمر عزیز  
 کیون نہ محنون جان دیوی کہا کی سوچ ہو گیا  
 رخ و کہا کر سر و مہر و نئی مچھی اکڑا دیا  
 نالہ عاشق مضرت بخش ہی معشوق کو  
 بنوہ اہل صفا ہی تیرہ بختون پر ڈال

یہاں تک سو کہا تن داغ کہ کاٹا ہو گیا  
 مین ہی یہ رویہ کہ پانی سسری اونچا ہو گیا  
 ابر کو ہر بار بھی پانی سی پستلا ہو گیا  
 نرگس پیار کی آنکھوں مین پیدا ہو گیا  
 خانہ دلمین بہت ساجع کوڑا ہو گیا  
 دل گلگھر جھ گیا پانی کلیجہ ہو گیا  
 میکہ سی تک ہی نہیں پہنچا کہ سڑا ہو گیا  
 دن نخل آیا چراغ اس گہ کا ٹہنڈا ہو گیا  
 مہر خاموشی مری لبکا چھپولا ہو گیا  
 مین سیکسار محبت ہو کی ہلکا ہو گیا  
 آئہ فریاد کی لب کا بتا سا ہو گیا  
 بال سی باریک حال زلف لیلیٰ ہو گیا  
 دھوپ کچھ چمکی نہ چمکی تھی کہ جاڑا ہو گیا  
 نعمہ بلبل سی گل کا کار  
 دن جہان بچا

گور میں بھی ہی تھوڑی کھوکھلیاں  
 دماغ سینے کی جو دکھلائی چین میں ہمیں صبح  
 آہ آتشبار کی جھڑکی لگی ہیں جھنہ سے پہل  
 غرض اخطم پر ہی کیونکر نہ جھونکا دماغ  
 چاک پیلہ میں کفن کی چاک سی کچھ کم نہیں  
 خواب میں بھی ہی تصور شمع چشموں کا نہیں  
 دشت گردی میں ہی احت میری طفل اشک  
 گرمی غم سی کلیجا پک گیا اسی ہمدرد  
 کب تک کرتی رہو گی اپنی دانوں غل  
 میں فی برو کی طرف دیکھا اٹھائی تہنی تنہ  
 شاعری فن میں کیوں شہرت نہ ہو سکی نصیب  
 شام غربت میں ہوا روشن دل و شیکال  
 قتل کر چکے جو وہ مصروف ماتم ہو گئی  
 فی کھوئی سلک زندانی حضور  
 جی میں تکی کی ہی بات

سبز ترسبت ہمارا نخل طوبی ہو گیا  
 گل کو مانیجو لیا بلبیل کو سودا ہو گیا  
 سوز نہا نکھا اثر ہونٹوں سے پیدا ہو گیا  
 لیلۃ المحراج رنگ زلف لیلی ہو گیا  
 حال اپنا زندگی میں حال ہوتی ہو گیا  
 بستر آرام اپنا مرگ چھالا ہو گیا  
 دامن مادر مگردا مان صحرا ہو گیا  
 ان دنوں اپنا تنور سلیم چولہا ہو گیا  
 سو کہکر میرا تن کا ہبہ رونا نکھا ہو گیا  
 بیٹھہ جاؤ کیوں خفا ہوتی ہو بدلا ہو گیا  
 خامہ اپنا صورت منتقا غصہ ہو گیا  
 دیدہ آہو چہ رنج خانہ اپنا ہو گیا  
 کیا مہ ذیج محترم کا مہینا ہو گیا  
 لعل پیش لعل جانان لگی جھوٹا ہو گیا  
 جو تماشا دیکھنی آیا تماشا ہو گیا

بعد مردن میا دایا جیب بت فرعون دیش  
فیض اپنا سنگ تربت سنگ میوگی

۱۲ گڑھی گڑھی جب مرا دشت میں انگا ہو گیا  
گیسو دا برو کی غم میں چہت کو جب آنکھیں لگیں  
کہا کی تیغ ابروی خمدار مرہم جب گئی  
اس تندیلی کی مٹائی کا سبب ہم سہی سو  
پھوٹ پھوٹ ایسی بھی دیدی فراق یارین  
گوری گوری چاند کی گڑھی مری ہین جسبھی تو  
چہت گئی چکی نفرو ہو گئی پانچون جو اس  
کیا کروئیں حال پریمین عناصر کا بیان  
کیا کروئیں سحر شمع روی روشن کا پان  
صبح تک و مدات مار کا گان ہیکو بھی تھا  
بل بی اعجاز شناسی گیسوی مشکین یا  
چال بندھی دیکھتی ہی میں کی کہا ہی پچھا

کو کہن جامی سی باہر قریس نکا ہو گیا  
دہنیاں اجگر ہوئیں بچو بڑنگا ہو گیا  
زخم دل بی منت حستراج چنگا ہو گیا  
آسمان کہا کہا کی عالم کو دنگا ہو گیا  
ایک جنا ہو گیا اور ایک کنگا ہو گیا  
دشمن جان کہاٹ کا ایک ایک تنگا ہو گیا  
حسرت و غمکا ورو سپر جو دنگا ہو گیا  
بند بند اس چار پائی کا جہنگا ہو گیا  
جو گیارا ات او سکی محفل میں تنگا ہو گیا  
جب قریب شام ہوندا اسکا تنگا ہو گیا  
جو کبوتر لیگیسا نامہ ہو چنگا ہو گیا  
اسکا اٹھلا نامری حق میں اڑنگا ہو گیا

فیض صاحب سب قوانی ڈھنگ سنا دی گئی

عیب کیا ہی تانہ گرا یک بڈ بنگا ہو گیا

کھنچو تھادین میرا ہو گیا	۱۳	بت ہی نصیبون سی خدا ہو گیا
کیسی دوا جھکوسیا جانی دی		در و محبت کا سوا ہو گیا
غیر ہی لڑ بھڑوہ میری گھر چلی		بی مزگی مین یہ مزا ہو گیا
غیر و ن کی فقر و نیستی کل لگئی		خیر ہی صاحب تمہیں کیا ہو گیا
تیر تیرا سینی مین لگتی ہی مین		اڑمی تھا قبہ نما ہو گیا
دلیں لگا مینی تونکا خیال		گھر جو خدا کا تھا گیا ہو گیا
دیکھی روتا ہی لہو کون کون		شوخ کو پھر شوق حنا ہو گیا
ہی وہ سعادت مری میرا مین		چند ہی آیا تو ہما ہو گیا
آپ ہوا دار پہ مٹھی ہیں آج		تھا جو ہوا خواہ ہوا ہو گیا

موت کدہ راتی ہی دیوانی ہی

فیض تو پہلی ہی فنا ہو گیا

گر آ می شام ذکر رخ بر قباب کا	دیکھی نہ کوئی صبح کو منہ آفتاب کا
آنکھیں سفید ہو کتین جون کا غم سفید	یہ جھکوا انتظار ہی خط کی جواب کا
محمدرہون تصور ساقی مین دیر خاک	نار کھد ہوا ہی مجھی خم شراب کا

چاندی کا ہی ورق ورق اپنی کتاب کا	لکھی تھی ایک دن صفت یار سیمبر
مارا ہوا ہون گیسوی پرچ و تاب کا	آئین پی سوال گیرین بن کی ماز
شمشیر آبدار ہی موجہ شراب کا	محرر و کر دیا عجیب ساقی کی یاد فی
جاسی کہیں شتاب یہ عالم شتاب کا	رسوا کیا ذلیل کسیا کو یکو مجھی
صفحہ کتاب کا ہی ورق آفتاب کا	تاثیر ہی یہ وصف رخ رشک مہر کی
یارا نہیں زبان کو سوال جواب کا	ہون مست پاشکستہ میحنا نزال ق
چھوڑا دورا مہ مینی عذاب ثواب کا	پوچھی نہ کوئی مجھ سے رہ دو رخ ہوش

وہ بادہ نوش فیض ہون میں کہی بعد مرگ

مٹی سی میری طرف بنی گا شراب کا

افسون مارا نہ ہی چنگ رہا باب کا	کیا ہم کو غم جو افسی ہی موجہ شراب کا
رخ سی کہی نہ اٹھیں گوشہ نقاب کا	ہو گا گمان صاعقہ طور حلق کو
آیا جو یا دشیب ہم نام شتاب کا	سجڑی چند گام گیا میکدی کی سمت
آئینہ ہی بہا	وقت مطالعہ نظر آتا ہی روتی یا
پنی کتاب کا	پیر میں عشق زلف سیاہی کا ہی ہمیں
بی خضاب کا	کہتی ہیں رند صوفی صافی سرشت سی
ہ شراب کا	

<p>چشمه‌ی سبیل کا چشمه‌ی سراب کا          کرتا ہوں میں مقابلہ اس جیسا کہ          ہی را ندن خیال کسی مستغاب کا          مہنی کفن میں عطر ملا ہی گلاب کا          مارا ہوا ہوں زلف کی مین بچ و تاب کا          باقی ہی بعد مرگ اثر اضطراب کا          نکلا چراغ صبح سی کام آفتاب کا</p>	<p>ہی تشنہ کام آب فرج بخش ہی بہین          کر اختیار حبس نہ روز وصل ہجر          خلعت میں ہو ہی ہی مری ندگی تمام          بعد فنا ہی ہی رخ گلگون کی دلیں یاد          بابی ہی بس ہی دفن کو مرقہ ہی کیا ضرر          مانند ریگ شیشہ ساعت ہو ہی خاک          پیرمیں اپنا داغ جگر مشتعل ہوا</p>
--	--

ای فیض چند روز کلیسا میں جا رہا ہوں

ہی دیر بھی مکان حرم کی جواب کا

<p>سناہٹی میں دم مری تن ہی نکل گیا          جامی سی زندہ مردہ کفن ہی نکل گیا          سہوا سخن جو انکی دہن ہی نکل گیا          لاشہ و ہوان ہو صاف کفن ہی نکل گیا          پانی جو جسم شمع لگن ہی نکل گیا          آرزو ہو کی سرو چمن ہی نکل گیا</p>	<p>تیر نگاہ یا رجوسن ہی نکل گیا          جب وصف شوخ میری دہن ہی نکل گیا          تقسیم جزو اختیار کی ہو گئی          بعد فنا          بزر عشق زلف          محل میں گرو          دیکھی ہو</p>
---	--

لک جامی آگ دیدہ نیشان خصال کو      بی آبرو گہر ہو عدن سی کل گیب

ای فقیض غل ہی آمد غور شہید چنگ  
شاید کھرند داغ کہن سی کل گیب

آرايشون مين اون کی مراد مکل گیا	۱۵	سر سہ و مان لگا کہ بیان نیل ڈبل گیا
سہت چہٹ پین منع کر دیتی باز آتی پین وہ		رکتا نہیں کسی سی جہان ہاتھ چل گیا
پہونچا تھا کو کہن نبی قرین تنور عشق		لیکن گلی نہ وال پلیس تہن مکل گیا
چھو امی جس فی ناک چنی چھکورات بھر		چہاتی پہ دن دہاڑی مری تنوگ فل گیا
کیا دس ہی کسیہ نصیبون سی ہی گلا		وہ کیا بدل گئی کہ زمانہ بدل گیا
کرتی نہیں ہو کیون کہلی بندون چن کی سیر		لومین تو اپنی جاسی باہر مکل گیا
کہتا ہوں صاف منہ پہفظمین ہی اک نہیں		آیا حضور مین جو کوئی وہ پہل گیا
مشتوق گوری گوری کن مین پین سلنی		مین لکھنو کی نہ فرنگی محل گیا
پہیچی ہزارون تجربی کی نسخی یارنی		لیکن مرا کہی نہ دماغی خلل گیا
باوصف کم سنی کی یہ چہل بل تو دیکھنی		باتون ہی باتون مین وہ جی ات چل گیا
گوئی بچائی مین فی ٹری داو گہات سی		کل وہ جو صید گاہ مین لیکر فل گیا
پہٹی پین وہ جو آگ پہو کا بنی ہوئی		میرا ہی جی اونہن کی شرارت سی چل گیا

سُکھہ بہت ہوں چہرہ ہر مناسبت نہایت	رُک جاو گی جو منہ ہی میری کچھ نکل گیا
تن جسمیں باز ہتی تہی وہ کھلی رہی نہیں	بیجا ہی ناز آچکا جو بن تو ڈھل گیا
شمتا دوسرہ دونوں لگی بغلیں جہاں گئی	گلشن میں وہ اکڑ کی جو چوخن کی بل گیا

فینچی کی طرح چلتی ہی جس کی بان فیض  
کتر کی راہ کل دہ چمن سی نکل گیا

ہتی پڑھ جو چڑھ کی قصا را اہل گیا	۱۹	نقشہ ہماری کام کا بنکر بگڑ گیا
کھینچی جو اوس فی تیغ الکباب و ہونی		قصہ تھا عمر بہر کا ذریعہ بگڑ گیا
اسی آہ صبح اک لگی میری کام کو		سر دیسی بند بند ہمارا اگر گیا
کیون اہل کہلی اب نہیں پہرتی ہو بغمین		سر وہی تو شرم سی مٹی میں گڑ گیا
ہیں وہ قوہ کھلاڑی کئی رنگ لائینگی		پانسہ مرا جناب اگر ابکی پڑ گیا
حسرت سی کئی ٹیلی قیون کی ہو گئی		کنا مرا جب آپ کی تل سی گڑ گیا
ممکن نہیں کہ پاس کروں پاسبان کا		میں اکی پاس آپ کی جس وقت گڑ گیا
جگنو کو ہاتھ لگتی ہی دُر در جو کرتی ہو		کیا کوئی موتی آپ کی زیور کا پڑ گیا

ہر بات میں مناسبت نہیں ہی فیض  
کیا تم سی بن پڑی گی اگر وہ بگڑ گیا



موزون ہوا کرو صفت دہن تنگ دہن کا	ہو تنگ ابھی قافیہ ارباب سخن کا
خط سبزہ دہن غنچہ ہی قد سرو ہی رنگ گل	عالم ہی سراپا میں تری چسپا چین کا
نگہت سر گیسو کی اگر ہو وی پریشان	ہو بجای ہرن ہوش غزالان ختن کا
ڈڑھی مچھی ہر سطر کہیں سانپے نیچای	مضمون ہی دیوان میں لفظوں کی شکن کا
پابند سر زلف تہ خاک بھی ہو نین	ہی بال سی باریک ہر اک تار کفن کا
کاٹا ہی مچھی انھی گیسو فی تہ ساری	نقشہ مری تربت پہ نبی سانپ کی ہر ک
تواری چلتی نظر آتی ہی مچھی وہاں	آتا ہی جہان نو کر تری چال چلن کا

کرتی ہو عیث تم رسن و دلو کی تہ پیر  
یوسف ہو نین ای فیض کسی چاہ فتن

کیونکر نہ رقم و صفت کروں چشم صنم کا	خامی پہ گمان ہی مچھی نرگس کی قلم کا
ہی آٹھ پیر کعبہ رخ کا ہی تصو	انگن مری گہر کا ہی مچھی صحن حرم کا
نظارے میں ہو نین کمر یار کی بی خود	ہستی میں تماشا نظر آتا ہی حرم کا
ہو بجای ابھی دن دینی اندھیر جہان میں	گر حال سپان و نین کر نین شب غم کا
اوس تنگی جدا نہیں یہ تپھر اکین کہیں	باقی مری چشم نین نہیں نام بھی غم کا
دیکھو نہ کہی کحل عواہر کی طرف میں	مشاق ہوں ہی یاد تری خاک تہ کا

<p>اچھ نہیں مہا وں شب وصل اگر میں  آتی ہی نظر عالم بالا کی مجھی سپر  کیا منہ ہی جو کبھی صفت لعل لبو بخ  نگلکھی کو جناب آپ فی پھر سپر چڑیا یا  تابع دل مجروح کی ہین جن دپر ہی</p>	<p>ترنایق اشترنجی مری کام میں سم کا  مشتاق ہو نہیں یک نہ افلاک خیم کا  آئی اگر دستاویں یاقوت رقم کا  کچھ ہی نہ با پاس مری سر کی قسم کا  ہی سخت دل اپنا ہی نگین خاتم جسم کا</p>
	<p>سب کہتی ہیں تربت پری پہول سپر کی  مقتول میں امی فیض ہون شمشیر تم کا</p>
<p>حشر تک ہی نظر آتا نہیں اونکا تھا ۲۲  ہی مجھی شیر کی جینکا طوطی کی آواز  نامہ اوس طفل برہمن کو رقم میں ہی  شیخ کو صید کرو یا کہ برہمن کو شکار</p>	<p>دونوں انگلیں ہیں مری ہجر میں گناہنا  آپ جس روز سی لکھتی ہیں کلید دنا  ہاتھ آجائی اگر کوئی کیو تر مین  دیر سی لیکر حرم تک ہی تمہارا رنا</p>
	<p>یار کی قدسی قدحور کو تشبیہ ندو  یاد امی فیض مجھی ہی ولقد کرنا</p>
<p>دشت غربت کی مصوبت سی چمن یاد پڑا ۲۳  گل کو دیکھا تو رخ رشک چمن یاد پڑا  دیکھ کر رنج سفر مجھ کو وطن یاد پڑا  کی جو غنچی تپتہ رنگ دہن یاد پڑا</p>	

<p>ریشک سہی حلت یوسف کی ہوا جاتا ہوں  غنجہ آتا ہی نطس مجھ کو گل شمع فرار  ہی خیال کمر یار میں وحشت حاصل  کشمکش مجھ کو فرشتوں نے رہا کرتی ہی  انگیا پیر میں یوسف مصر کا جوکر</p>	<p>ہا ہی کیوں اس کو ترسیب فن یاد پڑا  حدستان میں کوئی غنجہ دہن یاد پڑا  مجھ کو جیتی کی تصور میں ہرن یاد پڑا  گور میں گیسوئی پر ہیج و شکس یاد پڑا  ساتھ اس کی محبی اک گرگ کہن یاد پڑا</p>
<p>رو سفیدی ہی مری صبح ابل ہی فنیض  موسم شیب کی آتی ہی کفن یاد پڑا</p>	
<p>برگ گل ہونٹہ ہین باریک سخن ہی اُنکا  خالی حکمت سی نہیں کوئی سخن ہی اُنکا  میٹھی میٹھی جو کیا کرتی ہین مجھ سے باتیں  نا تو اُنو کتا ترسی ایک ملہکا نا ہی نہیں  پاسی نظارہ دم دید پرٹ جاتا ہی  قدھق سر نہین گال فط گل ہی نہیں  ہوتی ہین خاک بے سیکڑن لگا خرم  بات کرتی ہی جلا دیتی ہین صدام روی</p>	<p>شک غنچی کی دہن سی ہی نہیں ہی اُنکا  بخدا لفظہ موہوم دہن ہی اُنکا  کوزہ قند سمرقند دہن ہی اُنکا  جس جگہ میٹھ گئی تہک کی وطن ہی اُنکا  آئینی سی ہی مصفا کہین تن ہی اُنکا  باغ اسکان میں سراپا ہی چن ہی اُنکا  کلبک میں چال ہی اُنکی نہ چلن ہی اُنکا  لب کرامات ہین اعجاز دہن ہی اُنکا</p>

کیا کری کوئی دہن اور کمر کی تعریف	نہ کمر انکی ہی پیدا نہ دہن ہی اُنکا
شوخیاں لب کی شہید و بکی پس گدہ ہیں	گور ہی سرخ ہی اور سرخ کفن ہی اُنکا
جنکی چپٹی کی کمر سی بھی کمر ہی پتلی	دیکھ حشمت کو مری ہوش ہرن ہی اُنکا
سبھی ہم طاق حرم جنکی حسد ابو کو	کعبہ رخا بھی اسی قبلہ من ہی اُنکا
جنکی زلفون سی ملا گیسر کی بوتلی	اژدہا گیسوی پر پیچ و شکن ہی اُنکا

شعرا ہند کی سب فیض جنہیں کہتی ہیں  
حیدر آباد و کن خاص وطن ہی اُنکا

شبیوۂ اٹھا دگی جب تک ہمیں کا ترہا ۲۰	سایہ بان مسکن اپنا سایہ دیوا تھا
سر گذشت اپنی کہون کیا گر کس چم	موسم طفلی سی مین پیری ملک پھا تھا
تا تو انیکا پان ہم خاکسار ونسی نیوچہ	نقش پاکی طرح اٹھنا پٹھنا دشوار تھا
ولکو جمہیت بسان غنچہ سو روزنگ تھی	جب تک ہم کو خیال بندش نہ تھا
تھا اثر کس نقطہ موموم کا یار محیط	قامت حسد گشتہ پیر میں خط پر کا تھا
قطرہ خون تھا کہاں نامی ناخن موج نیم	غنچہ سان یک عقدہ مشکل یہ منتا تھا
اسی گدہ پچا ہی شکوہ اہل شروتی تھی	عرض کرنا مطلب دل موجب آزار تھا
گوشہ و اماں غزلت سی تنافر ہی رہا	جیون گنیں جب تک ہمیں نام اور سی عار تھا

قیص منهن سی لگی چیتی ہرجن بطنل شکر

ان یتیمون کا مگر میں قافلہ سالار تھا

تہ زمین نہ اگر شوقِ عظم و شان ہوتا	۲۶	ہما کی منہبہ میں ہمارا نہ استخوان ہوتا
کسی سی پوچھتی ہرگز نہ رفقا کا سراغ		رہ فنا میں قدم کا اگر نشان ہوتا
جناب یوسف مصر کی طرح گرجاتی		غم و فتن میں اگر یہاں کوئی کنوان ہوتا
وجود میں کمر بار اگر نظر آتی		سوی عدم نہ روان کوئی کاروان ہوتا
جو کامیاب کسی حور و ش سی ہوتا		لقب رقیب کا اپنی فرشتہ خان ہوتا
تہ زمین رخ آتشین جو آتا یا		بجاسی لاش کفن میں عیان ہوا ہوتا
شب سداق سگ کو سی یاد کویتی		تن گذار میں باقی جو استخوان ہوتا

شہید ماہ رخان قیص میں جن موقع تھا

کفن کی جاسی اگر جائے کستان ہوتا

دقن کا چہاہ دکھلایا تو ہوتا	۲۷	کنوان یوسف کو چکھوایا تو ہوتا
رخ اپنا تمنی دکھلایا تو ہوتا		مہ کا ملی کو شہر مایا تو ہوتا
جو تھا بہیچا ہی کہاں نامکو منظور		ہمازی سر کو سہلایا تو ہوتا
گئی حسام میں تلوار بانڈھی		لہو میں مہکو نعلایا تو ہوتا

دہن ہی یا نہیں کیا بات ہی بیہ	کبھی کچھ تمنی منسرایا تو ہوتا
قبای پوستان کا شوق اگر تھا	ہمارا پوست کچھو یا تو ہوتا
کیا جوان تون فی شرمی ساتھ	خدا ہی دل میں شرمایا تو ہوتا
تا شائست کا پھر تمکو نہ بھاتا	ہمیں زلفون میں لٹکایا تو ہوتا

نہ اٹھت فتنہ بخشہ کی فیض

نفل میں آنکو ٹھہرایا تو ہوتا

وصل کا دن نہ اگر بایسہ ہوتا	ہجرت کی رات میں چہنا ہمیں دیکھ ہوتا
دیر و کجے کی طرف کس لہی چکر ہوتا	گر تری گہر کی قرین یا مرا گہر ہوتا
عشق مرگان شکر نہوا صد افسوس	سر ہمارا ہی کسی دن تہ خنجر ہوتا
بی ثقاب آپ نہ محفل میں ہو خجی ہوا	صورت آئینہ حیران سکندر ہوتا
کوئی اوسپر کبھی انگلی نہ اٹھاتا ہرگز	ماہ نو گرتی ناخن کی برا ہر ہوتا
ذکر آن کی رخ و گیسو کا نہ آیا ورنہ	بزم میں کوی پریشان کوی ششک ہوتا
مثل تیلی کی نہ جانی تجھی دیتا باہر	مری آنکھوں میں گریا تر اگر ہوتا
جای پہلو میں جو اس گل کی نہ ملتی مجھکو	تن مرا سو کہہ کی کانٹی کی برا ہر ہوتا
نزد شمشیر تان پہلی ہی بازی میں ہوا	گھنچہ کہیتی ہم تم سی اگر ہر ہوتا

آپ حمام میں عریان نہ اگر ہوتی کج کرتی اُس مہر جہا شباب کا نظارہ ہم بحر میں دست خانی کو نہ دہریا تہنی سرسو ریدہ کا ہوتا پس مردن ہی علاج نہو ہی جیب دہریسی مجھی فرصت دین شکر ہی ہم نہ جہکی اہل دول کی لگی نامہ شوق سو می زلف رقم کرتی ہم نوخال اپنا اگر باغ میں ہوتا ہم عشق گیسو میں گرفتار نہو تی کر ہم	اپنی جاسے سی کہی کوئی نہ باہر ہوتا کو کب بخت اگر نسبت اکبر ہوتا بدلی مچھلی کی سمندر میں سمندر ہوتا اپنی تربت میں اگر ایک بھی تپہر ہوتا گلڑی ہاتھوں سی مری من مجھ نہ ہوتا خلق کی ٹھو کردن سی چور کہیں نہ ہوتا نامہ براپنا اگر طایر ششہیر ہوتا سایہ جہاڑو نکا ہمیں فرش شجر ہوتا رنج ہکو نہ کہی بال برابر ہوتا
--	---

مثل آئینہ اگر گہر سی بخاتی جسر  
آب و نان گہری میں اسی فنیض میسر ہوتا

ریشک فردوس چمن ہی اپنا نسبت گور و کفن چپ ہی زلیت کو مرگ سمجھتی ہیں ہم جو وہ کتا ہی وہ ہم کہتی ہیں	حیدر آباد وطن ہی اپنا گور اپنی نہ کفن ہی اپنا پیر میں ہی سو کفن ہی اپنا دہن یار دہن ہی اپنا
--	--

کیون نه طوف و محراب کین	کعبه ای قبله من هی اپن
وه تو هنستی بین چه هم ردی بین	کبیل انکا هی مرن هی اپن

یار کو شوق هو چستی کا  
هوش ای فمض هرن اپن

برآمد رات کو ٹہی پر اگر وہ مله لقا ہوتا	زمین سی تا فلک غل آفتاب جشکر کا ہوتا
مزنہ انکی لب پر شور کا گاہی چکپا ہوتا	نمک ہر ہر گ دریشی مین میری ہ گیا ہوتا
نه آید وہ سی قامت پی گلگشت گلشن بین	برنگ سایہ شہر شاہ پروں پر گرا ہوتا
تری یو امین ہم سیند دیگر اندر آجاتی	بھلا شب کو اگر در بند ہو جاتا تو کیا ہوتا
اگر ای ہو کر خسی تمہاری ہر کی تا	تھیٹھرا غیب کا منہ پر ہر اک گل کی لگا ہوتا
جو مرقی عشق گیسو مین تنہا کچھ بھی کسی کا غم	رفیق کج تنہائی سحر مین اڑو ہا ہوتا
سحر سی شام تک وہ بت کنی فقر سی ناہی	خدا ہی جانی کیا کرتا اگر لکھ پڑا ہوتا
نه کچھ اتنی شبیہ اس ناکی بھلا دومان سی	اگر تصویر کی فن مین جہین کچھ تہہ کھنڈا ہوتا
رخ روشن کو انپی گیسو مین کیون چپاتی ہو	سناہی ہی کسی نی دن لاری رنج کا ہوتا
خدائی خیر کی اس بت نی ہو کو منہ نہ کہلا	گبا سی سمت قبلہ منہ ہمارا پھر گیا ہوتا
نہو تا اگر ادب مانع بہت کچھ سنا مین	وہ اپنی گہر مین خوش ہنا خفا ہو تو کیا ہوتا



کسی پر گریہ میں جا بر آتی ہی اچھا ہوا ورنہ	جہان وہ پیٹھ جاتی اک نہ اک فتنہ کھڑا ہوتا
جو آجاتا عیادت کی بھائی سی شب فرقت	ترے تعظیم کو پہرہ در پہلو میں اٹھا ہوتا
وکان عاشقی مہنی بڑائی ورنہ ایجا ہاں	متاع جان کا اک روز گہاٹا ہو گیا ہوتا
شہائس غنچہ لب کو شوق رنگین ساتھ لے لیا	کہو تر بہت کی ورنہ رنگ گلشن کا اڑا ہوتا

چھٹی میں ہاکی فیض پر لہی گئی ہوتی  
خدا یا گر نہ آنکی پاس نقشش پوریا ہوتا

پیش نظر ہی زعمین نقشہ نگار کا	جلوہ حسنہ ان دکھاتی ہی چمکو بہار کا
ہی گور میں ہی غم دہن تنگ یار کا	غنیہ ہوا ہی گل مری شمع مزار کا
سرے سی رتبہ کم نہیں اپنی غبار کا	ہی سنگ طور سنگ ہمارے مزار کا
افعی نظریں جب سی ہی موجہ بہار کا	افسون مارے مجھی نالہ ہزار کا
ہی بعد مرگ شوق ہمیں دیدار کا	چلن کا حال ہی کفن تار تار کا
کشتہ ہون میں بجلی رخسار یار کا	ہی برق طور گل مرئی شمع مزار کا
طرح اقامت اپنی ہونا جہانیں کیا	آواز الرحیل ہی نالہ ہزار کا
لکھتا ہوں وصف زلف سیاهی کی لکھتا	نوک قلم میں زہری ہونڈان مار کا
عسرت فراق یار میں عشق ہوئی مجھی	آنسو کا تار تار ہوا ہی ستار کا

<p>کیا بحث جبر و قدر کرین ہم ستم دی  دیوانگی ہوئی مری زنجیر پاسب مجھے  ہی اپنی سوز دل کا دماغ تہسان  اسی جان پاک کر نہ تن و توش پر غور  آتی ہیں لوگ مجھ کو نظر اُس جہانکی  پیری میں قد ہوا ہی مرا صورت کا  کاغذ کی بدلی ہی ورقِ فقر تہی ضرور  تیار خاک گوری ہوتی ہیں جام می  مجنون سی حال ناقہ لیلی کا چوہی سی  کیونکر نہ سمجھیں ہم رخ روشن کو آفتاب  درویش کو سی عشق تکلف سی ہی بری</p>	<p>یک مسئلہ ہی یاد نہیں خست یار کا  وحشت سی مین فی کام لیا ہی لوار کا  پر تو ہی آفتاب دل داغدار کا  ہی حال جسم پیر مہن مستعار کا  ناسور دور پہن ہی مری جسم ار کا  طفلی سی مجھ کو عشق ہی اک فی سوار کا  لکھتا ہوں وصف شاہ سیمین غدار کا  بعد فنا ہی بنج ہی مجھ کو خمار کا  وہ ہمار بان ہی اُس شتر بی ہمار کا  جلوہ ہی اس کی مانگ میں نصف النہار کا  دست فقیر کام کر سی پشت خار کا</p>
<p>کیا احتیاج عینک اسلام و کفر کے  حافظ ہوں فنیصِ صحیفِ خدایا کا</p>	
<p>تیرے سہم میں ہی خیال آتا ہی لاف یار کا  وصف لکھتا ہوں کسی محبوبِ خوش فضا کا</p>	<p>حلقہ ہرزنجیر کا مجھ کو دہن ہی مار کا  ہی اثر پیدا قلم میں لکب کی منقار کا</p>

نہ ہر کہا کھا کر لکھا ہوں صفت لکھنا کا  
 منت اعجازِ مسیحا کی کرین کسو سطلی  
 ناخنہ مجھ کو ہلالِ عیدِ آتا ہی نظر  
 ایک ساعت ہجر کی کم اک ہینہ ہی نہیں  
 ہی خدا شاہِ نکلنی کو نہیں ہوتا ہی  
 جان شیریں دمی ہی میں نے کہتی ہی ہوئی  
 تم ہی کچھ کہہ دو کہ تا جو ہی لیل اس بات  
 گشتہ تیغ نگہ فی عمر پائی خنجر کے  
 مر گئی پر بھی خیالِ صید مرغِ سن ہی  
 سوزِ فرقت فی جلا کر دل خاکِ ستر کیا  
 عشقِ نازکِ طبعِ مینِ شیشی کا تکرار ہوا  
 ہو گیا ہی سیر گاہِ شاہِ زرینِ قبا  
 ڈر نہیں گرور پہرِ آٹھٹی بتِ فرعونِ خو  
 پٹہ کر اٹھنا بھانہ تھا ہوانہ دیوانہ

بدلی خامی کی قلمدان میں ہی زمانہ کا  
 موت کر لگی عساجِ اپنی دل چاڑ کا  
 جلوہ گر ہی جب ہی شیشِ چشمِ ابرو یار کا  
 حال پتلا مثلِ ماہِ نو ہی جسمِ زار کا  
 روضہٴ رضوان ہوا کو چھٹی دلدار کا  
 زہرِ قاتل ہو گیا شربتِ مجھی یار کا  
 منہ کہہ بیان ہی جو لکھوں صفت ہن لدا کا  
 آبِ حیوان ہی مگر پانی تری تلوار کا  
 بھد میں پہنڈا بناتا ہوں کفن کی تار کا  
 نعمتِ جانِ حزمینِ نالہ ہی موسیقار کا  
 عالمِ آتا ہی نظر اس پار سی انس ماہ کا  
 ہی طلایِ برگِ ہر پتا مری گلزار کا  
 سنگِ موسیٰ ہی ہر یک تہہ مری یوار کا  
 سایہٴ جنِ بیجا مجھی سایہٴ تری یوار کا

گشتہٴ فنی گیسو ہی نہیں کچھ سہیں شک

# فیض کی رکھد کفن میں زہر ہرہ مار کا

جلوۂ عکس رخ یار نہ پیدا ہوگا	جب تک آئینہ دل نہ مصفا ہوگا
گہر میں عالم مری جنت کی نضا کا ہوگا	جلوہ افروز جو وہ غیرت حور ہوگا
تم فی رخسار کو آئینہ میں دیکھا ہوگا	رگیا بیچیں بچک دیکھ ہیانک اسکو
کبک رفتار کی آگی تری پست ہوگا	روش باغ پہ دو چار قدم چل تو بھی
بھر تفتین مری دامن مجھ ہوگا	وحشت دل کا ارادہ ہی کر سی قتل مجھی
چار لوگوں میں ابھی آپکا ٹٹہا ہوگا	دل نہ لڑے رخ چشم و نظر کو اسکی
دم کسی زلف کی پابند کا توٹا ہوگا	تا رگیو نہیں توٹا ہی سن اسی مشاط
یار کی کان میں کچھ زلف فی پڑے ہوگا	نا توان دیکھ کی مجھ کو جو وہ بل کھاتا
موت بھی مجھ بستر پہ نہا یا ہوگا	نزع میں زار کیا عشق کرنی یہاں تک
دل لگی اپنی ہی جس سی گوی ترسا ہوگا	آٹھ کی کبھی سی جو ہم دیر میں جاٹھ گئی
ہر حجاب لب جو مجھ کو بتا سا ہوگا	سنبھلے اگر دھوئی مرا خسر و شیریں گشتا
دھن و کام مرا رزق بھڑوٹا ہوگا	گر کہوں شان غسل میں لب خمیریں گوی
نکال موت مری حق میں سیجا ہوگا	نزع میں ہی ہی خیال لب جانچو مجھی
سبزہ گور ہمارا پر عفتا ہوگا	اپنی شہرت ہی رہی گی پس مردن ہائی

پٹہ کر پھینی جو پوشاک فدا دہی گئی  
عطر فستنی کا گراؤ سنی لگا یا ہو گا

قد محبوب کی چہانین فی مارا ہی اسی  
مدفن فیض تہ سایہ طوبی ہوگا

دھل کی روز بھی ہنگامہ ماتم ہوگا	مہ عاشور مجھی ابروی چہرہ ہوگا
حید کا روز جدائی میں شب غم ہوگا	ماہ شوال مجھی ماہ محرم ہوگا
جمع و رسم کی لٹی ہو نہ پریشان انا	ایک دن گنج ترا در ہم و بر ہم ہوگا
مرگنی پہر بھی رہیگا اثر سوزش غم	گور میں ہی مری ہمراہ جہنم ہوگا
گشتہ عصمت جانان ہوں قسم عیسیٰ کی	بھرتھن مری دامن مریم ہوگا
عمر بہر عیسٰی کو جلاقی ہی زہرہ جبین	طالع بخت مرا نیر غلیم ہوگا
غیر ممکن ہی غم عشق سی پیرین بجا	قد حسم گشتہ مرا حلقہ ماتم ہوگا
ناصحا کر نہ مری آگی زیادہ گوئی	حشر کا روز شب غم سی مری کم ہوگا
سانپ بن نیکی دھیسکا مجھی ہر ناظر	دور آنکھوں سی چوڑے گیسوی پر خم ہوگا
جھکی میٹھی کا رقیب آپ کی مخلص مانگ	یک نہ یک روز وہ چہاتی کامری جم ہوگا
گھنٹگو مجھ کو نکیرین ہی شکل ہوگی	گور میں ساتھ مری گرنہ ترا غم ہوگا
وہ سلیمان ہی تو ای زہرہ جبین تیری لٹی	مہ نگین حسم من مہ حلقہ ماتم ہوگا

منہ نہ کھلو اور ہنسنے سے رو  
 شستہ قامت سبز دکن ہون بخت  
 بام جانان کی تصور کی ہوگر تصدیق  
 نہ پہن شگ زین کی قبا و ظالم  
 غیرت جنت فردوس ہی اسی روکش  
 روشنی سی اگر آجای کد پر وہ سج  
 کشتہ تیغ بت شک وہ باغ بہین  
 چوہ از ٹھیک نہیں بام پر جانان شب بڈ  
 ہوئے عجائز تری رخ کی جان بھیکو  
 دور باتوں میں تری تار شاعی ہوگی  
 غم نہیں قتل پر مری جو اٹھا کو بیٹرا  
 وہ صفائی رخ روشن میں ہی اللہ  
 ہون وہ لانگر کد شستہ مہندس ہی قم

بات کرتی ہی جد آئین ہوا دم ہوگا  
 سبز گور مرا ہم دست آدم ہوگا  
 ہمو حاصل نہ کہی مطلب سلم ہوگا  
 جامہ زیبی سی تری بند مراد ہوگا  
 نہ ہیکا تری کوچی میں جو آدم ہوگا  
 بختا نہ بھی ہر خیمہ مریم ہوگا  
 خاک تربت سی مری نشو سپر غم ہوگا  
 تلی او پر سحر و شام مراد ہوگا  
 شوق تھل کی اوڑانی کا مسلم ہوگا  
 چاند تھل کا تری نیت را غم ہوگا  
 ہر جرات پر اگال آپکا مریم ہوگا  
 رو بروا کی تری آئینہ مد ہم ہوگا  
 نہ مسطح کہی ہوگا نہ مجسم ہوگا

وصف آں کماکان مرا مال ہی فیض

نہ زیادہ کہی ہوگا نہ کہی کم ہوگا

میں ہوں آزاد کروں کیا ستر سا پنا	اُسنی قدرت سی کیا ہی مجھی عریان پیدا
استخوان پر مری منڈلا سی ہی نرات ہا	کاش ہو جای سگ کو چہ جانان پیدا
مرگئی پر بھی تشنق ہی خط و گیسوی	مری مٹی سی ہوئی سنبل ریمان پیدا
سوز پنهان سی کیا بھی پھل اندر والا	ہی لبو پیر مری آہ شررافشان پیدا
قید ہستی سی بائی نہیں ممکن تازیت	روح کی ساتھ ہوا جسم کا زندان پیدا
مجھ کو پستہ پہ کیا ہی غم حیران فی شکا	شیر قالین سی ہوا شیر نیتان پیدا
رشک سی قد کی تری آگ لگی گلشن کو	سرو کی جای ہوئی سرو چراغان پیدا
دست رنگین سی جو زلفون کو سنوارا	سنبستان میں ہوا پنجہ مرجان پیدا
عشق اگر انکو مری طرح کنوین جکواتی	ہوئی ہر ایک کنوین سی مکھنکان پیدا
کیا قیامت ہی سنا تا ہی مجھی منہ سحر	حشر تک ہوگی نہ صبح شب جوان پیدا
میں فی وحشت میں قسم کہا ہی ہی مہنی کی	مری صحرا میں ہو نخل مغیاں پیدا
دیر و کجی کی دورا ہی میں ہین دنارختا	کیسی ساعت میں ہوئی گبر و مسلمان پیدا
مرگئی سیکڑوں محبوب کنوین میں گر کر	جسسی دنیا میں ہوا چاہ نہ بخداں پیدا

فیض اگر سجدہ کرین بت کو تو کچھ کفر نہیں

صورت حق پہ ہوئی صورت انسان پیدا

۳۵	انکی دھن کا وصف نہ مجھسی پان ہوا آیا شب وصال وہ محبوب شمع رو آیا فتور خواب میں اہل تسبور کی تھا میں غبار خاطر یاران ہم عصر ہیں کیسی کیسی عور کی تکر ٹی بتان ہند یرسون ہی دیر و کعبی میں کہنی کو ہم یاروں کی باڑ دینی سی آئی وہ گو پر
	پیدا وہ بی وہاں ہوی میں زبان ہوا پروانہ میں ہوا ہون مکان شمع ان ہوا شور نشور حجب میں شور فغان ہوا چنگل میں چھوڑ مجھ کو روان کاروان ہوا جنت نشان تختہ ہندوستان ہوا بت مہربان ہوی نہ خدا مہربان ہوا پتھر مری مزار کا سنگ فسان ہوا

ای فیض مجھ کو حجبے انسان بنا دیا  
آب سرشک جائے آب روان ہوا

۳۶	ہجر میں جب گہرا وحشت سرا ہو جائیگا واقہار ارجب در دولت سرا ہو جائیگا وہ سیہ بخت ازل ہون زلف کی کٹرین آئینی کو رو برو آئی نہ و مانوکھا تو وہ ہی تحسیر مجھم باغ میں آئی اگر پیس ڈالے گا پس مردن ہی چرخ مستید
	حلقہ در حلقہ زنجیر پا ہو جائیگا بند جنت کی طرف کارستا ہو جائیگا ہاتھ اگر آئینہ آئیگا تو ارجب آئیگا آشنا صورت ہی معنی آشنا ہو جائیگا سبزہ پیکا نہ تک ہی آشنا ہو جائیگا سنگ تربت مجھ کو سنگ آسیا ہو جائیگا



اگر ہی اندر ہی فستار کا اسی رشک  
 ہی مرا آئینہ رونادان جوان ہونی تو  
 باغین آجائیگا اسی جان گلشن تو اگر  
 کیا کیا ساتھ ڈھونڈھون محل میں عشق کی  
 رزق بی منت خدا دیگا ہمیں حشت میں ہی  
 ہاتھ سے محبوب سیمین تن کی خطایگا اگر  
 ایک ہفتہ ہی در دولت یہ بیٹھیگا  
 روز غم میں زلف شکید کج خیال آئی تو  
 باطہ دینی سی قسیب بکلی نہ لوتو ارمول  
 سیر گل کرتی ہو رکھو استحال پر نظر  
 تیری قد کا تذکرہ اسی جو گر مرزاں کری  
 صورت اپنی تم ہر صورت کہی کہلا تو  
 بعد مردن ہی رہو گنا عشق آدم زاد میں  
 گر خیال اس برہن زاکار پکار و زوٹ  
 لکھو دوزخ سی بدتر ہی فساد میں

اشیاء بک کا ہر نقش پا ہو جائیگا  
 آپ ہی صورت پر اپنی منہلا ہو جائیگا  
 برگ برگ ہر شجر دست عا ہو جائیگا  
 نقش پای رستگان بیان نہما ہو جائیگا  
 چکر اپنی قسمتوں کا آسیا ہو جائی گا  
 ہی یقین اپنا کبوتر ترشہ پا ہو جائیگا  
 بادشاہ ہفت کشور گردا ہو جائیگا  
 دن دینی گہرین چارمی رنجگا ہو جائیگا  
 ایک غمزمین ہمارا کام ادا ہو جائیگا  
 آب و رنگ گلشن عالم ہوا ہو جائیگا  
 قمری جنت کو مالخو لیا ہو جائیگا  
 باغبان ہی گل کی صورتی خفا ہو جائیگا  
 سینہ تربت مرا مردم گیا ہو جائیگا  
 فکدہ پاکعبہ دل ہی گیا ہو جائیگا  
 زہر پانی خجہ کو موتی جہیل کا ہو جائیگا

ہم پالہ کیون شک نظر فکود کرتی ہن فیض  
غصہ کہانی سی اہو پانی مرا ہو جانی گا

عشق تیرا حب مجھی اسی جان من چوبیگا میں فہ دیوانہ ہوں عریان ہی ہو گا بندگ اپنی مغل میں رقیب نیش زن کورہ مذو کیا ہوا اگر ناتوان ہوں میں بسان نقش پا لبک کس گنتی میں ہی چل تو سہی دازین کیون انگر گہی کو بسنا تاجی ایدست غم دو گئی یک بوسہ لب شیریں سی تم اپنی گ تو وہ کافر ہی اگر آجای مسجد میں کہی غم نہیں اندھیر زلفوں فی کیا گر بزمین کیون دھری مٹی کی ہو ٹوٹنے چاتی آپ میں بزم میں آجای گروہ سیلی شیریں نش مرہی جاؤ گا اگر لائی صبا بوی منج	دیکھ کر صورت مری چیتا ہرن ہو جائیگا جب سعد میں جاؤ گا چوری کفن ہو جائیگا نیش غم مجھ کو مرا ہر موی تن ہو جائیگا پٹہ جاؤ گا جہان میرا وطن ہو جائیگا غش تری رفتار پر ہم دوزن ہو جائیگا یار پر ظاہر مراد یوانہ پن ہو جائیگا شد کا کوزہ مرا کام و دہن ہو جائیگا دیکھ کر تجھ کو مسلمان بزمین ہو جائیگا عکس وی یا شمع آنجمن ہو جائیگا مثل سوسن کی سیہ رنگ سمن ہو جائیگا کوئی محسنوں اور کوئی کو کمن ہو جائیگا سیب یوسف کا مچی سیب و قن ہو جائیگا
--	--

فیض ہی صفت میان یاجیب ہو گا قمر

## لفظ سی معدوم مصنف سون سخن ہو جائیگا

بام پر وہ مہروش جب آئیگا	۳۵	دھوپ میں دن بھر چھٹی آئیگا
رو برو جو ابروؤں کی آئیگا		سیکڑوں تلواریں نہہر کہا ئیگا
مرگئی پر زلفت و خطا یاد آئیگا		کوڑیا لاگور پر طہر آئیگا
منہ تھکا کرتا ہی اُکا جب تپ		آئینہ اک روز منہ کی کہا ئیگا
یاد رکھنا خال رخ سکار کا		اک جہان کو کالی تل چو آئیگا
دل کی قیمت ایک برس بھر ہی	ق	جو کوئی دھیب آئیگا لیجا ئیگا
مال مرد کیا نہیں ہی اسی جبا		مفت جو سرکار کی ہاتھ آئیگا
انگی لگ لگ میں پیری ہیں چہ بند	ق	لیکی دل بُت ہمین تبا آئیگا
زلف جب چاہہ دقن تک آئیگی		چاہ میں اُٹا ہمین لگا آئیگا
غیر کو دکھلا نہ اُراؤں گہی		رسانپ چاتی پر مری لہر آئیگا
ایک جان ہی تم لو یا اللہ لی		رودھ جاؤ گی تو کیا ہو جائیگا
حال لب کا جسکو دکھلاؤں گے آپ		ریوٹری کی پیر میں آج آئیگا

ہو گا جب تیلی کروالوں کا ذکر

نشا فیض اپنا ہرن ہو جائیگا

۵۰	کیا کہیں ہم تمسی کیا چائیگا کیون کھڑی رہتی ہو پٹھو بام کیا لکھیں نصف ماہان شگ ہم پڑتی کھو لونگا بہری مجلس چن بوسی گیسو منتشر ہونی تو دو قتل کر کر آپ جاتی ہو کدھر بحث اعراب و بنا کی جھول مصحف رخ حفظ کر لونگا مگر	ایک دن سب کچھ دہرا چائیگا اک نہ اک فتنہ کھڑا ہو جائیگا کر کی تنگی قافیہ چائیگا آپ کا یہ دو کہنا - چائیگا مشک نانی میں چہا چائیگا لاشہ کوچی میں پڑا چائیگا یک قلم مطلب مرا چائیگا مجہ سہی خط کا حاشیا چائیگا
	سامنا ہو گا جس سے فیض کا مدعی کا مدعا چائیگا	
	ولہ	
۵۱	مست سنا کامل کو قصہ اس دل پتا بکا پست بہت رہتی ہیں پامال موج حادث خاکسارین ہیں ذی جو ہر کو کچھ حصول کے ضعف کے ضعف ضعیف	منع ہی کہتی ہیں شب کو ذکر ناخوابکا ہو جہان پستی گذر نہ تو ماچی مان سیلابکا نفع کیا گر بوسی دانہ درنا یاب کا رات کو ہوتا ہی جلوہ کر یک شب تابکا

مرگنی پر ہی تصور تنگ کیا ہی مجھی	خاک سی میری ہوا تیا رکوزہ آب کا
گرینہ غمی میں ہی اس کے فندق ک خیال	ذائقہ ہی آنسوؤں میں شربتِ خواب کا
گرمی می ہی ہوا تغیر اس عارض کا رنگ	دھوپ سی کہنا گیا سپرہ گل شاداب کا
قابل دیدن ہی سیر خطِ خسارِ یلح	لطف رکھتا ہی نظارہ سب تو سیراب کا
بی کدورت زندگی کرتی ہیں اباب فروع	ہونہ میلہ رنگ ہرگز چادر مہتاب کا
پٹہی رہتی ہیں سراپا لین مری می کشن ہم	کاسہ سہی مرا ساغر شرابِ ناب کا
زندگی گسرتگی کی ساتھ ہوتی ہی بسر	ساحل بحر فنا پر محو ہون گرداب کا
سینہ پر داغ میں دل ہی نہایت مضطرب	اس چین میں آشیان ہی طایر سیاب کا
سہر جگ جاتا ہی اپنا قبۃ ابرو کی دست	ہو گیا تحصیل ہم کو علمِ اصطرلاب کا
وہ رخ روشن کری ہی ذکر دانا پائنت	ذکرِ مصحف میں نجومی ہی الو الالباب کا
قافِ غزلت میں خیالِ سرخرونی ہی مجھی	رنگ ہی غنقا کی بازوینِ سرخاب کا

نورانیان میں اس طرح کی نظمیں

عہدِ پیر میں خدا کی بندگی کرتا ہوں قرض  
قامتِ خم گشتہ نقشہ بن گیا محراب کا

ماجر الہنا پر محب کو دلِ پیاب کا	۴۳	ہی اثر پیدا قلم میں ماہی بی آب کا
ذکر دریا پر جو ہو گا گیسوؤں کی تاب کا		اثر دہا بنجائیگا ہر ایک موجِ آب کا

زہر لگتا ہی مجھی پنا شراب ناب کا  
 یہاں تک اندھیر عہد طلعت فی کسب  
 بعد مردن ہی کلفت سی دل پر داغ ہی  
 خط سی تیری سنبہ پامال خلا میں ہو گیا  
 سیر کرتا ہوں بہشت کو چہ محبوب کی  
 باندہ مت تلوار سی قاتل چک آجائیکے  
 قتل مہتابی پہ ہوتا ہوں گراس شرط ہی  
 ہونہ کوٹھی پر برآمد وقت شب کی فیلقا  
 کاٹ کر دلوں کا لاسینہ محرومی  
 نامہ ہجر انکو اسی قاصد کروں محفوظ اگر  
 قابض ارواح آیا میکشون کی بہیمن  
 جوش پر آجاسی بھرا شک اگر اسی شک مصر  
 یار کی در پر مہوس سیکڑوں گشتی ہری  
 سہو سی ہی سجدہ مسجد میں کہی کرتی ہیں  
 عالم تصور پر ہونین شطربار یارین

بادہ گلگون ہی فرقت میں اہو شراب کا  
 رنگ کا لاکڑی گہر میں شب مہتاب کا  
 شامیانہ ہی ہماری گور پر کجواب کا  
 رنگ رخ سی رنگ پہیچا ہی گل شاداب کا  
 کم نہیں ہی موت کی عالم سی لم خواب کا  
 ہی تری پٹی کمر چہا بہت ہی آب کا  
 دیکھتی مجھ کو کفن ہی چادر مہتاب کا  
 خلق کو ہوگا مظہ مہر عالم تاب کا  
 ہی اشراب دم شمشیر میں تیزاب کا  
 یار کو خط پر کمان ہوگا پر سرخاب کا  
 نزع میں ہی شوق ہو کو شراب ناب کا  
 خرمں مہ پر ہود ہو کا خلق کو گرداب کا  
 ہو گیا چاہ زرخندان ہی گنواں سب کا  
 ابروؤں کی خم کو ہم سمجھی ہیں خم محراب کا  
 میری آنکھوں فی کہو عالم ندیکہ خواب کا

غم نہین ہی فیض اگر پارسل شوخ ہوں  
خون دل فرقت میں شربت بھی غلاب کا

جینی سی اٹھار فی بیسزا رکرو دیا	انکھوں فی سیری پہر بھی چس رکرو دیا
بیر و حرم میں سجدہ کرین شیخ و برہن	سرمہنی وقت سنگ درید رکرو دیا
فرق لگیا حواس میں اغیار میں گواہ	جب سی سداق فی مجھی فی یار کرو دیا
کچھ دسترس نہین قدم یار تک مہین	فرقت فی ہاتھ پیہر کو چکا رکرو دیا
سردوش ناتوان پرمی یک پھا تھا	تیغ گمہ فی اُس کی سبکا رکرو دیا
اندھیری جہان میں کچھ سوچا نہین	روز قلق کو غم فی شب تار کرو دیا
کعبہ کو چوڑویر ست نہین ہو مقیم	سجھ کو میں فی توڑ کی زار کرو دیا
خال سیاہ پر تو رخ سی ہوا سفید	ہند و کوروی یار فی دیندار کرو دیا
عاشق ہوں کام مجھ کو نہین سیر غمی	داغون فی دل کو غیرت گلزار کرو دیا

عینک کی احتیاج مری ہو تو کو ہی فیض

اس درجہ ضعف ہی مجھی زار کرو دیا

تمنی جب بی پردہ اپنا روی نشان کرنا	محشر کو چرخ زار دمان کرو دیا
ہمہمی اپنی دل کو پیش روی جانان کرنا	آئینہ کو آئینہ دکھلا کی حیران کرو دیا

بعد مردن ہی چھوڑا ساتھ وحشت نہرا  
 روز و شب وصف میاں کن میں محو ہوں  
 اینی پرچہ این ہی کو سون ہوا کتا ہوں از  
 یک جهان مارا گیا عشق لب جان بخش میں  
 کیا خدا کو منہ بتا دین ہم بتوں کی عشق میں  
 آستی سسی کی لگانیکا کیا ہی حبسی شوق  
 کر دیا ہی اوس کی گیسو فی مری لکوسیا  
 تہی پس مردن سگ محبوب کی خاطر غریز  
 میں فی مطلق معنی مطلق نہیں سمجھی مگر  
 مہر گئی پر بھی نچوڑا عشق گیسو نے بھی  
 جیمین آتا ہی کہ گہرین سورہن کچھ کہا کی عم  
 ہمنی چندہ اوراق وصف گل میں کھی کھین

مجھ کو یاروں فی محمد میں دفن عریان کر دیا  
 میں فی اپنی کام شیریں کو نکدان کر دیا  
 مجھ کو وحشت فی زمانہ سی گریزان کر دیا  
 تمنی عالم کو عت ریق آب حیوان کر دیا  
 دیر کو آباد اور کعبہ کو ویران کر دیا  
 پیس ڈالا مجھ کو اور مجلس کو حیران کر دیا  
 سخ فی جس کافر کی ہندو کو مسلمان کر دیا  
 بڑیوں کو ہمہنی وقف کو بی جانان کر دیا  
 پاس اگر حیوان ہی آیا تو ان کر دیا  
 دفن یاروں فی تہ دیوار زندان کر دیا  
 اپنی در کا یار فی خنہ رو کو ویران کر دیا  
 نام انکا شیخ سعدی فی گلستان کر دیا

ہر خلقت سی عشق تہا وہاں یار سی  
 فیض مجھ کو تہنی پیدا کر کی نہان کر دیا

بج گیسو ہی جدا رخسہ جدا بروکا ۵۱  
 زہر افمی ہی الگ زہر الگ بچھو کا



مری ہر شے میں مضمون ہی کئی پہلو کا  
 دلچسپ کدہ ہی مری نقش تری بازو کا  
 دل مضطر کو تصور ہی تری بازو کا  
 تارت بون ہونا مری آنکھ کا  
 سر میں سودا ہی مری کاکل عنبر بو کا  
 تیری آنکھوں فی عمل سیکھ لیا جا دو کا  
 بہر تعظیم اٹھا در مری پھل کا  
 سبزہ گور ہوا تھل گل خود رو کا  
 ہونہ اکبال برابر ہی اثر جا دو کا  
 میں اسی رشک سی پتائے گہر یون کو کا  
 جب سی عاشق ہوں کسی ن تر یا میں ہو کا

صفت پہلوی محبوب و تم کرتا ہوں  
 نہیں درکار ہی تو یزدن را ز مرقد  
 مثل چہلی کی ترپست ہی رہا کرتا ہوں  
 یاد آتا ہی کوئی دہرہ حبسین بنو میں  
 غرق دریائی ندامت ہی رہا کرتا ہوں  
 دیکھ کر زلف کا زنجیرہ ہوا مجھ کو حقین  
 رات محفل میں وہ بی پردہ جو آپٹہ گئی  
 ساتھ ہی گور میں ہی دماغ رخ لالہ رخا  
 زلف والوں کی جو ہر چشمیت مجھ پر  
 غیر فی کوک جو دی انکی کھڑی لوگوں  
 کالی انکی کہی کہانی کہی غصہ کہا یا

ساتھ لاشی کی چلی حافظ شیرازی کی مروج  
 فیض مقتول ہونے کا شاعر کا

پابند صوم ہوں نہ مقید نماز کا  
 ہند و بچوں فی شوق کیا ہی نماز کا

ساجد ہوں آستانہ اہل نیاز کا  
 میں خال طاق ابروی محبوب میں کہا

<p> اکھون پہر ہی پیش نظر بایر مہر و شوق  پیر خ زمانہ مجھ ہی ہی منصوبہ کیا کروں  ایک ایک دم میں اسکی ہزاروں ہی چہچہا  بالکل نہیں ہی خبر حقیقت سی آتش  ہر شخص سی مناظرہ بالکس ہی مرا  داخل ہوا ہوں سلسلہ زلف یا مین  آئی ہیں بھر فاتحہ زندان باد و شوق  نالی ہی کرتی کرتی مرا توشتا ہی م  چڑھنا اثر ناہام کا جھٹ پٹ نہیں ٹھیک  سمجھا خیال نزع میں تلقین یا کر کو </p>	<p> پروہ ہماری آنکھ کا پردہ ہی سا  عاشق ہوا ہوں شاہد طبع بکرا  ماری نہ کوئی دم فلک حقہ باز کا  مقلوب ہی مزاج ہمارا محباز کا  صورت شناس ہوں کسی آئینہ ساز کا  ہوں معتقد کراست گیسو دراز کا  تھانہ گاہ میں عشق کسی شتاب کا  پھر سب تلا ہوا مومن کسی نی نوا کا  کیجی کھا خد کچھ تو نشیہ فرار کا  مزا ہوں لیک شوق ہی پردہ ساز کا </p>
---	---

دشت میں مکر طوق و سلاسل کرو نہ بھٹک  
گہر ہی مری پڑوس میں زنجیر ساز کا

<p> عشق روی دلر با پیاد ہوا  عشق گیسو بعد مردن ساتھ ہی  العل میں جانش اس محبوب کے </p>	<p> دل میں وراک عافیا پیاد ہوا  گو زمین ہی اثر دہا پیاد ہوا  اگ سی آب بقایا پیاد ہوا </p>
--	---

مین مثال نقش پیدایا	پیکر اٹھانہ کوی یار سے
سیرین سودا زلف کا پیدایا	طفل بازاری سناتی ہین مجھی
ایک یہ حیرت زدایا پیدایا	سیکڑن آئینہ روجب مرہی
بڑبان کہانی ہما پیدایا	فکر شاہی کر رہا ہون گو مین
بی دہن دہ مہ تقا پیدایا	بات کرنی کو چکتا ہم سی ہی
در و فرقت لا دوا پیدایا	امی سیجا دونه تکلیف اب مجھی
کیون نہ مین پیدست پیدایا	کام ہجرت مین نہ آئی ہاتھ پیر
جو ہر تیغ قصا پیدایا	ابروں پر یارنی افشان چنی

فیض کعبی چل کلیسا مین کجا

بت ہوئی سپہان خدا پیدایا

مر مٹی جب ہم تو نالہ فی اثر پیدایا	دماغ ماتم فی بتون کی دلیں گہ پیدایا
سرفروشی فی مری حسن و گریہ پیدایا	شمع سان بزم جہان مین تاج زر پیدایا
دھوپ مین پچھ پھر کی تمنی در دہر پیدایا	غم فی زلفون کی خزارت کا اثر پیدایا
برق کا خسار تابان فی اثر پیدایا	خطر روی یار مورخ مین امکان ہی
خاک مین ہی ہمہنی عشق سو کمر پیدایا	ہو گیا ہی بال سی باریک ہر تار کفن

ہی سراپا زرد و حبیر یار سیم اندامین  
 جنت اعلیٰ کو ہر ادنیٰ سمجھتا ہی مضر  
 کیون نہ وحی آسمانیکا گمان نامہ پہ ہو  
 نلکی ہو ٹونپرسہی بولی ہی وہ رشکِ جمن  
 ہی گمان ہر استخوان پر شاخِ نخل طور کا  
 کب کیسی بات سنتی ہیں بتان غنچہ لب  
 میں اندر میری منہ چلا جاؤں جو حسین جن کی پاس  
 ہی شبِ عشرت کا میں زلف چپا نکاحیال  
 ہی فراق یا مجھ کو حاصل صد سحر و کان  
 بی مزہ یہ مبین ہی عشق لب شیرین بن  
 زلف کی موتی کو عارض کی قرین تہ ملا  
 نینج میں آنی لگی ہی فکر زاد آخرت  
 موجب نقصان غرت ہی مرا کب کمال  
 ہاتھ میں تیر لٹی آتی ہیں جواتی ہیں پاس  
 گلشنِ سیاح میں ہوں میں بھارِ پنجران

جسم زار ناتوان فی گنج زر سپید کیا  
 جب سی کوی حوین ہمینی مقرب کیا  
 تمنی جب روح القدس سا نامہ برید کیا  
 برگ گل فی صاف رنگ نیلوفر سپید کیا  
 سوز غم فی برق امین کا اثر سپید کیا  
 بد و خلقت سی تیو کو حق فی کر سپید کیا  
 شامِ ہجرت فی مری رنگ سحر سپید کیا  
 گور میں ہی ہم سیکہ و ن فی گہر سپید کیا  
 سخت دل فی لعل آسنونی گہر سپید کیا  
 کر کنی جب دانت ہم فی شیکر سپید کیا  
 کر یک شب تاب فی حسن قمر سپید کیا  
 وقت رحلت ہمینی اسباب سفر سپید کیا  
 عجیب سمجھا تمنی جو ہمینی ہنر سپید کیا  
 نخلِ حوش فی ہماری یہ ہنر سپید کیا  
 حق تعالیٰ فی مجھی موم می شجر سپید کیا

فیض کیا غم ہی پس مردن جلا پناہ کھی  
گور کی مٹی فی مندل کا اثر سپہ راکھی

بند مرہم ہی نکر روزن مری ناسور کا	اس جہر کی سی نظر آتا ہی عالم دور کا
گہر ہی آباد یارب دیدہ پر نور کا	ہی بہت نزدیک اس عنایت سی مطالب کا
ذکر ہوتا ہی کسی کی عارض پر نور کا	کر یک شب تاب ہی عالم چراغ طور کا
روز و شب کرنی بین موزون صف رنگ کا	سو جہتا ہی اندون منمون ہیکو دور کا
محبون بعد فنا ہی اس رخ پر نور کا	سنگ مرقدین اثر پیدا ہی سنگ طور کا
دیکھتی ہیں مگر ہی پر ہی تماش دور کا	دورین سی کم نہیں روزن ہماری گور کا
ملکیا پیر میں زخم اپنی دل محرو کا	رو سپیدی میں اثر ہی مرہم کا فور کا
یاو خطا یار میں چنگی ہو سی زخم جگر کا	مرہم زنگار ہی مرہم مجھی کا فور کا
سبح بحر حسن اگر ہی تیغ کچھ پرواہین	ہی کف دریا گمر مرہم مجھی کا فور کا
بوی می آئی لگی ہی دل کی خونسی مجھی	پنبہ مینا ہوا چھا ہا مری ناسور کا
نامہ براپنا سمندر ہو تو اچھی بات ہی	حال کرتی ہیں رقم اسکو دل محرو کا
کا راجا زسیجا تم ہی ہونو ٹوٹی تولو	دم لبونہ آ رہا ہی عاشق رنجور کا
دست قاصدین چمک پیدا ید پضا کی ہو	حال اگر خطا میں لکھون اپنی دل محرو کا

کرویا کالافرا فی منہ شب و یحو رکا	زلف سی تشبیه کیا دون اس سواد الوجو
شمع روشن بر زمین ہی استخوان فغفور کا	مجھ کو پروانی کی پرچہ تین ہوی غل ہما
جسم لاغر ہو گیا دانہ و حسان مور کا	کرو یہی نو خطون کی غم فی مجھ کو ناتوان
اشرف المخلوق کو تہبہ ملا فردور کا	رکھ دیا بار امانت عشق فی سر پر مری
گریم بازار یوم نیفخ فی الصور کا	ہی قیامت قامت اُسکا کیون نہ ہم کی یکن

گل نشانی کی جگہ موقع نکپاشی کا ہی  
فیض کشتہ ہوں کیسکی ب پر شو کا

کیا کہیں تمسی کیا نہیں ملتا	۵ جا کا آشنا نہیں ملتا
شیخ کعبہ چوں جو تیری ساتھ	دیر میں کیا خدا نہیں ملتا
ہم ہی آب حیات چکھہ دیکھا	اُن لبوں کا مٹا نہیں ملتا
گوشہ گیری ہی اندون غمقا	نسخہ کیمیہ نہیں ملتا
ہم ہی ہوتی خدا نما لیکن	یہاں کوئی خود نما نہیں ملتا
ایسی کثرت ہی اُسکی کوچین	ق کہ مجھی رستا نہیں ملتا

کیا خدا کی کروں تلاش فی فیض  
مجھ کو میرا پتا نہیں ملتا

موم ہو جاتا ہی دل آہیں لان بہر کا  
 غش اوہر آیا کہ پہر و وہین افادہ ہوگا  
 ہی اسیری آرزوی خلعت یوانگی  
 زلف والو کا محل کاٹی ہی کہتا ہنچ  
 قاف شہرت ہو گیا کنج سجد برفنا  
 زخمی شمشیر ابرو نہ ہر گز خاکا  
 ترع بین ہی ہی خیال دی باغ شک خلد  
 ہی خم باد چمن میں خم افلاطون مچھی  
 استغانت غیر سی چاہین ارباب فربغ  
 افعی کا کل نظر آتی ہیں لہراتی ہوئی  
 ہی دلیل رہنما سی تیرہ بختی بعد مرگ  
 عید کی شب ہی فراق دوست میں بے عید  
 زہر ہریکا اثر کہتا ہی سنگ راہ شوق  
 عرصہ مضمون رومی زلف میں پرتا ہنچ  
 لوہان سی لبہ لگی ہی یا کہیں بکرا نیل

روکش احسان داؤدی مارشیون ہوا  
 کوچہ و لد ار مجہب کو دا دی ہنچ  
 طوق گردن مجہب کو میرا حلقہ دہنچ  
 سانپ کی بانہی مکر دیوار کارورنچ  
 طعمہ غنقا پس مردن ہمارا تن ہوا  
 کوی قاتل میں غبار تن مجھی جوشن ہوا  
 شختہ تابوت مجہب کو شختہ گلشن ہوا  
 نالہ مرغ گلستان لغتہ ارغن ہوا  
 خود بجز درویش چراغ طور بی روغن ہوا  
 کماول ویران ہمارا کیوڑ کیا بن ہوا  
 مشعل راہ فتن داغ دل روشن ہوا  
 ماہ نو میری نظر میں ابرو و شمشیر ہوا  
 ڈر ہمیں کیا ہی جو گیسو افعی رہنچ  
 ان دنوں بق ہمارے منکر کا توسنچ  
 ہر گ گل جو باغ میں برگ گل سوسنچ

بای گل لوی کی تکرٹی قبر پر کرتی ہر لوگ  
مدفن اپنا فیض نقساطیس کامدین ہوا

کل سی انا ساز ہی مزاج اپنا	آج ہو جائیگا علاج اپنا
والہ زلف ہی مزاج اپنا	سنبل الطیب ہی علاج اپنا
کلا کسی اور کی ہی قبضہ میں	جسکو تو جانتا ہی آج اپنا
ملتی کسی ہون ٹپائی میں	ہی کہاں وقت احتیاج اپنا
فکر شاہی نی جان لی آخر	تہا مگر راج روگ راج اپنا
صاف صورت نظر نہیں آتی	کس قدر تیرہ ہی علاج اپنا
ہی نہ شک و چشم تر میں نہ رو	سحر و برسی ہی لین خراج اپنا
دل کی تعظیم فرض کیوں کہہ دو	کعبہ سمجھی ہی میر علاج اپنا
عیب ہی گر نجاستی اُس جا	پای جس جا ہنر و راج اپنا
آبد کب ہی اپنی تلوی میں	زیر پا آگیا ہی تاج اپنا

دیر ہی میں پڑی ہیں ای مدفن

کیا ہی کعبہ میں کام کاج اپنا

جامع خوشید ہی ابلاغ اپنا

چرخ چارم پہ ہی دماغ اپنا



<p>مٹ کیا دماغ عشق پیرین دل پر دماغ ہی میسہ بجا چہاڑاڑالی جہان کی مٹی دل لگی ہی ہر ایک وحشی کی دو جہان کی ہی جہنم گنجائش</p>	<p>کل ہوا صدم چرخ اپنا دماغ جہنم ہوا ہی دماغ اپنا نہ ملا آج تک دماغ اپنا دماغ سی کلم نہیں ہی دماغ اپنا دل ہی وہ گوشہ فراغ اپنا</p>
<p>یارِ نئی فیض حب سی دی کرسی عرش اعظم پہ ہی دماغ اپنا</p>	
<p>شفاق ہونہ اس چین کا ناست کا شیریں ہی قدسی ہی فراپنی بات کا بعد فاقہی اُس لب جانچش کا خیال ایا خیال سیبِ قرنِ وقتِ تھمال مشکین دماغ مدرسہ عشق ہو گیا آتی ہی یارِ تن سہی کلنی لگی ہی جان خسی گیا ہی دیمان سوئی لاف مشکبآ ساقی کی سخت بات فی تکرری ہی کردنی</p>	<p>کیا اعتبار علوہ کہ بی ثبات کا گویا زبانِ مٹہ میں تگر انبات کا جاری ہی میری خاک سی چشمہ حیات کا ہی جاگنی مین شوق ہمیں میوچات کا ہی خط زلف خط مری جانان کی بات کا ہی روز وصل حق مین مرنی نجات کا آتی لکا خیال مجھی دن کو راست کا دل تھا نعل مین زندگی شیشہ شرب کا</p>

پامال کردی بجی تر سا چون فیض  
هون خاکسارین ہی در سونات کا

<p>بعد فنا عبا ر مرا طوطیا ہوا سنگ سہرماز مرا سنگ پائو آسیب مجھ کو سایہ بال ہما ہوا زنجیر مجھ کو سایہ بال ہما ہوا مٹی نظرمین غلق کی مشک خطا ہوا ہر ایک اشک رشک دربی بہا ہوا بانہی ہوی دوات قلم اثر دلا ہوا نقش حریر مجھ کو خط بوریا ہوا مار سیاہ سایہ زلف دوتا ہوا مجھ کو تصور قد جانان عصا ہوا زہر آب میری کام کو آب بفتا ہوا خورشید چشم چشم جہان میں پہا ہوا یہاں شختہ مشق تحفہ چوب خا ہوا</p>	<p>جب مرثا تو اہل نظر تک رسا ہوا رتبہ بلند پست ہوا جب فنا ہوا رنج و ملال منکر شہی سی ہوا وحشت ہوی نصیب گل تانگی سیری ہی اب تو یہ صواب کہ لفتین کہتی رونی سی آبرو کو ترقی ہوی نصیب لکھون جو وصف لاف تو ہو جاسی ہی فسون ہون بادشاہ وقت مگر ہون فقیر دوست موزی نظرمین ہی مری ہر یک لپٹ کر افشاوگی کا غم ہی نہیں پیر ہون تو کیا بوسہ لبونکا لیتی ہی مین ہو گیا شہید کوٹھی سی جلد تر کہ مین او ماہ او ج حسن ہی جب سی اُس نگار کو شوق نوشخت</p>
--	---

زلفون کی یاد چھا گئی دل پر پس و رفت	ترتبت پر اپنی ابرسی ہی کھڑا ہوا
امی بت پرست امید ہی رکھنے خدسی تو	پتھر سی ہی حصول کہین مدعا ہوا
ایک عدم سی بین جو سوسے گلشن و چوڑ	شوق نظارہ چسمن ماسوا ہوا

ہم خلقت جباب ہوں امی فیض کیا کہوں  
لی مین فی سانس دہر کہ اُدھر دم ہوا ہوا

۵۷ انقلاب دہر کا جب رنگ دیگر ہو گیا	پتھر آئینہ ہوا آئینہ پتھر ہو گیا
دیگر رنگ زمانہ رنگ دیگر ہو گیا	سخت یہاں تک دل ہوا اپنا کہ پتھر ہو گیا
مر گئی جب ہم صفائی ان بتوں فی ہم ہی	سنگ لوح ترتبت اپنا سنگ مرمر ہو گیا
غم مین ہم اک حوروش کی روتی ہیں روزا	چشمہ چشم تراپنا حوض کوثر ہو گیا
روی جانان کی تصویر مین ہوئی حشت فردا	گلشن رضوان مجھی صحرا سی محشر ہو گیا
سینہ پر داغ طاووس بہشتی ہی مرا	خون کیا گر مار گیسوی معنی ہو گیا
بحر غم مین پرورش ہوتی ہی کس کس کی تھم	پاٹ دریا کا مجھی دامان مادر ہو گیا
او گر گیا پر بند بام لامکان تک وقت و بج	مرغ جان کو خنجر سفاک شہپر ہو گیا
لاتہہ سی قاصد کی لیتی ہی یا چو لہی ٹال	خط ہمارا یار کی آگے سمندر ہو گیا
ضعف کی نسبت کہی ہی الہ ابروی یا	تیغ قاتل سی مرا پیکر دوپہر ہو گیا

<p>انگلیوں سی لوگ دکھلاتی ہیں اسی جہن  چنگی نہیں نامہ بر کو جو اراتی آپ میں  پوچھ ہی ڈالو کہ میں قطرہ عرق کا رخ سی تم  ہی خیال اہل صفا کا جیسی وہ باغ</p>	<p>شکل ماہ نو ہمارا جسم لاغر ہو گیا  کیا غضب کرتی ہو انسان ہی کتبہ ہو گیا  ہو ندیا فی کی مری نظر و نہیں گوہر ہو گیا  کا سہ چسپنی ہمارا کا سہ سر ہو گیا</p>
---	--

فیض کب تک مدحت لعل لب لباب  
مشک نئی ہو گیا یا قوت تہر ہو گیا

<p>کون سی بات کا دھوکا ندیا  قسم تو نکا مری لہنا دیکھو  چار پانچ آپ کیا کرتی ہیں  نہب نہب چہل ہی کیا کرتی ہو  کب نہ گیسو کی پہنا پہنڈین  تپ چڑھی کب مجھی کب تمنی  دل دیا جی بھی دیا میں فی تمہیں  کب نہیں آپ فی بالا پہنا  سید ہی کب مجھ ہی ہی توئی ال</p>	<p>تمنی کب مجھ کو بتولا ندیا  تمنی کس روز الہنا ندیا  ایک بوسہ ہی لبو نکا ندیا  ایک دن ہو مجھی چہلا ندیا  کب مجھی آپ فی چھکا ندیا  گرم جوشی سی پہا راندیا  پر کسی روز نہو راندیا  کب مجھی آپ فی بالا ندیا  کب جواب آپ فی اٹا ندیا</p>
--	---

ساتھ غیرون کی ٹرے کی چھٹی  
تمنی کب فیض کو چھٹا ندیا

کون سی عید کو غرا نہ کیا چاندنی کہیت کیا شام ہوئی پڑ گئی دل میں ہزاروں سوراخ ہو کی عاشق میں کسا لاکھینچا راہ غیرون کی بخوبی نکلی کون سی دن ندیا داؤد مجھی بخدا وہ بت عیار ہی پانچ ہو گیا خلق میں پہنچال شروع مری بدن نامی ہی منظور اسکو سید بیان مجھ کو سناتی ہو عبث ہم اسی شک سی در پردہ ہوئی پیٹ پکڑی ہوئی ہر تار ہون گہ مان پان اپنا بہت کرتی وہ	۵۹ تمنی کب حسن پہ غرا نہ کیا تمنی کو ٹہی کا ارادہ کیا تمنی پر بند جبر و کا نہ کیا پر کبھی آپ کو رسوا نہ کیا کچھ مر آپ فی رستمانہ کیا کون سی رات بتولا نہ کیا ایک ہی کام کس کا نہ کیا کام ابرو فی کچھہ اچھا نہ کیا نام لکھا تو لفافہ نہ کیا میں فی کچھہ پکا اُلٹا نہ کیا تمنی اغسیا رسی پروا نہ کیا راز فاش انکی کمر کا نہ کیا ہم فی آباد ہو یا نہ کیا
---	--

مچکوا اللہ فی شکانہ کب	حسرت آتی ہی جو کرتی خجلاں
فیض کو لگی مٹھائی میں ہلب	پر مر اُسنہ کبھی مٹھانہ کیا
<p>خوف کب میں فی خدا کا نہ کیا</p> <p>بوسے کب میں فی لٹی چوری سی</p> <p>کب گلستا نہیں اکڑ کر نہ چلی</p> <p>کب ہوئی مچکوا غولنسی فرست</p> <p>مجھسی کب آپ فی کی مٹھی بات</p> <p>کب نہ آری چلی سر پر میری</p> <p>خال فی کب نہیں چہرہ مارا</p> <p>ہجر میں کب نہوا میں ہلکان</p> <p>کب نہٹھولی کی نہ تیار سی کی</p> <p>کب ہمارے نہ ہوئی ہوش بہن</p> <p>بہر لیا کب نہ تمہیں کوئی میں</p> <p>بال بال اپنا ہوا کب نہ عدو</p>	<p>امی تہ کب تہیں مسجد انہ کیا</p> <p>کب تری جعد فی کوڑا نہ کیا</p> <p>تمنی کب سر و کوسید پانچیا</p> <p>چاک کب میں فی انگر کھانہ کیا</p> <p>کب مجھی آپ فی کڑوا نہ کیا</p> <p>شانہ کب لف سی اچھا نہ کیا</p> <p>غم فی کب مچکوا نہ نہ کیا</p> <p>کب مجھی آپ فی ہلکا نہ کیا</p> <p>کب ہمیں تمنی ہو لا نہ کیا</p> <p>تمنی کب غیر کا چیتا نہ کیا</p> <p>تمنی کب مجھے چنبا نہ کیا</p> <p>وصف کب ہمیں کمر کا نہ کیا</p>

کب نہ ہنستی رہی رونو میری	ق	کب مرا آپ فی ٹھٹھانہ کیا
کب نہ غیروں میں رہی مجھ چھٹی		کب مجھی تمنی کھلوانا نہ کیا
کب مرا صبر سیٹی نہ قریب		کب خدا فی انہین رسوا نہ کیا
کب اسی جھوٹی دیتی عارض لب		
کب تہیں فیض فی چوچہا نہ کیا		
عشق ابرو و مژدہ سپا کیا	۶۱	ہمنی اسباب قضا پیدا کیا
کیا کروں وصف مان یا میں		حق فی پیدا کر کی ناپیدا کیا
دیکھتی میری رسانی عقل کی		عشق گیسوی رسا پیدا کیا
کیون نہ یارب بہک مانگوں لٹ سہی		تو فی اسکا مانگتا پیدا کیا
حجر میں تنگی چاکر تا ہوں فیض		
مجھ کو حق فی کھر با پیدا کیا		
قدم مت بدم پہی انداز دلر بائیکا	۶۲	ستارہ اوج پہی انکی زیر پائیکا
وہ کو کہن ہوں اجل مجھ کو خواب شیرین		گمان جنازہ پہ نہوتا ہی چار پائیکا
لگین شہاب کی منہ پر ہوائیاں چٹنی		بیہ شور تھا شب غم آہ کی ہوائیکا
متاع نقد دل و جان تک یہی حاضر ہی		پھر اسہ حکم جو کچھ ہو ہی رونما پائیکا

<p>زمانہ مجھسی ہو روکھا تو کہد و کہا شکمہ چراغ داغ کی مضمون اک قلم بین رقم سلام میں فی کیا تمنی صاف گامی نجات سکتی کی آزار فی ندی دم ہر لکھون جو میں لب نگین شوخ کی لعل تہون کی چھٹیون فی دم ناک میں کیا جی کفن کی گھات میں بڑی ہین چور ہند کی نظر میں ہی نقرا کی سمور وقا قلم پشیم جناب مجھسی اب تہستہ کہینی باتین</p>	<p>خیال ہی تو مجھی آپ کی رکھائیگا قلم پہ شبہ مجھی ہی دیا سلائیگا مثل میہ ہی کہ زمانہ نہیں بہلائیگا ارادہ آئینہ رویون ہی تہا صفائیگا یقین ہی نگ بدل جاسی روشنائیگا زبان پہ نام نہ لاؤنگا آشنائیگا قتیل ہون میں کسی خجستہ حنائیگا پسند اس لئی ہی فرش انہیں چٹائیگا مڑہ کلام میں گب چپ کی ہی ٹھائیگا</p>
---	---

جناب فیض یہ بدستیان تہونکی ساتھ  
ڈرو خدا سی یہ ہوسم ہی یار سائیگا

<p>بگڑ گیا ہی مزاج اسی خدا سائیگا دماغ کیون نہ فلک پر ہو میرزائیگا قریب یار کی رست ہی کاناپوسی میں چھڑی کٹتی ہین لاکھون ہی گردنیں دڑتے</p>	<p>دوبستان پہ ارادہ ہی جھجھ سائیگا ہلال عید ہی نعل اُن کی زیر پائیگا گمان رقبہ پہ ہی مجھ کو کن سلائیگا ہوا ہی کوچہ سفاک گھر فہ سائیگا</p>
--	---



<p>خدا سی عرض کرونگا جو سامنت ھوگا          حلاوت لب شیرین نہ چھوہی ہستی ہم          سوال بوسہ کردن کس طریق سی یاب          رقیب کو بھی کسیدن کچھنی چو رنگ          حضور کرتی ہن کیون مجھ سی کھی پہیلی کلام          نہیں ہی پاس سیجا کی بھی دوا انکی          اڑاتی تم تو ہو کس کو آخر سی تلی سی          کہاں ہی سہ سہو منعو پس مرگ          ہمیں کل آئی نہیں آج تک کسی پہلو          تون نی وسعت دل دیکھ کر بھی یہ بات</p>	<p>توں کی ذات میں جو سر ہی پی وفا نیکا          پان گونگی سی کیا جو مزہ مٹھانیکا          نہیں ہی یاد طرعت مجھی گدائیکا          چھ شوق آپ کو ہی تیغ آزمائیکا          سبب پان تو کچھنی کہی رکھائیکا          کسیکو روگ خدا یا نہو حیدائیکا          کہیں نہ بار کلائی پہ پوسٹائیکا          درون گو نہیں فرش تک چٹائیکا          بند ما ہی جب سی تصور ترسی کلائیکا          نہیں مکان خدائی میں اس سہائیکا</p>
---	---

شب وصال میں بولی جو یار سی فاضل  
 تو کروں سرو میں کا نو میں چار پائیکا

<p>پیر میں داغ عشق مٹایا تو کیا ہوا          خطہ خباب سی جو بڑھایا تو کیا ہوا          تیغ نظر سی دل کو لڑایا تو کیا ہوا</p>	<p>میں نی چہ رانغ صبح بھجایا تو کیا ہوا          قدموں کو میں نی ہاتھ لگایا تو کیا ہوا          جو کہوں جو میں فی جی پٹھایا تو کیا ہوا</p>
--	--

رکھنی لگی ہن پھر وہ پنچھی قبو میں  
 دن عید کی معافۃ سنون ہی جیا  
 قصد آجانب اچھو ہرا بنا لیا  
 مدت سی شبہ گل گل مچھتا ہوا وہ دو  
 ہن جو ثقات کرتی ہن کا صواب  
 عالم ہی معتقد تری ایک ایک بالکا  
 بٹھی نہیں بٹھای لڑائی میں ہن  
 مطلب تھا پانون چو منی سئی ہ تو چچکا  
 چھاتی کا اپنی جم وہ سمجھتی رہی مچھی  
 خواب خیال نیند ہی شرکان کی دین  
 ہی لٹنی کی جاسی نہیں رنج کا محل  
 پھر جائیگا خدا سی ہی کل دیکھنا جاب  
 غیر و مکی پاس آپ تو کھل بیٹھتی  
 میرا دماغ عرش معلیٰ پہ ہی سوہی  
 کوئی تو اکی فاتحہ پڑہ جائیگا کہی

مین فی کھدین رند بنایا تو کیا ہوا  
 مین فی تھین گل سی لگایا تو کیا ہوا  
 تھنی مچھی ہزار سنایا تو کیا ہوا  
 گالون کو مین فی ہاتھ لگایا تو کیا ہوا  
 تھنی مری لگی کو بھیا تو کیا ہوا  
 زلفونہ مین فی مونڈ مٹایا تو کیا ہوا  
 تھنی کلام تلخ سنایا تو کیا ہوا  
 گر تھنی پائنتی نہ سلا یا تو کیا ہوا  
 بستر جو مین فی در پہ چھایا تو کیا ہوا  
 کانٹونکامین فی فرشن چھایا تو کیا ہوا  
 تونی مچھی لہو مین لٹایا تو کیا ہوا  
 وہ بت جو آج راہ پر آیا تو کیا ہوا  
 جینی سی ہاتھ مین فی اٹھایا تو کیا ہوا  
 مٹی مین آسمان فی ملایا تو کیا ہوا  
 تھنی جو مجھ سی ہاتھ اٹھایا تو کیا ہوا

ستین لٹ بار کو کیلا ہی بار بار پیدا کیا ہی مین فی ہی اک اور وضع آ شخوی ہین آپ سیکڑوں ہی جملہ یون زمار کہستان کی فلک فی ہی چنی ہی	ساپون کی ڈیہ چین مین آیا تو گیا ہوا بتا جو تم فی مجھ کو بتا یا تو گیا ہوا مین فی ہی ایک جملہ بنا یا تو گیا ہوا قشقہ چین پہ مہ فی لک یا تو گیا ہوا
---	--

کلمہ تبون فی اپنا پڑا یا ہی مجھ کو فیض

اگر کو شوالہ مین فی بنا یا تو گیا ہوا

بن کی جاتا ہی بگڑ کام مرا وہ صنم ہی بخت را رام مرا نشا مین دہن ہی جہان بچی یاد کوٹھی پہ کیا کرتی ہین میٹھی انگھوٹھی نہیں دیکھتی وہ نام سنتی ہی وہ کتلاتی ہی بہنیں دم مارنی کا موقع ہی ہی تری کوچہ مین ہر گنگ کوچ دیر و کعبہ کی طرف منہ نہ کرو	۷۵ ہی وہ آخا زیہہ انجام مرا کہنی کعبہ مین ہی کیا کام مرا جامم بشید کا ہی جام مرا کیون نہ جہنڈی چڑنی مرا ہی کہٹانی مین پڑا کام مرا کیا سنا ہی کوئی پیغام مرا سون گنچا تا ہی وہ گلغام مرا کس طرح ٹھیک ہوا انجام مرا بخت ایت ہو اگر رام مرا
---	---

دل کی نزدیک لگی ہو کر اٹھنی کوئی کہتا ہی حسیم اپنا ہی	جب سی ہی دور دل آرام را ق کوئی کہتا ہی کہ ہی رام مرا
فیض میں عاشق لاندہ بون اس دور ابی بین ہی کیا کام مرا	
<p>شہرہ کوئی اب مہسی بنایا نہیں جاتا ۱۷ ہوتا ہی مریح بان پہ جو جوستم ایچا کیا منہ ہی جو میں افھی گیسو کو سرا ہوں سرکار کا دربان ہی نہیں پی میں شہرہ دورات پڑی پھرتی ہیں فرقت کی بھین ایسا تو کیا ہی غم دلدارنی گھڑی ہر ملی میں جاتی ہوئی غمیر و کھڑ کیون کہتی ہو سر پر مری باغ و دوی برسون ہی جھلاتا ہی مجھی حرج مستمگر ہر ہر درو دیوار کو ہی لاگ مری ساقہ اک روز کا دکھ ہو تو بھیر ہی کوئی جتا</p>	<p>سون اُسنی پہنچی ہی کہ بولا نہیں جاتا دشمن کی بھی دشمن سی یہ دیکھا نہیں جاتا کالا ہیہ وہ کالا ہی جو کیا لائیں جاتا کس کس سی مراد صبر سمیٹا نہیں جاتا اب مہسی جناب آپ تک آیا نہیں جاتا بستر پہ شب ہجر میں اگ نہیں جاتا دیکھا یہ کہی ہم سی تماشا نہیں جاتا کہنچا یہ کہی مہسی ک لائیں جاتا یار یہ کہیں توٹ ہنڈولا نہیں جاتا لگا ترسی کوٹھی پہ لگایا نہیں جاتا ہر روز کا دکھ مہسی مسوس نہیں جاتا</p>

کس درمچی زبکی ہیرا نہیں جاتا	کچھ آج ہی ہیرا ندیا اسنی انوکھا
زخم بروی سفاک کا جھیلانہیں جاتا	کیسا ہی سپاہی کوئی پتھر کر می ل کو
بہہ غیب کا اسرار ہی بولا نہیں جاتا	حال کمریا رخصتو رآپ نہ چھین
بازار میں لینی کوئی سودا نہیں جاتا	ہر گھر بیچ ارزان ہی تری زلف کا سوا
دو رآپ کی بندوق کا چہرہ نہیں جاتا	ہوتا ہی کہاں طا تر دل صید کیسیکا
نچلا تو کسی بزم میں بیٹھا نہیں جاتا	نچکون تجھی لیجبا کی کدہ برائی ل مضطر
جون نقش قدم بیٹھ کی اٹھا نہیں جاتا	بہیہ ضعف کا عالم ہی تری چوبین ہسی
پہر کہتی ہو کس کو اڑا یا نہیں جاتا	تھ چیل چیل پیٹی میں اڑا جاتی ہو دل کو
وہاں لیکی مرا کوئی سند لیا نہیں جاتا	جس دن سی جواب اسنی دیا توڑ کی کڑا
گھس پیٹ کی دیوڑھی تلک یا نہیں جاتا	رہتا ہی یہ گھٹ تری کو چہ میں نہ ہی

سب آرزو میں ساتھ گئیں لی مگر فیض

بوسہ کا جو لپکا ہی وہ لپکا نہیں جاتا

مگر جعدنی تیری کوڑا کیا	غضب چھپے زلفوں نی تھوڑا کیا
پسند اسنی ہنر وہ گھوڑا کیا	ہر ہوش ہوئی جی دیکھتی ہی
شب وصل پایا ران کو تھوڑا کیا	یہی جبین خسرت رہی ہجر کیا

<p>ہوا چنہ پڑی پیرین پر اسی ہک  کئی مہم اس آرزو ہی میں لیکن  رکا ہی رہا رات بہر گرچہ میں ہی  موا کو کہن پر غما فی نصیحت  کہوں کیا تجھی منہ سی ایجا کری  موا میں عداوت سی کتوں نے تیری  جو کچھ نہج رہی اُس سی ایشا جی  چو اپا تون سہوا تو وہ سنگدل  ادہر دیکھو جب سرمہ تمہی لگایا</p>	<p>عطا تمنی مجھ کو نہ جوڑا کیا  درست اسنی دلکانہ پھوڑا کیا  پڑا پا تون اور ہاتھ جوڑا کیا  بہت میں نی سراپا پھوڑا کیا  مجھی تونی رستہ کا ڈرا کیا  مری استخوان کو ہنچوڑا کیا  ہما سا لھا تک چھوڑا کیا  مرا ہاتھ گھڑیوں مڑوڑا کیا  نیا تو طیب مجھ پر جوڑا کیا</p>
	<p>گنی ہاتھ سی فقیس سونکی چڑیا  ستم کیا یہ محرم فی تہوڑا کیا</p>
<p>یا آہی گرفتار ہو کوئی بستا  بخدا دم سی ہمار سی ہی بیہ گھنگھی  برو بیل مسکین کی خدا ہی کہی  کیا سوکار ہی تعویذ لحد سی مجھ کو</p>	<p>۷۵  حلقہ زلف مسلسل ہی اہل کا پندا  ورنہ پرسون سی باز روفا تھا مندا  گل ہی ایک ایک گلستان چمانا مندا  نقش پاپار کا ہو قبر پر سیری کستا</p>

باغبان پر نہیں کچھ دوست ہی خوبی بخت	گریش بنم کو ملا باغ میں گل کو خدا
کون کس کا ہی فقط وہم ہی تیرا	ہی یہ سب ہستی مہموم کا جھوٹا دہندا
رخ کو تشبیہ جو دیتی ہیں یہ پست ہی	ہی مزاج اُن شعر کا بھی نہایت گندا

پیچ سی زلف کی دوہری مرا چٹیکارا  
جانگی ساتھ ہی فیض یہ گور کوندا

مدعا دل کا بر آیا ہوتا	۹۹	رام وہ بت جو خدا یا ہوتا
گر وہ بت کبھی مین آیا ہوتا		کلمہ اپنا پڑ لایا ہوتا
عجیب عارض کو لگا تہنی		تل نہ کا جل کا بن یا ہوتا
نہ لیا اپنی دل لینا تھا		وہ کہی کام پر آیا ہوتا
وہ جو باہر نکل آتی شعل		مین ہی گہر سر پہ اٹھایا ہوتا
بن سنور کر وہ بت شوخ اگر	ق	حال کی بزم مین آیا ہوتا
بندہ اشبح جی صاحب وہ مین		اور ہی ناچ نچایا ہوتا
وہ کہتی ہم ہی خدا کی قدرت		تمنی گہو گھٹ تو اٹھایا ہوتا
فلسفی بار ہوا ہمینی اُسی		علم حکمت پٹر لایا ہوتا
ہاتھ پہونچا نہ ترسی محرمک		کچھ نہ کچھ ہاتھ تو آیا ہوتا

<p>شوق باوہ ہوا و اعظ کو  دو کہتی گروہ مجھی مین بھی اینہن  بزم مین اگی مرا شعلہ طوق  شمع فی سانسہی پروانوں کی  مہر کی تلون سی لگ اٹھتی لگ  انگلیوں سی ہمیں کہلاتی لوگ  حاشق اس طفل کی ہوتی گزم  شوق حستہ کا ہوتا جوئی</p>	<p>خم کی خم منہ سی بھڑایا ہوتا  بھری مجلس مین دہرایا ہوتا  رخ روشن جو دکھایا ہوتا  بوڑا نخرانہ ہلایا ہوتا  اجنی تلوا جو دکھایا ہوتا  وہ جو نوچند مین آیا ہوتا  اور ہی کہیل کہلایا ہوتا  دم مین غیرون کی نکلیا ہوتا</p>
<p>ہمیں جو سہر بچاتی اسی منقض  اور ہی رنگ وہ لایا ہوتا</p>	
<p>ہوا ہون والہ اک رشک سہی کا  لب شیرین کی کہین کیا ہم ادھان  جھکرتی کیوں ہین خال خط کا  دل اپنا مین نی پیچا لہ کے تھ  وہ جب گا ئی ہین گہستا ہی مرام</p>	<p>چلا چلتا ہون رستہ راستیک  دکان اونچی مگر پکوان پیکا  ہوا نقصان اس سی کیا کسی کا  کیو کیا بیجہ سودا ہی خوشیکا  غضب ہی قصہ لہا کڑی کا</p>



دکھاتی تم تہو گردن کا ڈورا	نڈہل جابی کہین منکا سیکا
موسی ہم یوسف مصری کا غم ہی	ارادہ ہی عدم سی کا لپیکا
نہین گہٹا ہی زاہد کی حبسین	دیا ہی سر پہ بدنامی کا ٹیکا
جو دیکھی کوہ عنبر پر مجھ کو فریاد	تو اسکو دودیا د آہی جھٹیکا
پڑین گی بانس رقص فلک پر	ہوا ہی شوق اُن کو بانسلی کا
ہر اک گل کی مہیٹھی باغبان کان	جو تم دکھلا و حبلوہ جہلمی کا
مجھی لہینی تو دو بوسی لبون کی	دھوان کیا کیا اُڑاتا ہون سیکا
مشقت کا ہوا ہی شوق اُن کو	یہ گل پہولا انگر کھی کی کلی کا

اگر وہ کعبہ روستا فی بنی فیض  
گمان کنسٹریہ پروگا زمر می کا

جلوہ اُس مہ کی ہی سواریکا	چو طرف غل ہی چاند ماریکا
لکھین جو چاہین کا تبعا مال	دن توانی دورو بکاریکا
واعظا تو بڑا فقیہ ہی گر	حکم دی می کو آب جاریکا
نامہ بر کس تڑپ سی جاتا ہی	حال ہی خط مین پقراریکا
تاک مین مین نشیلی آنکھوں کی	میکو عہدہ ہی آپکاریکا

سرخرو کر دیا ہی عالم میں	میں جون مومن با دوخو ایک
کوئی کوٹری تو اوٹری داتا	دو اتارا ہمیں کٹا ٹیکا
ہجر گیسو میں سر پہ عاشق کی	شام کرتی ہی کام آیکا
اور ہی مجھ سے راگ لاتی ہیں	شوق انہیں جب سی ہی تیکا
مری نظر دینیں شہد کی چھٹی	کام مرگان سی لوکٹا ریکا
پاس کوٹری نہیں کفن کی لہنی	کشتہ مرگان کی ہونٹا ریکا

ہی ہوس پر ہی قضی شوق عروج

نقشہ گنبد میں ہی عمار سی کا

جلد ہلکا ہو کہیں بوجہ مری گردن کا	اوپچی دیکھ کی سفاک کو ماتھا ٹھنکا
صبح سی شام تک جھکو چھلانی کیون	موسم آیا نہیں سرکار بھی ساد نکا
پہچ سی کاکل پچان کی رہا ہونہ کوئی	اشتبہ آج ہی بیہ گیسو دنی اکھن کا
سحر و شام بھی انکو کتر بیوت ہی	کھل کی چکین میں ہی انداز مری اکھن کا
یو کہیں گر حضرت یوسف تو بہیا نک جاتین	اسی پر یزاوہ عالم ہی تری جو بن کا
بدلی قاصد کی ہاڈاک کی ہر کاری ہون	استخوان سی مری لو کام اگر قطارن کا
ڈرنہ تہلا نیگا کاکل پچان کا حضور	میں فی منہ کیل دیارات اسی ناگن کا

اشک غلطان کو دہ چہ تر ہی ترہ کی کوکھی  
 منہ چڑاتا ہی تری لعل مٹی سب کا دہ  
 پس مردن نہ کیا یا دمچی جب اُس نی  
 بھر گلگشت جو غنچہ دهن آنکلا  
 تل رخ صاف پہ کاجل کا بنا یا مٹنی  
 زیور حسن اڑا یا ہی خط مشکین فی  
 خال رخ ساری کیا رکھون ہی کی امید  
 چیب کی تگر و مگو جن کیون نہ تبرک چچین  
 حور کیا مال ہی عنوان ہی جو دیکھی تو کھی  
 پیستا ہی مچی گا ہی گھی چسکا تا ہی  
 معجزا ہی یہ تری رنگ طلائی کا عیان  
 گوری گوری وہ حسین جمع مری شہر میں پنا

جس نی دیکھا ہی نہ ہوا تھہ کہی لوٹن کا  
 منہ ہو کا لاکھین گلشن ہی گل سون کا  
 راستہ بھول گئی لوگ مری دفن کا  
 موسم گل میں ہوا رنگ ہو گلشن کا  
 چاند فی رات میں ہی پھول کہلا سون کا  
 بخدا چور ہی یہ شمع رخ روشن کا  
 ان تلونین تو کہین نام نہیں رغن کا  
 اسی پری مچکو ہوا سایہ تری دھن کا  
 قصر حبت پہن روپ تری آگن کا  
 جب سی سی گا اسی شوق ہی اونچن کا  
 تار سونیکا ہر اک تار ہی پیرا ہن کا  
 یاد بھولی نہ کروں نام کہی لٹن کا

کیا نکیرین سی تقریر کروں حد میں فیض  
 چٹ ٹہکا نی نہیں کشتہ ہون کسی چٹون کا

آپ کا ہنسی جو کوٹھک اکیہا  
 جلوہ عرش معلیٰ دیکھا

تمنی لسل کا تماشا دیکھا	پر ہمارا نہ تڑپ دیکھا
ہمنی جب آپ کا جلو دیکھا	سب کچھ اسی قبلہ دکھ دیکھا
رنگ رخ انکا سنہر دیکھا	ہمنی قرآن مطلا دیکھا
فلرکشتی میں ہوی فوج غیبت	جب مرا پھوٹ کی رونما دیکھا
ذکر حب موکرون کا آیا	غیب کا ہمنی تماشا دیکھا
ہو گیا سو کہہ کی کانٹا تراح	جو مری تلوی کا چہلا دیکھا
سر رسید با ہی سہی پر ہمنی	آپ کو اُس سچی سید دیکھا
کوچی جاسوس کی اُس نی کا	اپنی کوچہ میں جو آتا دیکھا
نغذا آتی نہ ہمیں ایک پلک	رات بہر زلف کا رستا دیکھا
جھکود ہو کا دل مصط کا ہوا	جب کیوتر کوئی اُٹتا دیکھا
وہ جو کوٹھی پہ چڑھی وقت سحر	چہرہ خورشید کا اترا دیکھا
انگہ جب کہل گئی مانند حجاب	ہمنی کچھ اور ہی نقش دیکھا
بخدا آپ کو اسی طایہ ناز	طرفہ العین میں دریا دیکھا

عمر رفتہ نے کیا منہ ادا ہر  
مدون فیض فی رستا دیکھا

سرخ پر آواز انکی سبز ہو گیا	یہ مصحف ناطق محشا ہو گیا
دل مکان یا رترسا ہو گیا	ان دنوں کعب کلیسا ہو گیا
سشل بگڑی رنگ کا لا ہو گیا	گیسو و نکو انکی سودا ہو گیا
قتل کر کر زندہ پہر کرتا ہی	لوہلا کو ہی سیجا ہو گیا
کل کا وعدہ آج پہر آسنی کیا	لطف ہی امروز فردا ہو گیا
رات بہر سنتی ہین میری آستان	قصہ میرا الف لبلا ہو گیا
غش ہون قدر پر ایک شکو کی	مجھ کو عشق خسل طوبی ہو گیا

ہجرین پڑتا ہوں سورہ قاف کا  
وصل جانان فیض عفتا ہو گیا

کہتی ہین منہ پر تبون کی دانیال کی کھا	ہو جو کبھی چوس بوسہ لی تمہاری خال کا
کیا تہاؤن حال میں یوانگی کی حال کا	جھگڑا چو گرد بست ہی مری طفل کا
بہر قدم پرفتنہ ہوتا ہی کھڑا ہو نچال کا	ہی چلن گسال باہران تبون کی چال کا
کہا کہ شوکر ایک دن گرتا ہی سر کی بلکین	کبک فی انداز اڑایا ہی تمہاری چال کا
تیج ابرو انکو چکانی تو دو میدان میں	ہم ہی کام اک دن سنجی سنی لنگی ٹال کا
حال زندان سبکدش کا جو میخانہ میں ہی	سکر میں بیہ رنگ کب ہی صوفیوں کے حال کا

فرض ہی سپر مری پھولون میں آئی تھی  
 یار گندم گون کی جب سی جی رہی قریب آ  
 شہر شملہ ہو بجائی خطہ کشمیر ہی  
 رات دن جاری مری گنہوں سی ہی سل ٹنگ  
 پہ ہلال تیغ ابروسی گلی لگنا پڑا  
 سیکڑوں سر پر قدم پر ہو رہی ہیں پال  
 شمع ہی جھنسن جھنسن کی فرمانی لگا وہ شعلہ  
 صنعت باریکی باریکی نظر آتی ہمیں  
 وصف اشکال تبائیں درو شب مصروف ہی  
 نیندا چٹ جاتی ہی کھٹکی پر بھر کی باریکی  
 کیون نہ کڑا توڑ کر قاصد کو بدلی خط کی  
 انگلی آمد کی خبر اڑتی سی جب پہنچی اُسی  
 پیش آ یا یہی تعلق سی وہ قاتل ان دنوں  
 گور میں بھی تصور زلف پچان کا مجھی  
 سخت مل سفاک تیغ افکن کا ہی نرم جھل

جس کی ہاتھ پھول آ جاسی سکی ہال کا  
 ڈر ہی سوکھی کال کا ہکو نہ پیا کال کا  
 پہر ہت کبوتر نی باندہا ہی شملہ شال کا  
 کیون نہ ہوئی شرہ پر مو گھان نیال کا  
 عید کا ہی چاند ہم کو چاند نیکی ڈال کا  
 ہی نیا ڈھنگ اپنی انگلیوں کی چال کا  
 کام کیا ہی عیش کی محفل میں آنسو ہال کا  
 جب تصور آگیا اونکی کمر کی بال کا  
 مجھ کو دھوکا ہی مستلم پر قریہ رمال کا  
 ہی قیامت وصل کی شب بولنا گھڑل کا  
 حال ہی معلوم اُسکو اس شمس چال کا  
 جان نی تن سی کیا ہی قصد استقبال کا  
 روغن قاز اپنی نظروں میں ہی روغن ہال کا  
 دام کا حلقہ ہی نقشہ مقبری کی چال کا  
 موسم روغن ہو گیا ہی روغن اُسکی ڈال کا

یاد اُس مہوش فی کوٹھی پر کیا ہی شب کو فیض

اوج پر ہی ان دنوں کو کب مری اقبال کا

نہیں کون عالم میں شیدا تمہارا	نہیں کون ہی سر میں سودا تمہارا
جہان کوئی کرتا ہی چرچا تمہارا	گلہ کرتی ہیں لوگ کیا کیا تمہارا
نمایاں ہوا گرد عارضِ خطا نو	ہوا مصحفِ رخِ محشا تمہارا
لگاتی ہو تلوار اس سخت چپر	کہیں ہاتھ نہ ہوتی نہ جو ہا تمہارا
طرفِ آسمان کی جو دیکھا شب	ہوا چاند پر محب کو دہو کا تمہارا
بچک رگبتی دیکھ مانی و خزا	خدا کی ہی قدرت سہا تمہارا
گلی بی گنا ہوں کی گنتی لگی ہیں	سرو ہی کا بالا ہی مالا تمہارا
رہا دیکھتا مانہ ماہِ سپر نو	جو یاد آگیا شب کو بالا تمہارا
مری دردِ سر کا مری دردِ دل کا	ہی تعویذِ نقشِ کف پا تمہارا
ہو عی شقون کی ہرن ہو گیسر	برایا تو اب تو چیتا تمہارا
مصلی تو ہیں چار گہرینِ اکی	ق کری عرض کیا تسی بندہ تمہارا
مگر اسی بنو کعبہ دلِ خیالی	بچھی پانچواں یہاں مصلیٰ تمہارا

بلیا ہی کوٹھی پاس مری اسی فیض

بہت امج پری نصیب با تمہارا

تدرنی کیا کب قضا فی کیا	۷	اوا بھکھو اُن کی ادانی کیا
سیحاک آتی ہی آتی اجل		عمل سنگھیا کا دوانی کیا
ترسی دست رنگین ہین ونگوگ		مرا خون دزدوخانی کیا
سوی پری شوق شہی لمیج		تسین بھر پریہانی کیا
گل سی تمہاری مری خاک کو		پریشان نسیم دصانی کیا
خونین قبا کی اُڑین و جیان		بھہ جگر مری دست پانی کیا
حرم میں کلیسا میں رسوا مچی		بتون فی کیا کب خدانی کیا
کبہ نقش حب سی نہ نخلادہ کا		جو کام آپکی نقش پانی کیا
خفا دم مرادید بازی کی وقت		ترسی پیدہ سرمہ سانی کیا
نہارون بلا و نمین آٹھون پھر		گر قنار مجب کو بلانی کیا
مری ندگی ہو کہ جو بن ترا	ق	دفا وعدہ کس پوفانی کیا
جُرمی قنٹ پرٹل گئی سب جاس		مرا ساتھ کس آشنانی کیا
تصور بند لاگورین زلف کا		حد میں گذراژدہانی کیا
کھنچا دل حسنین کی جانب مرا		اثر کاہ پر کہرہانی کیا



<p>گئی جان عشق لب یارین  نہیں سوچتا کچھ مجی روغ  ہوا خلق کو دھسم شور شورا  نہ کیا کہی آنکھ اٹھا یارنی</p>	<p>اثر سم کا آب بقا نی کیہ  یہہ اندہ ہیر زلف و تانی کیہ  یہہ غل میری زنجیر پانی کیہ  غضب مجھ پہ انکی جانی کیہ</p>
<p>کیا فیض نی بندہ پر درودہ گام  ابا جس سی ارض و سما نی کیا</p>	
<p>موسم پیرمین قد دلر با یاد آگیا  مد تون بولار بامین اس وجود باہن  تو تیا بی وجہ زیب دیدہ قاتل سنہن  چاہتی ہین جب مری پہلوس لیتی نکال  انکی ہونٹون کی تصویر میں با پیر فہن  جاری ان کعبہ ریون کی گلی میں خند  دیدہ خونبار سی بہنی لگی دریای خون  عکس رخ کا ہو گیا دھوکا جو چٹکی چانی  موت کی تنہی حلاوت سی مبدل ہو گئی</p>	<p>تھو کرین کہانی لگی جب ہم صبا یاد گیا  جب کمر دیکھی عدم کاراستا یاد گیا  قتل کا میری اُسی جیسے تو طہ یاد گیا  دل کی لیتی کا تو نکو بہت کہنڈ ایا یاد گیا  اسی غضب جیہ خیمہ آب بقا یاد گیا  جب کہی ہم کو مقام با صفا یاد گیا  انکی ہاتھون کا مجھی رنگ خا یاد گیا  دیکھتی ہی ماہ کو تلوار ایا یاد گیا  جان کنی میں دلبر شیریں ادا یاد گیا</p>

بعد مدت آرزو شاہی کی مرقد میں ہوئی      استخوان کچہرہ گئی باقی ہمایو آگیا

بی جہت کوئی کیسا شطرنج تباہی پیش  
راستہ بہو لا تو مجھ کو رہنما یاد آگیا

تہا تماشا دیدنی شمشیر کو تو لا کیا      ۷۹      ساتھ میری جیب تلک وہ گنجھ پہلا کیا  
دشت میں آوارہ ہو کہو شہر میں رسوا کیا      کیا کہیں تمسی سلوک اس عشق فی کیا کیا کیا  
پوچھتی کیا ہو دم نگیر تو فی کیا کیا      صورت آئینہ چہرہ آپکا دیکھا کیا  
ان بتوں فی جو کہی خیرات اک بوسا کیا      میں فی یہہ جانا خدا کی راہ کا سو دیا  
بحر و کان پر جب لب و دنا کا ذکر ہو گیا      آبرو گوہر فی کہوئی لعل کو چھوٹا کیا  
مجھ سے ٹھٹھری ہو کی جیب آئی چین کی سیر کو      سرو کو ان خوش قدوں نے خوب ہی آگیا  
جینی دیتی ہی نہیں طفلان بازار میٹھی      عشق میں فی کیا کیا اک جان کا دوا کیا  
جب تلک اک جان دو قالب کا قصہ تھا      ستم ہی گر قمنی دیا تر یاق میں سمجھا کیا  
کس کی زلف غنچہ زین کی سونہنی کا تھا خیال      عالم رویا میں ہی کا لاجھی سب کہا کیا  
حافظوں میں کیوں نہ ہو محشو مخفون و در شر      یاد سبحان الذی ہی اُسنی تا لیلی کیا  
اکساب عس صدق ہوں جو اس محبوب کے      کیا مجھی پیدا خدا فی ماش کا پتلا کیا  
جب مٹی مل کر وہ آئی سیر کو ہنستی ہوئی      باغ ہستی میں گل سوسن فی منہ کا لا کیا

<p>ہونہ دشمن کی بھی دشمن کو آہی عشق کف جان شیرین مستون پر کوکھن فی دی نہیں وصف کس منہ سی کردن انکی دہان تنگ</p>	<p>گہ شب فرقت میں ہنکار اڑ دیا کاٹا گیا پاسا نو کا در شیرین کی منہ میٹھا کیا حق فی گویا کر کی پیدا پہر بھی گونگا کیا</p>
<p>حسن الی سیتی بن فیض منجن کبطح آتش غم فی جلا کر یہ بھی کو لا کیا</p>	
<p>آج پر بادہ کشتو سیرا قبال آیا اسکی ابرو کی تصویر فی جو پہنچی تلوار مین فی میا ختہ جانا خط جانا نہ ہوگا لبہ دندان کو تری دیکھی عالم فی کہا سر شمشاد کی پہنچی قدموزون چھری مختب کا کمری خوف کوئی بادہ پرت پوچھتی مدرستہ عشق مین کچھہ حال سلوک سکہ ٹیلا ہی گیا بس ضرب ضرب ہاک نقد جان و دل عاشق کو غنیمت سمجھا بیج پر بیج پڑی جب سی تو نگر ہو نہیں</p>	<p>لو مبارک ہو تمہیں غرہ شوال آیا رو برو بس کی مراد داغ جگر ڈال آیا سامنی حشر مین جب نامہ اعمال آیا گہ ایسی نظر آئی نہ کہین لال آیا اوڑھ کر سیر گلستان مین جوشال آیا رمضان بہور ہوا غرہ شوال آیا پر نظر دیا نہ ہمیں احمد غزال آیا دیکھنی کی لتی حبوت وہ گسار آیا وروسفاک مین جب سورہ افعال آیا مال چہر خ کی نظر چھیکو مر مال آیا</p>

دائے حال تک روح سینا نہیں پہنتی پہنتی ہی کہی کو کب ظلمات کی قال اُسکا جو سنا عالم بدستی میں سب کی سب ہو گئی شکل نہ تو حلقہ بگوش مجھ کو دھوکا دل گل خوردہ عاشق کا ہوا جب سی گھڑی بہن ستاری مری شعل	کشتور حسن میں پہراب کی برس گال آیا رخ محبوب پہ جب کوئی نظر حال آیا وجود رندوں کو ہوا صوفیوں کو حال آیا بزم میں پہنتی ہوئی یار جو حجب ال آیا نامہ اُس یار کا لیکر جو گلی حال آیا نہ منجم کوئی پاس آیا نہ رمال آیا
--	---

دل مضطرب ہوا دفن تہ خاک ای فیض  
بہ سجہ لہجہ پھیلتی خلق میں ہونچا آیا

یقین ہوا مری گرجب وہ گھنڈا آیا فاسکوا پہ کیا میں نی بھی حضور عمل جو پہنتی گو ہر گوش سنم پن کی بویا بزرگ جیب کیا تار تار اسکو بھی تڑپ تڑپ کی مونی تشنگی سی ہم فوس تمام عمر ہم آغوش وصل ہی سی رہا وہ سرد محبہ ہی گرم خستہ ملاط اور نہی	۱۷ خزان کی فصل گئی موسم بھا آیا جو ذکر مسئلہ حسیب و اختیار آیا نظر میں حلقہ گیسو دہان آیا کہی جو ہاتھ میں دامن کو ہسار آیا کہہ نہ بانہ کی وہ تیغ آبدار آیا کہہ نہ پاس مری روز انتظار آیا اسی سبب ہمیں روح ہم نوا آیا
--	---

کئی اکیلی سوا د عدم کی سیر کو ہم	تہ زمین نہ کوئی ساتھ دوستدار آیا
پڑی ہیں کام کہٹائی میں عشق زرگری	تن نزا نظر حبستری کا تار آیا
ہزار چند بڑی رونق بجا رحمن	جو بن سنور کی گلستان میں ڈھنگا آیا
یہہ ناتوان کیسا عشق موکرنی ہمیں	نظر کیونہ پھرا پنا جسم زار آیا
جوانکی گیسوی مشکین کا ذکر پہل پڑا	جہان کی ٹھوکرون میں نافہ تار آیا
پہن کی جامہ قرآن وہ آئی پر ہم کو	بتوں کی بات کا ہرگز نہ اعتبار آیا
بزمک سبزہ ہوس پامیال خنجر و گل	جو صحن باغین وہ طہنل نی سوار آیا
ابھار جب سی کچھ نکا ہی انکی قامت پر	یہہ بہت ہی ہوتی ہی دوسری کو آیا

کفن کو کوڑی نہیں بتی رہی بس بیخ

وہ بھرتس پہراب باندہ کر کٹا ر آیا

جلوہ گرجب وہ نو نہال ہوا	۱۲	ہر شجر باغ میں نہال ہوا
خاتمہ ہو گیا بنجیر اپنا		وصل کی فصل میں ممال ہوا
دینی زندان شکن جواب انسی		واجب اپنا لب سوال ہوا
نظر آتا نہیں کھان میں سی		تن عاشق کمر کا بال ہوا
کچھ نہیں سوچتا ہی اب جزوت		داغ دل دیدہ غزال ہوا

فیکل لانی لگی بین پہر وہ تھی  
 جب وہ مجلس میں جلوہ بخش تھی  
 پہر وہ بدقول راگ لانی لگا  
 اس گلستا میں وہ ہوا سبز  
 محسب تین ہو چکی فداقی  
 جب سی اس موکرنی پالی بال  
 بالی پہنی طلانی اس مدنی  
 جمع چا چشم ہین صدا  
 شام حیران مینا سی ہلال  
 گل سی بھی گال نرم ہین کبی  
 دیر سی بھی گئی نکالی ہم  
 فقر دل یاری نہیں خالی  
 جب گیا ہی خدا کی گہرہ بہت  
 آتش عشق جایی دوزخ میں  
 نہیں سننا مرا کھا ہی حال

فیلسوفوں کو انقبال ہوا  
 اور ہی صوفیوں کا حال ہوا  
 پہر محبی اور ہی حبیبی ہوا  
 مثل سبزہ جو پایاں ہوا  
 اب تو بادہ میں حلال ہوا  
 مجھ کو حبیب نامہ راہ ہوا  
 حلقہ در گوش ہر ہلال ہوا  
 کوچہ یار اسپتال ہوا  
 ماہ ابروی پیر زال ہوا  
 دشمن اپنا وہ بد سگال ہوا  
 قبر بست تہر ذوق بسلامت ہوا  
 بر ملا اب غلامت ہوا  
 اور کچھ غیب کو احتمال ہوا  
 حال دل کو تیلی کا حال ہوا  
 نری گیسو کا اب یہ حال ہوا

<p>معنی وحدت الوجود یہی کھنٹی کس سی کرینکایت</p>	<p>ایک ہی اپنا حال قال ہوا ہمکو جانا ہی وہاں محال ہوا</p>
<p>تباہ و دربان قدیم فیض الکا برطرف ہو کی ہر حال ہوا</p>	
<p>نہ ذکر حسنی زلف کی لٹکایا طاق ابرو کا ہوا شتاق جو کیون ہر اہٹھا ہی ساقی چہی تو چڑھ گیا نوک مژہ پر دوکر ہو گیا اندھیر ساری خلق میں رنگا نکا کبوج پایا ہی نہیں کیا ہوا حاصل تجھی شمع حرم سورہی ہم ہی حد میں مہیٹ مشکوٰۃ مرغ بی باہی آدن ہستونکی ساتھ کہٹ پٹ پٹ کام کہچہ فراد کا شیریں پچھ</p>	<p>سید عمر بھڑنجیہ نہیں لٹکایا سر در و دیوار سی پٹکایا می کا خالی مین نی کب لٹکایا کام طفل اشک نی لٹکایا جبا راہ اُسنی گنوٹ کا کیا گرد کی مانند مین پٹکایا ساہا کبھی مین سر پٹکایا قصہ جب اُسنی چہر کہٹ کا کیا شیخ جی نی پیٹ کو لٹکایا سر کو گرا یا کیا پٹکایا جو کیا کام اُسنی کہٹ کہٹ کا کیا</p>

عاشقوں کی خاک لپٹی ہی ہے	یار و امن کو عبث پہنکا کیا
	<p>جب ہوا نوک شہ کا ذکر فریض نیشتر شریان میں کہن کا کیا</p>
<p>سہ صبا مہی ساقی ادب ضرور ہوا ملاں و رنج و مستحق ناحق ایجنہ ہوا کھین ہی ہی خیال تجلی رخ پا چلوں گا محکمہ عشق و حسن میں نہ کہی اگرچہ برسوں رہا چاند گنج میں لیکن یہہ رعب عشق ہی جب سامنا ہوا اپنا قسم ہی عیسیٰ و داؤد کی دو عارض یا فلک سی جہانگشی رہتی ہیں مہر و مدد ترا ہر اک آہ جگر کی ہی اک کا شعلہ وہ رشک عور ہشتی ہوا جو ساقی پریم با اعتبار محل و دہن فی تحقیقت ایک شعور کا مری کیا حال پوچھتی ہو جتا</p>	<p>مرزا ج بھی میخانہ سی نفور ہوا کہا جو میں فی تمہیں حور کیا تصور ہوا چراغ گور ہمارا چہ راغ طو ہوا مراسیاد ترا باعث غرور ہوا خیال دل سی نہ ان مہوشوں کا دور ہوا حواس اڑنچھو ہو سی عقل میں قور ہوا نظر میں اپنی اک انجیل اک زبور ہوا تمہارا تذکرہ حسن دور دور ہوا شب فراق میں سینہ مرا تنور ہوا قدح شراب کا جام می طہور ہوا کہیں بطون ہوا وہ کہیں ظہور ہوا جب آپ رو برد آئی ہو اشعور ہوا</p>



<p>جہنم کی پاسبان نہیں فرق رنج و راحت میں          تھکی رخ روشن سی انگی یا موسیٰ          شاہ تہون شکل عروس بنی لگی          و جو میں نہیں ملت تری کمر کا پت          وہ بی نقاب جو آئینہ خانہ میں آئی          بتوان فی حکو ٹھیکہ دیا نہ پاس اپنی          بہتہ معجزہ ہی تری چشم مسکائی فی          دوسری جو دور ہوئی دل سی ایک لمحہ میں</p>	<p>مساوی انکی یہاں کسبل اور سمو ہوا          ہر اک نہال گلستان کا نخل طور ہوا          جو ہند سی کی انہیں جسم پر عبور ہوا          وطن سی بہکو عدم کا سفر ضرور ہوا          نخل ہر آئینہ وہاں انکو گہور گہور ہوا          یقین ہوا یہ ہمیں محو حساسی دور ہوا          نشی میں مختب شخص چور چور ہوا          جسی سمجھتی تھی ہم غیب وہ حضور ہوا</p>
---	---

خطا خطا کو سمجھتی نہیں کہی اسی فصیح

و طیفہ حب سی ہمارا ہوا الغفور ہوا

<p>میں عاشق ہون رخ و گیسو دابر و قیاس کا یہ          بجاسی مرد کا ٹھون پھر ہی جلوہ فراہن          تہراون سیکڑوں فتنی بھری ہین ٹی ٹہیں          جہاں ستہ کی مٹی حواس خسہ کیا سمجھیں          سربازار دل پس چٹورا کیوں نہ ہوا ہی</p>	<p>سحر سی شام مک نظارہ ہی بہت المقدس کا          ہمارے آنکھ کا پردہ ہی پردہ انکی نہیں کا          کرنگی ایک ہی غمزہ میں پورا کام دس کا          ہندس کیہ کر حیران ہی نقشہ اس مسدس کا          لب شیرین کی بوسہ کا زبان کو پڑ گیا چسکا</p>
--	---

کیا گلزار ابراہیم میری سینہ دل کو کئی شوق مثلث میں حواس خمسہ کی عورت چڑھی اس شک سی عشاق خزون پر کی کاغذ یقین چرخ ہم کا عوش والو بخوبی ہوتا ہی تڑی خسارتا بانکا تصور ہی سفر میں ہی شرف فریاد پر خسرو فی اسی شیریں پنا طلاتی ہو گئی ایک اک کڑی طوق و سلاسل کی	لڑکپن میں جو پڑتا تھا رسالہ الکی نورس کا نقش میں فوت مجھسی ہو گیا مطلب محسوس کا نہیں کرتی مگر وہ پٹہ ہا موقوف سینس کا کیا ہی چاندنی پر جب ہی منی فرش اطلس کا گنجان ہی شام غربت پر مجھی سحر بنا رس کا دیار عشق میں منصب ہی کیا نا کو کس کا اثر پیدا کیا وحشت فی میری سنگ پارس کا
---	---

دل مضطر کو عشق سبزہ خساہ ہوئی ڈو

کرنگی فیض اس بوٹی سی ہم سب کو بکا

پتا ملا نہیں جب تک تمہاری چو کہٹ کا ذوقن کا ہو جب ہی عشق اور زلف کی لٹ کا بجی گی چو کہی ساقی نہ ایک کٹھی نہان عیان میں ہی ہم آپ ہی کو دیتی ہیں چلا چل آکھو کو موند اہوا وجود سی تو پتہ ازل کی ہوتی ہوی چو نک چو نک پڑتی ہیں	رہا دور ہی میں دیر و حرم کی میں ہرٹکا تمام عمر رہیگا کنو نہیں وہ لٹکا بھڑادی منہ سی مری تو شراب لٹکا نہیں کاظ رہا کہٹ کا اور پر کہٹ کا رہ عدم میں کہیں کہیں کا نہیں کہٹکا یہہ مجھ ہی تمہاری قدم کی آہٹ کا
--	--

کمر کا نام سننا پر کہیں نہیں دیکھ چڑھتین دس پر اپنی ہی عاشق قد کو ہوا یقین برستی ہی موتوں کی پوچھا ہزاروں ہو گئی مشتاق جل کی راکھ کا دھیر نہوئی کٹیکش زلف سی پریشانی مرنگی ڈوب کی چنی بھر آب میں یہاں ہم تہاری کان کی جلی کا یہ نہیں جوش شب فاق میں کہیں بیٹھنی دیا نہ بھی	یہی ہی وجہ نہیں باندھتی جو چوٹ جو دیکھتا ہوتا تھا ضرور انہیں ٹھکا نہا کی زلف مسلسل کو توئی جب چھٹکا گمان کو چہ پر اس کی ہی سب کو مر گھٹکا جو یاد ایک ہی ہوتا ہمیں کوئی لٹکا اگر روگی ارادہ حسب نیکہٹ کا پہنچ گیارگ وریشہ میں کیوں مری چھٹکا اٹھا اٹھا کی دل سیتہ رانی ٹھیکا
---	--

لفظ سیدہ آویگت دم کی ساتھ ہی فیض  
پس فسانہ کوئی میری خاک پر ٹھیکا

سمجھی سنسون ناٹھ ہو کا حال کہتا ہی رخ نیکو کا جب گیا باغ میں غنچہ بہن کیا بتائیگا ہمیں عشق کی را تہر کی چشم سے دیکھو دیکھو	جگر اُجڑا جب تک نہ مٹا میں تو کا دخل کعبہ میں ہوا بندہ کا مٹہ پہ شبنم فی گلوتی ہو کا خضر ہی آپ ہی ہو لاچو کا مجھ پہ ہو گانا اثر بادل کا
--	---

<p>             آپ پٹی ربی نیک نزدیک              آج پھر یاد ہمیں اُسنی کیا              چریان موسم پر میں نہیں              دیکھی وحشت جو تری حشیک              کا ٹی کہا تا ہی مجھی کا لانا گ              عمر غفلت میں گنوائی میں نی              چشم جادو کی قریح ل نہیں              گھر بیچ اسکو سفر ہی دزات              دب گئی عشق کمر میں حشت              خلق کہتی ہی مہ نوح کو              جب حن تمنی لگائی میں نے              سر بلند و مکو نہ کہہ کچھ ہنسی           </p>	<p>             نہ اٹھا در و مجھی پھسوکا              آنا پوجہ نہیں اچھو کیا              جامہ تن پہ ہی کام اُتو کا              ہو گیا ہوش ہرن آہو کا              شب عین ذکر نگر گیسو کا              یہہ مثل سچ ہی کہ سویا چو کا              دانہ ماش ہی یہہ جادو کا              دل نہیں بیل ہی یہہ کوہو کا              حید چستی نی کیا آہو کا              ہی وہ کس انکی خمر اردو کا              گہونٹ گہونٹ ہی کیا لوہو کا              سنہ پراتا ہی فلک کا تھو کا           </p>
<p>             ہر مہ خلوت میں اکیلی اسی فیض              چلتی ہی وقت یہی تابو کا           </p>	
<p>زیب گوش یار بالا ہو گیا</p>	<p>حسن چہرہ کا دو بالا ہو گیا</p>

ہم کو حجب سمیتین میں صبح شام صبح دم آیا جو وہ نور شید جب ہی میں ملاح قدیار ہوں چڑھ کی کوٹھی پر سی جواتری جا جب نہ تب ہی سیکشون ہی ام کا آب یدہ جام می ہین سا قیا ذکر حجب شرگان کا نرکا ہوا اسی فلک تھ ہی قیب اس باری جب لپٹ کر سور ہی ہم اور یا سانی مہوش ہوا ہی جلوہ گر ہین حجب پونکی وحشی جب ہی ہم	زہر سونی کا نوالا ہو گیا مٹے شب فرقت کا کالا ہو گیا شاعرون کا بول بالا ہو گیا دم ہمارا زیر و بالا ہو گیا واغظ ناصح زرا لا ہو گیا کیا کسی می کش کا پیلا ہو گیا پارا اک سینہ کی بہالا ہو گیا ہم نوالہ ہم پیلا ہو گیا فصل سرما میں دوشالا ہو گیا خط جام بادہ بٹا ہو گیا بستر اپنا مرگ چہالا ہو گیا
فیض مہوش جو آیا سمجھی ہم مہربان باری تعالیٰ ہو گیا	
کیا کہیں کیا حال ٹکا ہو گیا بی جہت بندہ بتو ٹکا ہو گیا	سو کہہ کر فرقت میں ٹکا ہو گیا پہر خدا جانی مجھی کب ہو گیا

یاد کو ٹھی پر کسیا محبوب نی	کو کب بخت اپنا اونچا ہو گیا
تیخ رانی کب تک اسی سفاک بس	سرسی آب تیخ اونچا ہو گیا
پہر جنون سی لا تہا پائی ہی محبی	مکڑی مکڑی سیرا نکا ہو گیا
دیکھ کر روی مصف آپکا	آئینہ رویون کو سکتا ہو گیا
عشق سمین برتین اپنا مزاج	گاہ تولہ گاہ ماشا ہو گیا
دہن میں لک ابرو کمانکی بعدرگ	ڈھیر اپنا خاک تو دا ہو گیا
وصل جانا میں ہوا اپنا سوال	ایک عالم کو چنبا ہو گیا
دل نی جوا و دہم چائی مجیر میں	حشر کا ہنگامہ برپا ہو گیا
دیکھ کر رنگت و بان شوخ کی	منقبض ہر ایک غچا ہو گیا
جل رہا ہوں آتش غم میں جتا	دل تمہارا اب تو تہنڈا ہو گیا
رات دن ہی جلوہ گراک موکر	پھر مرا آباد کرا ہو گیا
دام گسیو میں پینسی میں ہم کر	سبنج چا نکا دھوکا ہو گیا
بات کا آنکی نہیں ہی اعتبار	وعدہ امروز فردا ہو گیا
دیکھی مانی فی تہی تصویر جب	اور ہی کچھ اسکا نقشا ہو گیا
دیکھ کر پانی سی پتلا میرا حال	اک زمانہ آب دیا ہو گیا

پڑھ نہیں سکتی کرا ما کا تبین یہ پہیلی کیا ہی مولا جو جہتی جب وہ زرین پوش آیا قبر پر	نامہ اعمال کھرا ہو گیا بحر قطرہ قطرہ دیا ہو گیا ڈھیر اپنا بھی سنھرا ہو گیا
مصیبت سی باز آتی ہی نہیں فیض صاحب اگو کیا ہو گیا	
چراغ دیر میں جو نور قندیل حرم کا تھا بتوں کی قتل کر ڈالا خدا یا بی گنہ اسکو کیسکی لومین اک دل سوختہ یہاں مٹی تنک کیا قیامہ سروتن کو مری بی جرم کیا کہنی زمین کر بلا سی کچھ وہاں کا کم تہا عالم برآمد ہر مہر کو بھی پر ہوا شب کے	اُسی آتش کی پرکالی کا ہر اک حاجی چکا تھا مسافر پانچ دن سی یہاں جو نو وار عہد کا تھا چراغ صبح کی مانند مہبان کوئی دکھ تھا نیا نقشہ کسی بیدر و ظالم کی ستم کا تھا جہان مدفن تہا رہی کشمکش ان دو عہد کا تھا ستارہ کیا کسی کم نجت کی قسمت چکا تھا
دیا رشتہ میں دمی فیض جان پٹی ہو کی سی ہوا معلوم مہر تی دم اثر شربت میں سم کا تھا	
ردیف بای عربی	
ظلم زلفون کی ہی سکرین اب	جبین ہی جا رہوں تا تارین اب

<p>آئینے صاف پہل پڑتی ہیں          جھٹ پٹی کا بھی یہیہ لو وقت آیا          یاد قامت میں بیت امت آئی          ہر سہی غنچہ دہن ہمسی شگ          توڑی سبب دقتن سی پرہیز          دل ہی دید و انہیں ہٹ ہم مٹ          کہد ویا نوسی گہرائی نہ چلو          شد احمد کہ تپلی کی جگہ</p>	<p>ہی صفائی وہ رخ یارین اب          چٹھہ کر چلتی ہو دار میں اب          کہنی کیا عرصہ ہی یارین اب          گل یہ کہلنی لگی گزار میں اب          یہ ہوس ہی دل چار میں اب          فائدہ کچھ نہیں تکرار میں اب          ہرنگی وہ فائدہ اغیار میں اب          یار ہی دیدہ بیدار میں اب</p>
	<p>کہتی ہیں چلتی ہی تلواری قرض          نہ چلو کو چپہ خوشخوار میں اب</p>
<p>ہمسی کیا ہو مصحف خسار جانا کجا جواب ۹۲          پست برو ہی نہیں سعدی کی دیوان کجا جواب          قطعہ حبت سی اس شکر ام کو کام کیا          خضر کی رتبہ ہی اسکی خطا کا ترس کہ نہیں          شک کی بوباس یکثرت تک آتی ہی</p>	<p>جز خدا ممکن نہیں بندی فسی آکجا جواب          بوستان رخ ہی ہی اسکا گلستا کجا جواب          زلف سنبل کا جواب در خط ہی کجا کجا جواب          ہی لب جانخش جس کا آئینہ ان کا جواب          ہمیں جس خطا میں کہا زلف پریشا کجا جواب</p>



<p>پاگل طوبی ہی جس کا قد بالادیکر  عشق چم کیون نہ سنبل کہای ماری شککے  روبرو ہی جس رخ تابان کی ذرہ آفتاب  دست قاصدک نہیں پہونچا کہ خاکستہ روا  نحت ل اور اشک غنیم کی حقیقت کیا کہن  اب تو ہاتھ آیا ہی میری گوشہ دامان جو  باغ عالم سی نہیں رکھتی ہین کام از موضع  سیل اشک اپنی ہو ہی ہی شک سہرہیل</p>	<p>سر و جنت کب ہو اس سو خزانہ کا جواب  زلف خم و رخم ہی تیری سنبستنا کا جواب  ہو دی سو بچ کی کرن کب سکنا فشا کا جواب  تہا لکھا جس خط میں اپنی سوز نہا کا جواب  یہ جواب لعل ہی اور وہ ہی مرجا کا جواب  باب جنت ہی مری چاک گریبا کا جواب  قامت موزون تر ہی سر بستنا کا جواب  ہی دل پرواغ اپنا باغ رضوان کا جواب</p>
---	--

کر دیا ہی مادر گیتی نی فیض ابو تیم  
کیون چشم در شان ہو ابریا نکا جواب

<p>رہا کرتی ہین مصروف و غالب  سیحاسی کہی ہی ہار کا لب  نشاہت کی شکایت کیا کریم  طلب بوسہ کی ہی اب تم ہی کہند  سیحانی سیحاکر رہی ہین</p>	<p>۲۳  نہیں شکو سی اپنی آتش ناب  کیا کرتی ہین کار انبیا لب  نہیں آتی دہن سنی ثا لب  ہماری حق میں فرماتی ہین کیا لب  کہیں تو بھی تو او کا فرہا لب</p>
---	--

بہر آتی ہی مری چہاتی شب بھر  
 مجھی اُسکو شبِ نفرت میں نہی  
 لب شیریں دکھا دوگی اگر تم  
 مرخص چشم ہون کیے لے سید  
 چبا کر پان وہ رنگین طبعیت  
 لہو غور شید کی آنکھوں میں اُتری  
 رہا کر لب لب ساغری لکین  
 بہری ہین می شہا یزناغری  
 اگر اعجاز ان ہونٹوں کی کہیں  
 گرہ لگی کہلی جب تونی کی بات  
 شفق دیکھی نہ مین فی شام بھی  
 اداسی اتو وہ کرتی مین باتیں  
 دہن کی دہن مین ہی چلی بن بن  
 تر عاشق پہ صدقی کوہ کہ ہی  
 ہنین غم موت کا گرم پہ ہی دت

بیان کرتی مین کسکا ماہِ لب  
 ندیکھی جسنی ہون کجاں لب  
 رہیگا کو کہن بھی چاٹا لب  
 دکھا دینگی رہ دار الشغال لب  
 مجھی کہت ہی تو اپنی چاٹ لب  
 بہیو کا لعل سی ہی پٹ لب  
 کہیو لب ہی چاری ہی لب  
 مری آنکھیں ہیں اشکو لسی لب  
 مسیحا کی ہون صرف واہ لب  
 مقدر مین تری مشکل کشا لب  
 مسی حکم دکھا امی لرب لب  
 ہمارا کام کرتی مین لب  
 لکھان مین یار کی معجزہ لب  
 تری ہونٹوں پہ شیریں کی غذا لب  
 محبت کی مرض کی مین لب

<p>کرین کیا سر دھری کا گلہ ہم  مسی سنی لگائی ڈر گیا میں  گرفتار بلا یوں جسم نہوتی  نیک بھی پہر کوئی باری کی خدمت</p>	<p>برودت سی ہمارا ہٹ کیا لب  مری حق میں ہوئی کالی بلال لب  آنکھ تھی یا اگر اپنی پالی لب  دکھا دو تم اگر باریک سالب</p>
<p>ڈراتی کیا ہومرنی سی تم سی فیض  جو ہم مرجائیں گی دین گی جلال لب</p>	
<p>کون کہ سکتا ہی قرآن کا جواب ۹۷  گفتگو ٹھیکری سمجھت میں نہیں  دو نو دید و نگاہ نہ پوچھو ماجرا  کب بجاتی ہیں وہ چلن میں ستا  مجھے سی کبھی ڈنگ کی باتیں جواب  گر کہوں حال دل مد پارہ میں  ہی تو ہسید بادہ گرفت سوال  ہی دہن کہنی کو لیکن ہی کہان  بدلی بوسی کی ہمیں شیر میں</p>	<p>مصحف روی تباں ہی جواب  دی بھی اسی سر و قد سید جواب  ہی وہ گنگا کا جھب کا جواب  دی رہی ہیں مجھ کو در پردہ جواب  دیکھنی اور و نکو بی دھنگا جواب  دست قاصد میں نہ ٹھیکر کا جواب  جب دیا مجھ کو دیا ٹھیکر کا جواب  یا کس منہ سی ہمیں دیا جواب  ترش ہو کر نہ دی کڑوا جواب</p>

<p>آپ ہی بے مثل ہیں کیا خلق میں          شک اگر ہی ایک تو دکھلائی          جو کر گیا اُس سے سہ کا سوال          اُٹھی بڑی پھر پڑ بانی غیر نے          کیا غضب ہی کر سجا ہی کہہ میں          ہی ایمین خیریت چپ ہو ہو          ہوں ازل ہی بلکا میں بلف کا          منہ کی کہانی بوسہ لب مانگ کہ          دیکھتی ہی نا طقہ ہوتا ہی بند          ایک ہی کرتی اگر آپ اعتراض</p>	<p>جس کو دیکھو غور سی ہی لا جواب          دو جہان میں کون ہی سکا جواب          وہ اُسی زمانہ شک نہ کیا جواب          پہر وہ دیتی ہیں مجھی اُٹھا جواب          کہتی ہیں وہ دوزخ تم ہی چا جواب          جو نہ سمجھی کہتی اُسکا کیا جواب          دون تہیں کیا اسی معنی لا جواب          واہ کیا معقول ہی اچھا جواب          دون تہوں کو اینچ لیں کیا جواب          ہم ہی دیتی آپ کو صدا جواب</p>
<p>عجب تباہم خوشی رہے نقیض</p>	<p>منہ پر اسکی دیتی ہم کیا کیا جواب</p>
<p>کب ہو کہانی کہنیں جاتی ہیں آپ          پاس میری گر کہی آتی ہیں آپ          مبتلا ہوتا ہی بد نقشی میں وہ</p>	<p>باو کا رخ ہم کو سبت لاتی ہیں آپ          یک نہ یک چٹک لگا جاتی ہیں آپ          جس سے نقشہ اپنا کھینچی ہیں آپ</p>

<p>             ہو گیا مہتی سی پٹی پا ر مودہ              جیمین ہی دھوڈالنی جینی سی ہاتھ              گالیوں کی ہو رہی بوچھا رہے              کب کسیا لیکھی دل دیتی ہیں پیر              چل بچل بکون کی ہو جاتی ہی چال              پانی پانی رشک سی ہوتا ہون میں              ہیں جوان لیکن ہیں کیسی آدمے              لٹو پتو کرتی ہی کس کے بلا              تھوڑی تھوڑی ہوتی ہیں چھوٹا ہون              پڑپ کرتی ہیں سیجا کا گمان              خالکا پستیا را یہاں تل بہر نہیں           </p>	<p>             جس کی پٹی پر جناب آتی ہیں آپ              ہمکو ناحق روز کلیا تی ہیں آپ              واہ کیا برسات برساتی ہیں آپ              اپنی گون کی یار کھلاتی ہیں آپ              جب کبھی گلشن میں اٹھلاتی ہیں آپ              غمیر کی چٹپون میں آ جاتی ہیں آپ              نام سی خوا کی ڈر جاتی ہیں آپ              جانیں گہرا اپنی اگر جاتی ہیں آپ              کیا لجا لو ہیں جو شرماتی ہیں آپ              جب کبھی گر جاتیں آ جاتی ہیں آپ              چور ہیں چورون کو پتی ہیں آپ           </p>
--	--

## ولہ

<p>             دیکھ کر ہمکو نبل از وزن بل کہاتی ہیں              ہی ہی معنی نیا زوناز کی سمجھیں جناب              اسی کمان بروکرگی آجکل بند ہو اہمیں           </p>	<p>             گسیو دن کی وضع افغوسی بڑ جاتی ہیں آپ              ہاتھ جب ہم چڑتی ہیں پون پیلاتی ہیں آپ              جب تو درگا ہر نہیں چلی جا کی بند ہوتی ہیں آپ           </p>
--	--

ابرجیت ایسی کسی نی آجنگ دیکھی نہیں  
 مہربانی آپ کی قدر خدا سی کم نصیب  
 فن میں کشتی کی بہت استا چا بکدست میں  
 بات سیدھی کچھی ہی سن ترانی کی یاد  
 بال باند باہی نشان پہر نہ چو کی گاہی  
 چوری پکڑی ہمیں دروازی ہوی غیر کی مند  
 مجھ کو بھی تلوکار کا بیڑا غایت کچھی  
 گر نہیں منہ کیلنا منظور اس منہ پہٹ کا  
 دلپکندہ ہو گیا سیری چین سی آپ کی  
 جب طلب کرنا ہوا نہ سکی عطا ہی چپ  
 ہی ہی مضمون کہلکھ کر تم اپنی جان  
 آپ جب بہرتی ہیں گت میری تھی ہی

جب براتی ہی مری بازی بگ جاتی ہیں آپ  
 سر کو سہلا کر مرا بھیجا ہی کہا جاتی ہیں آپ  
 جہٹ اکبر جاتی ہیں جیت ہی پڑ جاتی ہیں آپ  
 پتیاں ہوتی ہیں موسیٰ کی بھکاتی ہیں آپ  
 خاک تو وہ میری مٹی ہی جو جاتی ہیں آپ  
 جب تو ہر پہر کر ہماری پائنتی ہیں آپ  
 گر گھوڑی ہاتھ سی اغیار کی کہاتی ہیں آپ  
 کس لٹی کس لٹی پہ قفل پڑ جاتی ہیں آپ  
 درہم داغ جگر پر کہ بھلاتی ہیں آپ  
 تشنہ رجا تا ہوں میں ولایت چا جاتی ہیں آپ  
 خط جو مجھ کو شری کا غدیہ لکھ جاتی ہیں آپ  
 مول لیتی ہیں مجھی جیتا بول جاتی ہیں آپ

اکی تو دی پر لگانی کو رہا کرتی ہیں بیس

فیض صاحب کو چنی لوبی کی چواتی ہیں آپ

پہنہ میں زلف کی جو کسی رات آسی سانپ

مہربانیں من کی ڈھیلی ہیں ہر کھایں

سرکار زلف یار میں یہ مار کہاں سانپ  
 تقریر زلف میں جو زبان کو ہلائی سانپ  
 جاوی چین میں والہ گیسو جو بھریر  
 ہیئت اگر بیان ہو ثعبان زلف کی  
 دن بہ خیال زلف مغنیر ہر مگر  
 زہر ملی گیسو دن سی جو ہو جاسی سامنا  
 دلیر خیال زلف کی یون آتی جاتی ہیں  
 گیسوی یار سی نہ اکڑ فون کر سی کہیں  
 باہر کہو نہ ہو سکی قسمت کی پیچ سی  
 جب سی ہما سی لف بہری ہی ناغ میں  
 مسموم زلف یار ہوں تنہائی تاکب  
 گیسوی چپ راک کی دیکھی جو مار پیچ  
 آؤں خیال زلف سسل اگر ہی  
 گر مہری وہ کاکل و ابرو سی پیر کری  
 شانہ کی روبرو جو کر سی زلف کا گلہ

خواب و خیال میں کیسی پہر آئی سانپ  
 ڈر جاسی کہاں پیٹ کی پتھر کہاں سانپ  
 موج نسیم صبح کی بن کی آئی سانپ  
 بہا کی ابھی پتال تلک دم و باسی سانپ  
 ڈر ہی کہ رات کو نہ مجھی سونگہ جاسی سانپ  
 کالی ہی کو سون بہا کی نہ پھر نہ دکہاں سانپ  
 بانہی میں جیسی آٹھ پہر آئی جاسی سانپ  
 مارون پیٹ کی خاک پہ گر باتہ آئی سانپ  
 دیکھی جد ہر ہزارون نظر مہکوا آئی سانپ  
 آنکھوں میں کر کی گہر میری دلیں سماں سانپ  
 اگر مری ہزار میں بانہی بناں سانپ  
 جان اپنی کھپلی کی طرح چوڑ جاسی سانپ  
 شکل اپنی خواب میں نہ کسی کو دکہاں سانپ  
 بچو تو جو تی کہاں مگر مار کہاں سانپ  
 ہو جائیں دانت و دھنق میں یہ نہ کی کہاں سانپ

<p>جیڑی کپڑی کی چیرری ڈالین گی ہم دین دیکھی جو مثلاً جی زلفون کی پیچ میں ہی بزم شاعرانہ کہ ہی ناگ پنجمی</p>	<p>کو چہ میں زلف کی جو کبھی نکل مچاسی سانپ کیا کیا مڑوڑی آکھو اور پیچ کہا سی سانپ مضمون کی بدلی شاعرانہ فی باندہ سی سانپ</p>
<p>موزیکا ذکر جی کو جلالی لگا ہی فیض کچھ اور ذکر چیرنی پولی میں جاسی سانپ</p>	
<p>دکھلا رہی ہیں جلوئی خلا اور ملا میں آپ موقوف غیب پر نہ شہادت پہ منحصر پست ولبہ صرف اضافی ہی گفت وگو منظور اپنی آپ ہیں یہاں غیر ہی کہاں وہو کا مجھی ندیکھی پہچانتا ہوں میں ہی فرض قبلہ آپ کو ہر شکل سی ظہور کہہ روپ لیکسی شیخ کا کعبہ میں آپ ہی آتا ہی کس کو روپ بدلنا حضور کا</p>	<p>ہر چند میں مقام درالور میں آپ پہرتی ہیں اہلی گہلی ظہور و خفا میں آپ ظاہر ہیں صاف صورت انور میں آپ ناظر ہیں اپنی آئینہ ماسوا میں آپ ہر آشنا میں آپ ہیں نا آشنا میں آپ پیدا است میں ہیں نہاں ہیں میں آپ کہ برہمن کی بہیس میں آئی گی میں آپ سو سوتا ششی کرتی ہیں اک اکا د میں آپ</p>
<p>دیکھا جو ہم فیض کی آنکھوں سی بچا ہیں ہر کانہیں صورت شاہ و گد امیں آپ</p>	



<p>سرسى نزد يك بين مشهور بين است          آرنى گاه انا اسحقى گاهى          اور كيا كهتې سب بر تل على          آپ كى ساگ كسى تى بين          هم نى ديكها تو بهلا كيا هې قصور</p>	<p>پر جو ديكها تو بهت دور بين است          موسى وقت بين منصور بين است          سرسى تاناخن پانور بين است          گاه انسان بين گهي جور بين است          هر كسى شخص كى منظور بين است</p>
<p>بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ          سب طرح صاحب تقدور بين است</p>	
<p>اڻنى بوياءه جو پرائى بات          كيا غضب هې تو كى محفل مين          كهتې هې خلق انبين دهن چي          آتى بامه بين كى تر آن كا          مهر و نه فضل بين رخ سى مري          قتل كا هې اشاره مژگان كو          كهنگا جس بات كا تها محفل مين          هر گشتى فاش مهر و نسي جناب</p>	<p>نهين كهتې جو مننه پرائى بات          مكرين هم كرى خدا تى بات          يه هې يارون كى هنجائى بات          ناصحون كى همين نه بهائى بات          مغر بين ان كى بهه كائى بات          آنكى چتون سى نهنى پائى بات          پهرو هې اسنى مننه پائى بات          تمنى همى جو چه پائى بات</p>

<p>یار آتا ہی کب ہماری پاس          یار شیرین کی منہ کی منہ میں ہری          بی وفا عمر حسن حسین دونوں          وہ جو مجھ سے ہی رکی نہیں معلوم          تمسی یوسف کو کچھ نہیں نسبت          وصل کی شب کبھی مستی پات          ہر کلام آئینہ رخون سی ہون          خلق سی نکلی خلق میں پہیلی          میں ہوں یارب کہیں نہ شادی گ          ایک دن گلہ میں پر یون کی          اُس پری فی قسم سلیمان کی</p>	<p>ہی یہ اغیار کی بنائی بات          کیا وہ گپ چپ کی تھی ٹھانی بات          عاشقوں فی یہہ آزمائی بات          کس چوائی فی کیا لگائی بات          دیکھی یہ وہ سنی سنائی بات          بولتی ہی جو چار پائی بات          کیون نہ پیدا کر سی صفائی بات          منہ پہ کہتی ہی لب پر آئی بات          جن پہ مرا ہوں اسکی آئی بات          وصل کی جو زبان پر آئی بات          بی پروں ہی مری گرائی بات</p>
<p>وصل کی شب بیکے بیچ میں فیض          آنسوؤں فی مری گرائی بات</p>	
<p>کہولی رہی وہ زلف معنبر تمام رات          ہی رنج عشق زلف فسو نگر تمام رات</p>	<p>عالم کا تہا دلخ مصلو تمام رات          آتی ہیں خواب میں مری اگر تمام رات</p>

<p>ہم آپ سورہین جو لپٹ کر تمام رات          رتہی ہیں پاس خضر معسر تمام رات          ہم گہر میں اس ہی ہین مکدر تمام رات          آیا نہ خواب آنکھوں میں تل بہر تمام رات          آنکھیں لگی رہیں تہیں سوی در تمام رات          بانہی مری نظر میں رہا گہر تمام رات          دیوار سی چٹکتی رہی سر تمام رات          تا صبح میں ہی گہر میں تہا شد ز تمام رات          تہی اہل نرم جامہ سی باہر تمام رات          ہندو تہی جمع کعب کی اندر تمام رات          آہ شرفشان فی کیا شر تمام رات          تہی پاؤں آنکھی اور مرا سر تمام رات</p>	<p>براک دوشالہ پوش کو سر مابین بٹک تہ          ہی غیب سی عشق زلف دراز و خطباتان          دن بہر صفائی آنکھ نہ رضی ہو ہی نہیں          جب سی خیال حال سیا نظر میں ہی          وعدہ کیا تہا آنیکا آیا نہ رشک ماہ          مار سیاہ کا کل پچان کی شوق میں          آیا نہ پاس بان سپید دل کو ہمپہ رحم          معسرف و تختہ نزد تہی غیر فکی سات وہ          جب جلوہ گر ہو اکھلی بسندون ہ شمع          دل میں کہان خیال خط و حال تہا مری          گلیا خبر پوچھتی ہو شب غم میں مہی آپ          کچھ پوچھتی نہ حال شب مہی مل نہ جان</p>
---	---

عاشق ہون فیض اک بت نمرود وضع پر

آ آ کی مغر کھاتی ہین مجہر تمام رات

صفائی میں گہری ہین سوادنت

کھین دیکھیں جوار باب صفادانت

میری دعویٰ کی بین بتیس شاہ	تیرے کی ہی بین میں فی بار بادانت
وہ فرماتی ہیں آئینہ سنی نہیں	کسی کو دی تو ایسی ہی خدا دانت
ملی موتی محل رہی کو اسکی	ترے شون پہ رہی جو گدا دانت
چبا کر ہونٹ جب کرتی ہو تین	لب شیرین کا لیتی ہیں فرا دانت
دہن کو کیوں نہ بھون درج گو	دشہوار ہی ایک اک ترا دانت
کبھی خلق عالی گو ہر گو	اگر دیکھی کہہ کوئی گدا دانت
چبا کر اپن فرماتی ہیں مجھ سے	گھر تہا لعل رمان ہو گیا دانت
مجھی حسرت فی انوکھی پیس ڈالا	کیا کرتی ہیں کار سیا دانت
بہت غم مجھ کو فرقت فی کہا یا	نہیں تھی اس خدا سی شادا دانت
گئی پیر میں نعمت کی فری ب	نہیں منہ میں کوئی باقی رادا دانت
ہنسی پر اپنی میں و تاہن پہرن	ہو می عہد غمی میں ہوا دانت
میری ٹی کو سمجھیں گروہ منحن	کرین الماس کی پیدا جلا دانت
شب و صلت ہو ی تارون بہر ت	ستاری ہیں تری ہی لربا دانت
کہا تنگ رو تین فائین مار کر ہم	کہہ ہوس کر د کہا اسی لربا دانت
کہہ گو ہر کہہ سب کہہ لعل	کیا کرتی ہیں کیا کیا معجزا دانت

<p>کلی ہی موتیا کی آپ کا دانت مسی ملکر دکھا دو تم ذرا دانت نر کہا استخوان پر سی ہما دنت</p>	<p>دم خندہ ہی کہتا ہی ہر ایک ابھی شام و سحر ہوجائیں اکٹھی سگ جانان کی دعوت کی چینی</p>
<p>نکیچی فیض وصف فیضی لاف قلم کی نوک ہوگی زہر کا دانت</p>	
<p>اتش خورشید آتی ہی نظر مجھ سمیت قدر و قیمت ہی جہانین تیغ کی جوہریت عنوطہ زن کی ماتہ آتی ہی صدف گوہریت دیدنی ہی قصور کا بھی در و نظر سمیت ارتشیان تک بلبل اڑ جاتی ہی افسانہ پریت رونمای خلق ہی آئینہ خاکستر سمیت خاک ہو جاتا ہی پانی شمع روشن سمیت شدت بارش ہی گہر گرتی ہیں بام و در سمیت اگیا ہی سر سیکا زیر پا افسر سمیت طوف پت لہ لہ کرتا ہی صنم آؤں سمیت</p>	<p>گرد عالم جلوہ گر ہی گرم طینت گچ سمیت مشتری ہم کیوں نہوں سفاک کی خجھریت فکر کی قابو میں ہیں ذی آبر و جوہر سمیت لطف رکھتا ہی شگاف سیدہ چشم تر سمیت رتبہ معراج دیتا ہی ہر اک کل جزو کو دل مصفا ہو بی اخذ کدورت کس طرح جلوہ پست و بلند سر کشاں ہی پایمال صحبت ذی آبر و ہی خاک رسوں کو مضر دشت گردی ہی کف پائین کہان ہی آبلہ حب ہی گرد و مری ہی اک بت بہان مزاج</p>

نشہ زلفون میں جو کچھادی کوئی خوشید	روز روشن میں نمایاںات ہوشپر سمیت
ذکر میری لاش پر ہی راحت و آرام کا	دفن زیر خاک کرتی ہین مجھی لبیکر سمیت
بی ستون پر مین بی جونا کہ کیا آہن گدہ	تیشہ فرما دیا فی ہو گیا تھپہ سمیت
دشمن جان بچنیلان ہی محبت ال کی	گر گیا مٹی میں قارون گنج سیم دیکر سمیت

تذکرہ مرآت دل کی گر صفائی کا کرو  
فیض ابھی پی بہری آئینہ بکندہ سمیت

دی ہی ہین رنج بھوکہ پاسبان کوئی دست	دوڑتی ہین پہاڑ کہا نیو سگان کوئی دست
صبح صادق ہی عبا ر رہروان کوئی دست	دیدنی ہی زرق برق کاروان کوئی دست
حق ہی جو تصور کہتی ہین میان کوئی دست	کہاتی ہین سولی کی روٹی داربان کوئی دست
سامنا ہی موت کا عشق کمر مین یار کی	دفن کرنا میری لاشی کو میان کوئی دست
ہون تو چوٹا آدمی زلیکن نصیبہ ہی بڑا	پیار کرتی ہین مجھی خرد و کلان کوئی دست
اہل معنی طاق پر کہین مطول کو اٹھا	مختصر سا ہم ہی کرتی ہین پان کوئی دست
راستہ سرد و دل سکھتا نہین کوئی گر	رات دن توار چلتی ہی میان کوئی دست
خون دل مٹی ہین کہاتی ہین غم غصہ ملہم	خوش معاش آتی نظر ہین بھان کوئی دست
دو جہاں کی ایک بھی دیکھی نہین ہان رسم بیت	تیسرا آنا نظر مجھ کو جہان کوئی دست

بہولی ہنگی ہی کہی آتی نہیں ہی وان اہل	ہمئی ممر کر کیا ہی امتحان کو سی دست
پہاڑ گہاتی ہین زمانی کو نہیں چھوٹی آئی	ہین سکون میں قیس کی شاید لگان کی دست
پہرتی رہتی ہین ہمارے چشم میں آنہوں پہر	پتلیان آنہوں کی ہین کیا مردان کی دست
حاصل بعد مجر و کا یہی محصول ہے	لا مکان سی ہی پری کو سونگان کو سی دست
بادشاہ ہفت کشور سی غنی ہی ہر فقیر	سیم و زر کی ہین زمین و آسمان کو سی دست

کوئی روتا ہی کوئی ہنستا ہی گپ چپ ہی کوئی  
فیض ہین مجذوب شاید سالکان کی دست

گل کی تباہین ہی نہ ترسی پیر ہین کی بات	عنجنہ کی ہی دہن میں نہ تیر ٹی ہین کی بات
نکلی دہن سی گر خط شیرین دہن کی بات	سر سبز ہو نہ طوطی شکر شکن کی بات
کاٹنی زبان کو مار سیہ بن کی شاخ ہر	زلفون کی روبرو جکرون ماؤن کی بات
تا جوت فقر سی ہین ہی ٹکرا کر کیا ضرور	کرتی ہی مجھ کو تسلسل کسی سپتین کی بات
اک تیر تہا کہ پار کلچہ بے کی ہو گیا	نکلی جواک سپاہی ناوک فلن کی بات
کہتی ہین منہ پر آپ کی اب صاف صاف ہم	ہی چیچ چیچ زلف شکن در شکن کی بات
ٹٹی کی مول مشک بیک گیا جہان ہین	نکلی ہی اُس کی گیسوی غبر شکن کی بات
کیا حال نا تو افنی دل عرض میں کروں	لب تک ہی پہ تو انہیں سکتمی ہین کی بات

<p>بیری مین ذکر سپهر مین ای بار کردو          بی گفتگو کنی مین مری لاشی ڈال دو          مریا ہون ذکر حسن جان سن کی اپنی جان</p>	<p>موسی سفید کرتی مین منجھسی کفن کی بات          آتی ہی دین مین چاہ دقن کی بات          لگتی ہی زہر منجھو ہر اک برہمن کی بات</p>
<p>اسی فیض جو سی شیر سی معلوم ہو گیا          پتھر کی ہی لکبیر چو کی کوکن کی بات</p>	
<p>ابروں کو ہی عاشقوں سی کاٹ          منجھو فقر و غم کیا اڑاتی ہو          نہیں آتی کہ کی چھٹیوں مین          بت فرعون وضع کا ہون قتل          بات نکلی تھی انکی ہونٹوں کی          دیدہ ترسی مین ترایا ہون          ہم کہیں کیونچ مکوسیعت رہا          جس پہ سوتا ہی آج نام کی تو          نیکی اب تک پرانہ خط کا جواب          سند پر اس بت کی کہتی چنیل</p>	<p>پہلیک ہی دین کی سیکڑوں سر کاٹ          جاشا ہون جناب کا گھر گھاٹ          وہ اتار نیکی سب کو سوکھی گھاٹ          سنگ موسی سی میری قبر کو پاٹ          یوسف مصری رنگی لب چاٹ          پاٹ دریا کا ہی قبا کا پاٹ          دیتی ہو ہر کیسی بات کو کاٹ          چار کی کاندھی کل پی ہی کہاٹ          دنی کیو تر کو پھر کچھ اُسنی چاٹ          مرہ پلٹن ہی مردک ہی گھاٹ</p>



<p>عشق گیسو میں جان پر آئے          کر نکشکار کھدوار جن سے          نہیں موقوف ہی کنہیا پر          جام کم ظرف شیشہ ہی مہم پر          مرثیٰ محسب ہی اسی ساقی</p>	<p>سخت ان دھون لٹ ہی پڑا          ق کر ملاپ اُنسی ہچون کی گھاٹ          رقی رقی سروپ ہی ویرا          پیٹ کی ہلکی پٹناب کی ماٹ          جی نہایت ہی یکدہی چاٹ</p>
<p>شکوہ کس کس کا ہم کرین اسی قبض          یہاں تو گڑا ہوا ہی ماٹ کا ماٹ</p>	
<p>جب سی اور برخال مشکین کو ہی کنکر کی حدیث          کب ہی اسی سفاک پیری خاک پر تھر پڑن          موج خون جاری رگ جالسی جاری ہوگی          دیکھ کر پروانہ سوی شمع یون کہنی لگا          جہاں نہیں لب کی تری ہو لاہو حنچ کچھ یاد تھا          وقت تقریر و پان لازم ہی کرنی احتیاط          کاسہ چینی ہی نازک تری ہی سنگین دلو          سن کی ٹٹا نے سنگ قبر عاشق تھی بین</p>	<p>ہو گئی فریاد کو ہی یاد تپہر کی حدیث          لوح مرقدر پر لکھی ہی آب خنجر کی حدیث          جب زبان پر آنیکی شرکان کی نشتر کی حدیث          شمع کو نوک زبان ہی طرہ زر کی حدیث          لیکن اور بری مچھی اک جوی کوثر کی حدیث          کیا ہو اگر شوق سی یہاں تہی ناز بر کی حدیث          اسن مرصع ناتوان کی کاسہ سر کی حدیث          خوب کہتی ہی صفائی سنگ مرمر کی حدیث</p>

ذوالعش فیض دل ہو تو کلی ہم ہی ہو  
بی مرہ ہی جن لبوں کی آگی شکر کی چٹ

جب وصل کی مین عرض کروں کرتی ہو کالج	کیا فکر کروں دل کو نہیں پڑتی ہی کالج
وہ خیرت یوسف سرباز ارچلایا	سو دین زلیخا کی نہ پڑچایا خلل آج
کل خیکو نہ تھا بات بھی کرنیکا سلیقہ	وہ مجھ سے ہر اک باتیں کرتی ہیں چل آج
اللہ ری اعجاز سرگدیوی جانان	ہی کلبہ تاریک مرا شک محل آج
رخساریہ کا بل کا بنایا ہی تل اسنی	آتا ہی نظر نہ کی قرین مجھ کو زحل آج
سپرانا جھکائی ہوئی پیٹھا ہی وہ سفاک	گردن کسی پہار کی شاید گئی ڈھل آج
ہر بت مین دکھاتا ہوں تجھی شان خدشہ	کعبہ سی نکل کر طرف دیر تو چل آج
نیش مرہ یا کہہ سکتا ہی جگر مین	یار ب مری پہلو سی یہ مٹ جا ہی خلل آج
شمشیر علم اس بت سفاک فی کی ہی	آئی ہی جا جانی کس کس کی اجل آج
ہون کشتہ ابرو نہ چڑھا پہول سپر کی	رکبہ گوریہ سپری کوئی تلوار کا چل آج

کیا کچھ ہی اسی فیض نہ تھا پہلی سی معلوم

دل لیکر مرا مجھ سے وہ پیٹھا ہی بدل آج

پہر مرصع عشق کا گہرا مزاج

کی دوا لیکن نہیں سدا ہر مزاج

سفتی بین ہمیں حدیث شریف  
 زلف کی سودی فی سودانی کا  
 جلسی ہی یار اُس نمون طبع  
 ہو گئی چارہم اس فکرین  
 اک سرور ہی نہیں ہی ہوا چہ  
 تیرا لگتا ہی سپر سخن  
 ہونہ دشمن کو آہی در عشق  
 ہی ہمہ اسجاد شمای زلف یا  
 شعاع رویون کی جدائی تہی  
 رخ ہی جبکا آفتاب اچ حسن  
 دیکھتا ہوں رات دن سیرت  
 فکر کی دولت چڑھی ہی جی تہی  
 کب تک کیلوگی چہ برہ کی شرط  
 سنہ کی اک دن کہاں گناہ صغیر  
 ذکر لغوی کی جو انجمن کا چلا

ان تون کا راہ پر آیا فرج  
 تہا مرا پہلی جہلا چکا فرج  
 اور ہی کچھ ہو گیا اپنا فرج  
 ہاتھ آتا ہی حسین انکا فرج  
 ان تون کا ہی بہت ہکا فرج  
 اُس کمان ابرو کا ہی ٹیٹھرا فرج  
 جلسی بڑا ہی نہیں سنبھلا فرج  
 شاعرین بڑہ گیا اپنا فرج  
 پھر مرا اس آگ سی بڑ کا فرج  
 ہی فلک پران و فون انکا فرج  
 ہی نظریں اک بت حور فرج  
 ہی ہمارا سب سی پی بھلا فرج  
 پاو بارا ہو گیا امیر فرج  
 زندمیکش کا ہی بی ٹیٹھرا فرج  
 رات بھر جی ہی مرا انجا فرج

ساقیابدلی ہی رت آئی بھار	عبد می کی نکر کر بد لا فراج
دل لگی کعبہ بین نمکن ہی نہیں	ہو رہا ہی پھر داس اپنا فراج
کچھ نہیں پروا اگر سکار کا	ہی کہی تو کہ کہی ماث فراج
کیجی موتوں جنگ زرگری	ہی ہمارا ہی تماشائی کا فراج

فیض رخصت دو کلیسا کی مہین

یاد آتا ہی کوئی ترسا مزارج

چشکیون میں ہی کسی یار کی انداز	ہم اٹھاتی ہیں کہیں منت اعجاز
زندہ ہوتی ہیں کہیں کشتہ تیغ لب یا	ہی عبت گو غریبان پہ نکت تاز
لب جانخش کا تیری جو کیا میں فی پنا	زہر کہا مر ہی گئی عاشق جانبار
سو گئی ایسی کہ اٹھتی نہیں چلاسی ہی	تھی کئی شخص جو یہاں گوش برادر
چاک کی کوچہ سی تری آتی ہی جانخش ہوا	ہو بجائی کہیں مسدود دربار
زندگانی کو سمجھتا ہوں جہل سی بڑ	میں کروں کس لئی منت کشی ناز
دن میں سو بار مری اور جی میری طرح	کچھ اسی شخص کو ہی وقفیت راز
ہوئی انجام خیر اسکا بھی جی جی کھ	لب جانخش سی پیار کی آواز

شور ہی کوچہ و بازار میں فیض اہم

## چشم پاری و کان دوا سانسح

دل معیوبت ہی او جان زلیجا ہی وہ رخ	حسن بین حسن ہی میث کی ذلت ہی رخ
نور ہی نار ہی کعبہ ہی کلیسا ہی وہ رخ	چشم ہر کافر و دیندارین کی کیا ہی رخ
زیب و ستار ہر اک شیخ و برہن نی کیا	چمنستان جہان مین گل رعنا ہی رخ
دیکھتی ہی دل پمار نی صحت پائی	مطلب عشق مین کچھ طرفہ مارا ہی رخ
بہر تخیل عاشق آوارہ مزاج	شعبہ نقش فسون سحر تماشا ہی رخ
کعبہ گنج سی تشبیہ جودی ہنی اسی	بول اٹھا شاہ و گداوین ہی کیا ہی رخ
سہری دعوی کی دلیل احسن تقویم ہی	عالم حسن مین بی مثل ہی کیا ہی رخ
دیکھی یوسف تو ابھی خط غلامی لکھدی	چشم بد و درہیہ شفاف و مصفا ہی رخ

عیسی و خضر سی مطلب ہی کہ کچھ کلام ہی مختص

چشم آب تعال ہن مسیحا ہی وہ رخ

سنی گما کوئی لبیل کا خان میری بعد	ہو گا سمنان گلستان جہان میری بعد
کیون نہ اس غم سی نجد ہوی جہنم جہ کو	کوچہ یار ہوا رشک جان میری بعد
جہین آتا ہی کہ پھر فاش کروں سروفا	کون کرتا ہی عیب ان راز نہان میری بعد
عوض چادر گل کیون نہ چڑھا غنچہ	تنگ ہی محبسی بت شگ ومان میری بعد

رؤشنی بزم جهانین ہی کہان میری بعد	شمع سان جھکونہ خاموش کراں صحر
ہو جو تمکو ہوس تیر و کمان میری بعد	کام لیتی ہی رہو تم مٹرہ و ابر و سی
جھکوا رسی گی مٹرہ تیر و سنان میری بعد	راست یہی کہ مری قدر او سیکو ہوگی
خاک تربت سی ہوا آب روان میری بعد	استخوان گل ہی گئی آتش غم سی شاید

مش عشا کی ہون گوشہ نشین میں ای فیض

زندہ رکھتا ہی مجھی نام و نشان میری بعد

رہی ساقی ترا میخانہ آباد	ہی قصر آستان پگانہ آباد
کرین گی ہم ہرک ویرانہ آباد	بہار آئی تو ہی لچشت دل
رہی وہ بزم ای پروانہ آباد	جہان وہ شمع رہی جلوہ فروز
نکر بر باد انہیں اسی خانہ آباد	تری کوچہ کی آبادی جہنی
ہماری دلکا ہی کاشانہ آباد	ہمیشہ ان پر زلادون کی غم
گھر ایسا خلق میں ہو گانہ آباد	ہماری قصر ولیمین رہی کچھ

دعا ہی ساقی کو ترسی امی فیض

رہی جام و سبو نمخانہ آباد

میر و صفت آتا ہی جھکوتن کا	صبح با گوش سا ہوا من کا
----------------------------	-------------------------

هی صر صرافت سی بری بلخ دل صفا  
 کب رتبه تحقیق هو تقلید سی حاصل  
 آتا هی نظر شا بد معنی کا تماشا  
 یهان غیر کی تائید سی هی تصفیہ حاصل  
 کر سمیت عشق بت سفاک لکھون مین  
 آنهون سی پریشان هی مراد فقرستی  
 هین دیدۀ تر مست نظر نامه جانان  
 هر فقره مراد صورت مهره هی پس مرگ  
 لکھتا هی مجھی سیکڑون خط وہ بت ترا  
 هی رونق ارباب صفا ترک علایق  
 چاک دل خاکی سبب مرگ صفا هی  
 پر زری کنی پھر کس نی هین سیارہ دلی  
 هی بعد فنا میری سسی شوق کتا بت  
 لب تک ہی نہ لادین سخن سخن صفا طبع  
 اخلاق سی محرم هی یهان طبع ملائم

کچھہ کام خزان سی نر کھی گلشن کاغذ  
 سرگز نہ چلی یک قدم تو سن کاغذ  
 غرض ہی مری حق مین مگر روزن کاغذ  
 بی مهرہ نہ پیدا ہو صفا سی تن کاغذ  
 آڑ جای ابھی رنگ رخ روشن کاغذ  
 باد حسری ہو گئی برہم زن کاغذ  
 حیرت ہی کہ پانی مین ہوا مسکن کاغذ  
 ہی بعد فنا ہی مجھی شوق فن کاغذ  
 هین سنگ کلیسا ہی مگر خستہ رنگ کاغذ  
 ہی حسن گر قطع ہو پیر مین کاغذ  
 ہی روزن دیوار کہن مدفن کاغذ  
 آتا ہی نظر سینہ مرا گلخن کاغذ  
 اغلب ہی کہ ہو خاک مری معدن کاغذ  
 ممکن ہی نہیں ہی کہ بنی آہن کاغذ  
 بوباس سسی دور گل گلشن کاغذ

وصف خط جانان میں لکھی ہیں کئی تہ	پامال صف مور ہوا حسرت من کاغذ
رونی کا اگر حال قلب بند کریں	محسوس دم چاک نہوشیوں کاغذ
پجاری دل کا اگر احوال رستم ہو	ہو بجای اہپی زرد رخ روشن کاغذ
سنت کش خبیاط نہیں زخم دل جاتا	قابل ہی کہان نجیہ کی چاک تن کاغذ

ذی عقل اگر تاو کری حسن نہیں فیض

لایق نہیں انسان کی پیراہن کاغذ

نہ نقش نہ منقض نہ مطلا تعویذ	وہ انوکھی ہیں انوکھا ہی انوکھا تعویذ
تمنی جس دن سی چھپایا ہی نہ کر کا تعویذ	ہو گیا ہی نظر خلق سی عنقا تعویذ
لی گیا دل کو اچانک مری پہلو سیٹھا	ہی تری ہاتھ کا سفاک اچکا تعویذ
بوج او بہا زہی نہیں تم میں صاحب	ہلکی لوگوں میں پہن کر ہو ہی ہلکا تعویذ
میں تپ عشق لب خط میں پہکا جاتا ہوں	نہ لکھیں میری لئی خضر و سی تعویذ
بی اجل اپنا گلا کاٹ کی درجائیں گی	غیر کو دوگی اگر اپنی گلی کا تعویذ
من کوئی کر یک شب تاب کوئی کہتا	کیا تماشائی کا ہی زلفوں میں نو بلا تعویذ
سری پاپوش ہی ملا کی خوشاند مری	ہی مری حق میں ترانہ نقش کف پا تعویذ

صبح سی شام تک بوسہ کہ خلق ہی فیض



سنگ اسودھی مگر سیسے بھکا تعویذ

جان شیرین کو کھن فی دی برنجی بھی شیر	نہ خون جابی نہو کیونکر بچا جی بھی شیر
تضریہ دارمین ہین مصروف اہل بیتوں	مرثیہ فرما دگا ہی ماجرای جوی شیر
بی سبب کچھ عالم اسباب میں ہوتا نہیں	مرگ عاشق کا بہانہ تہا بنای جوی شیر
آئینہ کی آبرو جاتی رہی گی خلق میں	لب پرای شیرین ملاؤ کر صفای جوی شیر
کاسہ پنا دو دسی لب ریز کرتا ہی ہم	ہی بجا گر بدر کو کہنی گدای جوی شیر
ساکنان وادی ارمین سی خسرو فی کہا	ہی مضر فرماؤ کی حق میں ہوا ی جوی شیر

فیض صاحب ہم نہیں ہین کو کھن پر کسلنی

ہین زبان نیشہ سان صرف شنای جوی شیر

دلا گہری مین سیر سحر و بر کر	لبون کو خشک اور آنکھ نہ کو تر کر
مری سینہ میں بکتا ہی ہم ای	قیامت ہی ترا چلنا ٹھہر کر
ہوا ہون نی جان یاد کمر کر	لنکر باتین کمر پر ہاتھ دہر کر
زمین کی مین کہوں تو آسمان کی	نہ آشنا ہی مجھی زیر و زبر کر
نہوای یار شیرین اسقدر ترش	چلا آتا ہی پانی منہ میں بہر کر
بہت جھکجھولی کہا ی بحر غم میں	نہ اتنا تر مجھی اسی چشم تر کر

مرا دل ہی ہی یک نظر کر

چمن میں سرو بوٹا ہوا ہٹ کر

رخ روشن ہی تیرا جانتی جوت

اچلی گریہ کر یار سہی قد

چڑھی ہم چار کی کا ندھی گریض

نہ آیا یار کوٹھے سی اتر کر

بتو کا عشق اگر ہی تو دلو تپھر کر

مواہون لف کی زیر پٹی سانپ ٹپ کر

نظر کبھی تو شب ماہ میں فلک پر کر

خیال اپنی طرف کچھ تو اسی منو بر کر

اٹھو لگا کوچہ قافل سی ایک دن مر کر

چل اُسکی کوچہ میں سیر بہشت دیگر کر

ذلیل کبک دری کو قدم قدم پر کر

کہون غلاف تو کوٹھی مری بہت نہ کر

سراپا پہوڑ نہ سختی سی جس کی ڈر کر

ہنی گا سنگ کد نہ ہرہہ دفن کی بعد

تری جمال کی عاشق پر نہ داخجم ہی

پر ابری قد جانان سی کیا قیامت ہی

اٹھ اسی اجل مری پہلو سی ٹہنی دھجی

ارادہ کرنے پرانی بہشت کا دوا غلط

ٹھسک سی چل کی سوی کو ہساری طنائ

طلی سبھی ہن غلط ہی صحیح جلت عشق

کروں یہ غل کہ ابھی سر پہ گہاٹھا لون فوض

نگر یہ ڈر ہی نہو جانیں گوش دلب کر

ہی رنج جمع گنج میں منکر مال کر

اپنی کو جس مال نہ تو پایا مال کر

پامال ہو رہی ہیں بزرگان کو سی عشق	جور اسقدر نہ اسی مستم خرد سال کر
تکلی حبت کر گیا ہر اک عاشق نزار	وانتوں میں اپنی یار نہ ہرگز خلا کر
ایدل ذوق کی چاد میں خطرہ ہی جانکا	گر تا بھی ہی کنوین میں کوی دیکھ نہال کر
مانند سایہ پٹہہ کراٹھوں نہ خاک سی	اسی ضعف اسقدر نہ بھی تو نہج الکر
ہر ہر قدم پہ ضعف ہی وہ ناتوان بنیں	اسی مرگ ناگہان مجھی لی چل نہبہال کر
دل کو تو غرق چاہ ذوق میں کیے مگر	میری ہی منکرا سی عرق انفعال کر
سوز فراق میں تن خاکی ٹہلس گیا	دل کو جلاؤں جبین ہی چہل ہی میں الکر
پست احرام گر تری ابرو کو میں کہوں	صحن حرم میں تیغ سی مجھ کو حلال کر
تو روز باز پرس میں دیگا جواب کیا	ہرگز کسی گد اکا نہ قطع سوال کر
کس طرح جاؤں محکمہ حسن عشق میں	ماضی ہوا ہوں یا رسی میں عرض حال کر

محرورم دید یارسی ہوں فیض آج تک  
آتا ہی جبین ہینیک دن آنکھیں نکال کر

سب ناتوان پکار رہی حسین مگر	دکھلا تی کیوں نہیں ہو کر کہہ لکر مگر
عناقا کہی کوئی کوئی سمجھی کہ ہی عدم	اکبات ہی کھان ہی دہن اور کہہ مگر
حاکم ہوں چہر تو میں عمل دست غیب کا	آجاسی اُس پری کی مری ہاتھ الگو کر

آنچون مین خلق کی نہیں بہرتی ابھی ہم  
 ہر ایک زیر دست زبردست ہمہ ہی  
 اُسکا پتا زمین پہ نہ ہی آسمان پر  
 ہستی مین ٹھہر ہی نہ ٹھکانا عدم مین ہی  
 کہتی تھی کل ملک پہی جسی میان یں  
 کرتا ہوں تجہ سے عرض قسم کہا کی رزق کی  
 ہرگز کھی نہ بھیچے ران کوئی خلق مین  
 اس ناتوان کی حال سی کب ہو مظلوم  
 کچھ منفعت اوہر کی نہیں سعی ہی حصول  
 سچ ہی کہ شاعرون کی یہ مین موٹگافین  
 جب مین فی کی تلاش ہوا محکوت بقین  
 ہی جنتری کی تارکاتن پر مہی گان  
 گہ صورت کرم ہی سگہ شکل گوی

کرتی ہی آگی دیکھنی کسیا کیا اثر کمر  
 جب سی نہیں ہی یار کی پیش نظر کمر  
 دونو جہان سی ہی تری شاید دہر کمر  
 لای پہلا کہاں سی کوی دبوڈ کر کمر  
 باند ہی ہی اُس فی آج مری قتل پر کمر  
 دیکھی نہیں کسی فی تری سپٹ ہر کمر  
 دکھ لای یار اگر مجھے بار و گر کمر  
 کہتی نہیں جب آپ ہی اپنی خب کمر  
 آتی نظر مین ہی عدم سی اوجھ کمر  
 باریک اُس سنم کی نہیں استفاد کمر  
 شک ہی خیال و ہم ہی ظن سر کمر  
 جب سی نظر مین ہی تری مای سیم کمر  
 بتلا رہی ہی خلق مین کب کیا ہنر کمر

باریک ہی یہ بات شکست نہیں ہی ٹال

اسی فیض چشم زار مین کرتی ہی گہر کمر

دکھلا تو دی خدا کی لٹی اسی صنم کمر  
 فرمائی کہ روز کہا شکھ مروں حبیب  
 باور نہو تو حضرت موسیٰ بھی میکہ لین  
 ہر عضو یار باعث آرام ہی دلی  
 کہتی ہیں منہ پر اسی بت نما کو کفر اچھ  
 تازگاہ سی کہیں باریک تر ہی وہ  
 تصویر اس کی لکھہ کی دکھا دین تمہیں بنا  
 دکھلا رہی ہی حضرت باریکی منتہین  
 عاشق ترسی کمر کی نمازی بھی ہو گئی  
 ہونین جوان کیا سبب انخا کہوں  
 ہرگز کسی کی آنکھ میں بہر تانہیں کہی  
 امی ل دھونین اسکی نہ آسجا نکھر حقیر  
 کچھ انفعال اسکو ٹھہرین اپنی نفس سی

جاتی ہیں لوگ باندہ کی سوی عدم  
 کرتی ہی مجھ سے بحث وجود عدم کمر  
 باریک بال سی ہی ترسی ہی صنم کمر  
 آفت شکم ہی ناف خضب ہی شتم کمر  
 ہی جہد ہیں ہی کوئی ترا اور نہ ہم کمر  
 امکان کیا جو دیکھ سکین تیری کمر  
 دیدی اگر ہمیں بھی کبھی موت کمر  
 جب سی نظر پڑی ہی نجھی اسی صنم کمر  
 اس وجہ سی رکھ میں کرتی ہیں ختم کمر  
 بارغم کمر سی ہو سی راست ختم کمر  
 دکھلا رہی ہر دزنیہ بھکو غم کمر  
 لاعنہ بنائیکے تجھی دید کی دم کمر  
 رکھتی نہیں ہی کچھ خضب کریت کمر

ہو چکا فیض عینک دیرو حرم کی فکر

باریک خطا کری جو کسو کی رستم کمر

اک نہ اک آتی ہی آفت ہر زمان بالاسی  
 تاج اگر رکھی تمہارا ناتوان بالاسی  
 کیا اُٹھاتوں بارغم بین ناتوان بالاسی  
 لون اُٹھا بار زمین و آسمان بالاسی  
 لگ رہی ہی لوحِ خدا سی زندگی کا جھیل  
 جب سسُ گل کی مژدہ کا ہی مری سیرِ خیال  
 ہم بھی وصفِ شعلہ رویاں ات کرتی نہیں  
 نازِ چہرہ ہی لطف و لولکا اُٹھی امکان کیا  
 دیکھہ ہم نہایت قدمِ رتبی ہیں قاتلِ نہیں  
 مانگ میں موتی بہری اس شکِ غمِ ماہی  
 سسی اونچا ہو گیا پانی فراقِ زلف میں  
 رات دن فکرِ بلند و پست میں گزری ہی عمر  
 بیل و قمری کی آنکھوں میں اترا آئی لہو  
 ہی وہ کافر آرزو جو بس کو غلِ اندکی  
 خوف ہی موسیٰ کو میں بل نہ آجانی کہیں

ہی مگر سنگِ حوادث کا مکان بالاسی  
 خلق کو ہو گا گمانِ آسمان بالاسی  
 ہی پر گاہ سب کوہِ گران بالاسی  
 لیکن اُٹھ سکتا نہیں نازِ تباں بالاسی  
 گور میں جاتا ہوں میں لیکرِ کان بالاسی  
 جاسی موزاںِ سیلانِ میں عیان بالاسی  
 شمع کی مانند اگر موتی زبان بالاسی  
 ہی مجھی ہر موسیٰ سرِ بارِ گران بالاسی  
 کہنیچ کر رکھہ تیج بہر امتحان بالاسی  
 نصف شب میں جلوہ گری کہکشان بالاسی  
 مارتا ہی موجِ بحرِ سیکران بالاسی  
 زیرِ پا اپنی زمین ہی آسمان بالاسی  
 رکھہ کلاہِ سرخ اسی سرورِ وان بالاسی  
 سایہ افکن ہی تونکا سائبان بالاسی  
 رکھہ نہ پتی گل کی انی نازِ کمیان بالاسی

سر را بالین سی آئینه سکتا نهین خیمه صفت	رکبه دیا ہی غم فی اک سنگ گران بالای سر
بہر ہی ہی سرین افسر کی ہونہنگام نزع	ای ہالیجا اٹھا کر استخوان بالای سر
چاندنی راتوں میں ٹکڑی ٹکڑی ل ہونہ لگا	رکھی اس مہرونی دستار کتان بالای سر
بہسری چوڑی نہ مہنی چیر میں ہی یار کی	آرہ سر پر ہی یہاں شانہ وہاں بالای سر
ای گل خوبی و دلیل ہوں پس مردن مری	خاک اڑائیگا چین میں باغبان بالای سر
رزنگا عشق سخن مانج آتا ہی نظر	رشک شاخ گل ہوا زخم سنان بالای سر
موسیٰ سر ہی رنج تلوون کو پھینچت تزع	پاسی نازک رکبہ نامی جان جہان بالای سر
سر رکھا جائیگا اکدن خیال سرو قد	چہ مہنتی ہیں کی صد ہا قمریان بالای سر
یک سروت بہی وصف زلف ہونیکا نہین	ہو بجای مو اگر سپید از بان بالای سر
غیبتی ہستی میں اپنی ایک ہی صورت ہی	اب زمین سر پر ہی تب تھا آسمان بالای سر
کیا کر گیا پیر میں اسی یار کرسکر کفن	ہو چکی ہی اب سفیدی ہی عیان بالای سر

ہر سفر میں تھی تنجی اکسیر غم کی ہوس

فیض اٹھالی خاک پائی دھگان بالای سر

سرخ پرافشان چنی ہی تو فی یا

مجھ کو لکھتی ہیں خط بخط غبار

یا لکھی ہی تھی یہہ شمع نیا

یوں وہ دھانکا نکالتی ہیں بجا

پہل سنبھل کر طریق عشق میں تو	پہان ہر اک ڈگبہ ہی چڑھاواتا
نہیں بی کفر اٹھ سام دین	سیجہ میں ہی چہی ہو سی زنا
حلقہ زلف ہی وبال جان	گھوٹتی ہی گلام اٹھتا
تن خاکی میں جان تازہ پہرئی	وہ جو اپنی گلی کا باسی ہا
نقد دل ہی کروں ابھی صدقی	وہ جو دو چار بوسی مجھ کو ادا
کر کی وعدہ نہ آئی وہ شب وصل	سو گئی میری طالع پیدا
کس پر سخاوت کی در پہ سپر گون	ہو گیا مجھ کو سایہ دیوار
ولسی لی تا جگر بھلسٹ الا	ات بی گرمی آتش خزا
جب سی میرا امام عشق ہوا	نہ لسیا میں فی سجدہ و زنا
ہی بوڑھا پی میں ہی دھجی بن	روپ بگڑا ترا نہ اسی دلدا
ہم نہ پہنہ میں لطف کی سستی	گر نہ ہوتی عدم میں مارا مار
تمنی کیوں صورت اپنی کہانی	ہی ہر آئینہ پشت بردیوا
بخت خوابیدہ چونک اٹھی گا	نہ کرا باکر اسی دل چمار
یار کو ہمیں کر لیا اپنا	رہ گیا جو غمخیز کا پکار

کون چرتہا ہی منہ پر اسکی فنیض



ہی وہ پروا سپے ہوئی تلو

کس نی چکھانین مڑو آبے نان یار  
 کرتا ہی آسمان سی باتین مکان یار  
 سروی سی خانہ کر گئی آخر کمان یار  
 اللہ کی زبان ہی گوید زبان یار  
 مڑ جائی گرد زبان سی میری زبان یار  
 بٹھلاتین پاس چھکوا اگر پاسبان یار  
 قینچی کی طرح چل گئی سب پر زبان یار  
 رکھی زبان زبان کی ملی جبہ بان یار  
 یوسف سی گر پان کردن داستان یار  
 ہی اُن میں نصب سنگ در آستان یار  
 منہ ہی کہان جو ہو سکی وصف بان یار  
 کعبہ سی ہو سکا نہ جواب مکان یار  
 جلوہ خدا کی شانکار کہنی ہی شان یار  
 جس دن بھی یاب دوش ہوئی ہی مکان یار

بچھا ہوا سگ سی فلک تک ہی خوان یار  
 کد نکمر سائی ہو مری تا آستان یار  
 بہوین پڑی گرہ جوہری بین تہندی آ  
 ہوتی ہیں باتین حرف نہین صوت بھی نہین  
 پیسا کردن نہ دانت چپا یا کردن نہ ہونٹ  
 دھوری کی پاس آنی فرشتی کوہی نہون  
 ہمسی ہی کبول اوہیڑ کی مٹی ہی چہر چہا  
 کچھیکو اعتبار نہین قول فصل پر  
 سمجھیں مفسرین اسما حسن القصص  
 کرتا ہون دیر و کعبہ کی تعظیم اسی جہت  
 کرتا ہون شگ قافیہ ہر ایک غنچہ کا  
 ہی دیر بر زمین کا بھلا کس حساب میں  
 ہم دیکھتی ہیں سوچتا اندھونکو خاک ہی  
 رہتی ہی چھکوا خانہ بدوشی سی کشمکش

<p>             یک برچی تہی کہ پار کلچی کی ہو گئے              باتون پر اُسکی مرقی ہن کٹ کلکی سیکڑو              ہوتا ہون غرق بجز دامت مین اشک کی              نزدیک جب ملگ ہی خودی دور ہی خدا              ہوتا نہیں ہی وقت تکلم بھی قسم              کرتا نہیں ہی بات وہ مہسی کہلی کھلی           </p>	<p>             آتی ہی یاد جب عجبی نوک سنان یا              سینفی کا کام کرتی ہی سیف زبان یا              آتا ہی یاد جامہ آب روان یار              تیرا نشان مٹی تو ملی گا نشان یار              لاشک ہی جُزوا لا تجزئی دہان یار              ابجد کا قفل ہو گیا خال جان یا           </p>
<p>             کیونکر نہ ہون شعر مری چو چلی حبس              اسی فیض مین ہون عاشق طبع جوان یا           </p>	
<p>             لگمان چرخ چارم ہی مکان پر              خدا ہون جس سیحانی مان پر              چلی جائیں سیحا آسمان پر              خدا ہی جانی لجب تا کہان پر              خم ابرو بگڑ جائیگا اکرو              تصور دیدہ ترین ہی اُسکا              نہ رنگ زرد میلا دیکھ کر ہنس           </p>	<p>             دل آیا پھر نہ نامہربان پر              دماغ اُسکا ہی چوتھی آسمان پر              جمی ہن یاز تیری آستان پر              چڑھا ہون تو سن عمر روان پر              لگمان ہی خانہ کر نیگا لگمان پر              کہنچی تصویر یا آب روان پر              گری گی بجلی کشت زعفران پر           </p>

بہت پچا وگی ہی ہی کرو گی	گم باندھو نہ میری استخوان پر
بتو آگی خدا کی بھی تہسارا	نہ لالین گی کبھو شکوہ نہ
کری سنبل جتیری جد سی بل	اوڑین کوڑی صبا کی غبان پر
ہمارا ظاہر و باطن ہی یکسان	جو ولین ہی وہی کچھ بنی بان پر
جی چکا لب پر شور کا ہی	نہ رکھی آب زمزم کو زبان پر
ہلستی ہڈیاں ہین سوز غم سی	گمان شمع ہی ہر استخوان پر
چک جاتی ہی غنڈہ	نزلت ختم ہی اونکی میان پر
ہوی ہر شرعہ	دل آیا پھر کسی شیریں ہا پر
بت خورش	شرف ہی گہر کو میری آسمان پر
کئی اُسرا	ہزاروں پڑ گئی کانٹنی زبان پر
ہنین	سراپنا لوگ دیتی ہین زبان پر
رہو	نظر حب سی پڑی زلف تان پر
	لگائیں ٹوکریں سنگ نشان پر
	قدم رکھنی مجازی نروبان پر
	مزاج آیا ہی پراک لو جو ان پر

<p>سلیمان کا تصور سب کو ہوگا جواک بوسہ کی دینی میں ہونگ چہرک دو مانگ پرافشان اگر تم دل مضطر کی دولت سا لہا سال بہار افشان کی دکھلا دی جو وہ بچہ بانی آپ فی جس روز چوڑ وہ قاتل اوچھی بن کر پھر آیا عدم کی رہ ہی ڈہرا بادشاہی قسم اسی کعبہ روقامت کی تری ق موزن ہی اگر بولی شب وصل ہوئی مٹی خرابی فیض اسی ق</p>	<p>جو بیٹھی وہ پری تخت واپ کہون غنچہ کی ہستی میں دہان پر پڑگی اوس برسوں کہکشان پر زمین پر ہیں کہو ہم آسمان پر کرین جھلک نہ تارسی آسمان پر گئی ہم کہیل جان ناتوان پر صداء مان ہی ہر زبان پر چلا جا پای رنگان پر یہی آ کر زبان پر سنا نا اذان پر ق ہامتحان پر</p>	
<p>اُسی کی سنہ پہ گرتی ہنہ اُڑائی خاک حسنی آ</p>		
<p>ہاتھ رکھتی یہ میان تم کس لمبی تلوار پر جان دی ہی مینی اک محبوب خوش ثنار پر</p>		<p>ی حجاز پر کے دو چار پر</p>

آشیاں باندہا ہی عفتانی مری دیوار پر	تاف شہرت ہو گیا گہوڑس کمر کی یاد میں
ہی گمان خطبام می خطا پر کا پر	ہیں مہندس ایک دو چشم ساقی میں ہیں
جنتری کی تار کا عالم ہی جسم زار پر	غم میں ان زر گر بچوں کی ہو گیا ہونٹوں
عہد پیری میں ہوا ہون عاشق اک خمار پر	قامت خم گشتہ شکل سا غمی ہو گیا
مثل سایہ چڑھ کی اتر امین تری دیوار پر	شکوہ نیت و لبس و ہرست پوچھ پڑی
گور میں ہی جان دیتا ہوں قد و دلدار پر	روح پہرتی ہی مری طوبی کی سایہ کی تلی
رونی خط شماعی ہی نگہ کی تار پر	ہیں کسی خورشید طلعت کی نظر باز و نین ہم
محو ہوں چاہہ رخسار ان بت عیار پر	طالع مولود میرا دلو تھا کہتی ہی خلق
زنگ آتا ہی نہیں سفاک کی تلوار پر	قتل سی میری نہیں کچھ طبع قاتل پر عیار
دہر کا لی سیکڑوں کھاتی ہیں لہٹ یار پر	گل کوہر ٹپک مر جامی گر ثبات موسیٰ کی عیب

لبک نیکر قابض ارواح فیض آلی نہ کیوں

وقت جان کندن ہی غش ہوں چاندنی خمار پر

چودھوین کی چاند کا عالم ہی دی یار پر	ہونہ نوا بردی خمار پر
مثل سایہ چڑھ گیا میں یار کی دیوار پر	ہائی عالم بالا کی سیر
جسم گیا ہی خون میرا یار کی تلوار پر	سیام سحر کا دھوکا ہوا

<p>             ہاؤ ان عشق کمرین ہو رہا ہوں اس سری              اسٹان عاشقی تنی کیا ہم مر گئی              سو کہہ کر کاٹا ہوا لیکن نہ پہنچا ایچ              قتل کی ڈیلی کی جگہ رکبہ زہر مہرہ قبرین              ہی یہ تیرا رعب ای سفاک برسوں میں کہی              شام زلف حور کو گلیو سی کچھ نسبت نہیں              اگیا ہی وقت مغرب جلد کوٹھی سی اتر              بندوہ جنگ نہوگا بندہ آتی کا نہیں              منفعل ہو کر ہر اک جراح ہوئی بکریب           </p>	<p>             ہی گمان ہوی میان کا میری جسم زار پر              اسی تو بٹکی پڑی ایسی تنہا سی پیار پر              رشک ہی بھکوتری خار سردیوار پر              زہر کھاکر جان دی ہی مین فی زلف یار پر              مورچہ پی آ نہیں سکتا تری تلوار پر              صبح جنت صدق تہی تری رخسار پر              شبہ ماہ نوکا ہوگا ابروی خمدار پر              چشم دربان کا گمان ہی دوزن دیوار پر              اگر نظر پڑ جائی میری زخم دامن دار پر           </p>
--	---

قاتل اپنا آپ ہوں ای فیض کیا اسکا تصور

باطرہ دی جب مینی باٹرہ اُسنی رکھی تلوار پر

<p>             پڑ گئی ہی آگ بھجیب سی مست چشم یار پر              اسکی جانب جنبی دیکھا ہو گیا خونچ              جان شیرین کس ملاؤسی چلی ہی قتل فوج              زہر مار زلف کی تاثیر چھو ہوئی تو دود           </p>	<p>             صوفیوں فی بھی ڈھی دی خانہ خمار پر              حاتمہ ہی کاٹ کا تیغ گاہ یار پر              باڑہ بیٹھی دی ہی اس سفاک فی تلوار پر              ہم بھی کیسی کیسی پھرتی ہیں مہری مار پر           </p>
---	--

جب سب لیل ہو ہی اک پرشی رخسار پر  
 قنچیان جب سی لگی ہیں یار کی زیوار پر  
 چڑھ گئی ہم سائی کی ماسند بام پر  
 زلف کی سرکار میں رقی پنا کو رہی مار پر  
 ہی گمان آئینہ خانہ درو دیار پر  
 بھیجتی ہیں ہم انہیں اخبار بقی تار پر  
 سبجہ صدقی ہو رہی ہیں سیکڑان زنا پر  
 تھا قصا کا دانت مدت سی تری چا پر  
 جب سی اپنی آنکھ ہی آہوی چشم ہار پر

کہتی ہیں مجھ کو سلیمان جنت انس وحش طیر  
 کٹ گئی پر مرغ نظارہ کی اوسکتا نہیں  
 دن ڈبلی سنہ دیکھتی ہی رہ گئی دربان  
 راجہ باسک دم دبا می گہس گیا پاتا نہیں  
 جس طرف ہم دیکھتی ہیں جلوہ گری شکل یا  
 بجلیاں جب سی ہو ہی تیب گشت حسین  
 اہل ایمان دیکھ کر اُس بت کو کافر گئی  
 ہو گیا لقمہ دبان گور کا اچھا ہوا  
 دشت دشت میں پڑی چنگھاڑتی ہر تہی ہنم

جب سی سن ہری گیو کا شاخاں نہیں  
 یار کیا کیا زہر کھاتی ہیں مری اشعار پر

آہ شہر نشان ہی مری زور شور پر  
 چوری ثبوت ہو گئی مہندی کی چور پر  
 کر ڈالون فوج میں اُسی دریائی شور پر  
 پر کین کرین نصیب نہیں اچھو پر

بجلی منہ از طور نہیں شور زور پر  
 انکار کا مقام نہیں ہاتھ ادھر تو لا  
 ساتھ آئی آپ کی جو قیب ملک حرام  
 اوڑھ کر بچتی کوٹھی پر اُس نہ لقا کی ہم

ہیہات جن کی قد مونہ چٹنی نہی مغت	ہو کر بھی وہ نما رگنی آ کی گو ر پر
یک بوسہ خیر وہ بھی ملار وئی جیسکتے	ماری ہی لات اپنی حاتم کی گو ر پر
کیا اُن کی خال رخ کا بیان معجزہ کروں	مرقی ہیں سادہ لوگ بھی اس کالی چور پر
سرکار خال و خط مین ہوا باریاب جہ	نافذ ہی اُسکا حکم ہر اک مار و مور پر
ہوتی ہیں ریش شیخ چہل چہل کی پینا	ہی جب سی دوڑ وہ تری گیتی کی ڈور پر
بعد فنا بھی در دوسر عشق ہی مجھی	مندل چڑھائیں عرس مین وہ میری گور پر
میری طرٹ سنی لف کی چین پڑی ہیں پیچ	فرمائیں آپ بل کردن مین کسی کی زور پر
ہی کس حساب مین یہ پضامی موسوی	سب معجزی ہیں غش تری ایک ایک پور پر
تخل کی طرح کٹ گئی عاشق رکاب کے	مانجھا دیا ہی آپ فی کیا باگ ڈور پر
کیا کوئی عاشق لب پر شور مر گیا	بی وجہ شور و غل نہیں دریاسی شور پر
بوسی لہی ہیں اُس دردندان لب کی پہر	کچھ اندون مین اپنی ہی رتی ہی زور پر
اس حسن عارضی کا نہیں اعتبار کچھ	بھولی ہوئی حضور ہیں جو بن کی زور پر
اتلا مین جہنم کی مرا کام ہو گیا	یکدن بھی فاستحہ کو نہ وہ آئے گو ر پر

افضی مین ہون پلوی الاصل کہیں یا

بھولی ہوئی ہیں پور سیے تور مور پر



ماگتی ہین بوسہ جب زلفونسی ہم نہ پوڑ کر یا دسد ہا پیچ ہین زلف مسلسل کو مگر اجگل لکھتی ہین ہین کچھ جواب نامدیک اک بلاں جان ہی اسی خسر جی کہتی ہین پانوں ارباب دودل کی دوری سی پوچتی اسی کمان ابرو ہاں نالہ سی زم ہی خوف کو پتہ قاتل سی مرکز یار اٹھین گی اسی جل صبح سی ماسم ہی مہکو ہی بس توڑ جوڑ	کہتی ہین سرکار ہی مر جاسی سپر پوڑ کر اسی لویوانی تو ہی کچھ تو انکا توڑ کر دینی ہین وہ نامہ بر کی ہانہ گڑا توڑ کر جان شیریں کو کمن فی دی سپر اپوڑ کر آگلی انکی پٹھین کب تک ہاتھ دسی چڑ کر عرش تک یہ تیر جاتا ہی فلک کوڑ کر جو بہادر ہین ہین جاتی کہین ان چوڑ کر کس سی جوڑین اسی خدا د لکھو ہنسی توڑ کر
--	--

گروہ مد پاری اتر کوٹھی سی پاس آجائین فیض  
آسمانسی ہم اہی لانی ہین تارسی توڑ کر

سینہ کو بی مین جو مین مصروف یارب ہم ہنوز کیسنی کیسی ماہ چہرون کو طایا خاک مین فلو جو پھر کونسی شیریں کو ہی اسی کوہ کن ہو کہین چلگا اہی حشم ناسور کہین جہین آتا ہی کمان خوش ابرو سی پوچتی	کشتگان عشق کا باقی ہی کیا ماتم ہنوز دنگر گردن کہین سو تانہین بر ہم ہنوز سیل چشم خون چکان ہوتی مین جو ہم ہنوز ہی مری گردن پہ بار منت مر ہم ہنوز کس کی مجھری کو ہوا ہی یہاں منوخم ہنوز
--	--

کیرن نہ پی روتی ہو باز اربتان خود فروش	ہی ہماری جانکا گاہک بندہ ایا غم نہ ہو
کوئی دم تو بھر جا میری طرف سے منہ موڑ کر	ہی مری آنکھوں میں ای سفاک باقی نہ ہو
یہ بیکہ زلف گہ ہر سفتہ کو ماری رشک کی	بیچ کھاتی ہیں پٹری پانچین سب ارقم نہ ہو

کیا تری بات نہ آئیگا پیر فلک خیز شت خاک	نوجوان ہی فقیص کیوں تیا ہی اسکو نہ ہو
---	---------------------------------------

دل نہ جا گیسوی رسا کی پاس	کوئی جاتا ہی اثر دہا کی پاس
کس نہی جا ہی بادشا کی پاس	کیا نہیں ہی ترسی گدا کی پاس
ہی نہ ناک بھی خیال نہی	ہڈیاں ہیں مری جا کی پاس
مرض عشق وہ مرض ہی سچ	نہیں جس کی دوا خدا کی پاس
مہکواں از عشق ہی سخت	جاسی کس کی بلا شفا کی پاس
گر ہوس ہی تجھی کہ ہون پاس	رہ تو پیران پارسا کی پاس
دور اتنا نہ کہینچ آپ کو تو	جائیگا ایک دن خدا کی پاس
رنگان کا سرخ ملت ہی	پٹہ رہ چند ہی نقش پا کی پاس
اپنی کشتی گنا خدا ہی خدا	کون جاتا ہی نا خدا کی پاس
سب کے بیکہ پر نہیں ہی موت	سیکڑوں رنگ ہیں تضا کی پاس

نہوی کچھ صفائی دل اسی شمع	ہم ہی برسوں ہی صفائی پر
ایک بت ہی نہیں ہی کعبین	جی میں ہی جائیں گیا کی آپر

نقد کو عجز کی نہ چوڑا اسی فیض

یہ وہ شئی ہی نہیں خدا کی پاس

ہی نہیں سودا می مازلف یار کی برس	ہو رہی ہی چو طرف مٹی مارا ب کی برس
یہ خون کا ہو رہا ہی شہار کی برس	بیڑیاں تیار کر کہیں اہار کی برس
کہیلین خاطر خواہ اگر بادہ خوار کی برس	میکدیمین ہی باطمین کا شکار کی برس
قامت موزوں جو دکھلاتی نہیں ہونٹہ میں	دیکھ لیں گی قد سرہ جو سیب را کھی برس
عاشقوں کو قتل کرتی ہیں سحر سی شام	کہیلی ہیں گہر میں اپنی وہ شکار کی برس
درہم و دینار داغ دل کی دولت ساقیا	ہم نہیں بیرون خان کی قرضدار کی برس
جب چین میں آگئی وہ سمجھی ہم اسی باغبان	بختران آئی گلستان میں بہار کی برس
ہی جھون سی ہاتھ پائی شاید آئی پہر بہا	جیب و دامن ہو رہا ہی تار تار کی برس
ہیں کسی کی زلف و رخ کی یاد میں ہم صبح شام	دیکھتی کیسی کٹین بس دھار کی برس
سال بہر لہرین کی سرکار تان میں نوکری	گر موافق ہمسی ہو گا روزگار کی برس
خط ہوا غار رخ پر وجہ اسکی ہی یہی	انگشت آئی لگی جہ خط یار کی برس

<p>نہ سوار اپنا ہوا ہی شہسوار اب کی برس          ہو رہا تنگ ہمارا جسم نہ ارب کی برس          گرد رہتی ہی مری ہر فن کی ڈار اب کی برس          ہوں نہ دیوانی سگان کو سیار اب کی برس          کو تیار میکہ میں دیندار اب کی برس          ہر نخل باغ ہو نخل چنار اب کی برس          شیخ صاحب ہو رہی ہیں نہ بار اب کی برس</p>	<p>نہ اپنی زندگی سی دیکھتی ہو کون کون          عشق میں بن یار کی تاثیر جذب کھربا          میں تصور ان سپہ چو پنا وشت میں ہی تہ          بڑیاں کہانی میں اس وحشی کی لکڑی تہ          چشم مست کی دیکھی کر مست اپنی          پیا چھب ای آتشین رخسار تو سی تری          اک گدہ ہی کا بوجہ سر پر لیکی کعبہ کوئی</p>
--	--

فیض ہو جو برابر غم نہیں ہی تخطا کا

یار گندم گون کی ہیں قریب جو ارب کی برس

<p>جب سی ہم نوکر ہو ہی ہیں اک پری پری کی پاس          جامی چپہ بہر پنا فی جب خدا کی گہر کی پاس          پیٹھتی ہیں جب سی ہم رشک نہ انور کی پاس          ساقیا جانی نہیں ہیں ہم کہی ساغر کی پاس          پیٹھتی ہیں وہ کہی اگر جو میری سر کی پاس          جب تلک رکھہ لیں نہ ہم دو جام کی بہر کی پاس</p>	<p>شہر کی دیوانی سب اگر بسی میں گہر کی پاس          بستہ رہتی جمایا ان تون کی در کی پاس          اٹھ کھڑی ہوتی ہیں شرافتیں سب نعلیم کو          چشم مست یار کی گردش میں رہتی ہیں ام          آگ تون سی قریبوں کی لگ اٹھتی ہیں          دیدہ مخور کی ہیں مست نہ اند آتی نہیں</p>
---	---

آہنہیں سکتی اطبا بھی مری بہتر کی پڑے  
 پتھری روز و شب ہی عاشق مصائب  
 بوسی لہنی کو سداں ہی چلی تپہر کی پڑے  
 خنجر قاتل نہ آئی جب تک خنجر کی پڑے  
 آئی جانی جب سی ہرین ہر اس خنجر کی پڑے

ہر بن موسیٰ دو آتش مشتعل ہی عشق کی  
 گرشب غم میں نہیں غنچا کوئی کیا ہی غم  
 سنگ اسودی جودی تشبیہ تیر خیال کو  
 تشنگی کا شکوہ زایل تشنہ کا مونس نہ ہو  
 کوکب اقبال ہر ساعت ہی اپنا اوج پر

زہر کا شمع ہی سونیکا نوالہ ہیکو فیض  
 جب سی تہی ہرین قریب اس یاسین کی پاس

شاید کہ دلی تہی تو دامن دل سے تشر  
 گوگرد کی معدن سی موسیٰ مشتعل آتش  
 سیلاب کی رکبتا ہی کوئی متصل آتش  
 سراز دگان کی ہی بہت غم گسل آتش  
 خرمن کی جلا نیکی ہی بس ایک تل آتش  
 خرمن میں نہو ماہ کی ہر گرجن آتش  
 بی صدمہ کہاں سنگ سی ہر فصل آتش  
 تہی عشق کی رگ رگ میں مگر مشتعل آتش

پہرینہ سوزائیں موسیٰ شمع آتش  
 کب اپنی رخ زرد پہ ہی سخت دل آتش  
 پتہ بولن سی نہ کرو ذکر لب نعل  
 ہی فائدہ نہی کسان عجبت ولسو  
 نقصان ہی اعلیٰ کا ملاقات دنی سی  
 حدت سی سہراول ابر باب ہفا ہی  
 ہنختی سی ہماری ہرین صنم کاہ کی بلوی  
 مین عہد مین پیری کی ہوارا کہہ کا تودہ

کبھی ہیں جسمی گرمی خورشید قیامت	سینہ سی سہوی تہی مری کچھہ منتقل آتش
سکڑش کی اقامت ہی دم چدکی بہان	شمع سحری کی ہی کہان ستقل آتش
بہرگانہ فراج اب تلک افسوس مٹوس	نہی سوز محبت کی مگر محبت دل آتش

ہی قطرہ خون ل سوزانی مری فیض

انگلر بجرا خگر و آتش بر آتش

پوچھتی کیا ہو نشان درویش	ہی ہر اک شامین شان درویش
کبھی ہیں مرتبہ مران درویش	شان مجبور ہی شان درویش
منظرہ النور ہی خوان درویش	ہی مہ نوب نامان درویش
کیا کہون فوت و شان درویش	عرش ہی فرش مکان درویش
حامل بار امانت وہ ہوا	کس میں ہی تاب توان درویش
بنی خطا تیری اسکا ایک ایک	چڑھی رہتی ہی کمان درویش
مہر افلاک تجلی ہی وہ	دری فری میں ہی شان درویش
کبھی ہیں وحی سما وحی ہو	ہی وہ لاریب پان درویش
غیر درویش پہ ممکن ہی نہیں	ہو عیان راز نہان درویش
حرف ایک ایک ہی بی صورت اسکا	سمجھی کیا کوئی زبان درویش

<p>کهنی بین مورسرافیل حبیبی چشم حق بین سی جودکیا بهمنی خلق کهنی ہی جنبین ابراهیم</p>	<p>هی وه تاثیر قغان درویش ایک شی ہی تن م جان درویش سمجھین وه شوکت دشان درویش</p>
<p>فیض انفقرا اذا تم ہی بس نکر و شرح و چان درویش</p>	
<p>هی در دولت پانکی ازو عام عام خاص کیون نه پیش چشم موی ازو عام عام خاص صورت انکو روز و شب کی خوش نہیں آئی کھو جو کوئی جانا ہی بہر سیر چہ رانا نہیں اک ہمین ناما کام رجائین غضب ہی اکی فلک ڈبل گیا جو بن خزان آئی بھسا حسن ساقیا پاسبی مین ہم کیا ہی اوصاف ہی مستحق اس امر پر مین شانہ مین نختہ مغز خلمو کی تعلقی مین کوئی عالم مین نہیں چہ ہلال عید ابروی مقوس ہی ترا</p>	<p>ان دولینی لگی شاید سلام عام خاص مردمک ہی قبلہ و کعبہ امام عام خاص زلت و عارض مین تہاری صبح و شام عام خاص کو چہ ہی اس جور کا دار السلام عام خاص ہون برآمد صبح ہی تا شام کام عام خاص ہو گئی خلوت سر انکی مقام عام خاص ہون محی اخلاص ہی لبریز جام عام خاص مین وہ گیسو موجب سودا ہی خام عام خاص زلت شکنین ہی معطر ہی مشام عام خاص روی روشن کیون نہ مہربانہ تمام عام خاص</p>

<p>پہتیاں نصیاد کی ہو دین نہ کیوں سرکار پر کس فی بیہ تختی پڑ بائی کھٹکشی کرتی جب منہ سنبھالو ای تو اچھی نہیں دید ایل نیل</p>	<p>خال عارض دانہ او گیسو ہین دام عام خاص نام کہنی ہو ہارا پاسی نام عام خاص بندہ حق ہون نہیں ہونیں غلام عام خاص</p>
<p>اپنی رب سی جوڑی امی فیض سب سی توڑی ہیج ہی بس دوستی بی قیام عام خاص</p>	
<p>غنیچہ سی کام ہی نہ گل ترسی ہی عشق ہون زار زار حور و شون کی خیال میں دل آتش فراق سی اکیر ہو گیا حاصل دیا عشق کی ہی سلطنت مجھی اک سرو قد کی بحر میں ہون کو بکھر آ جام جہان نما ہی مری دل کا آئینہ سیل سرشک روکش بحر محیط ہی ہجران میں زور شور پہ ہی چشم درخشاں سب سی قبای برنگی زیب تن ہوئی نامہ ہوا ہی شوق میں ہی مرغ تمبین پر</p>	<p>مجھ کو دہان عارض دلبری ہی عشق غم سبیل کا ہی نہ کو ترسی ہی عشق ہی سیم کی ہوس نہ چنی سی ہی عشق اور نگ کی طلب ہی نہ فہمی ہی عشق قمری سی کام ہی نہ صنوبر سی ہی عشق جم سی نہ جام سی نہ سکندر سی ہی عشق کشتی کی آرزو ہی نہ لنگری ہی عشق نیسان سی مدعا ہی نہ گوہری ہی عشق سوزن سی ہی غرض نہ رخو گری ہی عشق قاصد سی کام ہی نہ کو ترسی ہی عشق</p>



ہی مجھ کو اپنی خوش رو شیریں دہن ہی کام	شیریں سی التجا ہی نہ شکر سی ہی عارض
جس بت کو فہیض حسن خدا دہی نصیب زینت سی کام اسکو نہ زیور سی ہی عارض	
<p>کہیں کس وجہ سی ہم چاند کا ٹکڑا عارض طاق کعبہ حسد ابرو ہی کلیسا عارض گو بہت صاف ہی شفاف ہی اسی ماہ مگر دیکھتی ہی دل ہر شخص پہل حب ناہی چاندنی ہی تری پر چائین کی اگلی مدہم منہ ہی کی آئینہ کا ساسنی آئی تیری اور کیا کہہی تجب نہ مل علی دیکھہ اُسی دیر سی کام ہی مجھ کو نہ حرم سی مطلب زیر بام اُگلی شب و روز ہی اک جم غفیر کیون نہ تفسیر جلالین کہیں خط کو تری عرضیان لوگ خوشامد سی لکھا کرتی ہین رہین برسوں ہی خط آئینہ کی صورت سی</p>	<p>ہی ترا چاند سی وہ چند مصفا عارض نظر شیع و برہمن مین ہی کیا کیا عارض تری عارض کی برابر نہین مہ کا عارض تجھ کو اللہ فی دیا ہی وہ مصفا عارض پیش عارض ہی تری ماہ کا میل عارض آئینہ سی ہی کہیں صاف و مصفا عارض ہی جین مسج وطن نور کا ہو کا عارض ہی مرا کعبہ مقصود کسی کا عارض ہو گیا واسطی خلقت کی تماشا عارض خط سی ہی صورت قرآن مجتہا عارض یا رجب تک ہی ترا خط سی متحر عارض دیکھہ لین آئینہ مین آپ گرا پنا عارض</p>

ناخدا مردک چشم ہی ابرو کشتی	چشم گرداب بلا حسن کا دریا عارض
	سورہ قات کی رہتی ہی تلاوت فیض نظر آتا ہی مہین صورت عتقا عارض
<p>باغ سی کم نہیں اسی رشک گلستان عارض حسن میں چاند بھی کیونکہ دو چندان عارض خط ہی تفسیر تراشختہ تران عارض سنبل و گل کی محبی سیر سی کیا مطلب ہی منفصل قامت موزون سی تری طوبی ہی سیر کو آئینہ خانہ میں توجہ نہ کرو کیونکہ نہ ہم قد کو تری آید رحمت سمجھیں سنہ چہ پای کسی یاروں فی کفن میں اپنی حسن زلف و رخ اگر آئینہ میں دیکھی وہ عرصہ دشت میں جنت کی فضا ہو جانی دن کی صورت کوئی دیکھی نہ سوا صورت چاند فی رات میں تاری جو چٹکتی دیکھی</p>	<p>دہن تنگ ہی خنچہ گل خندان عارض صبح صادق ہی حبیب مہر و خندان عارض میں سلمان ہوں مرادین ہی ایمان عارض سنبستان تری گیسو میں گلستان عارض خط ہی ریحان جہان و منہ عنوان عارض صورت آئینہ ہو جائیگا حیران عارض خال رخ حافظ قرآن ہی قرآن عارض تمنی جوق چہپا یا تہ و امان عارض مثل گیسوی پریشان ہو پریشان عارض عکس افکن ہو اگر سوسے بیابان عارض گر کسی روز تہ زلف پہنچان عارض اگلیا یا تو ترا ہم کو پریشان عارض</p>

دل پہا رہی خوش دیکھہ کی تیرا چہرہ چشم ہی زگر سر شہلا گل خندان عارض

فیض دل دون میں کسی سوچ ہی پہنچا

خال ہند و نظر آتا ہی مسلمان عارض

لکھونگا زلف والون کو اگر خط	بندیکا مشک نافہ سر خط
پڑیکا چاند کی سنہ پراجالا	جو نکلی گارخ محبوب پر خط
پتا مٹا نہیں ہی انکی گہر کا	ایسی پہر تا ہی قاصد در خط
جوانکو مہربان پائین کسین	لکھین امی نامہ برہم ہاتھ خط
کھونگا بال سی باریک ہی پتا	نہیں کہتا کبھی وہ موکر خط
جواب خط اگر اب کی نہ آیا	نہ لکھونگا آنہیں بار در خط
شکستہ بھی اگر کبھی وہ گلو	شرف رکھی گانتہ علقی خط
لکھون گر حال اپنی چشم لب	رہیگا نصف شک او نصف خط
جو اس زر گر پسہ کا حال لکھون	عجب کیا جنتری ہونہر خط
کتنی ہیں سیکڑون ہی ہنی پڑی	کیا لیکر مر اجب نامہ خط
اُسی ہم سچ ہیں وحی آسمانی	جو لاوی یار کا پناہ خط
لکھون گر مدحت خط منبر	ابھی پیدا کری بوی اگر خط

<p>خدا جانی یزدان کیا کسینی حقیقت کیا کہوں یزدانی شہ ق یہی آیا جواب خط حبیب آیا</p>	<p>نہ لکھا یارنی بار و گر خط نخل ہوں یار کو میں پہنچا کر خط بنائی ہم فی نکل پہاڑ کر خط</p>
<p>لکھیں وہ ہاتھ ہی اپنی اگر فیض رکھوں جینہ کی جا دستا ر خط</p>	
<p>ہتی پہلی کہیں بزم و آہنگ میں مخطوط عوتیری لب عارض و کامل کی ہیں صدقہ واشف میری نالہ سی ہو سی اہل و آہ چلائی پریشان و فی ہیں یہاں ہم ہی ہر اک را</p>	<p>پرا تو ہیں کنج تقص میں شگ مخطوط وہ لوگ ہیں مصرو علب و رنگین مخطوط وہ جب سی ہیں سیرچن لنگ میں مخطوط جسد سی ہیں وہ راگین و رنگ میں مخطوط</p>
<p>اسی فیض ہی شرکان میں کہاں اشک کا قطر یک بوند سپاہی ہی صف جنگ میں مخطوط</p>	
<p>یار ب نہ گل ہو اس گل پر نور کا چراغ نام اپنی دو دمان کا روشن کری کیون کیا ربط نور کو ہی سویدا سی اسی کلیم اکرتی نہیں تپک انا سخن کا تذکرہ</p>	<p>روشن اسی چراغ سی ہی طور کا چراغ ہی طفل اشک دیدہ پر نور کا چراغ وہ طور کا چراغ ہی یہہ دور کا چراغ بنا یہ سجاہی مرقد منصور کا چراغ</p>

تر ہو سرتیلہ مرہم لہو سی جب کہتی ہیں دیکھ آئینہ میں خال نہ زلف ڈر ہی کہیں نہ شعلہ کی جنبش سی ہو چڑ آہون سی اپنا سینہ ہوا دار ہی مکان	دکھلاؤن اہل بزم کو ناسور کا چراغ روشن صلب میں ہی شب و سحر کا چراغ نازک بہت ہی کاسہ نہ فقور کا چراغ خاموش ہو نہ اس دل رنجور کا چراغ
---	---

فیض فروغ داغ محبت سی بعد مرگ  
ہی آفتاب حشر مری گور کا چراغ

ہوتا ہی ذکر خوبی حسن و جمال زلف دیکھا ہی میں فی جلوہ حسن و جمال زلف ہر سطر کا ٹی کہاتی ہی بس کر سپولیا اندھیروں دینی مری آنکھوں میں ہو گیا مجھ سے زلف کی تقریر ہی یہی حد نہ حواس رہتی ہیں گیسو کی عشق میں ڈر ہی یہی کہ لوگ نہ ہو جائیں موسوی کیا کیا خیال آتی میں دل میں ہر لکشب کھاتی ہیں پیچ و تاب بعد میں پڑی ہوئی	سر پر کہیں پڑی نہ کسی کی بال زلف یا ذوالجلال حبلہ دکھا دی حال زلف تھریر کر سکی کوسم کیا وصفت حال زلف ہی ہر سحر تصور شام وصال زلف جب تک نہ ہو وصال نہ ہوگا وصال زلف ہیں محو خواب جب سی ہیں ہی خیال زلف ظاہر ہوا ہی محبتہ قیل و قال زلف جب سی مقیم ہی مری چین خیال زلف پیدا پس وال نہوا ہی کمال زلف
---	---

ہر شام چچ و تاب میں ہیں ہم مثال زلف	ہر صبح سیر سنبل چچان نظر میں ہی
ہی جسم ناتوان ہمارا خلل زلف	رکھتا ہی شانہ دانت رکھی چھو لگیا
ہم سی شب وصال ہی ہی سوال زلف	دل چاک چاک کبجئی شانہ کی وضع
خورشید شہر ہونہ کہیں پامیاں زلف	گیسو بکھر رہی ہیں رخ یار پر و لیک
دیکھی جو سنبل چمن خلد حال زلف	ہو جاسی اپنی حال پریشان سی بخیر
خاک سجد ہی اپنی غمبار علل زلف	مدفن تمام مشک کے بوسی ہی بہر گیا
گراہل حال گوش کرین قیل و قال زلف	بہرگز نہ وجد سی ہوا فاقہ نصیب انہیں
ایک دن جلائیگا مری دلو کو جلان زلف	دیتا ہی اشتعالک اسی شعلہ غذا
ہی بی مثال شان عید المثال زلف	ہر بوسی زلف ہی شب معراج شقائق

انکا ہونیر اپنی کیون نہ رکھی گیسو و نکوڑہ  
سرمہ ہی چشم فیض کا حسن و جمال زلف

ابرو کی گنہ گار ہیں شمشیر کی لالچ	کا کل کی گرفتار ہیں زنجیر کی لالچ
مجھ پہ سوختہ جان سی نہیں تھیر کی لالچ	بالت برابر ہی زبان شمع کی لکین
قوس قد خم گشتہ ہوئی تیر کی لالچ	پیر میں ہوا ناوک شرکان سی ہمیں ربط
ہو ان صید زبون میں نہیں نگہ کی لالچ	صیاد مری خلق پہ رکھتا ہی پھری کیون

<p>دل دیکھہ کی صد چاک وہ کہتی پہنچ ہی          رسوائی نعت جو تری ہین وہ کسی جا          دفائی نہ سنبل کی مبین کہیت کوئی          کہتی ہی کوئی چشم سوئی بد نظر کر</p>	<p>شانہ ہینہ ہین لہ گر گیر کی لایق          تعظیم کی قابل ہین نہ توقیر کی لایق          ماری ہوی زلفون کی ہین شہیر کی لایق          ہیمہ مست نہیں ہی قمع شیر کی لایق</p>
<p>ہیچ کلا لون کو عیش کمر مری          مٹی ہی نہیں فیض کی تعمیر کی لایق</p>	
<p>جو بوسہ دو بجھی تم موسم بہار میں ایک          نیچو چہ حال دل ریش ای کمان بڑ          رکھی ہی غنچہ صفت سنگدل جھی ہر صبح          بہم ہی شادی و غم یکدین عالم کی          نہ شمع کو ہی بان باری چراغ کو دخل          ہی تھلا طاسی سیسہ سی نہیں مہسی          ہمیں تو اسکی نہیں قول و فعل پر تکیہ</p>	<p>کہو نگا لاکہ میں ہی غنچہ لب ہزار میں ایک          نگہ کا تیر ہی پیوست ہر فکر میں ایک          یہی تو عیب ہی اس شہو غلغلہ میں ایک          نشہ کی تار میں ہی ایک و خمار میں ایک          جلی ہی داغ جگر کا قسط مزار میں ایک          یہی تو بات بری ہی مزاج یا ر میں ایک          کری جو بات الگ ایک و چار میں ایک</p>
<p>چمن میں آپ ہوں اور فیض ہونہو کوئی          ہوس ہی ہوں لڑ جان شام میں ایک</p>	

اُڑتا نہیں ہی چہرہ عاشق سی یا رنگ  
 گلشن کی کس حساب میں و تین چار رنگ  
 دنیا کی بی میت ہمیں بی اعتبار رنگ  
 گہ نخت دل شکستی میں فرقت میں گہ لہو  
 اُڑ جائی رنگ چہرہ صباغ و ہر سی  
 دریا لہو کا چشم سی جاری ہی بعد مرگ  
 دستار سبز باندہ لی ای شہسو حسن  
 موبات رنگ رنگ کی اُس جد میں نہیں  
 ہوتا ہی جس کو دیکھو نیکار رنگ زرد  
 کر حسن عارضی پہ نہ ای رشک گل غرور  
 کیا اسکا کھنہ جو اگی تری شوخیان کری  
 میں ہوں شہید تیغ تلون فراج کا  
 آتی بھار رکھ دی مری حلق پر چھری  
 گر اسی سبج مسج بنا گوش تو دکھای  
 مقتول ہم بہار کی موسم میں چوٹی

ہوتا ہی تجھ کو دیکھہ کی بی اختیار رنگ  
 پہنکی ہیں اگی رخ کی تری سو نہ اور رنگ  
 ہی آل کانی کی قسم پائدار رنگ  
 کیا کیا دکھا رہی ہی نبی چشم زار رنگ  
 دیکھ ہی جو وقت قہر ترا سی نگار رنگ  
 آیا عجیبی بحرین نظر پار رنگ  
 ہو گا اجل کا سر پہ جاری سوار رنگ  
 ہوتی ہیں دام زلف بتائیں نکار رنگ  
 اسی رشک گل ترا ہی وہ کامل عیار رنگ  
 ہی گلشن شباب کا ناپا یدار رنگ  
 ہر ایک گل فی تجہ سی لیا مستعار رنگ  
 بدلی کی سیکڑوں مری خاک فرار رنگ  
 میری ہی خون میں بھی اسی گلندار رنگ  
 ہو جائی یا مہن کا ابھی شمسار رنگ  
 اسی گل تری چین کا رہی برقرار رنگ



دو کھلائیگا کھدین غدا ب فشار رنگ  
 لای کہان سنی لف کا مشک تارنگ  
 دامن وجیب کامری ایک ایک تارنگ  
 ہوتی نہ خلق چار عناصر میں چار رنگ  
 گر جامی بوی گل کی طرح سی فرارنگ  
 بد لی کہو نہ ابلق لیل و نهار رنگ

گرتا ہی قتل جبر ہم آنکھیں ستم  
 بوباس میں کچھ ایک تو ہمیں ہو اگر  
 تا سرخرو ہوں خلق میں کچھ چشم خونچکان  
 گر رنگ چار یا رکا ہوتا نہ جلوہ گر  
 گر رنگ و بوی رشک چرک پان کر  
 قبضہ میں اپنی ہو جو زمام اختیار کی

پیری میں عاشق گل پیر میں ہون فیض  
 دکھلا رہی ہی مجھ کو خزان میں بہارنگ

تب سی ہی دل کامری کچھ اور سال  
 بدر کی پہلو میں ہیں ہم دھو سال  
 کوئی تو تڑپی ہی کوئی ہی ٹھال  
 سو رہا کی مری پہلو میں لال  
 کھجی بوسہ کا بخوان سی سوال  
 شمع کی شعلہ سی ہی جگہ جلال

جب سی ہی تیرا مری جیمیں خیال  
 بین کہان بالی تری کانون میں یا  
 یار کی کوچی میں میری ہی طرح  
 آج کی شب کوئی ہی حیلہ کو  
 اور ہی کچھ میری سی کہتی ہیں  
 آتش دل کو مری بی روئے یار

شعر کی کوچی میں کوئی فیض اب

## سانے آوی تری کس کی محال

تدبیر در محبہ کرین کیا دواسی ہم	کوسون ہی دور جارہی ارالشفاسی ہم
پیرکین نہج ہین شاہد گلگون قباسی ہم	موسی سفید سرخ کرین کیا خناسی ہم
قداسکا جب سی رشک وہ شاخ گل ہوا	ہنی لگی ہین جنبش باوصباسی ہم
دل مین نہین ہی آرزوی سلطنت کے نخل	رکبتی ہین استخوان کچیا کرہاسی ہم
پیرکین عشم ہی اک بت فرعون وضع کا	کام اڑدہا کی یعنی لگی ہین عصاسی ہم
وحشت ہوی ہواسی سرخ رشک باغ سی	صحرا مین آ رہی ہین چین کی فضاسی ہم
جزیرہ در سحر وانہ زر و مال سی حاصل	سر پہوڑ تی ہین سنگ درغیاسی ہم
دل کو مکہ و تہمتہ رویون نی کر دیا	پاتی ہین نہج صحبت اہل صفاسی ہم
پرسی گراستخوان کو پس مرگ غم نہین	عادوی ہین گردش فلکی استیاسی ہم
مصرف و صف حال دل سخت جانہین	کرتی ہین مشق خامہ آہن رباسی ہم
عصیان فی عفو گاہ مین لایا ہزارشکر	پونجی رہ صواب کو راہ خطاسی ہم
مدفن بنائی کسی بانہی کی متصل	مارسی گئی ہین یار کی زلف راسی ہم
کم تیغ جان ستان سی نہین ہی خیمہ	ہوتی ہین قتل یار کی آواز پاسی ہم
عاشق کو موت کا ہی سبب عیش یار کا	مرعائین اسکی خندہ دندان ماسی ہم

دم پہر ہی اشک و آہ سی فرصت نہیں ملتا  
ہیں شگ باغ دہر کی آب و ہوا سی ہم

ہوتا نہیں ہی بوسہ لب یا رکھنا نصیب  
افنیض بات تہہ دھوئی ہیں آب بقا سی ہم

ذکر خط سی ہو گیا اناکارہ اپنا تن تمام  
رفتہ رفتہ مل گئی ناسور سینہ بھر گ  
اسی گداز دل تری تاثیر کی ہم میں مقرر  
اشک کا رکنا ہی قطرہ حکم کوہ قبیس  
ہی تن محرومین باقی دل مضطر کہان  
داغ پیری فی تحسلی زار دل کو کر دیا  
ہمسی وہ مصحح ہو موزون جو فرشتی سی ہو  
سوز دل کی کچھ نہ چوچہ اسی ناوک اندا دوا  
وصل کی شب اکی ہو ٹوٹو کی نہ سرخی چوچہ

کر دیا پامال فوج موزنی خرمن تمام  
خود بخود مسدود اس گہر کی ہوئی ذرنگ  
استخوان تک گل گئی اپنی دم مردن تمام  
غم سی کا ہیدہ ہوا یہاں اشک ہمارا تن تمام  
ہو گیا اکسیر اس سیما ب کا معدن تمام  
اس چراغ صبح سی یہ گہر بوارش تمام  
گر سیجا سی سنیں ہم مصحح سوز تمام  
آب ہو کر ہلکیا پیکان کا آہن تمام  
آتش بی دودھی جل جائیگا دامن تمام

تاکجا ذکر سوا و سر نہ چشم تان  
جل گیا باروت سی ہی فیض پران تمام

حیدر آباد دکن میں ہیں ہم  
چھین سی اپنی وطن میں ہیں ہم

صبح سی پاس ہی محبوب صبح	بانغ فسرین و سمن مین مین ہم
وید سبزان دکن رمتی ہی	راتدن سیر چرس مین مین ہم
ہنہن نکلا کیہو ڈو با جس کا	غرق اس چاہ و قن مین مین ہم
جب سی وہ راحت جان نا خوشی	مبتلا سنج و محن مین مین ہم
ساتہ ہی گور مین ہی حش عشق	بو کہلا سی سی کفن مین مین ہم
منہ کہان ہی جو بنائیں تہن	آپ کی وصف دہن مین مین ہم
کس سی کرتی ہن نکسیہ سیرال	گور مین مین نہ کفن مین مین ہم
کیا کہین شامت قسمت ہی فیض	
قید زلفون کی شکن مین مین ہم	
نہر و مہر سی جلاقی ہو تم	اگ پانی مین لگاتی ہو تم
چال کیسی یہ چلن ہی کیسا	سکہ میچر ہی بٹھاتی ہو تم
کیا طلسمات ہو نہ ہستی ہی	اٹھ اٹھ آنسو رولاتی ہو تم
پہرون کو ٹھی سی اترتی ہی	کس کو چڑی پیڑ پڑاتی ہو تم
چال کیا چلتی ہوا گھیلی سی	خاک مین تھکو ملائے ہو تم
ہی وہ کم ظرف رہی کا خیال	جام کو نہ تو لگاتی ہو تم

<p>وہ کہلاڑی ہو کبوتر کی خوش  بات ہی یا گلوری منسین  تیجا کھا کھا کی مواجاتا مہون  کان پر سی گئی گولی میری  چانداری میں چلو تو پہلی  پہو لجاتی میں مری تند اور پالون  گر نہیں شوق زبان بندی کا  کائی کہا ہی ہی شب وصل مجھی  سن لو کہٹ راگ ہمارا ہی کہو  خاتمہ فیض کا ہی بوسی پر</p>	<p>مہوش عالم کی اڑاتی ہو تم  حرف مطلب کو چباتی ہو تم  طیش کسو اسطی کھاتی ہو تم  کیسی گل چہری اڑاتی ہو تم  اب تو فحیدی میں جاتی ہو تم  گل سی جب گال پہلاتی ہو تم  کس لئی فضل پڑھاتی ہو تم  سانپ گد کیوں بناتی ہو تم  جب نہ تباہی ہی گاتی ہو تم  ق کس لئی آنکھ دھاتی ہو تم</p>
	<p>گڑ دی سی جو کوئی مرتا ہو  کیوں اسی زہر کھلاتی ہو تم</p>
<p>کیا محنت دکھائیں بچون کو باغ جہان میں ہم  یاد کمر میں ہیں کہی یاد دہان میں ہم  پھر دلبین عشق کعبہ ابرو ہی جلو گہ</p>	<p>جینی سی شک آہیں عشق دہان میں ہم  برخ ہین دو عدم کی مگردیا میں ہم  اک روز قتل ہوئی خدا کی مکا میں ہم</p>

<p>             شغل چن آتش چران فی کرد یا              کعبه سی اٹھ کی بیٹھ رہی جاکی دیرین              آئین برای قاتحہ پیران پارا              پہنی قبا سی آب روان جب سی یارنی              بوسہ تو دیکھنی لب جانخش کی زکوۃ              آتی ہن یاد غنچہ دہن وقت جانکشی              سو ہی نہ پیچ ہی نہ رگ جان نہ وہم ہی              احمق جو ہی آپ سی کر سی طلب کر           </p>	<p>             جلتی ہن اپنی نالہ آتش فشان ہن ہم              بہولی خدا کی یاد کو یا دبت انہن ہم              دیتی ہن جان کوئی بت نوجوانہن ہم              جھکجھولی کھاتی رہتی ہن آب و انہن ہم              رہتی ہن فکر زندگسی جاودانہن ہم              ہن منتظر بھار کی فصل نہ انہن ہم              آنکی کمر کو سمجھی تھی کیسا کیا کھانہن ہم              رہتی ہن کوی دسبر خوشیاں نہ ہم           </p>
--	---

امی فیض خط و زلف کی مشاق حبیبی ہن  
 مشہور ہن قلم و ہن دستا انہن ہم

<p>             کیا غم جو آر ہی چمن ماسوا میں ہم              اپنی کہی تلاش نہ کی چوک یہہ ہوی              آتی ہی شش چہ سی نظر صورت آپکی              کو سون ہن دور کعبہ دل کی طوائف ہی              مست می است ہن و زائل سی لیک           </p>	<p>             ہن محو سیر باغ و رار الورا میں ہم              برسوں رہی خراب تلاش خدا میں ہم              جب دیکھتی ہن آئینہ آئینا میں ہم              ہر چہ آر ہی ہن نصن صفا میں ہم              جب سی بلی کھی ہن پھنسی ہن بلا میں ہم           </p>
---	--

آئی ہیں جب ہی جلوہ گہ ماسوا میں ہم	آیا کوئی نظر نہ کہی آپ کی سوا
پہنچی بدولت انہی مقام صفائیں ہم	کیونکہ نہ کعبہ پر طریقت کو جانتی
کل تک ہی تھی کہری ہوئی فوجیں ہم	پائی نجات آج طفیل جناب عشق

اسی فیض اپنی گہری بین اسکا تا ملا  
جس بت کی حبت دھوین گئی تھی گیا میں ہم

مضمم ہم دیر ہم تجانہ ہم بت ہم برعین ہم	کرین ہم کس کی پوجا اور چڑائیں کس کو چاہیں ہم
کیا کرتی ہیں گہری بیٹھی ہی اپنا آپ ڈرن ہم	درویدوار ہی نظر و نین اپنی آئینہ نما
ہیں آپ ہی دوست اپنی ہم ہیں آپ ہی بیٹھی ہم	محبت ہی تو اپنی سی عدوت ہی اپنی سی
در دلیری اپنی مار کر ڈٹھی ہیں آسن ہم	کب اٹھتی ہیں اٹھاسی سی کسی شیخ دہر کے
بنار کہی ہیں اپنی دل لگی کی بیہ گہرا گن ہم	جس غیب آپ سمجھی ہیں شہادت حکو جانی میں
کہی ہیں رہنا اپنی کہی ہیں اپنی برین ہم	ہدایت ہمسی ہی پیدائشلات ہمہ ہی شیدا
مراقب اپنی رہتی ہیں چکا کر اپنی گردن ہم	ذقیل و قال سی مطلب شیغل اشغال سی مطلب
سراپا ہو رہی ہیں اتوا اپنی آپ درین ہم	ربا کرتی ہیں پھرون مجھو نظارہ میں ہم پنی

ہو اسی فیض معلوم ایک تہ ہیں تہی تو  
جپا کرتی تہی جسکی نام کی دن مات سحرین ہم

اغیار کو قد اپنا دکھایا نہ کرو تم	ناحق مجھی سولی پہ چڑھایا نہ کرو تم
غیروں کو قریب اپنی بٹھایا نہ کرو تم	گہر بیٹھی ہوئی فتنی اٹھایا نہ کرو تم
ہو گی مجھی وراکھی تلوار کا ڈورا	لوگوں میں تنگ آ کی اڑایا نہ کرو تم
سیٹی کی صدا سچ بکھر کر تھی مری	ساتھ ابھی کہو ترکا اڑایا نہ کرو تم
ہو جاتی ہیں بی شبہ قضا کی نین	مسجد میں خدا کی لٹی آریا نہ کرو تم
غیور کو پلایا نہ کرو ہاتھ سی بادہ	ہر روز مجھی زہر کھنڈایا نہ کرو تم
رہتا ہی شب خون کا تصور بھی نہ	مستی کی دھڑکیاں بچھایا نہ کرو تم

سرکرت ہمیں فیض کو جی دینی سی کچھ نہ

تلوار سی ابرو کی ڈرایا نہ کرو تم

ہو گئی ہیں اندون کچھ عقل سی معذوہم	ہی جو نر دیکھ اپنی اسکو جانتی ہیں دوہم
ہی کھان رائی کہ ہر مری کھا کھا پیکھنا	ہیں کبھی ناظر ہم اپنی اور کبھی منظور ہم
جسنی تعلیم انا سخت دی تجھی روزا بہت	ہیں اُسی استاد کی شاگرد اسی منظور ہم
جب سی دیکھی ہمیں ستاری تری ای ٹوین	چشم عالم میں ہیں شکل مردک ستور ہم
داسی نادانی کہ ہیں انجام سی کیا چنبر	دوہی دن کی زندگی پر ہو گئی مغرور ہم
صورت انسان ہی بہتر کوئی صورت نہیں	ہی قصور اپنا جو ہوں شاق وی جوہر



سنگ فشت دیر و کعبہ میں ہیں کتبک خرا	کعبہ دل ہی گھر آسکا ہی کرین معرہ ہم
عبدیت کی بے پس میں کچھ ہمسی بن چکی نہیں	وہ گئی وان جن لون کھتی تھی کچھ نقد و جہم

مسئلہ کیا پوچھتی ہو فیض حیر و قدر کا

مدتوں مختار تھی اب ہو گئی نجو رہم

نشانی کی قسم ہی نہیں خواہاں شفا ہم	پہار میں لیکن نہیں کرتی ہیں دوا ہم
کعبہ میں نمازین لکھی کرتی ہیں قضا ہم	جب دیکھتی ہیں آپ کی انداز دوا ہم
کثرت گہ ایجاد میں بھولی بھی کسو کو	موجود نہیں جانتی ہیں تیری سوا ہم
ہیں منظر ہادی و متصل جملہ خلا یق	کھیتی تو کہیں کس کو برا اور بھلا ہم
اسی حضرت چٹیلی اب جانچش کی ہیں یا	کر کہیں گی زبان پر نہ کہی آب بقا ہم
آیا جو کوئی سامنی مارا ہی کیا وہ	ابر و کو سمجھتی ہیں تری تیغ نصف ہم
کس وضع سی ہو دل لگی اک بت ہی ہیں	کعبہ سی ارادہ ہی علی جائین گب ہم
جن دن سی ہدف سینہ ہوا تیر مٹا کا	اتفاق میں شہور ہو فیض قبلہ نہ ہم
پر و انہیں گر شمع نہیں بزم میں اپنی	داع دل سوزان کو سمجھتی ہیں دیا ہم
مرتی ہیں تمہاری اب پر شور کی غم میں	کرتی ہیں تو حق نمک آن ادا ہم
قبضہ میں تری چپ بنگین کی ہیں جب سے	پستی ہی رہی آنکھ پر رنگ خفا ہم

کیا کفری اسمین جو کہین بت کو خدا ہم	جب عالم تقست پڑی اطلاق میں آتی
مٹی ہین ولی صورت نقش کف پام	اکھیلیون کی چال کو موقوف ہی کھینچی
من یادرخ وزلف میں صبح و سہا ہم	و شمس ہی الیل تنک ضبہ پہنک
ق کعبہ کی طرف منہ نکرین گی بخت رہم	ای شیخ حرم یاد رہی بت جونہوں گی
حال اسکا مفصل تہین دیتی ہین سہا ہم	مخفل میں ہماری نکرو ذکر کسی روز
پڑھتی ہین اعوذ اور کہی لاجول و لاہم	ناصح نہیں الیس ہی وہ نام پر اس کی
اسباب پریشانی خاطر ہی منہ رہم	سودا سی سز زلف میں ہی نقد مرئی پاس
جس دن سی ہین وابستہ گیوئی و تاہم	ہی بال سی باریک تن زار سراپا
مثل نہ نو ہو گئی انگشت نما ہم	عشق خم ابرو میں ترمی ای بت بی ہر
انصاف بھی ہی شرط کجا قیس کجا ہم	وہ عاشق لیلی ہی تو ہم آپ کی شقت

شاہد ہی یہاں سلسلہ عالیہ فیض

سرکار میں گیوئی ہین چچم و خطا ہم

دیکھتی ہین غیب کی اسرار ہم	ہو گئی محو مہیاں یا رہم
ایک کی دو ہو گئی دو کی چار ہم	کھانین گی جب تیغ ابرو دیا ہم
ایک دن ہو گئی گلی کی بار ہم	انگی سستی کی نہیں زینہا ہم

کوتہی ہین جھت ہی ننگ دواہم	شکل چشم یاہین چاہم
جاسی پہلو ہین کسی گل کی نہیں	ہین مگر خار سردیوارہم
یا درکہنا ایک دن کھانگی	مورچہ سب کر تری تلوارہم
سدا شگون کا جاری ہونی	پہن لین گی موتیوں کی ہارہم
ماری جانین جب طینچہ قیب	کیون نہ گل چہری اُرا تین یارہم
زلف والون سی ہی جبین چوپی	بی خطابی جرم ہین سرکارہم
آپ ہی فرمائی انصاف سی	کھاتین کب تک گیسون کی ہارہم
اُونی پونی لوبہ ہی منسلک مال	پوچھتی ہین دل سرباز جرم
محو یا دعارض گلزنگ ہین	کرتی ہین مشق خط گلزارہم
کھائی اُس شیرین ہین کی جینج	ہو گئی ہین والی قندارہم
جب سی ہتی پر کھلاڑی کی ٹپ	حبیت کر دتی ہین بازی ہارہم
عشق گیسونی کیا ہی بدحواس	کبھی گریسی کو تو سمجھی ہارہم
انگلی خلوت میں جب وہ بی نقاب	لوٹ لین کی دولت دیندارہم
پھر سیکی بار خاطر ہی نہیں	پاتین محض تین جو انکی ہارہم
تم ہی فرما دو جناب انصاف	پوچھتی ہین کافرو دیندارہم

کفر و دین ہی جب ہمیں ملے	کیا کرین یہ سجدہ و تہنم
ات دن گردش میں کہتا ہوں	کھینچیں ہین انسان یا پرگار ہم
طاق پر کبھی محبت یارنی	بن گئی نقش درو دیوار ہم
می کشی سی تو بہ کرنی کی نہیں	ساقیا ہین صادق الاقرار ہم
سرخروی کی تنا ہی بہت	عوض تجہ ہی کرتی ہین ای یار ہم
حکم اگر مہودی چاہائیں ابھی	بدلی پٹری کی تری تلوار ہم
اسی منزل ہو تراخانہ خراب	ہو گئی مجبور تہی محنت ہار ہم
خیر ہی تا کی ضرارت خیر ہی	پہلک گئی اسی آہ ہشبار ہم
ساتھ حیرانی رہی گی گورین	لی چلی ہین حسرت دیدار ہم
غم نہیں گر بند دروازہ ہوا	کب تک پٹھن پس دیوار ہم
اڑ کی پہنچدین گی تری کھوپڑی	ہین غلام جعفر طیار ہم
اتنی جب سی اس خراب باہین	ہین کبھی مست اور کبھی ہشیار ہم
جب ہی س گل کی ہوا خواہی ہین	باغیوں کی ہین نظر ہین خواہم
جب گذر جائیگا سی آب تن	جائینگے اس واسی اس پار ہم

فیض جب سی خیال بدل دھج

## جیتی ہین مرقی ہین سو سو باہم

مست می الست نہیں آج کل سی ہم	صدر الصدور نرم خان ہین نزل سی ہم
قطع امید و آرزوی وصل ہو چکی	نچ ہو رہی ہین آپ کی لیت لعل سی ہم
رسوای خلق کس کو کرین گی جناب شبن	کر دین کی دلکو دور جب لکدن لعل سی ہم
کچھ ہی زیر خاک اڑائیں گی تا ابد	مار سی گئی ہین یار کسی کی رفل سی ہم
ترسا بچی نہ پوچھیں پست عیش مانع کا	واقف ہین لکھنؤ فرنگی محل سی ہم
رہنی دی کوئی یار ہین دم ہر توای خون	پھر پھر کی آس ہین ابھی شبت جیل سی ہم
مار سی ہو جی اجل مہین کا نہ باہمی کجی	تا جلد سرفراز ہوں نعم البدل سی ہم
پھر تا ہی بغلین جو اکٹھا ایک اک قریب آج	ہین کل سی ہم نفل بت سین لعل سی ہم
ہو وی نحوست اسکی سعادت منتقلب	تشبیہ حال سخ کو جو دیوین زعل سی ہم
پتلی طلسم کی ہو نہایت اس میں شبہ کچھ	اگا ہین جناب کی ایک ایک کل سی ہم
جو ہوا جہان کا ہی جو ناصح ہی شمع کا	آتی نہیں فریب میں اسکی نزل سی ہم
لب شپ ہین آپ کی جو گئی بھی بہشت میں	میٹھا کرین گی منہ کو نہ بھولی محل سی ہم
دیوانی جب سی یار پریزاؤ کی ہوی	محفوظ ہین سزا و جزا عیسیٰ سی ہم
بوسی غرور و کبر سی ملو ہی ان کا بغیر	ملی نہیں ہین اس لئی اہل دل سی ہم

دیکھی نہ آنکھ اٹھا کی دمن کی طرف کہو ابر وہیں دو نو مطلع دیوان حسن عشق مرنی سی پہلی اسی ملک الموت چلی افسانیت سی دور ہی تشبیہ دین گر کیا اہل صورت اور سیو لی بیان کری	کر دین گی ذکا آچا جس وقت تل سی ہم تشبیہ کیونکہ دین نہیں پست الغزل سی ہم احتمق نہیں کریں جو ملاقات اصل سی ہم ہو نرسی سی تل کو رخ کو تہا کئی کنل ہم اگاہ حال سی ہیں نہ واقف محل سی ہم
---	---

حسن حسین عشق میں آئی ہیں حبیبی فیض  
فارغ ہیں کفر و دین کی جنگ جدی ہم

مرا ہوں درد عشق سی پیدا دو نہیں کچھ غم نہیں جہانیت اگر میں ہا نہیں اتک ہمار سی خاک پہ اترا ہا نہیں دست طلب کریم فی ہر کو دیا نہیں بہت صفت چمن سم ایسی گئی نہک دشمن کو بھی نصیب نہ ہو درد عشق دوست مثل حساب چشم کحل کی یاد میں کیا احتیاج کحل ہی چوٹ کو بعد مرگ	دارالمرض یہہ دہری دار الشفا نہیں وہ کون ہی چرا کی یہاں مرثا نہیں شاید کہ استخوان میں ہا کچھ فر نہیں وابستہ آستین سی اپنی قب نہیں پونچھی کسو کی گوش تک آواز نہیں یہہ وہ مرض ہی خلق ہی جسکی دو نہیں ہم روی پوٹ پوٹ کسینی نہیں بس ہی مجھی غبار اگر تو مت نہیں
---	---

<p>             ہو تو بھی خاک راہ کسی خاک راہ              غصا کی طرح گوشہ نشینی کر اختیار              اسی رہبر و مقام شاہ فکر کو چکر              روشن چراغ دانہ بین اشیا مت جوت              عبرت کا ہی مقام جو تہی شاہ جم جباب              کیا سخت سرزمین ہی عدم کی نواح کی              ایسا ہون ناتوان کہ نقاش دہری           </p>	<p>             بہتر جہانیں اس ہی کوئی کیا نہیں              خزانہ بیان نشان کس کو کیا نہیں              آواز ارحیل ہی بانگ در نہیں              کیا غم مہین جو شعل راہ فنا نہیں              قائم کی جانسیا نہیں بویا نہیں              یاران فستہ کا اثر نقش پا نہیں              خاکامری شبیہ کا ابتک اٹھ نہیں           </p>
---	--

آہن ملان دہری کر تی طواف قبض  
 پتھر کوئی مزار میں آہن رہا نہیں

<p>             جن ہیں انسان ہیں پری چہ ہیں              ہی ترقی و تنزل کا یہ کہیں              حال سنیتی آن کی قرب و بعد کا              مدرسہ میں خلق کی شکل نمبر              دل کی آئینہ میں شکل شخص عکس              ہر بن موسیٰ تحسلی ہی عیان           </p>	<p>             آپ ہر ہر شان میں مستور ہیں              کل ہی محنت راج ہم محبوب ہیں              جان سی نزدیک تن سی دور ہیں              ہم کہی بار و کہی مستور ہیں              آپ ناظر آپ ہی منظور ہیں              ہم نہیں انسان کوہ طور ہیں           </p>
--	--

کیا کہیں حال اپنا یا معبود ہم	عبدیت کی بہیں میں مغدور ہیں
شرح ساقی میں ہوی ہی می حلال	قاضی و مستی نشی میں چور ہیں

وہی ہی سولی قامت و لداری

فیض اپنی وقت کی منصوبہ ہیں

کعبہ میں کیا ہی اور شوالی میں کیا نہیں	پرچشم حق شناس تجھی داغظا نہیں
ہن مبتلا دونی میں یہ سب زاہدان ہر	ان احولون کو ایک کہی سو جہتا نہیں
کیا کفری مستیم جو ہم دیر میں ہوی	وہ کون مقام ہی جس میں خدا نہیں
کیونکر نہ سمجھوں بادہ پرستی کو دین حق	میں رند عشق باز ہوں کچھ پارسا نہیں
دعوی تقای یار کا دعوی ہی بی دلیل	صورت سی اپنی آپ ابی آتش نہیں
تہتیدی جو میں سوی اطلاق آگیا	ویکھا جد ہر وہی ہی کوئی دوسرا نہیں
کی سیر میں فی گلشن ایجاد کی مگر	ہر گز نظر میں رنگ دویکا جما نہیں
مانند سایہ آٹھ پیر سا تہہ ساتھ ہیں	قدموں سی میں حضور کی یکدم جدا نہیں
ہر ہر جہت میں پھرتی ہیں بدلا کی بہیں کو	ہیں آپ ہی آپ غیر نہیں ہی سوا نہیں
بتلاؤ گا خدا کا پنا کیو میں	معلوم آج تک مجھی میرا پست نہیں
وحدت کی سیر رہتی ہی کثر تین چہیں	اپنی نظر میں تیری سوا دوسرا نہیں



کرتی ہیں بی زبان گنگو دریا  
ایسا کلام ہمیں کیسا نہیں

شام اگر ہی تو پہر گاہ نہیں	ایسی جہنی کی تہ کو چاہ نہیں
زلزل ہی یہ شب سنا نہیں	رخ کو تشبیہ مہی دون کیوں کر
گر ز سحران کی اُسکو چاہ نہیں	کیوں لاپاہلو ہی انوائے دل
لون جو دوسہ تو کچھ گت نہیں	جب یہ ہیر رخ اُسکا بھی محض
کونسا لب ہی جسے آہ نہیں	عہد میں اپنی یار ظالم کی
غم نہیں سر پہ گر کلاہ نہیں	ہوں شہنشاہ ملک دشت میں
لیکن اک بندہ داد خواہ نہیں	دور قاتل میں سب ہیں زباں
کوہ غم ہی یہ برگ کا نہیں	آہ سوزان اثر کری کیا خاک
کوئی شاہ نہیں گواہ نہیں	کیونکہ ثابت ہو میرا خون بہہ
اپنی مرنی میں اشتباہ نہیں	پھر جو بلجائی تیغ ابرو کی

ہرگز کلامی افسد کیوں فیض  
رہ عدم کی جو شاہ راہ نہیں

غیر حق پر مری نگاہ نہیں	بت ہی پوچھوں تو کچھ گت نہیں
-------------------------	-----------------------------

<p>             قوس کیون بولتی ہیں ابرو کو              وہاں مجھی یارنی شہید کی              شیخ کو یبتان میں سجدہ نکر              بحر الفت کی رہ کناری پر              آنکھ میری ابھی لگی ہی بہان              زلف کو شام کہہ نہ صبح سی تو              لوگ سید ہی مجھی سناتی ہیں              نقش پاسبان پہ سر کر پئی              ہی تلون فراج میں اُن کی              اک نہ اک دن اُتار لیں گی یا           </p>	<p>             تیرا گیار کی نگاہ نہیں              جس جگہ ایک ہی گواہ نہیں              بلکہ وہی یہ خانقاہ نہیں              یہ وہ دریا ہی جسکو تہا نہیں              اسی دل زار بس کر نہیں              رخ روشن ترا جو ماہ نہیں              پاس جب سی وہ کج گواہ نہیں              ایسی عالم میں سجدہ گاہ نہیں              گاہ ملتی ہیں تہہ سی گاہ نہیں              غم نہیں تن پہ گر قبہ نہیں           </p>
<p>             مغفرت کی مہد میں اسی فیض              ہمسای چوٹا کوئی گناہ نہیں           </p>	
<p>             وہ کی مین آب کی ہی فنا کیون سراپین              آن ابرو کا عکس گرمی گر شراب میں              غفلت میں ہی بند کھریار کا خیال           </p>	<p>             ہی امتیاز شرط حیات و جاب میں              آئین کئی ہلال نظر آفتاب میں              عنقاسی مغربی نظر آتا ہی خواب میں           </p>

مجھ کو ہوا ہی بادہ کشتی فی کیا شہید  
 لب پر سی اپنی زلف کو سر کا وہی مین  
 رتبہ ہلال عید کا بڑہ جاسی لاکھ چند  
 سو جی حرم کی دیر سی اگت گنتی جوم  
 اُس بادہ نوش فی مری خط کو جلا دیا  
 عمر بے نصیب ہوئی کشتہ جو ہوا  
 ذکر خدا میں اگت زلف بتان کی یا  
 مجھ کو شب فراق میں ہی سنج بی شما  
 پیر میں دن کو رات سمجھتا ہوں صبح شام  
 مجھ کو فراق یار دو آبہ سی کم نہیں  
 اُس ہرہوش کی بزم میں ناشادین ہوا  
 گر میں حکایت رخ گلگون بیان کروں  
 اسی خاکسار کو سی فنا کچھ بے ہی  
 کہدی یہ کو سی عاشق بہت احرام میں ق  
 لیتا ہوں بوسہ لب جان بخش ہو سو ہو

تاثیر تیغ تیر ہی موج شراب میں  
 آنی لگی شراب کی بوشک ناب میں  
 وہ شہسوار پانوں رکھی گر کا ب میں  
 لطف خدا نغان ہی تبون کی تحا میں  
 کچھ فرق وہاں نہیں کچھ کتاب میں  
 تاثیر آب خضر ہی خنجر کی آب میں  
 راہ خطا نہاں ہی طریق ثواب میں  
 داخل ہی روز چہر ہی روز حساب میں  
 کشتی ہی زندگی مری فکر خضاب میں  
 گنگ و جمن کی سیر سی چشم پر آب میں  
 تاثیر غم ہی نالہ چنگ در باب میں  
 سعدی نہ سخن مجھ سی گلتا کی ما میں  
 عرصہ بہت قلیل ہی بیان پترا میں  
 معشوق و می حلال ہی عہد شباب میں  
 کتبک رہوں کحاط عذاب ثواب میں

مربی گیا مگر نہ گنتی یادزلت یار  
ای ففیض نیر خاک بھی ہو چھ تو مابین

<p>نرگس کی پہول ہیں قدح آفتاب میں اندھیر ہو رہا کھشب ماہتاب میں پیدا چمک ہوئی ہی مری اضطراب میں آہٹوں پہر ہوں فکر شراب و کباب میں چیتتی مجھی ڈراتی ہیں آگ کی خواب میں پامی ہی موت میں فی شب ماہتاب میں عالم ہی بوستا کا چاری کتاب میں تلوار آپ کس لئی کہتی ہیں ڈاب میں بوی شراب اسی ہرن کی کباب میں دی میں فی جان یار کی عہد شباب میں ہی لطف می کشی کا شب ماہتاب میں ہلکا ہوا ہوں مجمع ہر شیخ و شاب میں قاصد کو پہانسی دیتی ہیں خط کی جواب میں</p>	<p>عکس اسکی چشم کا نہیں جام شراب میں ای رشک نہ نہ منہ کو چھپا تو فتاب میں پنتاب ہوں فراق رخ بر قباب میں فارغ ہوں اکل و شرب سی عہد شباب میں عشق کمر میں رہتا ہوں شب بہر غدا میں بعد فنا ہوا ہی کستان کا کفن نصیب مشغول دست شک گلستان میں صبح شام زخمون میں چور عاشق و معشوق ہو گئی ساتی اگر شکار کر سی کچھ عجب نہیں بکر حسین آئین نکسیرین قبر میں کرو فکر ساز عیش ہوئی موی تن نصیب کچھ بھار بوج عشق فی باقی نہیں رکھا کیا ان کو جو حلفت گیسور رقم کروں</p>
--	---

<p>امید وصل یار کی مجھ کو نہیں اُمید اس دل جلی کی یاد کرو وقت می کشی نزدیکی بستان میں ہوا ہون حدیسی دے پیش نگاہ ہی عرق آلودہ زلف یار بانہی کا جزو دان پہ گمان ہو گا خلق کو ورپردہ لوگ مرقی ہین منہ ڈھانٹے ہانکے ہنگام قبل و قال جھپکتی ہی میری آنکھ ابطال جزو لا تجزئ محال ہو سچ ہی کہ نردبان حقیقت محبان ہی اس سی طلوع روز ہی اس سی طلوع نشا شیرین لبون کی وصف کی تاثیر دیکھتی</p>	<p>گہریاس کا ہی اس دل خانہ خراب میں جب تک نہ ہو کباب مرا کیا شراب میں حاصل مجھی خدایا ہو ہی ثواب میں پانی کی سانپ پھرتی ہین چشم پر آب میں کہتا ہوں وصف انعی گیسو کتاب میں ہی موت عاشقوں کی تہاری حجاب میں بجلی کی تاب ہی تری باتوں کی تاب میں دہ غنچہ لب کر ہی جو تامل جواب میں پایا خدا کو مہنی ہون کی ثواب میں کیا فرق ہی شراب میں اور آفتاب میں ہین جیوٹھیاں نرارون ہی اپنی کتاب میں</p>
---	---

ہم انکی آنکھوں سے پانی پین مجھ میں  
مر جائیں بار ووب کی چنی بھراب میں

<p>لنگ جمن کی سیر ہی چشم پر آب میں باتوں سی ہون فراق کی دن بہر خدایا میں</p>	<p>عوطی لگا رہا ہوں میان دو آب میں پھرتی پین رت کو تک الموت خواہ میں</p>
--	--

مین وہ گناہگار ہوں عہد شباب مین  
 مانو کہ رخ اپنا چہرہ نقاب مین  
 گر چہپ نہ جاسی وہ رخ روشن نقاب مین  
 کہتی ہیں عکس رخ وہ گرا کر شراب مین  
 کیا کوئی اعتراض کری منہ پر آپ کی  
 پیرین نہ آپ مصحف رخ کو اوہر اُدھر  
 کہتی ہیں لوگ خال رخ صامت دیکھ کر  
 افشان کی وصف کا یہ اثر ہی کہ یک قلم  
 چوٹا تو منہ ہی بات بڑی کس طرحی ہو  
 محفل مین اپنی ساقی عیسیٰ سال ہی  
 افشان چہرک کی عارضِ روشن کہتی ہیں  
 ایسا خطا سرشت ہوں مین ہی تمام عمر  
 گنتی ہی اگر جب وہ غضبِ مہر پرتی ہیں  
 چہرہ کی بادۂ آسلاص ہی حلال

دن حشر کا تمام ہی میری حساب مین  
 پٹھی گی خلق چار پہر آفتاب مین  
 بٹھلائیں آفتاب کو ہم آفتاب مین  
 اک آفتاب اور یہی ہی آفتاب مین  
 سہو و خطا نہیں ہی خدا کی کتاب مین  
 مین فال دیکھتا ہوں خدا کی کتاب مین  
 لفظی لگی ہیں مشک کی خدا کی کتاب مین  
 تاری بنی جو لفظی لگی تھی کتاب مین  
 اسو اسطی نال انہیں ہی جواب مین  
 بیٹی ہیں بادہ ہم قدح آفتاب مین  
 تاری چٹک رہی ہیں شب ماہتاب مین  
 رکھا کہو قدم نہ طریق صواب مین  
 سمجھو تو ایک تاب ہی انکی عتاب مین  
 اسی شیخ و کیمہ غور بھی ام الکتاب مین

گنتی ہو تم جو پانچ سوار و مین آپ کو

# ای فتنہ کس شمار میں اور کس حساب میں

میری انگلی پتنگ لڑتی ہیں	دھم رقبہوں کی صاف گھڑتی ہیں
ہیں وہ اپنی بناؤ میں مصروف	کام میری بنی بگڑتی ہیں
نہیں دیوانہ اُس سہی قد کا	کیون گلی میری طوق پڑتی ہیں
زلزلہ پچان سی انکی غوف نہیں	سانپ زہریلی ہم پکڑتی ہیں
ندیان پہر لہو کی بہتی ہیں	ٹانگی زخموں کی پہر اُدھرتی ہیں
سیر چڑھاتی ہیں آبِ شانی کو	پیچ کیا کیا دلوں میں پڑتی ہیں
دل سی کھجی نہ ذکر موکمران	بال اس آئینہ میں پڑتی ہیں
دست رنگین کی دو اگر بوسی	چور مہندیکا ہم پکڑتی ہیں
دیکھ کر زلف کی اسیروں کو	سنبل باغ جب اکڑتی ہیں
غیب سی اس تصور پر ہر صبح	کوڑی موج صبا کی پڑتی ہیں
ہم نہ بولیں گی گیر و موں سی	دو نو دیوانی ہیں جگڑتی ہیں
دیر و کعبہ میں ہر صبح و سا	غیر سی کون کس سی لڑتی ہیں
کوئی تدبیر بن نہیں آتی	جب نکھرتی ہیں وہ گھڑتی ہیں
یہ مثل وہی اک نشد و نشد	تیغ پر تیغ اور لہڑتی ہیں

انگی ہر جزو کو ہی مجھ سی لاگ	ق	صلح کی ساتھ ہی بگڑتی ہیں
رات آتی ہی وصل کی جب منیض		
لب مرئی انگی لب سی لڑتی ہیں		
<p>گو فرشتہ سی ہم بگڑتی ہیں +  لوگ لاکھوں ہی فقری گہڑتی ہیں  جب سی چوری گیا ہی اُنکا ہا  امی دل زار غل نہ کرتا  انگی قامت کا تذکرہ نہ کرو  غوطہ پانی مین کیوں لگاتی ہو  تلوی سہلا تین غیر صاحب کی  سرد مہر ہی نہیں ہ کرتی ترک  یہ جنون کی ہوا بند ہی ہی کپہر  جب بیٹھیری و شخس ہی کھس  باہر آیا کرو نہ باندہ کی تیغ</p>		<p>پر کہاں تھی پوری پڑتی ہیں  آپ میری زبان پکڑتی ہیں  ہم گلی ایکاک کی پڑتی ہیں  منخرکی میری کیڑی جہڑتی ہیں  ہم پہ لاکھوں ہی بانسڑتی ہیں  سیکڑوں ہی کی دم اکڑتی ہیں  ہم پڑی ایڑیاں رگڑتی ہیں  ہم اسی وجہ سی اکڑتی ہیں  اندون ہم ہوا سی لڑتی ہیں  انگی قدمون سی کب بچھڑتی ہیں  سیکڑوں گہر سی اُجڑتی ہیں</p>
انگو شطرنج کا ہی شوق اسی منیض		



مری منصوبہ سب بگڑتی ہیں

ہم نر خندان کی چاہ کرتی ہیں	پانی کچی گہڑوں سے بہرتی ہیں
جو چرا لیوین کا جل انگھون کا	ہم کب انکی نظر میں بہرتی ہیں
واغٹو کیا حصول بک بک سی	ہم سہی بگڑی کہیں سدہرتی ہیں
ہو جس موت میں خوشی انکی	ایسی مرنی پہ ہم تو مرنی ہیں
یہاں تک آسیب عشق کا ہی اثر	لوگ سایہ سی میری مڑتی ہیں
ساتھ اختیار کی ہی سرکشی	بات کرتی ہیں اور مگرتی ہیں
دل کو میری اڑا لیا کس فی	وہ تو کا نوپہ ہاتھ دہرتی ہیں
کوچی کشتی میں ضعف کی ہاتھوں	ہم جو اس کو چسپی گذرتی ہیں
کیا گرین شکوہ جناسی تباں	وہ تو چہد اہمیں پہ دہرتی ہیں
واغظ شہر کس عداوت سی	ذکر جات و حور کرتی ہیں

کوئی کیسی ہی چٹ دی سی قضی

ہم کھان حلق میں اترتی ہیں

جب میہ یار اپنی پاس نہیں	دل ٹہکانی نہیں جو اس نہیں
مر علی لب چپا چپا کر ہم	ایک بوسہ کی انسی انسی نہیں

<p>نار و وزخ سی کچھ ہر نہیں          جھکو عشق ان بڑو نگار نہیں          گل میں وہ ہنسی باس نہیں          ہجر میں ہکو ہوک پیاس نہیں          کیا قباحت ہی جو لباس نہیں          کوی جان سی جی واس نہیں</p>	<p>آتش ہجر کا سمندر ہون          جب نہ تب بتلای سچ رہا          ہی جو ہر گاسکی خسی تو کیا          ہین تلاش محاش سی بی فکر          بی لباسی ہی حسن ماورزاو          کیا کروں قصد سیر باغ جان</p>
<p>یاسمین عذار پاس تو ہی          فیض کیا عمر ہی جو پائ نہیں</p>	
<p>کیا ہمیں غم تخت و تاج نہیں          ہکو حجاب میں کام کاج نہیں          نخلی کی کچھہ احتیاج نہیں          مرض موت کا علاج نہیں          سر مرادیر بار تاج نہیں          کچھ پریشان مرا فراج نہیں</p>	<p>شان و شوکت کی محتاج نہیں          کر دیا ہی فراق نی بی حس          در دہری سنگھاو زلف مجھی          ہجر کا درد جان کھاتا ہی          جب سی ہی پائی تخت نشین          زلف والون کو جو سر نہیں</p>
<p>فیض قرب جواریہ تو ہی</p>	

فکر کیا پاس گرا ناج نہیں

ہوں جان کنی کی وقت بھی لفوٹکی تارین  
ہوں مضطرب تصور شرکان یارین  
حدا تو ان ہوں فرقت دندان یدین  
در پی ہی سیری قتل کی وہ شوخ لالہ  
آتا ہی یاد دشت میں جب وہ غزالہ  
تم اپنی گیسو و مکنہ کہو لو ہوا کی وقت  
غش آگیا ہی خبیہ رنگین شوخ سی  
کیون آپ دانت رکھتی ہیں لگہی کی نہایت  
گہر کو تب فراق فی جھل بسا دیا  
کاوش تھی لاش سی ہی کسی گلزار کو  
جب ہم موسیٰ تو وہ کسی پر موسیٰ سوار  
شکر خدا معاش کی بالکل نہیں جی سکر  
کیا خاک خون بہا کی عوض میں طلب کرو  
موتی چٹکین گی منہس مری خاک گوہری

سو فی سپولنی نہیں دینگی فرارین  
کانٹوں پہ لوٹتا ہوں رہ انتظارین  
عالم خدال کا ہی مری جسم زارین  
لالی پڑی ہیں جان کی فصل جالین  
پہرتا ہوں دوڑتا ہوا ہر لون کی ڈالین  
مٹی خراب مشک کی ہوگی تارین  
میں سور ہا ہوں سایہ نخل چارین  
کیا ہی سوا سی زہر کی دندان مارین  
کرتا ہی سائین سائین مرا جی نہ جائین  
میں بعد مرگ دفن ہوا حسا رزارین  
گہر کوڑیوں کا ہی کھنٹ تار تارین  
گہر ہاتھ لگیا ہی تونگی جہارین  
کوڑی ہی نام کو نہیں انکلی کٹارین  
دیتا ہوں جان حسرت دندان یارین

فیضُ سیاحِ چشم کی در پی تو ہو کر  
دھوکا ہی ایک روز ہرن کی شکامین

<p>رکھا کہی نہ ہم نی قدم بہیڑ بہاڑ میں بال اوس نی سر کی کونس دسی جس جٹا میں کیا آیا ہاتھ آپ کی میری بگاڑ میں یہ وزن نئی دو چار پڑی ہیں کو اڑ میں برہم مزاج یار ہوا چھٹیر چھٹیر میں جلوہ شرار طور کا ہی ہر بہاڑ میں کرتی ہیں وہ شکار پہر اسی تھی کی اڑ میں چولہی میں جامی یہ دل سوزان کہ بھڑ میں چھپ کر قیب پیٹھ رہی پٹ کی اڑ میں زنجیر ہی تو چاہتی آستہ کو اڑ میں پٹھا کرین حضور نہ حلین کی اڑ میں</p>	<p>عمر اپنی کٹ گئی دروحدت کی اڑ میں بانہی سپولیوں کی ہماری نظر میں ہی بنیان رب کو ڈہا کی جھانوس کرتی ہو ہی شوق دید باز کا در پردہ پہر اخصیت پہلو سی میری جامی دل بی او کچھ میں انگھو نہیں پیٹھہ کر مری نظارہ کچھ جی بی وجہ منہ پرانگی بنین پہر چھٹی نقاب جل ہیں رہا ہوں آتشِ فرقت سی غم نہیں اٹھی جو ہم بگڑ کی بت بد مزاج سی دیوڑھی پہ رہنی دیکھتی دیوانوں کو خباب دیوانہ کب تک آپکا تنکی چن کر سی</p>
--	--

بوسہ تو مانگتی ہیں بت بد مزاج سی  
منہ کی نہ کھائیں فیض کہیں چھٹیر چھٹیر میں

کچھ نفع دین کا نہیں دنیا کی مال میں  
 پابند جب سی دل ہی ملا زلف خال میں  
 آتی ہی بولہو کی تمہا سی گال میں  
 ابرو ہلال مہر جبین نجم خال رخ  
 تری کمر کی عشق فی مارا ہی اسی میان  
 ہر خیز خواب میں ہی ہی منکر ہی مگر  
 کیونکر نہ خاک ر در یار ہو رہن  
 حمام سی تو آپ نکل آئی کر کی غسل  
 وفا و مجھ کو سر دی پود سی جہاں ہیں نصیب  
 تشبیہ اسکی میں لب و دلائی کیونکہ دون  
 عشق قرہ میں دشت نور سی نہو سکی  
 لاشہ مرا اٹھائیں بزرگان کو سی عشق  
 مرد سی بھائی اٹھتی ہیں منکر صد سی پا  
 ہی نزع میں بھی یاد کسی رشک بر کی  
 مقتول چشم مست ہون نہ گام دفن کی

یہہ مال کام پر نہیں آتا مال میں  
 پست ہی مجھ کو سلسلہ وانیال میں  
 دل ہی سیکا یا کوئی پیر سی کال میں  
 حق فی تمہیں کمال دیا ہر کمال میں  
 وفا مجھ پیٹ کی جیتی کی کمال میں  
 مضمون خال کی نہیں آتی خیال میں  
 حاصل منافی تن ہی مجھ ریگمال میں  
 میں غرق ہو گیا عرق انفعال میں  
 ہون میں شہید عشق بت نہو نہال میں  
 موتی میں ہی یہ آب وہ رنگ لال میں  
 توٹی پین کا نعلی سیکڑوں پای خیال میں  
 مارا گیا ہون عشق بت خرد سال میں  
 اعجاز عیسوی ہی مگر سیری چال میں  
 پیدا کیا کمال یہہ ہمیں زوال میں  
 میری کفن کو رنگ نخیلان کی چال میں

<p>ہر صفت میری لاش سی کبتک کی تھیں  کوچہ ترا ہی وادی امین مری لہی  کس چہرہ می مشابہت اسکی کمر کو دون  عزت کی ہی ہوس تو زبان اپنی بند کر  کیا منہ ہی بدر کا جو تری منہ پر اسکی  اک کم سخن کا کشتہ ہوں اسی منکر نکیر  لاکھوں جوان داوین دنیا کی آگنی  آتا ہی روبرو تو چمکتا ہی آئینہ  کی تو فی جس سے بات ترا کلمہ گو ہوا  دو نو جوان کی کام سی فرصت نہیں مچھی</p>	<p>مدفون ہو رہا ہوں غمبار طلال میں  جلوی میں برق طور کی برق جمال میں  باریک بات ہی نہیں آتی خیال میں  ذلت سوا حصول نہیں کچھ مال میں  ناخن کا تیر ہی حسن نہیں ہی ہلال میں  کیون سچلتی ہو مجھ سے سوال جواب میں  صد با بھری فریب میں اس پیر الہ میں  ایسی خدا فی دی ہی چک تیری گال میں  ہی سحر سامری تری تیل قال میں  فکر آں میں ہوں کہی فکر مال میں</p>
<p>روقی ہو یاد زلف میں لیکن ٹیہ ہی قضی  کیرانہ کاٹ جاسی کوئی برشگال میں</p>	
<p>مری آنکھوں میں رہنی کو عبت کرتی وچلی  راتی ہو کسی اسی جان من گیسوی چلی  رجال الغیب کو باریکی صنعت تہنی دکھائی</p>	<p>زمانی میں کہیں ایسی نہیں گھر ہنڈی سی پنا  بہت سی کالی ایسی تہنی ایک چہی کیلے میں  کمر کا وصف لکھنی جب قلم باریک چلی میں</p>

ہزاروں کٹ گئی لاکھوں ٹی ورائی تانہ پڑ	پتنگ اس بت نی اس انداز میں چھوٹتی ہیں
کب اسی زار غسل کی چاٹ پڑتی ہیں چہیتیں	کسی کی ہم لب شیریں کی یو غلط چٹیلی ہیں
رقیبوں کی نہ گہر جایا کر دھپ چہکے امی شہر	دہری جاتی کالی کوچوں میں شکوہ سہیلی ہیں
خدا کی ہی قسم اسی بت سنا ہوں یروکھین	ترسی تیغ نگہ کی موسن و کا دھڑیلی ہیں
چان اگی مری فلاک کی رخت کا چھا ہی	بلند ایسی طریق عشق میں لاکھوں ہی ٹیلی ہیں
کھینگی ہم ہی بہتی گیسوں پر مارائی کی	نہا دھوکروہ پٹھی ہیں اپنی لالائی گیلی ہیں

گئی ہیں ہول سیٹی نغمہ سنجان چن ایسی فیض  
ہو کر ساتھ رنگینو نکاح دم وہ زینلی ہیں

غم شیریں میں جو جو کو کہن فی رنج چھیلی ہیں	بہت سی ٹوڑی عاقل میں مہنی سیلی ہیں
موسی پر ہی نظر میں سورت خلاص باقی ہی	بھد میں قل کی ڈھیلو کی عوض اکھو کی ٹوپی ہیں
ہزاروں ہم نشین مرقی ہی چکی بی نقابی پر	کفن میں منہ لپیٹی اب ہر مرقہ میں اکھی ہیں
رقیبوں کی ابھاری گہری ہر کیوں نکلتی ہو	ٹھہنا ہی ہندو کا دن بہت کر ڈی سیلی ہیں
کلام تلخ ہی انکا حلاوت سی نہیں خالی	غلط ہی یہ کہات نیم کی کر ڈی کرلی ہیں
کہہ ہی سی وہاں کہہا چلتا ہی کیوں کر دخل ہو	ترسی کوچہ سی ٹوڑی یہ بہت تاقون کی پائی ہیں
کرین اس خوش کمر کی حال عاقل کس صفت کیونکر	جگر پر مرغ دل کی غیب کی لگتی غلیبی ہیں

کبھی ہکو جہلاتی ہیں کبھی دیتی جھپٹی ہیں چلی آتی ہیں دن بھر مہی فی رات کو سلی ہیں حسینان جہان آئی تری کوچی کرلی ہیں دلانستی ہیں خلوت میں برآمد وہ اکیلی ہیں	کسی طفلی جوانی آچکی ہی انکو اسپر ہی گمزمضموم کا قدموں تلک یا پیر کیا ہو جناب یوسف مصری ہی میں تشبیہ کیونکر ہم بہری ہیں چین جو جو حسین جگر کمال تھیں
---	--

کرین سب دیر والی فیض کی اکبھنسی نظارہ  
حقیقت میں کروہن جن کو وہ سمجھی ہیں چلی ہیں

بجلیان کو ندتی ہیں بادل میں ہیں وہ مصروف مسی کا حل میں چلتی منگل منائیں جنگل میں شیر مارا ہی میں فی جنگل میں نشیہ گرپاڑتی ہیں جنگل میں وہ گلا کاٹتی ہیں جنگل میں ہی طلسمات انکی چل چل میں کیا بری خوبی انکی اردل میں زرق برق انکی ہی تہہ کل میں	رخ روشن نہان ہی انجیل میں پستیں ہیں منجھی جلاتی ہیں شہر میں کیا ہی انجیل جنوں نفس سرکش ہی زیر حوث ہی نالی کرتی ہیں عاشق وحشی جب نہ تب نان یکی جنگل کی صاف چل جاتی ہیں چلاوی کو موناگ دلتا ہی میری چانی پر کہکشاں کا کان ہوتا ہے
---	---



وہ برآمد ہیں روشنی کی ساتھ  
 برگ گل ہیں وہ ناخن رنگین  
 حسن کیا چیز عشق کی شہی ہے  
 وہونہ گنگنا میں عارض گلگون  
 ہم بھی در پردہ مہر ہی جاگی  
 شعلی اٹھتی ہیں لسی پی پی  
 کیون سیب فقر کی لون بوی  
 بہون کی ہلنی ہی ہو گیا بھوپال  
 پسنگی سچو ان کب تک آپ  
 دل عاشق ہی گرسجا کی کہیں  
 دوار کا کی بگڑ گئی ہی ہوا  
 چار برو کی لی صفائی جھٹ  
 جان دیتا ہوں یا ترس پ  
 فیض پیار چشم ساقی ہوں ق

خون میرا جلی کا شعل میں  
 انگلیاں ہیں گلاب کی فلیں  
 نہیں آتا کچھ اپنی انگلی میں  
 اگ لکھا سیگی ابھی جل میں  
 گرہ ہیں وہ رہیں گی اچھ میں  
 ساقیا کاگ دی نہ بونل میں  
 ہی کہان یہ مزا امر بہل میں  
 دیکھی کیا ہوا بیسی ہل چل میں  
 چلیی مینڈ ہی گرائیں جنیل میں  
 باندہ کرہیں جناب اسخل میں  
 جائیں مہر اسی کشن گوہل میں  
 جسنی دیکھیں حضور کی فلیں  
 ہیں سجا شرک کو نسل میں  
 توڑتا دم ہوں آج میں گل میں

نکیرین آب منکر گل دگل

## گاڑ دین میکہ کی دلدل میں

مہ صیام گیا لا شراب بوتل میں  
 دبی رہی کنسی برسوں یہ آگ بہو بل میں  
 دہوان نہیں ہی مری دلخ دلی مشعل میں  
 جو ہوتی عقل سا کچھ ہی ایندین تل میں  
 نہیں ہی فرق دو شالی میں اور کھل میں  
 شرار طور کی جلوئی ہر ایک کتل میں  
 کبھی تو آئیگا عاشقوں کی صندل میں  
 ہلال ہی وہ پری اس پر کی تکل میں  
 کبھو نہ جادنگا مہرا میں اور گوکل میں  
 وہ برق برقی ہانکی سنہری تخیل میں  
 جو ہاتھ آئیں ہماری گلاب کی قلمیں  
 زیادہ شہر سی آبادیاں ہیں جنگل میں  
 حساب عشق کچھ آتا نہیں ہی اٹل میں  
 بنی مزار مری میکہ کی دلدل میں

ہلال عید ہی ساقی نمود بادل میں  
 کئی نہ موسم پیرمیں ہی حواریت عشق  
 جلائی اسی خلوت میں شمع کی بدلی  
 دیا عشق میں ہوتا نہ پا و بارادہ  
 جو دیکھا چشم حقیقت سی لپٹم میں دو نو  
 جناب موسیٰ عمر انکو ہم بت دینگی  
 کرو کی تا کجا در دسر کا حیدر حنور  
 جو دیکھ پامی مہ عید ڈور ہو اچیر  
 مری نظر میں کنہیا کو دیکھ اور آدھا  
 جو برق طور ہی دیکھی بچک کی ہجائی  
 لکھیں گی ہر ورق گل پہ وصف غنچہ میں  
 تمہاری وحشیوں کو عمر خضر ہنسیب  
 محاسبہ سی زمانی کی مطلع ہوں مگر  
 یہی ہی عرض پس مرگ یار ساقی سی

<p>جواج پیر خرابات سوئی شت چلی نہین سنای کلام اُسنی بی نقط ہم کو</p>	<p>ارادہ کل سی ہی منگل مائین گل مین لکھین ہین شعر گئی صنعت معطل مین</p>
<p>تہون کی عشق مین کعبہ کوچہ پڑچا کی فیض لگ دی ہوئی مٹھی ہین اگی دیول مین</p>	
<p>انگی قامت کا تذکرہ تو نہیں پوچھہ لو اُسنی زلف پہچان کو خوف آندہ ہی سی مین کروں کبھی باہڑا بی ستون سی جو شیرین مرتبہ کا اگر سنا نہ ہو یاد مین ہون جو انکی چٹکی جگہا ہی تو نکا آٹھ پہر توپنجی ہی گہر گیا اپنی بی گنا ہو کما قتل کر رہی کیون کدڑو قبیلہ و کعبہ دیر سی اٹھتی چلی کعبہ مین</p>	<p>پہر قیامت کہین بیا تو نہیں مشک اگر ہم کہیں خطا تو نہیں داغ دل ہی یہ کچھ بیا تو نہیں آسی فر باد کی قضا تو نہیں ہی وہی ایک دوسر تو نہیں پڑتی سچی کوئی بلا تو نہیں گہر خدا کا ہی دل گیا تو نہیں مجھہ سی کی یارنی وفا تو نہیں کو چہ یار کر بلا تو نہیں کچھ کسی فی کھاسٹا تو نہیں بت خدا ہین خدا خدا تو نہیں</p>

کیون کلوارسی کروں محبت  
زندہ ہوں فانیس پارسا تو نہیں

<p>با مپر چڑھ کی وہ اتر تو نہیں کشتیاں فوج بناتی ہیں عجب جہت سے کہتی ہیں لپٹ کر شہل قتل وہ کس لئے کرتی ہیں چھا جمع ہی خلق حسد منع کرو قتل عشاق میں نہ بات ہی نحو دل جو اس طفل کو پہرہ تہی ہیں افعی زلف کو چھڑیں کیونکر منہ چھپائی ہوئی جاتی ہو کدھر پی بہ پی تیر لگاتی کیون ہو کون ڈرتا ہی بہلا ابروی کشت دل سبز ہو قاتل کیونکر بارغم سونپ کی فرماتی ہیں</p>	<p>پہر زمانہ تہ و بالا تو نہیں موج زن اشک ہیں یا تو نہیں جہمیں کچھ اور تمنا تو نہیں لب میں اعجاز سیجا تو نہیں میں تڑپتا ہوں تماشا تو نہیں وہ ہلا کو ہی سیجا تو نہیں سخت ناوان ہیں دانا تو نہیں یاد مہکو کو سی لگا تو نہیں خون کا آپ سی دعو تو نہیں ڈھیر عاشق کا ہی تو نہیں تیغ ہی پر اسی قبضہ تو نہیں ابریشم شیر برستا تو نہیں سپر یہ کچھ آپ کی جھا تو نہیں</p>
--	---

<p>ہو گیا ہی مجھی سکتا تو نہیں اس میں کچھ سوئی کی چڑیا تو نہیں کوچہ اسکا نئی دنیا تو نہیں ہمسی کچھ آپ کو ذرا تو نہیں</p>	<p>رو برو آئینہ روٹھی ہیں کیا ہوا میں فی جو محرم کو چھو ترک دنیا ہی کہن ہم جو کرین دو اٹھا جلد مڑہ کی حلین</p>
<p>دن و نی چاہ و ذوق میں جو کرے فیض پناہوں کچھ اندھا تو نہیں</p>	
<p>عقبتی میں کیا خدا کو بہلاؤ منہ دکھاؤ نہیں خوشخسید کو بھی دھوپ میں دن پر پڑھاؤ نہیں اسی بحر اشک جوش پیٹھ ہی ڈراؤ نہیں آنکھوں میں تیلو نکا تماشا دکھاؤ نہیں گلچہری خوب صحن چمن میں اُڑاؤ نہیں طوبی کی جب تلک نہ بناؤں کھڑاؤ نہیں چوٹی کا نام غمخیزی اور کوڑی کہاؤ نہیں فرقت کی شب کا حال اُسی کیا سناؤ نہیں پڑتا ہوں آج یار کی پہرہات پاؤ نہیں</p>	<p>دنیا میں ان بتوں سی جو نگہ میں چور نہیں منہ سی تری نقاب جو امیہ اٹھاؤ نہیں گر ہو جوار بہاٹی کی منظور آنکھو سے رجاسی شب کی شب جو خیال اسکا پیش چشم وہ غنچہ لب جو تو پہ چلی آئی باغ میں کہنی پڑا یری غیری کی ہرگز چلو نہ تم راج آپکا ہی یا کسی ہر لوگ کا ہی راج کہنچی ہی سوئے ہارنی پرسون سی آجک کل بھی منامنا کی تہکا پرست نہیں</p>

لینی لگی ہیں غیر سی وہ تہ نشا کجا کام  
ای فنیض کہہتی کوفت کہہ شیک ٹھان

ایک ایک گھاٹ پر کئی برسوں پہنچیں	محرم سی کچہ کچہ آپچی محرم ہو ہونین
ساتی کسی سی تھک جو بدائی کسی سی ہی	کیا بی وقوف ہوں جو ترا آشنا ہو ہونین
کیا ڈسپو یا ہی اگر تار تار زلف	کیسا ہی ناگ ہوئی اسی کیلتا ہونین
گہڑیوں جہلاتی ہو مچی اک بوسی کی لئی	عاشق بنا ہونین ہوں ہنڈولا بنا ہونین
دیکھی نہیں ہیں جنی ابھی تک گہون کبال	قرب جو اراس کی کہیں آ رہا ہوں مین
تلوار تول تول کی رہ جاتی ہو سچک	تم نزدلی جناب ہو یا تھڑ حبیب ہونین
مانجی پہ کیوں پنگ چڑ پاتی ہو جب تب	ہونا ہی دوڑ ہر کوئی اور کٹ رہا ہونین
اسی دوست مجھ سی ہو سکی گی کہی یہ بت	وہ چاہیں دشمنوں کو مری انکو چاہ ہونین
وہ تھہوار ایک بھی لکھتا نہیں خط	کاغذ کی گھڑی سیکڑوں ڈرار رہا ہونین
بھاوین مری نہیں ہی وہا چو کر می تری	اسی حشت اپنی جامہ سی باہر ہو ہونین
صورت کو جسکی دیکھ کی پڑتی ہیں بے د	صلواتہ اسکی منہ سی کھڑا سن رہا ہونین

تنگی ہی جن کی عمر بے عشق میں ہوتی  
ان فنیض کا ہو ہون کہہ ہونین

<p> انگہین تری خونریز مین خونخوار مین پلکین  گردش مین اگر صورت پر کار مین پلکین  اسی یار رگ ابر گہر بار مین پلکین  جراح دل و جان سی اس یار مین پلکین  ابرو سنخ یاد وہی گنہگار مین پلکین  تینغہ کی طرح آپ کی خمدار مین پلکین  ریحان سی کئی درجہ طردار مین پلکین  اسی یار مری موت کی آثار مین پلکین  انگہین گل نرگس مین تری حاد مین پلکین  اللہ کی قدرت ہی ملنسار مین پلکین  تو باغ ہی خار سرد یوار مین پلکین </p>	<p> پہاڑ نہ انگہین مین نہ لاچار مین پلکین  ہی مردک چشم تری نقطہ مرکز  نيسان چراتا ہی مجھی دیکھتی ہی آنکھ  اس پارس کی مرہم کا فورسی ہوگا  منہ پر تری عاشق صفت محشر مین کھنگی  تلوار نہ لومول اگر باڑ کوئی دی  آئینہ مین کرتی نہیں کیون سیریا مین  انگوٹھ نکو تری دیکھ کی بیسار ہوا مین  پہاڑ نگہ کا ہون نہیں ہی مجھی کہٹکا  کہتی مین تری دیدہ مخمور دم خواب  خط شبہ ہی رنج گل ہی دہن غنچہ ہی سرو </p>
--	--

کرتی مین انہین دیکھ کی ڈھڑوت بہن  
اسی فطیس مری یار کی اوتار مین پلکین

<p> اس نہ مانہ مین لقب کہتی مین کیا کیا پلکین  چستان یار کی انگہین مین محاکلکین </p>	<p> مجھہ سحر کرامات تماشا پلکین  سرمو فہم مین آتا نہیں مطلب کیا ہی </p>
--	---

رخ ترا نور کا بجا ہی خدا شاہد ہے  
 ہو رہا ہی شبِ فرقت میں تلی او پر دم  
 ایک دوانسی ہو قتل انسی ہون لکھون بخت  
 عشق سی تیر نشانہ پہ لگائیں بسکین  
 سوزش آنکھوں میں تری ہی سبب کشتی  
 مینی اس خوف سی آنکھیں ڈرائیں اُسی  
 گمہ تیز تری کرتی ہی محبِ سرفراز  
 تیر کہتا ہی کوی کوی سنان لیس کوی  
 گردِ پیش انکی ہی آنکھوں کی پہا کرتا میں  
 ہی تری مردک چشم کہنیا اسی بت  
 اور کچھ آرزو اسی مردِ مواب آنکھوں میں  
 کس طرح صحت و آرام سی گذری اپنی  
 آنکھ اغیار سی اسی یار لڑا تو نہ کہے  
 جب سی پہا رکھا ہی شمعِ رانی اُن کو

مثل موسیٰ کی ہرین محبِ لی کلکین  
 جب سی دیکھی ہین تہا رمی نہ دیا کلکین  
 قاتل خلق ہین آنکھوں سی یادہ کلکین  
 ڈری سی ہی نکرین خون کی کا کلکین  
 سحر و شام کیا کرتی ہین نکہا کلکین  
 برج پیون کا مجھی دیتی رہین دیو کا کلکین  
 چلنی کر ڈالتی ہین یا کلکین کلکین  
 جنگ کا کہتی ہین سامان ہیا کلکین  
 ہوتی مخلوق مری گر ہس اعضا کلکین  
 کر رہی ہین جہنم و گنہگار کی پوجا کلکین  
 قتل عشق کی کہتی ہین تہا کلکین  
 دیکھنی والون کی ہین در پی اید کلکین  
 فاش کر دنگی تری چشم کا پردہ کلکین  
 چشم کی عینم میں ہونیں سو کہہ کی کلکین



## فیض کی دلیں کی کرتی ہین بر بلکین

کرتی کی بات ہی مری منہ میں زبان کھان  
 تہتا ہی مجھ سے تو سن عمر روان کھان  
 مٹی ہین اب ہما کو مری استخوان کھان  
 تہی ورنہ اس طرح مری کسوروان کھان  
 دیتی ہین پانچ وقت نمونہ زبان کھان  
 کتون فی تیری کھائیں مری ہڈیاں کھان  
 ہین بی دہن نزل سی انہیں ہی بان کھان  
 ناز آچکا اٹھانیکا یہ نہ ناتوان کھان  
 یارب چلی گئی مری عمر روان کھان  
 پہرتی ہین لوگ ٹوہین تیری کھان کھان  
 جس نخل کو بہار نہین ہی خزان کھان  
 ہم ہین جہان زمین ہی کھان آسمان کھان  
 دیتی ہین پاس نہی مجھی پاسبان کھان  
 ہستی سنی تا عدم ہی سر اور میان کھان

آتا ہی لب پہ شکوہ جو بہستان کھان  
 ہی میری خست یارین اسکی غان کھان  
 نذر سگان کو چہ مجبور ب ہو گئی  
 انکی روانگی فی کیا ہی مرا یہ حال  
 اس حیلہ سی پکا رتی ہین قبلہ آپ کو  
 دیوانہ اس سری ہون اسی وجہی پری  
 دیتی ہین کب جواب وہ میری ال کلا  
 پٹھی ہی رہتی چہا نو فی اب کیا ضروری  
 مین مرثا تلاش مین لیکن ملا نہ کھوج  
 کوئی حرم مین کوئی کلیب امین دیرین  
 سیدی ہی ہی بات نہ دگلستان دہری  
 کیا حال پوچھی ہو شیب و فراز کا  
 سر کس طرحی مین تو ہم یا پر رکھون  
 دو چار روز اور ہی گنجائی ہی حسین

<p>ہوتا ہی مہربان نہ مہربان کھان انکو زبان کھان مری الگی دہان کھان</p>	<p>ہم کہوین لاکھ مثل فلک گرد کی لیک شاعر جنہیں سمجھتی ہو تم اپنی رنم میں</p>
<p>ای فیض بوسہ لب چہ بخش لی ہی لو ملتی ہی مفت زندگی جاو دان کھان</p>	
<p>آنکو دہان نہیں مری منہ میں بان نہیں چہو تو سگ دہا ہی کچی استخوان نہیں میری قرار کا کہیں پیدا نشان نہیں اندھا ہوا ہی کیا نظر آتا کنواں نہیں بہر کفن نصیب خدا یا کتان نہیں ذکر دہان تنگ ہی کچھ چسبہ نہیں مجھ سا حضور میں تو کوئی غیب دان نہیں ہی صرف پوست گوشت نہیں استخوان نہیں دنیا میں گوری کوئی بہتر مکان نہیں ہمسا یہ میں کسی کی یہاں بیٹا نہیں جرمشت خاک زیر زمین بڑیاں نہیں</p>	<p>طرفین کو طلاق شہر و پان نہیں ہوں ناگوار طبع بد و نیک بعد مرگ بعد فانی ہی گم ہوں کمر کی خیال میں جاتا ہی کیون دلاؤ قن یا ر کی طرف سبھی کا کون کشتہ نہ طلع خان میں کیون آپ ستر عجیب تھکر ہر چسبہ ہی آٹھون پر ہی منکر میان و دہان یا دعوت سگ دہا کی کرسی کیا یہ ناتوان سوئی ہیں کیا ہی چین سی آسودگان خاک وحشت فی میری پانون نکالی ہیں پیٹ سی میری لحد کی گرد نہ کہوین سگ و ہما</p>

کیون تیغ تیز کرتی ہو یا زکلی باؤں	سنگ سحر دہی یہ سنگ نسان نہیں
ہندو بچوں کی وصف سی کیا کام ہی مچھی	ہی یہ دکن قلمرو ہندوستان نہیں
قالیہ میں روح ہی نہیں ہتی ہی رو بھر	وہ جب سی میری پاس نہیں نہیں جان نہیں
کرتا ہوں آہ و قد خمد ہسی غم کو صید	گو پاس میری تیر نہیں ہی کمان نہیں
رہتا ہوں وصف بازوی جان نہیں ہتھیرا	مچھلی کی وضع گومری منہ میں بان نہیں
جیتا ہوں سوز غم سی کیوں نہیں خبر	یہ آگ وہ ہی نام کو جس میں ہوں نہیں
حال سبکروان عدم کیا رفم کرنا	کا غم علم ہی لیک سیاہی وان نہیں

ناثیر ساحری ہی ترخی شاعری میں فیض

افسوس ہی کہ ناسخ جادو بیان نہیں

کس صوفی وصف خوبی شہمستان بون	ساحر نہیں ہر شاعر جادو بیان بون
کس طرح قطع مرحلہ عشق مجھ سی ہو	نقش قدم ہوں گرد رہ گاروان نہیں
حال شب وصال کہوں کیا مثال شمع	ہوں سود بھر بزم پر اپن زبان نہیں
آیا نہ سوز عشق کا ابلک نہ بانیہ حرف	کہنی کوشل شمع سراپا زبان نہیں
بارعسم و بال خطا پر کیا کہوں	موضعیت سی ہی کہیں ناتوان نہیں
بال آگیا ہی کاسہ سر میں پس فنا	ریر زمین ہی والہ فاک جیان نہیں

ہون خاکسار ماہِ سحر خوش است  
کھنہی کو ہون زمین پہ مگر آسمان ہونین

کیا کام نہا خدا سی ہی کام فیض  
سحر نما میں کشتی عمر روان ہون میں

<p>ہو رہی ہیں مشعل جسم کہن کی ہڈیاں ای صبا خاک گلستان کرنے تو برافروخت آسیا چرخ پیسی لاکھ پستی ہی نہیں حال وحشت کا لکھون کیونکر نہ جا کر دشت کامل و ناقص میں کیا ہی فرق مرجانی بند کو کہن کا دانت ہی نہت ہی امی شیریں خیال کیا کروں لیکر عصا کونا تو ان زلف ہون استدر کیون گرم ہی تو ای بٹ آتش مزاج سرخ سوجھ لیکر مشہد پر سجا امی بحسن</p>	<p>جل رہی ہیں شعلوں کی طرح تنگی ہڈیاں دق گلشن میں ہیں مرغان چین کی ہڈیاں سخت تر میں سنگ سی ہی کو کہن کی ہڈیاں جاسی خامہ ہیں قلمدان ہن ہرن کی ہڈیاں ہیں مساوی بعد مردن مردوزن کی ہڈیاں نیشکر ہیں خسرو شیریں دہن کی ہڈیاں پاس کہتا ہوں غزالان خوش کی ہڈیاں جل کی خاکستر ہو میں ہر زمین کی ہڈیاں شاخ مرجان ہیں تری گلگون کفن کی ہڈیاں</p>
--	--

گو زمین ہی ہی خیال بادشاہی ہم کو فیض  
ہو گئیں طعمہ ہما کا اپنی تن کی ہڈیاں

در چہرہ امین اگر رشک فتن در میان  
مچھلیاں شست میں پیدا ہون ہرن در میان

<p>             چهلیدان دشت بین پیدایون برن دیرین              چهلیدان دشت بین پیدایون برن دیرین              خلق ہون سنبل وریجان کی چمن دریائین              منہ اگر دہوی کوئی غنچہ دہن دریائین              مثل مچلی کی ہمارہی وطن دریائین              ہون ابھی چار طرف چارچمن دریائین              کعبہ و کھلائی دی ای قبیلہ سن دریائین              ہوی ہر ایک گہر لعل مین دریائین              غرق ہو جائیں ابھی ہندو دکن دریائین              ہوی پیدا سجدہ مشک ختن دریائین              پر تو افگن ہی ترزا چاہ و قن دریائین              تیرنی جاسی جو وہ عہد شکن دریائین           </p>	<p>             بن مین ممکن ہی نہ ای شفق من دریائین              نہ بیا بان مین یہ عادت نہ حلین دریائین              زلف و خطا ہونین اگر عکس فلک دریائین              غنچہ گل نظر آئی ہمیں ہر ایک حباب              فرقت بازوی محبوب مین روقی مین بہت              دہن چشم و لب و قد کا اگر ذکر کرون              پر تو افگن ہو اگر آپ کا رومی روشن              تہو کہ دی پان چب کر وہ اگر غنچہ چمن              حجر گیسوی طحسان مین اگر اشک بین              وہ سیہ چشم اگر زلف کو اپنی دہوی              دیکھتا کیا سوس گرو ابھی اسی بحر کرم              آشنا سیکڑون دم توڑ ہی ڈالین اپنا           </p>
--	--

<p>             ہی دم گر صبیحون کا تصویر فیض              لہلہا تا ہی گلستان سمن دریائین           </p>	<p>             پانی نہ لکے ہون نہ لکے ہون              پانی نہ لکے ہون نہ لکے ہون           </p>
---	---

<p>             اس بت کی نہیں غون سی قرآن تعلین           </p>	<p>             پھر تا ہون رباسی ہوی ایمان تعلین           </p>
--	---

<p> سُحری نہون تیر دلاست کانش  ایا عیب جو پٹھانین مجھی اہل نہر پاس  تو وہ ہی پر نرا و دکھا دیوین اگر ہم  کیا بوی غم زلف مین مال اپنا سخر نک  آرام سی رہتی ہی نہیں جان کشی شب  دکھا دی رخ صاف پہر ہی آئینہ رواج  ہرگز نہ اٹھی فتنہ فو ویر کہن سی  آیا جو ہم آغوشی حبا نان کا تصور  کیونکہ نہ لکھون مین صفت عارض کا کل </p>	<p> پٹھای کوی تو وہ طوفان بعلین  پٹھاتا ہی انسان کو انسان بعلین  بلقیس کو رکھین نہ سلیمان بعلین  پھر شام سی کچھ دل ہی پریشان بعلین  جس دزدی ہی یہہ دل نادان بعلین  ہی کل سی مکر دل حسیران بعلین  پٹھی جو کہو وہ بت فنان بعلین  مارا مرہ شوخ فی پیکان بعلین  رکھتا ہوں شب و روز قلمدان بعلین </p>
---	--

مین پٹھہ گیا پاس تو وہ بول اٹھی فیض

آپٹھنی مین جان نہ بچان بعل مین

<p> دل ہی کسبہ مرا پر اگ نہیں  توسن عمر کس طرحی تھسی  اشک سی کب ہو سر آتش عشق  پوچھتی کیا ہو گیسو و نکا حال </p>	<p> ان بتون کی کہن سی لاگ نہیں  یہہ وہ گھوڑا سی جسکی بالک نہیں  بجی پانی سی نہہ وہ اگ نہیں  کہن زہر ملی ایسی ناگ نہیں </p>
--	--

فیض ڈرتا ہی آتس ہی کیون اٹا

آدمی ہی دوشوخ باگ نہیں

گیسوی چھار کی دیکھی سنہریں جبین

دکھلا خدا کی واسطی اسی نازنیں جبین

بجلی حدین کو مذکئی مین چمک گیا

آہون پر رہیگا اندھیرا جہان مین

کہتی ہیں اپنی عکس سی و آئینہ مین نکمہ

ناقص ہو جو کوئی مہ کامل کہی اُسی

روشن رہیگا نور کی بکون سی کچھ بخد

ہیں سیکرون ہی غنچہ دہن اس چمن مین

گیسوی مشکبوہن دہوان دلا رد و گواہ

ہو جاسی بی نقاب جو وہ غیرت بہشت

کیونکر دماغ عرش پر اُس ماہ کا ہو

ہو جائیگی تمام خدائی جبین پرست

دیکھی نہوی جس فی کبھی حسن پر جبین

دیتی ہیں جان کہتی ہوئی ہم جبین جبین

آتی ہی یاد دیا ر کی زیر زمین جبین

ہرگز چہا نہ اسی بت خوت نشین جبین

ایسی کسی فی خواب مین دیکھی نہیں جبین

ہی مہر سی ہی حسن مین بڑھ کر کہیں جبین

اسی رشک مہ دکھا دی دم واپس جبین

تسا نہیں ہی ایک ہی گل یا مین جبین

کیونکر کہیں نہ یا رتجی تاشین جبین

اش اش کر گئی دیکھہ کی ہر جو عین جبین

افشان سناری مین تو پھر ہر جبین

دکھلا نہ ہر کسی کی تین اسی حسین جبین

انکو فلک جناب کہی کیون خلق فیض

ابرو ہلال عید ہی ماہ سبین چین

دیران ہیں آسمان و زمین جب چین ہیں	وہ بھی کوی مکان ہی جس میں مکیں نہیں
تسا جہانیں سچ ہی کوئی ناز نہیں	لیکن سینا زمند ہی مجھسا کہیں نہیں
افداری موشگا فی صنایع ملزلی	موسیٰ کمرسا یہاں کوئی باریک میں نہیں
پہر کیوں ہر ایک داغ جگر ہو گیا سپر	چین چین یار اگر تیغ کین نہ سین
مخرج کرد یا بھی انکار وصل فی	تیغ و دودم سی کم نہیں تیری نہیں
دیکھا جو حسن یار زلف فی ہی کہا	یوسف ہی ہیں حسین پر اتنی حسین نہیں
دست طمع دراز کرین کس کی اگی ہم	پاس اپنی وہ قبا ہی جسی استین نہیں
ہم ہیں نصیر لیک شہ ملک فخرین	جز پوست تن پر پنی کوی پوشین نہیں

گر تا ہوں دید روزن مرقد سی دور کی

کیا غم ہی فحش یاس اگر دور میں نہیں

کہنی میں اس طبع تری ہکا شک نہ تری	عہ ابی نر و حسن ہی جس میں نمک نہیں
وہ باتہ ظام کا نہیں کچھ ہمیں شک نہیں	پونچا جرات یار کی دامان نمک نہیں
تا شیر حربہ زینہ رو کیا پان کرین	گلشی شب فوق میں پک سی پک نہیں
شفاق آنکی دید کی آہ نگہیں مری نہیں	دیکھی کسی فی خواب میں جس کی جہک نہیں



ہر چند خوش خرام ہی کلب درمی و سنے  
 پہنی ہی جب سی یرنی پوشاک صندلی  
 دن رات اپنی ساتھ گھماتا ہی کس لئی  
 دن گوشتالی اسکو جو ترا می اسی نسیم  
 یاران رفتہ ایسی دبی پاؤں چل بسی  
 کہتا ہی کس لنگ سی وہ محبوب خوشخرام  
 جو یہ مہی کہتی تھی اخلاص لیست میں  
 ہم ہی فقط ذلیل نہیں اسی جناب دل  
 اسی ضعف ہجر میں ہی پگتا تجھی مگر  
 رورو کی مین فی عرض ہی کی کس لئی یہ  
 ان ہوشون کی خوف سی پٹھی ہین بکیرب  
 نسبت پر لسی جو سی کس کس مین تجھی  
 آتی نہ غش مین برق تجھی کو دیکر  
 برون رہی زلف مسلسل سی کشمکش  
 سب ہین اسیر دام تو ہم مین اسی میان

تیریں خرام مازکی اُس مین لنگ نہیں  
 سر مین ہماری درد نہیں بی کھ نہیں  
 ان ہوشون کی چاہ مجھی اسی فلک نہیں  
 غنچہ کی منہ مین اسکی دہن کی ہانک نہیں  
 کانون تک آئی پاؤں کی آئی دھک نہیں  
 کس کام کی وہ چال ہی حسین لنگ نہیں  
 اسی برای فاتحہ وہ گور تک نہیں  
 سرکار حسن و عشق مین کسکی ہانک نہیں  
 کوچی مین یار کی کوئی کرتا کھک نہیں  
 ہس ہس کی تنی زخم چہ چڑکا نہیں  
 ہم انگہ اٹھا کی دیکھتی سوی فلک نہیں  
 آئی نظر مین کہی پر چائیں تک نہیں  
 موسیٰ نی ز شوح کی دیکھی پھر نہیں  
 آئی انہون کی بیچ مین ہم یک پائی نہیں  
 اثبات مین مکر کی تری کسکو شک نہیں

<p>حال میان یا رسی اگہ ہونوگی آپ آئی ہر ایک شیعہ دینی برای سیر</p>	<p>ہوگی جناب غیب کی جناب لک نہین یہ باغ و اناغ عشق ہی باغ فد کہ نہین</p>
<p>ایسی شخص صفت چشم سیہ کیا رقم کروں ایسی یہ دوسرہ پن کہ انہن چک نہین</p>	
<p>کہین تمسی کیا ہم زمانی کی تہن جو کرتی ہین یہاں گہر بانیکی تہن بجھو اب کی لو گو نہر آتا ہی رونا جو کہنی کی باتین پر کتہی نہین ہم عجب گری تہی مرنی والی جو مجھ کو سنین پند گوئیوں کی کیا دہشتین کہہو ذکر کوثر کہی ذکر خبت رہی مدتوں پر سمجھہ ہین نہ آئین کہا شک بہا جسٹہ و کہا یا کروگی</p>	<p>کری ہی ٹھکانا فی لگان کی تہن وہ کرتی ہین مٹی مٹی مٹی کی تہن جوستا ہوں اگلی زمانی کی تہن ساتی ہین تمکو سنانی کی باتین ساتی تہی جی ہی سی جانیکین تہن ہین یاد اناکو ٹھکانا کی تہن کیا کرتی ہین پینی کھانیکین تہن عجب کچہ ہین ماراں کھانیکین تہن مناسب نہین سر پرانیکین تہن</p>
<p>نہین مغز پاشی سی یہاں قضی حاصل کرو کچہ خدا سی ملائی کی باتین</p>	

میں فی اب تک آنجہ سے پہنچ نہیں	خاک کی پٹی میں کیا ہی کیا نہیں
تھا مقید آب و گل میں جب تک	میں فی سطل آکھو سچ نہیں
تو تون جکی رہی باہر تلاش	تو فی کیون گہر میں مٹی ہو نہیں
وادی وانی کہ اپنی دل کا حال	فہم میں کچھ آج تک نہیں
ہی تو انسان سر صاف صاف	ق مہنی اُس سر کو گرہ پا نہیں
اسی مفسر فکر کیون کرتا ہی تو	بیہ حدیث عشق ہی آیا نہیں
اپنی مطلب کو چھوٹ سکتا ہو	آپ تک وقتی کہ میں پہنچا نہیں
کر حصول خودی کی فکر تو	ہی خودی جھک خلا میں نہیں

پیشانی پر خطِ نبی	فیض ایسا ہو کہ غماری کرین	آتشِ تیرا باغِ بہار
ہم سی مجھوری میں کچھ ہوتا نہیں		

مرد و خلاق میں کہ مقبول خدایں	اب تک نہیں معلوم میں کون میں کیا ہیں
آتی ہیں شب و روز سماعت میں ہما کی	ہر چند کلام آپ کی بی صوت صدائیں
ہم غم میں اسی پر وہیں جو وقت یہ اٹھ جائی	کچھ دور ہی عالم ہی کہاں ما و شما ہیں
اک پتی و دو گوش نہیں مسنی انسان	انسان جسی کہتی ہیں وہ لوگ جدا ہیں
آغاز سی آگاہ نہ انجام سی واقف	افسوس کہ ہم لوگ ہی کیا بی سرو پا ہیں

ار باب ظواہری نہ کچھ پوچھ حقیقت کہتی ہیں جسی علم وہ ہی ایک ہی کتہ	یہ لوگ ہیں خوش لفظ سی منی سی فضا ہیں اس رعنسی آگاہ اگر ہیں فقرا ہیں
کہتی ہیں جنہیں فیض انہیں جانتی ہیں ہم درویش کی صورت ہیں محب فقر ہیں	
غم زلف رسا ہی اور میں ہوں تصور آچکا ہی اور میں ہوں موسیٰ پر ہی نہ چھوٹا عشق گیسو کیا بچار حسن عارضی فی نہیں کوئی مقیم کوئی جانان کیا دعویٰ خدا نیکا بتوں فی طواف کعبہ رخ ہی شب و روز کمر کی جستجو فی کرو یا گم کروں کیونکر نہ میں رست پرستی ہوا خلوت سرائی یار میں بار نہیں تمہی خدا یا کشتی عمر	ہر اک دن رنجگاہی اور میں ہوں خدا کا سامنا ہی اور میں ہوں کھد میں شہ و باہی اور میں ہوں یہی اک عارضہ ہی اور میں ہوں مگر اک نقش پا ہی اور میں ہوں گواہ اسکا خدا ہی اور میں ہوں مقام با صفا ہی اور میں ہوں عدم کار اساجی اور میں ہوں مقابل آئینہ ہی اور میں ہوں مکان دلکش ہی اور میں ہوں تلاش نا خدا ہی اور میں ہوں

خدا سی وحدت مطلق خدا را  
ہجوم ماسوا ہی اور میں ہوں

گئی دن ندی و شونہ کی امی فیض

فقط اک انزوا ہی اور میں ہوں

ہی جوانیت نہراک دیجان میں	کہہ کیا ہی کچھ فشرہ کان میں
کب ہی چشم باریسی چشم نزال	فرق ہی انسان میں حیوان میں
شمع بزم خلق ہوں میں ہی مگر	نفع عالم ہی مری نقصان میں
وسعت دل موجب غفلت ہوئی	نہند مجھ کو آگنی میدان میں
شہد اگر بولون لب ہوتی ہیں	تم ہی کچھ کہہ دو لبوں کی نہیں
کام پورا سوز عسقم فی کرویا	مر گیا میں فصل تابستان میں
کیا کروں غیب اور نہا و تکایاں	آ رہا حجر سی میں دالان میں

قصہ غمزد و غفلت وضع سخن

فیض کیا سوتا ہی پھر دان میں

لیک جان دل مکر تی ہیں مکر تی دو آنہیں	مجھ پہ وہ جو سہم کرتی ہیں کرنی دو آنہیں
دونوں زلفین دو مہر ہیں مرغزار حسن کے	گشت خطا سہرا اگر چرتی ہیں چرتی دو آنہیں
پہلی ہنر تو نکو سیحائی کا فرما میں نہ کام	بی اجل عاشق اگر مرنی ہیں مرنی دو آنہیں

<p>             باغ ہو یا ریح ہو بستی ہو یا دیرا نہ ہو              جان ہی انکھنیں اوپر چڑھ رہا ہی دم مرا              عشق کا کتب ہی بیان کوئی نہوا تعز              بی مزہ ہوئی نہ دُائکو کرو موقوف شور              چل رہی ہی انکی لوگوں میں بان قنچی کی طرح              ہر سو ہو دکھا تو دوا نکو موقع سی نکال              دیکھنی دوسلستان پریشان کی بہا              خاکساروں کی سردنیراؤں دیکر رہ چلا           </p>	<p>             لاش میری ہ جہاں ہرتی میں ہر نی دھنیں              گروہ کوٹھی سی اُترتی ہیں اُترتی دھنیں              مجھ پر جو جو حوت وہ ہرتی میں ہر نی دھنیں              گروہ خمونین نلک ہرتی میں ہر نی دھنیں              مرغ جان کی پر کترتی ہیں کترنی دھنیں              میری نقشہ سی جو وہ ڈرتی ہیں نی دھنیں              موسی گیسو گر بھرتی ہیں بھرتی دھنیں              آپ کی پاپوش سی مرتی ہیں نی دھنیں           </p>
<p>             مرگئی پر رہی ہی کہلا دین گرو دین کی فیض              گور پر کانٹا اگر دہرتی میں دہرتی دھنیں           </p>	
<p>             عشق شرکان میں خوار ہوئی              ہاتھ دھو کر پڑی ہی چچی لطف              کیا ہی آرام کی جگہ ہی گور              ماجر آنسو دکھا ہر سی نہ پوچھ              دھنیں سو سو اٹھاتی ہیں طوفان           </p>	<p>             حق میں ہم اپنی کانٹا بوتی ہیں              ہم ہی مینی سی ہاتھ دھرتی ہیں              پاؤں پہلا سی یار سوتی ہیں              نام میرا خلف ڈبوتی ہیں              دیدی دریا کی ہوتی سوتی ہیں           </p>

روقی مین پھوٹ پھوٹ کر شمع	آبرو اپنی مفت کھوتی مین
<p>فیض کس کو سنا تین دکہہ سکھہ ہم</p> <p>وہ تو اپنا ہی رونا روتی مین</p>	
<p>چشم ترکی آبرو کھوتا ہون مین</p> <p>ان لہو کی چاہ مین بری ہر شک</p> <p>عہد پر مین ہی غفلت ساتھی</p> <p>ہی چراغ صبح نور زندگی</p>	<p>خلق ہستی ہی جہان تار مین</p> <p>حوض کوثر کی منہ دہتا ہون</p> <p>دن نکل آیا ابھی سوتا ہون</p> <p>اب کوئی دم مین ہوا ہوتا ہون</p>
<p>قد جاناں گہر مین فیض آتا ہی ما</p> <p>تخم طوبی صحن مین بوٹا ہون</p>	
<p>دل کی بدلی ہوی اطوار نظر آتی مین</p> <p>ناز و انداز و اداعشودہ کرشمہ غمزہ</p> <p>کھینچ کر شکل عسروس انکودکھا دو لکین</p> <p>کیون نہورام ہر اک بر مین اسی شیخ حرم</p> <p>زلف و رخسار بتان کی ہی کرامت ظاہر</p> <p>کس طرح جاؤں لکھون کیا انہیں اپنا چل</p>	<p>جان دینی ہی کی آثار نظر آتی مین</p> <p>مجھ کو قاتل یہی دو چار نظر آتی مین</p> <p>شکل سی میری وہ بیزار نظر آتی مین</p> <p>بندہ مجھ کو وہ اوٹا نظر آتی مین</p> <p>محققہ کافرو و شیڈار نظر آتی مین</p> <p>دست و پا جب بدین پکار نظر آتی مین</p>

جہانگشتی پیرتی ہیں یوسف ہی کنوین ہیں	غرق چاہ تو قن یا نظر آتی ہیں
خارجی گل تو ہرک سوس مرہ ہی انگا	دونو عارض گل چہ نظر آتی ہیں
رخ پر نور پراس نہ فی چنی ہی افشان	دن ویسی ثابت وسیا نظر آتی ہیں
زلف مشکین کی تصویر میں ہوی ہوش ہن	خواب میں آہوی تا تا نظر آتی ہیں

فیض صاحب کی جو چوں ہی بہکائی تھی  
چشم چار کی پیار نظر آتی ہیں

جو وصف کمر میں کمر باندھتی ہیں	وہ مضمون باریکت باندھتی ہیں
ہم اس خط کو غبر اگر باندھتی ہیں	تو زلف کو بھی شکست باندھتی ہیں
ہم اس رخ کو مصحف اگر باندھتی ہیں	تو افشا کو زیر و زبر باندھتی ہیں
جو اس رخ کو تشبیہی ہیں گلشی	وہ ہونٹوں کو گلبرگ تر باندھتی ہیں
رگ جانکی منظور ہی قصد خبو	مرہ کو ترمی شستہ باندھتی ہیں
جو قربان شمشیر ابرو ہیں وہ یہاں	مرئی انخ دلو سپر باندھتی ہیں
مرنامہ قاتل کو دیتی ہیں چاکر	کفن سری جب نامہ باندھتی ہیں
ارادہ ہی کثرت میں حد کو دین	ہم آئینہ خانہ میں گہر باندھتی ہیں
وہ شیریں سخن ہوں کہ شاعر چاہے	قلم کو مری نیشکر باندھتی ہیں



ہوی ساتھ والی عدم کو روانہ  
ہم اسی فیض رخت سفر باندھیں

یاد آتی ہی وطن میں وہ کمران روزوں	مجھ کو درپیش عدم کا ہی سفران روزوں
مصحف رخ جو نہیں پیش نظرانِ دزون	دل سپارہوا ریز و زبرانِ دزون
عشق ابرو میں کیا پاس محبت کا خیال	رکھ دیا سر کو تہ تیغ دوسرانِ روزوں
بوسہ لب جو لیا میں فی وہیں زہرِ چڑھا	موج مہیا میں ہی افسی کا اثرانِ دزون
زیر گیسو نہ چہا یار رخ روشن کو	نظر آیا مجھی عقرب میں قمرانِ روزوں
تا کجا تذکرہ مو کمران چپ بہی جو	مثل خفا ہوی گم اہل نظرانِ روزوں
لب جان بخش میں ہی اسکی بہر آبِ حیات	موت کا ہم کو نہیں خوف و خطرانِ روزوں
اشک جاری ہیں کسی حورِ ش کی غم میں	حوض کوثر ہی مرادیدہ ترانِ دزون
بانخ فردوس کو کیونکر نہ مقرر سمجھیں ہم	کوی محبوب میں اپنا ہی مقررانِ روزوں
ذکرِ نہوتا ہی کہیں شاہِ حسین تن کا	زرد آتی ہی نظر صورت زراں روزوں
جو کوئی بدرسی تشبیہ رخ یار کووی	وہ اسی جرم سی ہوشہر بزانِ روزوں
سرخ و اشک کی دولت سی نہیں پہنچ	ہو گیا نوع دگر حال سب گرانِ روزوں
آئینہ و مکیہ نہ اسی آئینہ روڈ رہی مجھی	کہیں تجھ کو نہ لگی تیری نظرانِ روزوں

<p>صرف وصف لب شیرین ہی ہا کرتا ہی مرگنی حسرت پاپوسی دلدار میں ہم</p>	<p>دہن پنا ہی مگر شگ شران روزوں خاک ساری میں ہوی عمر لبران روزوں</p>
<p>میں وہ ہوں حاتم اقلیم فصاحت امی فیض ایک عالم ہی مرادست نگران روزوں</p>	
<p>خبر جراحت کچھ نہیں ہی عالم اسباب میں ہو ضرر خود ہیں کو فوراً عالم اسباب میں گردش تقدیر سی کیونکر کنارہ ہم کرین ثروت دنیا پرانی منعم عبث ہی تجھ کو غم گرمی و دوزخی نقصان خاکسار و نکو نہیں باعث امن دل نازک قد خم شہ تیہا آبرو والی مطیع مرد کجروہین مدام آہ سی سرکش گمان بحر غم کو کیا زیان کشکوئی نرم سی واقف نہیں سرکش گمان کام کی ہی بات جب ہوئی ل مضطر گردا</p>	<p>چاک ریتا ہی کتا کلا دل شب مہتاب میں تیرہ جلد آئینہ فولاد ہوی آب میں سکڑوں ہی کشتیاں ڈوبی ہیں گریہ میں نفع کیا اگر بادشاہی ہاتھ آئی خواب میں کب اثر کرتی ہی آتش چادر مہتاب میں شیشہ ریتا ہی حفاظت سی ہر اک بحر میں صيد اکثر مچھلیاں ہوئیں خم قلاب میں کب مغل ہو باد کار آسیای آہ میں جای مرجم کی نہیں چاک لب و لالہ میں ہی اثر کچھ اور ہی خاکستر سیما میں</p>
<p>افعی کا کل ہوا عی نمود خط سی فیض</p>	

## تھاز مرد کا اثر اس سبز سیرین

ڈھانہ دل کا قصر بن سکتا ہے ایسا کہ نہیں	ہیہ عمارت وہی جہین خاک اوپر نہیں
ہی مجرب یاد ہو بھی علاج درد سر	کیا کرین تدبیر پاس اپنی کوئی تہ نہیں
عالم وحشت میں لطف موسم طفلی ملا	واسن حسنہ تو ہی گرد امن مادریت
ہی لب باخوش جانان شمیم آب حیات	زندگی کا تہہ دیونا کچھ بھی وہ نہیں
دن مری نظر و نہیں ہو جائی کیون شام عجب	پاس اپنی صبح سی محبوب سیرین نہیں
بین کل دماغ جدائی سرسی پاتک لغش پر	غم نہیں پہو لون کی مرقہ پر اگر نہیں
یا رسم اندام زبرین پوش ہمایہ میں ہی	فکر کیا جو پاس اپنی گنج سیم دوز نہیں
سرکشی جو اس قدر کرتی ہی پرواہی کتہہ	شمع محض کی لگی شاید کہیں ٹھوکر نہیں
خود بخود کیون ہو رہی ہیں آج ہوش اپنی ہر	دل اگر مائل تہا رخی لٹ مشکین نہیں
قتل اگر منظور ہی حیلہ حوالہ کیا ضرور	کام لوٹرگان سی پاس اپنی اگر خنجر نہیں

خلق کہتی ہی سوا دلوجہ فی الدارین آسی

فیض جو وابستہ گیسوی نہیں

آتا ہی کب وہ شوخ کیسی اُریب میں	ہیں سیکڑوں ہی مجھ سی پری جلی حب میں
وقت خرام آتی ہی آواز دردناک	گھنگرہ نہیں ہیں دل ہی تری پائز میں

دیوانہ کر دیا ہی رخ رشک باغ فی      آسیب کا اثر ہی زرخندان کی سیب میں

ہی بعد مرگ پستی طالع ہی فیض ساتھ

یارون فی مجھ کو دفن کیا ہی نشیب میں

خاکساری سی پہلا کیونکر نہو غبت میں  
گیسوئی کی ساتھ جب سی ہو گئی الفت میں  
اور کچھہ اصلاً نہیں ہی غم دم حلت میں  
زلت پچا نکا تصور زمرہ اپنی حق میں ہی  
ہو گیا پردل کو عشق شاہد آمو خصال  
دور رہتا ہی نہیں چاہہ دفن کا دوسری عشق  
رات دن رخسار گیسو گر ہی پیش نظر  
عشق روی یار میں آئی نہ خانہ گھر ہوا  
دور ہی ہو خانہ دل ہی کہیں ایسی عشق لبت  
سر کو لیتی ہیں کو ملی میں کہیں شمشاد کو  
دقت می نوشی تصور میں ہی ساقی کا دفن  
ہی سفر میں ہی خیال گیسو ہی چھپان یا

ایک دن ملتا ہی مٹی میں بہر صورت ہمیں  
سرگھجانی کی کہیں ملتی نہیں فرصت میں  
ہی ہی روزانہ مرنی کی تہی عادت میں  
سانپ بکر کا ٹی کھاتی ہی شب فرقت میں  
اپنی پرچہ پائیں سی پر ہونی لگی حشرت میں  
دیکھیں کب تک چمکانی ہی کنوین ہفت میں  
صبح محشر تک دکھائی نہ پھر شامت میں  
روز و شب گھیری ہو ہی ہنسی لگی حیرت میں  
کالی کو سون بہا گئی ہی دیکھ کر حشرت میں  
یا داتا ہی کوئی یار سہی قامت میں  
بادہ گلگون ہوا ہی سبب کا شربت میں  
اڑو داتا فطر ہی جاوہ غربت میں

سرسی ہوتا ہی نہیں ہی دور سودا عشق کا	سلسلہ میں لہائی کرنی پڑی سچت میں
کام می پینی سی رکھتی ہم ہی اسی ساتی لگے	غم کی کھانی سی کہیں ملتی نہیں صحت میں

فیض اُس شک گلستا نگو گلستا نجا شمع

بُیل شیراز کی کرنی پڑی سیت ہمیں

میں کو جبین بچا رتی ہیں	ہم گہر میں خراب اُتار تی ہیں
تن دیتی نہیں ہیں بار کم سن	نادان ہیں جان مارتی ہیں
باہر چاہے سی ہوتی ہیں لوگ	پوشاک جب آپ اُتار تی ہیں
سنگمہ ابروسی کوئی کیا ہو	منہ پر توار مارتی ہیں
صد با جاتی ہیں تن سنی ہیں	پہر آپ کھان سدھارتی ہیں
کوٹری پڑتی ہیں عاشقوں پر	گیسوج وہ سنوار تی ہیں
چٹری باندھی ہی پیر انہوں نے	کس کی گٹری اُتار تی ہیں
اس بجر کی ناخدا ہیں بی ہم	کس کو اُس پار اُتار تی ہیں
کس طرح بجائی جان کوئی	گولی خالی اُنکی مارتی ہیں
تغذیب کھان کدہ ہر تغسیم	ق گیشپ دن رات مارتی ہیں
سچ تو یوں ہی جانب وعظ	جوٹی شیخی بگھارتی ہیں

پایزب جو آپ آتارقی ہیں	جاتی ہیں کیسی گہر دبی پاؤں	
	امی فیض دہ بدھون نیک بدب توبہ توبہ پکار سنے، ہیں	
گر دکھا دو بہار دور دامن چاک اور ہر حسیب ہی اور دامن زاہد خشک یہی ہی ترو دامن تا تھو میں نہ جانی بہر دامن ہاتھ آئی ترا اگر دامن	نہ کروں آنسو و نشی ترو دامن اسی جنون موسم بھب آریا دور ہی چشم مست ساقی کا قتل میں قاتل احتیاط ہی شرط پانوں باہر رکھو گہر سنی	
	فیض قاتل سنی چین ہی اکدن لڑائی دامن سی باندہ کردامن	
رات دن کا جان کو بچ و محن اچھا نہیں تاڑ کا سا قد ہی کچھ سرو چین اچھا نہیں آپ فرماتی ہیں نینو کا کفن اچھا نہیں فرقت و لدا میں پت احرن اچھا نہیں سیج تو یوں ہی شگ اتنا ہی ہن اچھا نہیں	شوق روی عشق زلف پر شکن اچھا نہیں وہ سہی قد کس لمبی جاتا ہی بھر سیر باغ کیا غضب ہی حسرت دیدار کا کشتہ نہیں تیرے نگر کا ٹی کھاتا ہی مجھی ہر ایک شعر کس قدر وقت تک غم غنچ لب ہوتا ہی شگ	

<p>             کیونکہ دل مضطر کنوین اچھا نکتا پرتا ہی کون              اُسنی شکر کھائی امی فدا دتیری سانی              سلک دندان کی صفاسی جب کر مئی کی              بولہ لای سی پڑی پرتی پرتی تا ہون گنگ              فکر مرہم ہی عبت اک روز مرہم جائیں گی              مجھسی ہر ہر باتیں ہوتی ہو پڑی جب تب              حال ابلیس لعین ظاہر ناخیر سی ہی              جب مشبہ بہ وہ ٹھیرا اور مشبہ لفظ یا              تلخ اُس سی ندگی ہوتی ہی اس سی تلخ              بات جو کرتی ہو پتھر مارتی ہو ای تو              وہ پری غیرت ہی اب کرنی لگا ہی دلف              اک نہ اک دن زہری کہا نا پڑیگا آپ کو              عشق شیرین کا حقیقت میں چہری ہی شہد              چال کیا چلتی ہو اک بہو پچال کرتی ہو پیا           </p>	<p>             ہم تجھی کہتی نہ تھی عشق ذوقن اچھا نہیں              یہہ کہا جسی کہ وہ شیرین دہن اچھا نہیں              دو جواب صاف پر دندان شکن اچھا نہیں              اسقدر لپٹا ہوا ہی پیر ہن اچھا نہیں              حشر تک ہوتا کبھی زخم کہن اچھا نہیں              قبلہ و کعبہ ثقہ ہو با نکین اچھا نہیں              ناصح مشفق کلام ماومن اچھا نہیں              ہی خطا بولون جو میں مشک حق اچھا نہیں              اندرین ہی بہلا سیب ذوقن اچھا نہیں              ہی خدا شا پد بیہ انداز سخن اچھا نہیں              امی ل خود رفتہ بیہ دیوانہ پن اچھا نہیں              یاد رکھو عشق سبزل کن اچھا نہیں              کام جو کرتا ہی تو اسی کو کہن اچھا نہیں              سکھ بھلائی ہو کس پر پھر حلین اچھا نہیں           </p>
---	---

اک نہ اک ترکیب سی امی فیض کہہ نیکی وہ خیر

حائل کا اُسنی کہنا من و عن اچھا نہیں

ہم جو ساتھ اُنکی رہا کرتی ہیں	یار آوازی کس کرتی ہیں
خط جو ہم اُنکو لکھ کرتی ہیں	بی نقطہ لاکھوں سنا کرتی ہیں
رخ پر افشان وہ چنا کرتی ہیں	دن کو ہم تارسی گنا کرتی ہیں
جب تنگ اُنکی اوڑا کرتی ہیں	ہم ہوس ہی بڑا کرتی ہیں
زلف کو مشک کھا کرتی ہیں	عدداً یا خط کرتی ہیں
جب وہ تہی پٹی ہیں مجلس میں	سیکڑوں فتنی اُٹھا کرتی ہیں
لب جانخش کی بیمار جو ہیں	کب میحا کی دوا کرتی ہیں
ساغری ہیں نہیں ہیں انسان	منہ سی ہم اُنکی لگا کرتی ہیں
کہنچی بھڑا دنی تصور اُنکی	مجہوسی ناحق وہ کھنچا کرتی ہیں
انگہ سی انگہ ملائی ہیں وہ کب	انگہ سی جو حب کرتی ہیں
دیکھتا ہی نہیں کوئی اُن کو	سب کو وہ دیکھ لیا کرتی ہیں
آپ اوہر دیکھو دکھانا ہوں نہیں	مری انگہوں میں رہا کرتی ہیں
نہیں سنتی ہیں کلام آؤ	لاتین عزا کو جڑا کرتی ہیں

جو بلا میں عرب ہیں اسی فیض



کلمہ حسد آن کا پڑھا کرتی ہیں

<p>بہو کا سی جو آ بیٹھی ہیں کشتی فغانین          رہا کرتی ہیں پھروں عاشقوں کی بد گمانین          پسینہ پونچھ رہی الونخ و گیسو شکنین          خطا ہمسایہ کی بھینچتی تھی عرضی مطلب          تری انگلی کی جب سنتی ہیں نصی ہوش اڑتی ہیں          فراق یار میں آہ و فغان سی کام رہتا ہی          نہیں بیٹھی چہری سی کم سخن ہر ایک قاتل          روان کسو سنا تی ہو سمجھتا کون ہی معنی          بھار روی پر افشان مہمیر دکھلا دی          نظر آتی نہیں جاڑ میں ہی شالی قبلا دی          لکھا کرتا ہوں دن بہر صفت ان رین لبا بکی          ضعیفی فی کیا ڈر پوک سبکداسی تو ورنہ          انتہاری زیر پائی کی بنی نقشہ کی گڑتی ہیں</p>	<p>لگاتی ہیں رخ روشن سی اکثر آگ پھین          کیا کیا کیا نہو گا پیر و مرشد فی جو انہیں          ہزاروں ہو رہی ہیں غرق گوری کی پائین          زبان کاٹی گئی قاصد کی پیغام نہ بانیں          ہماری آنکھ لگاتی ہی چڑیا کی کھانہ میں          رہا کرتا ہوں پھروں محو دیوان فغانین          گل لاکھوں ہی کشتی میں تری شیریں سانچہ میں          بھاجاتا ہوں میں اپنی طبیعت کی روایں          گرین گی پھر نہ ذرہ ہم نامل جانفشانی          یہ کہ کیا قحط سال آئی انہی اس گرافٹی میں          ڈبو دیتا ہوں میں دیوان کو سونکی پائین          خدا کا خوف کس کافر کو تھا عہد انہیں          چلی کی ایک دن جوتی ہو ہزاروں مانہیں</p>
--	--

سجلی دیکھ کر کہتا ہوں دیکھ کوئی گاتا ہی

ترانی کی اسچ امی قسین سو جی لن ترینین

تنہا رنجی م میں نیچے اونچ جو جوتی جاتی ہیں  
 اندھیری منہ مری خوشید و گہر چنی جاتی ہیں  
 وہ سب کو دیکھتی ہیں کب کب سیکو نہ بتاتی ہیں  
 خطا شائینی سر ثابت تو کرو زلف مشکین کی  
 کیا کا نام کس لیتی نہیں ہیں دیر و کعبہ میں  
 ذرا سری گنڈ جانی تو دسی اک ہاتھ بہرانی  
 بہت بی خوف ہیں اللہ اکبر سب حرم والی  
 نظاری دور ہی سی خوب ہیں ان ماہر و نیکی  
 دل کلخوردہ عاشق کا جو لیلو ادنی پونی تم  
 ہو ہی وہ بن سوز کر جلوہ گر بازار میں جیسی  
 طلائی حسن الی ہی زیارت کی لئی آئی  
 کیا ہی مہنی رام اس تنکو اپنی دلکی مند میں  
 ذرا شری تو دو قرآن تم اتم سکالٹی فلک

زمین آسمان کی بیٹھی غلابی ملائی ہیں  
 گہر کیا جلد یہ کبخت گہڑا لی بجاتی ہیں  
 قسم اس غیب کی ہی الو پ سخن لگاتی ہیں  
 ابھی ہم اسکی مشکین باند بکر کوری لگاتی ہیں  
 تنہا رنجی لٹ سخی کی نام پر ہم مانگ لگاتی ہیں  
 تری تلوار کی پانین ہم غوطی لگاتی ہیں  
 خدا کی گہر میں ہی یہ لوگ صلوتیں سناتی ہیں  
 یہ تار یں فلک کی کب کی ہاتھ لگاتی ہیں  
 تو ہم ہی درم داغ دل سوزان جہناتی ہیں  
 جناب یوسف مصری و کان اپنی بڑا تی ہیں  
 موسیٰ پر یاد میری قبر پر سونا چڑھاتی ہیں  
 برہمن دیر میں بیٹھی ہوئی گھنٹا ہلاتی ہیں  
 وہ تفسیر نشا پور میں کیا کیا فیل لاتی ہیں

ذرا ہونی تو دو انکی خط و لب سی کہیں رستہ

## سیح و خضر کرامی فیض ہم رستہ بتاتی ہیں

<p> کھیتی ہیں خال رخ سی منہ دیکھ آرسی میں  آتی ہی یاد ہو کہو کعبہ میں چشم سیگون  شرکان خوشچکا پھر کہتی ہیں ہاتھ دہر کر  یوسف ہی اک نہیں کہہ کہتی ہیں سب حسین ہی  وامان کوہ کی ہی لٹی لٹی ہیں کیا کیا  برگشتہ طالبی پر یار بنیوں کہ ر دوں  نبی وجہ زر گر میں کرتی نہیں ہو باتیں  دیکھی اگر مہ فو حلقہ بگوشش ہوئی  عکس اپن دیکھتی ہی کہتی لگی حجب کے  جی گد گد اربا ہی کھیتی رویت ہو  رشار کو وہ ہو لی ہم آپ ہی کو ہو لی  صحف خون کی باتیں جٹا ہی سنئی  موبان فقر تری میں دیکھی جو اپنی چوٹی  کیا کام ہی صبا کا ستہرائی پھیرے </p>	<p> تیرا سا رنگ رخسار تل بھر نہیں کسی میں  پینی لگی ہیں می ہم ہر ہر کی زمری میں  پھیر دین لگی کس کی کچھ دم نہیں چھین  ہیں سب میں تیش آپ ہی اس تیر ہرین صید میں  ہی دست وحشت اپنا استاد ہست بل میں  نیکی میں جکی ہوں میں وہ ہیں میری بھین  کہنچو لگی اک نہ اک دم ہو کہنچو میں  وہ حسن ہی تہا رہی پا پوش کیانی میں  یہ کون ہیں کہاں سی آئی ہیں آرسی میں  کہوڑی اڑا رہی ہو کیا ہیچرا تھلی میں  یہ بھول چوک ب ہی ہر نوکی چوڑ میں  ہیں محاسن لئی ہم دیوان مصحفی میں  گہیرا کی بولی مارو کا لا ہی کھچلی میں  رہتی ہیں تنکی چستی مند ہاتھ لگی میں </p>
--	---

## عزل

کٹاری تک نہیں رکھتی کہاں تلوار رکھتی ہیں  
 نہ منوس پاس کہتی ہیں نہ غم غوار رکھتی ہیں  
 ضرور آنکھوں میں پیاری چاہی تحریر سرہ کی  
 بہر مجلس میں آئری ہاتھوں ہی مشاطہ لیتا ہوں  
 بہت بچا تو ان میں کس دوش سی پہاند کرادین  
 خیال خال وابر و دل سی کیونکر دور کہیں ہم  
 سمجھتی ہی نہیں عاشق کو چہر کی برابر ہی  
 جلا دین روئی کی گالی کی مانند آسمانوں کو  
 رخ و گیسو فی کیا پی پڑ بائی ہی خدا جانی  
 موری لیکن ہوا زایل نہ سودا خط و گیسو کا  
 اگر یوسف کہا تلکو کیا آہیں کیا نقصان  
 کبھی دم بہر تو اسی آئینہ رومورت بنا اٹکو  
 عمل کرتی نہیں جو تم کہہ آتو الزکوہ پر  
 چٹھائی پر نہیں اوسان اچھی جیو ٹون کی ہی

وہ اپنی عاشقوں کو جہان ولی سی بار رکھتی ہیں  
 کہلی رہتی ہیں آنکھیں حسرت دیدار رکھتی ہیں  
 گلی میں نیل کا گنڈہ سہی پیار رکھتی ہیں  
 اگر کچھ بیچ مجھے ہی بروی خمدار رکھتی ہیں  
 وہ چوگر و اپنی مشتاقوں کی اک دیوار رکھتی ہیں  
 سپاہی جو میں پاس اپنی تہوار رکھتی ہیں  
 بنان سنگل ضرور کا پندار رکھتی ہیں  
 مغان سینہ میں وہ ہم آہ آتشبار رکھتی ہیں  
 جو با ہم بغض نیکد کافر و دیندار رکھتی ہیں  
 حد میں ساتھ اپنی ہم ہی مور و مار رکھتی ہیں  
 عداوت ہمیں ناحق مردم بازار رکھتی ہیں  
 مرض سکتی کا تیری طالب دیدار رکھتی ہیں  
 بہت ہم آرزوی دولت دیدار رکھتی ہیں  
 سنی جب سی خبر وہ سان پر تلوار رکھتی ہیں

یہی گویا ہی میدان ہماری رد و بر آوین	ارادہ اور کچھہ دل میں اگر غیار کہتی ہیں
جنہیں اسی فنیض صاحب صلح کل بھی کہتی ہیں کہہ دوہ سچہ کہتی ہیں کہہ دو زمار کہتی ہیں	
<p>جب سی جناب عشق خضر اور سفر میں ہیں رہتی بلند دلست سب اپنی نظر میں ہیں ہم سیر بحر میں نہ کہیں سیر بر میں ہیں الیاس و خضر جن کی لہی بحر و بر میں ہیں جراگیا لپیٹ میں اُن کی وہ ہیں حسا اوصاف نامت کیا کریں اُس بحر جن کی جب سی وہ ساتھ ساتھ ہیں ہر ہر مقام میں اسی گردش نصیب وطن میں ہی روز و شب کیون جاؤں جاؤں کرتا ہوں بار بار انہیں بھی پہر اکو شوق آنکھہ لڑائی کا ہو گیا حیرت پرست جب سی رخ یار نی کیا پالا پڑا ہی جب سی کسی سرد مہری</p>	<p>دنیا کی ہیں نہ دین کی ہیں ہم آہر میں ہیں مصروف حبیبی بام کی وہ چڑھ اتر میں ہیں خشک و تر زمانہ سب اپنی نظر میں ہیں دنیا و جلوہ گروہ مری چشم تر میں ہیں کیا کیا بلا کی بیچ تمہاری کمر میں ہیں مہد با سفینہ غرق ہوئی اس بندہ میں ہیں نہکو وطن کی چین میسر سفر میں ہیں ہم مثل ریگ شیشہ ساعت سفر میں ہیں باقی ابھی دو چار منٹ دوپہر میں ہیں رضی نہی نہی کئی دہوار و در میں ہیں آہون پر ہم آئینہ کی شکل گہر میں ہیں تاشیرین ز مہریر کی آہ حسرت میں ہیں</p>

<p>             ہون محبوب سی حسن طلائ کی وصف میں              کچھ پوچھیں نہ خاک نشین کا حال ہے              دیکھیں تو لعل سنگ ہوا کسیر خاک ہو              کیا زرگری میں کرنی ہو باتیں قیب سی              بیل غزل سرائی مری آگ کی کیا کری              ہن واعطان شہر تہ بذب میں مبتلا              وحش و طیور میں ہن نہ غلمان و حویرین           </p>	<p>             اشعار میری ڈوبی ہوئی آب زر میں ہیں              اشادہ شکل نقش قدم رگندہ میں ہیں              کیا کیا کرا متین فقر کی نظر میں ہیں              سوراخ خستری کی ہماری جگر میں ہیں              انسان کی کمال کھان جا نور میں ہیں              گاہی رجا میں ہیں گنہگار و خطریں ہیں              جو جو کمال حق تی دینی ہر شہر میں ہیں           </p>
--	---

نامی پہ نامی یار کی آئی لگی ہن فیض  
 گہرین نہیں ہم اپنی مگر ڈاک گہرین ہن

<p>             میری مٹی صرف برنگی در دیوار میں              ہو گیا ہی کچھ خلل پیدا دماغ یار میں              زلزلہ پیدا ہون یارب مکان یار میں              جھوٹی جگر پڑ رہی ہیں کافر و تیار میں              کس لہی جاتا ہی اسی سفاک تو گلزار میں              ہو گیا ہی سو کہہ کر کائناتن لاغر مرا           </p>	<p>             راج در آس میں ان روز و نواح یار میں              در پہ جا بیٹھا تو چنوا یا مجھی دیوار میں              سیکڑوں مضطر گڑھی میں پایہ دیوار میں              توڑتی ساجھی کی ہانڈی ایک دن بازار میں              پہول پہل دو نویں میں تیری سپر تلوار میں              پڑ گیا جس دن سی چہا لایار کی تلوار میں           </p>
---	---

<p>             بوسہ ابرو کی چپسانہ میں سر دیتی ہیں یا              گر کف پامین نہوتی میری جیالون کی سبیل              بہر کی ٹہنڈی آہ بالین سی اٹھا کہکریسج              جب ہوسوج کٹ پڑنہ دھو کی آئی سیر کو              امتحان ابرو ن سی گرا شاہ رہی کرو              جانکھتا ہی کہی گروالہ قاسمست جبار              ترش دھبہ سی جوا سی شیرین دہن ہو جام              غیر ہاتھون ہاتھ لو میں حسن کی دولت جنو              ہین تو کم سن پر کسی کی ہاتھ لگتی ہیں              یہ صفائی دل کی آئینہ میں پیدا ہو گئی              سرخ و ہوتا ہون سب کرنی لگین گی مان پا              پاس اشرف اسکی پہر کوئی پہننے کا نہیں           </p>	<p>             تیر ہی تلوار کا باز شہسریار میں              تشنگی سی کانٹی پڑ جاتی زبان خاتون              ہی دم آخر نہیں دم دو کچھ ہمار میں              ہو گئی سورج بھی کی پہل سب گلزار میں              اسی میان تیر میں ہی تلوار کی ہم دہان              کرتی ہیں تعظیم لمبی سرو ہر گلزار میں              کیون نہ بٹ جاسی مٹھائی خانہ اغیار میں              کچھ داحصہ نہیں ہی دولت دیدار میں              آپ کو لیجا کی دہ چچ آئین گی بازار میں              آپ کو ہم دیکھ لیتی ہیں درو دیوار میں              دیکھی بندہ کو بیٹرا وہ جو ہی تلوار میں              گریہی تون تان رہی چند سی زبان یار میں           </p>
--	--

جب کلان ہیں سی کرو کہی نظر آئی نہ فیض

ہاں مگر اک موسی دہی ہی میان یار میں

پھر تا ہی بنکی اوکھی وہ داو گہا میں      ایک روز موت ہی مری قاتل کی ہاتھ میں

<p>ہیں داو گھات سیکڑوں ایک ایک تہین          ہوتا ہوں گلخفا اُسی خفا ہوں کہ خوش ہیں          بی عیبات اُس گل شیریں دہن کی ہی          لکھتا ہوں گوری گوری حسنین کی صورت میں          بند کرتو فکر شراب و کباب کی          ویرہہ جہانگ تا نک سی گشتوں نہیں ہیں          مجنڈر میں اپنی دھونڈا اسی اسی برہمن بجا</p>	<p>متا نہیں ہی پانچ کوی شش جہاتیں          کرتی ہیں چھیند مجھ سے وہ اب بات تہین          لا کہوں ہی شاخ شانی ہیں شاخ نباتیں          ہو جائیگی سفید سیا ہی دوات میں          اسی شیخ کچھ مرہ نہیں صوم و صلوات میں          پہر آج چھید کس فی کئی ہیں قات میں          جز رام نام کچھ نہیں رام سات میں</p>
--	---

<p>مرتا ہوں فیض حرمین جتا ہوں صل میں          ہی خسیا مجھ کو حیات و مات میں</p>	<p>ابن علیؑ فرما رہا ہے          ابی ادینؑ فرما رہا ہے</p>
---	--

<p>عاشق چہرہ جانان ہون میں          محو یاد رخ جانان ہون میں          کالی کو سون پہ گئی صبح وطن          گرد رہتی ہیں پریزا د مری          بد و خلقت سی ہی حشت ہمرہ          کام جمعیت خاطر سی نہیں</p>	<p>بند احمد مسلمان ہون میں          بخدا حافظ قرآن ہون میں          ظلمت شام غریبان ہون میں          وقت کا اپنی سلیمان ہون میں          شکل گل چاک گریبان ہون میں          ایسا زلف پریشان ہون میں</p>
--	---



<p>کب تک تو نہ سحر ہوگا  کبھی رونا ہوں کبھی ہنستا ہوں  کون پامال مجھی کرتا ہی  مکرونگا کجند اسجد تمہیں  دہن یا رکے جب سی دہن ہی  شخص اور عکس کو پہچانوں کیا  جب سی ہوں تو مکرونگا والہ  طوطی ہند کا ہی نا طبقہ بند</p>	<p>اسی پریزا در پر نچوان ہوں  چشم گرین لب خندان ہوں  سبزہ عارض جانان ہوں  اسی تو مرد سلمان ہوں  غنچہ سان سر گرینان ہوں  صورت آئینہ حیران ہوں  نظر خلق سی پنهان ہوں  اس چمن میں خوش الحان ہوں</p>
<p>حکمو بواکنہ وہ دیکھی اسی فیض  مردم عین ہوں انسان ہوں</p>	
<p>مریہ منع ہوں مجھی کیٹ کم سی کام نہیں  کلام ہی تو وجود و عدم کی باب ہیں ہی  ہمیں اشارہ چشم مبتلائی مطلب ہی  دسون مقولہ سی بہر ہی یہ مقولہ حسن  دہن کاراز نہ پوچھو نگا فخر رازی سی</p>	<p>مرا کلام ہی یہ فلسفی کلام نہیں  الکبات میں اسلام مجھی کلام نہیں  ابوعلی کی اشارات سی ہی کام نہیں  مقام عشق سی بالا کوئی مقام نہیں  وہ مقتدی نہیں میرا کوئی امام نہیں</p>

مطالعہ میں ہی تجرید کی جو عاشق وضع  
 وہاں تنگ پہنچی ہیں ہستیاں حکما  
 وہ کیا بیان کرین کی نسبتاً تصدیق  
 ہم اپنی قوت پہ برہان سلمی لاتے  
 ہی جزو لا تجزئی تمہاری آگی دہن  
 اشاری آنکھوں سی کرتی ہیں ثابت و سیا  
 گواہ ہیں وہ دعویٰ کی حسب آفاقی  
 بیان کسی کر بن خط جام کی تشریح  
 وہ ہنس کی کہتی ہیں کبک درسی چلتی ہی  
 ہر ایک نوع سی ہی فوق حسن کا تہ  
 فروغ داغ چکر شمس باز غمکین  
 رکھی مسلم ارسطود لایل سلم  
 ہی انقلاب سی کون فساد کی پیدا  
 کرین نہ بحث عقول و نفوس اشرافین  
 مباحثہ سی ہی کیب افضل و نفعال کی کام

زبان پہ کلی و جزئی کا اُسکی نام نہیں  
 یہ نقطہ قابل تقسیم و انقسام نہیں  
 جنہیں تصور سافج میں دخل تام نہیں  
 مگر وہ شوخ مہندس مسند ارباب نہیں  
 ہمیں تو اسکی تجزی میں کچھ بلام نہیں  
 بند بام سی انکی فنک کا بام نہیں  
 بیاض صبح ہی انکی چڑھیں شام نہیں  
 ہماری سیکدہ میں مولوسی جام نہیں  
 یہ خاصہ نہیں قطعی عوض و عام نہیں  
 وہ خاص ہی نہیں جو خاص تحت عام نہیں  
 خلافت اسمین نہیں ہی کچھ انتہا نہیں  
 ہمیں خیال رخ و زلف بام شام نہیں  
 قیام دہر کو اک حال پر دوام نہیں  
 ہمیں جو اہر و اعراض سی تو کام نہیں  
 مقام وصل ہی یہ بحث کا مست نام نہیں

مسائل حکمیہ کا بورہا ہی قدح کلام آپ کا معقول ہی مگر ایسی قضی	ہنوز سدرہ پڑھی یا رنی تمام نہیں سمجھ لی ہر کوی شاعر یہ وہ کلام نہیں
	مشاعرہ کی موافق ہی ہنوز لڑنا حضور آپ کو کیا خاطر عوام نہیں
درخان ہی خلعت کا یہ مقام نہیں کلام لا من سی الامن کچھ کلام نہیں کلام کس سی کرسی بندہ ہو مقصور و محنت و کہا و مصحف رخ تیغ کھینچتی کیون ہو جنا ب قبیلہ و کعبہ یہ مرثیہ سنیتی شبیبہ قامت موزون سی ہی سہی لکین خلال دوا سی مکپہ دیا تھا کل جس فی سوار کی وہ رہی خست یارین کی لکیر عجب جناب ثواب و خطا کی فکر میں ہیں کر کا قتل جہان کب تک اسی فلک لبر طلب کروں دیت اسی بی نیاز میں کس سی	پسین کی اوک سی می غم نہیں جو جام نہیں خدا سی کام ہی ہم کو تین سی کام نہیں سوا جناب کی یہاں کوئی ہم کلام نہیں مہ رجب ہی یہ ابرو مہ صیام نہیں دو چار دن سی انہوں فی لیا سلام نہیں تری لگت نہیں شمشاد میں حرام نہیں شریک گنجفہ میں آج یہ غلام نہیں سمت دے مروان کی لٹی لگا نہیں یہ شعر ہیں مری منطق نہیں کلام نہیں دیا رہندہ ہی یہ کچھ سوا و شام نہیں قتیل ہوں مجھی قاتل کا یا و نام نہیں

<p>شراب پینی سی کیون منع کرتی ہو چکو          درخان سی جو بیت الاحرام کو جاؤن</p>	<p>ق جناب رند ہون میں اتقاسی کا نہیں          خطیب شہر نہیں میں کوئی امام نہیں</p>
<p>کلام انکی کمر میں ہی لا کلام فی فیض          وہاں تنگ میں انکی معی کلام نہیں</p>	
<p>کوہن کی وضع پر آوارہ کہسار و نین ہیں          مشکین باندہ کوٹھی مارو نکو جو چاہو کرو          بی جہت شیخ و برہن کیون کبھی رہی لگی          رستی والوں سی اگر آنکھیں راتی وہ نہیں          منقطع کیونکر نہ ہو جاسی مہی عاشقان          اگر کہیں بہتی کنہیا کی خفا ہرگز ہو          اسی توجہ ہرگز خدا لگتی نہیں کہتا کوئی          کیا سر ہر تیغ ابرو کو نہیں اوسان کچھ          کون کہتا ہی خبر انکو نہیں اسی نامہ بر          کیون گل کہا کہا کی سینہ کو بے تین رنگ باغ          کیا پان تھی کرین منسی جزو اختیا</p>	<p>ہم لب پر شور شیریں کی نکو زار و نین ہیں          قیدی زلف مسلسل میں گرفتار و نین ہیں          عاشق اپنی ہم ہیں کافر پیش وینار و نین ہیں          سیکڑوں رخی پڑی کیون انکی یار و نین ہیں          آپ مستی زمانی کی طرح دار و نین ہیں          پر تھی سب جانتی ہی آپ تار و نین ہیں          مفلسوں میں ہم ہیں شہر آپ ردار و نین ہیں          جوہر اسکی خجرون میں ہیں نہ تلواریں ہیں          پرچی لکھی اپنی رسوائی کی اخبار و نین ہیں          اسی نسیم اک غچہ لب کی ہم ہوا دار و نین ہیں          ہم نہ مجبور و نین ہیں قبلہ نہ بخار و نین ہیں</p>

<p> ہستی ہی کہتی ہیں کیکہ لگی افشان کی ہیں  جب ہی حشت ان سیہ چون کی دنگ سیہ ہی  ہی خدای بی نیاز سی برہن اسکا گواہ  ابرؤن کی گرد افشان یار مہوش فی حنی  گہرین ذکر انکا ہوا تو کفر کیا اسمین ہوا  اُس شہ لولاک کی ہم نعت کس منہ سی کرین  آپ ہی آتی نظرین دیکھتی ہیں جس طرح  امی سکندریال آئینہ نمین آتی ہیں کھان  باغبان بی رحم ہی کرتا ہی کون اپنا علاج </p>	<p> نا تو نمین ہیں ہیہ جلوی اور نہ سیار نمین ہیں  چو کڑی بھولی ہوی ہزنو کی ہم وار نمین ہیں  ہم ازل سی ان تو کی ناز بردار نمین ہیں  دو ہلال عید با ہم جلوہ گر تار نمین ہیں  تذکر سی خال و خط و گیسو کی سرکار نمین ہیں  حضرت روح القدس جس شہ کی گاہ نمین ہیں  نصب آئینی ہماری گہر کی دیوار نمین ہیں  موسیٰ مرگان عکس افکن انکی خسار نمین ہیں  امی سیجا ہم ہی نرگس ارہ پار نمین ہیں </p>
---	---

کشف کیونکر ہو بجای مال فرشتہ شریک

فیض ابراہیم کی ہم کفش بردار نمین ہیں

<p> شوق حیرانی پریشانی نہیں  صورت اسکی تہی پہاڑی نہیں  اس کو نمین مین بوند بہاڑی نہیں  امی خضر عمر اپنی طولانی نہیں </p>	<p> زلزلہ رخ سی عشق اسی جانی نہیں  تھا وہی ہر ہیس مین ہر چہ نہیں  چھو بکھی چاہ دقن سی کس طرح  کیا نمین افسانہ زلف دراز </p>
--	---

زرق برق افشائے نور ہیں جوی  
 روز اول سی ہی ہم کہتی ہیں  
 پوچھتی ترکیب عشق و حسن کی  
 ناتوان عشق پس پی کی طرح  
 اپنی رب کی قدر کیا جانے گا وہ  
 کب لگ اسی مہ خیال غالش  
 اک پری کی ذکر میں ہیں مجھ  
 کیا سنائیں تمکو حال مرثوت  
 کہہ نہیں سکتا ہوں اسی آئینہ  
 آپ ہی فرمائی پھر کون ہی  
 جب سی ہوں نو کرت لگاؤں  
 کھائی منہ کی منجھون کی دین  
 تم جو دل لیتی ہو پھر دیتی ہیں  
 جس قدر پوشیدہ ہی ستر کمر  
 جب سچی مجھ کو نیا زائے کے ساتھ

کو کب ایسا کوئی نورانی نہیں  
 تو ہی لاثانی تراثانی نہیں  
 مدرسہ میں شیخ جرجانی نہیں  
 منہ پر آیا اب ملک پانی نہیں  
 قدر جس فی نفس کی جانی نہیں  
 کیا کوئی ستیارتہ غلامانی نہیں  
 فکر تبیح سلیمانی نہیں  
 ہمکو علم خط پیشانی نہیں  
 کونسا دن ہی جو حیرانی نہیں  
 کفر و دین کا عشق اگر باقی نہیں  
 کچھ مجھی پاس سلسلانی نہیں  
 بات ناصح فی مری مانانی نہیں  
 عین دانانی ہی نادانی نہیں  
 کوئی ایسا راز نہانی نہیں  
 ایک ہی نذر خدا مانانی نہیں

<p>شیخ صاحب جب گیا دسی نفاق          صاف رکھنا دل کو آئینہ کی شکل          صلح کل کو جب سے ہم نہیں پہنچتے          جاننا ہی ہر کھان و خور دی          بحث ہر مجلس میں کرنی سکی تھ</p>	<p>ق دین میں ہر درجہ حیرانی نہیں          کیا یہ آئین مسلمان نہیں          کوئی اپنا دشمن جانی نہیں          ق تم کو کہتی ہو ہم ایڑی نہیں          کہتی کب ہی گرسنہ دہنی</p>
<p>وصل روحانی تو ہی قریض ان کی تھا          غم نہیں کرو مسل جہانی نہیں</p>	
<p>عشق ابرویں کر کی پٹھی ہیں          بی نقاب آئیں نہ محفل میں          شام کو جاتی ہیں کہیں نہ کہیں          نہیں پکڑا گیا ہی دزد حنا          پانوں پہلا کی لٹو شوق سی ہم          غیب کی سیر دیکھتی ہیں جسم          گہر میں قاتل کی جانہیں سکتی          رعب اسکا یہ ہی کہ نامہ رسا</p>	<p>سرتہ تیغ و ہر کی پٹھی ہیں          لوگ اوہڑاؤ ہر کی پٹھی ہیں          صبح سے وہ نکھر کی پٹھی ہیں          ہاتھ ہم دلپہ و ہر کی پٹھی ہیں          فرق سے ہاتھ ہر کی پٹھی ہیں          پاس اک موکر کی پٹھی ہیں          ق خط لٹی پاس در کی پٹھی ہیں          پس دیوار ڈر کی پٹھی ہیں</p>

سکڑون نامی یارنی بھیجی ق	سبکو ہم جمع کر کے بیٹھی ہیں صحن میں ڈاک گہر کی بیٹھی ہیں
بولتی چالتی نہیں ہیں وہ فیض گہنگیان سنہ میں بہر کی بیٹھی ہیں	
جب ہم انکی اداسی لڑتی ہیں جب سی گیسو کی چمکین ہیں ہم نہیں جاتی ہیں کفر و بیکی توین کشمکش ہی کھین لاف کی تھہ گیسو خمار و پیر نہ آئی دو وحشی زلف ہیں وہ زور آور عشق میں ہم بہ بدعواس ہوئی غل ہی زندان میں لاف کئی مرض عشق عین صحت ہی ہم ہیں پگانی پوچھتا ہی کون پاؤں جیسی جنون فی پیداوائی	جانتی ہیں قصاسی لڑتی ہیں رات بہر کا لکاسی لڑتی ہیں ہم صواب و خطاسی لڑتی ہیں غار میں اڑوہاسی لڑتی ہیں ہندو اہل صفاسی لڑتی ہیں آسمان خطاسی لڑتی ہیں بیٹھی بیٹھی ہو اسی لڑتی ہیں اپنی زنجیر پاسی لڑتی ہیں ہم دو آس شفافسی لڑتی ہیں وہ ہر اک آشناسی لڑتی ہیں ہاتھ اپنی قباسی لڑتی ہیں



<p>موت آتی نہیں شب فرقت ہیں جو قابل وجود مطلق کی صلح کل ہی ہر ایک جزو کی</p>	<p>کشتیان ہم قناسی لڑتی ہیں ق کب وہ ماوشامسی لڑتی ہیں ہم کھان ماسواسی لڑتی ہیں</p>
<p>بندہ امی فضیض کس حراب میں ہی پیہ وہ بت ہیں خداسی لڑتی ہیں</p>	
<p>جو کچھ ہوں کہ جوں بیجا ہوں اپنی ہی جو گرد گہو سنا ہوں کیا تمسی کروں بیان کیا ہوں ہر شام و صبح گہل رہا ہوں ہوتی ہی بسر جو چھپیں سر کر تا حرکت نہیں مکان سی زمزم نہ پیا کبھی بحر می موقوف نہیں ہی آپ پر ہی ہر ایک سپر لیا ہی دشمن معلوم نہیں ہی مجھ کو اب تک</p>	<p>آئینہ حق نما بسا ہوں افسان تو نہیں ہوں کیا ہوں مرآت منعات و ذائقا ہوں عاشق تو نہیں مگر دوا ہوں سنبل ہوں کہ گیسو می ڈا ہوں ہوں قطب مگر چپا ہوں وہ بادہ کشون میں پارسا ہوں ہوتا ہی عدو جسی میں چاہوں کیا زلف کراں کی میں سلوا ہوں میں کون ہوں اغیر نہ کیا ہوں</p>

<p>ہو خلق کو شور و شر کا دم مطلب ہی نہیں خلتی جھکو گسیو کا ہوا ہی جیب سی سودا دیتا ہی مرا کریم جھبکو</p>	<p>ای در و گرا گر کرا ہون میں نقش و نگار بور یا ہون کالی کو سون پہ جا رہا ہون جو چیز میں اُس ہی مانگتا ہون</p>
<p>اس آئینہ خانہ میں جہان کی میں انگو فیض دیکھتا ہون</p>	
<p>انگی خسا پہ کا جل کی جو ہیں تل و تل قتل کی میری گواہی تری آنکھیں کیا دین یا رخسارِ فانی جس روز پڑھی بسم ایک کی منہ پہ نہیں ناک نظر کر تو بھی رکھ حفاظت ہی نہیں سینہ میں بیان عزیز حق پہ تھی دامن و فدا مگر حسن یہ ہی مہر و مہ کو نہیں گر کو چہ جان کی تلاش خون ناحق نہیں اچھا ہی سادھی اونکو روبر و چکی ہی ناقص و کامل پیاری</p>	<p>نظر آتی ہیں مجھی خلق کی قاتل و دونوں مست و مخمور ہیں یہ شاہد عادل و دونوں بندِ احمد دل و جان ہوئی سبیل و دونوں مہر و مہ کیا ہون تری رخ کی مقابل و دونوں نذرِ محبوب کرونگا جگر و دل و دونوں ہو گئی محکمہ عشق میں باطل و دونوں روز و شب کرتی ہیں کیوں قطعِ مائل و دونوں تری ابرو میں مری قتل پہ مائل و دونوں تری خسا رہن وہ حسن میں کامل و دونوں</p>

نیک و بد کی ہنسن کچھ عشق کو اسی باتیں	تجھ پہ جی دیتی ہیں اثرات دارا زل دونوں
کب سید دیو شب ہجر کا ہی خوف مجھی	خال و گسیو میں تری ہند میں چل دونوں
غیر کی واسطی جان بخش تری لب پہ مگر	دنیا کی اک روز مجھی نہ ہر ہلاہل دونوں
گھر ترا خلد ہی جانی مجھی دینے کی نہیں	سگ و دربان تری اسی جو شامل دونوں
جب سی ہون عاشق خسار ہی قامت میں	مری دشمن ہیں قمار سی دغا دل دونوں
طوق منت کا ابھی سلسلہ باقی ہی وہاں	چاہیسی میری لئی طوق و سلاسل دونوں
ہم تو اُنکلی نہ چھو دین تیری ہی ہی انصاف	غیر کی ہاتھ ہون گردن میں چائل دونوں
دیرو کعبہ میں ہیں برسوں ہی سی لیکر لبت	آپ سی برہمن و شیخ ہیں غافل دونوں
پشت خارا آپ فی کیوں مول لیا پھر میری	دل جگر ناخن حسرت سی گئی چل دونوں
دق اب انکو نکرا سی لیلی شیرین حرکات	قیس و فرہاد ہیں بیمار دق و دل دونوں
پاؤں پڑتا ہوں کہیں چھوڑ ہی و منہ نہ نقاب	شمع و پروانہ گئی بل سر محسن دونوں
جب مٹی ہاں نہ ہوں کی لگی پر زمی ہونی	ہمسی موقوف ہو سی رسل و رسائل دونوں

غیر سی وہ نہ ملین مجھ سے ہی کہیں خلاص  
فیض آسان نہیں یہ کام ہیں مشکل دونوں

ایک ہی چیز ہیں مشغول ہی شاغل دونوں	دیکھ لین آئینہ کو کہہ کی مقابل دونوں
------------------------------------	--------------------------------------

ذکر مشغول بخود شیخ و برہنہ سی نگر	سنگ اور خشت میں تہی بہت شاغل دونوں
حشر تک حل نہوں ارباب ظواہر سی کہی	حیر اور قدر کی ہن سہہ مشکل دونوں
گھر نہیں ایسی خدائی میں یا نہیں میں ارہ	مری آنکھیں ہن تری رہنی کی قابل دونوں
جب سی ہن میں اس سیر گہ کثرت کی	آپ کو سہول گئی غافل و عاقل دونوں
کس طرح خاتمہ مومن و کافر بخیر	راہ حق چھوڑ چلی ہن رہ باطل دونوں
دولت دید نہو پاس تو کیا اس حصول	دین و دنیا ہی ہوں بالفرض حاصل دونوں

کام فرمانہ کہی بی ادبی کو اسی فیض	منظہرات ہن یہ ناقص کامل دونوں
-----------------------------------	-------------------------------

شخص اور عکس ہن یہ ظاہر و باطن دونوں	کیون جب گرتی ہن بیدا کافر و مومن دونوں
دیکھ لی دیدہ حق میں سی اگر شک ہی تجھی	عین ہن غیر نہیں واجب و ممکن دونوں
اگر گئی آنکھ کسی اہل نظر سی جس دن	آپ ہم ایک ہی ہن پر تو اسٹی دن دونوں
مجھے ہی بخشین نہ مفسر نہ محدث ہرگز	بخدا سمجھیں اگر مطلب احسن و دونوں

کس کو چوڑا کہوں اسی فیض کہوں کس کو بڑا	کفر و دین ہن مری دانست میں ہن دونوں
--	-------------------------------------

نفع آہ و اشک سی کیا ہو مری آزار کو	ہی مضرت آب و ہوا اس شہر کی چار کو
------------------------------------	-----------------------------------

چشم قاتل فی کیا مسوم جان زار کو  
 ہی مسادی اپنی بیان پست بندہ روزگار  
 موجب آزار ہی آہن و لون کی پیری  
 حلقہ کا کل سی باہر پاؤں رکھ سکتا نہیں  
 اگر علاج روزن دل تازہ افتاب جوی راز  
 کچھ نہ پوچھو مجھ سے حال موی شکر گان سفید  
 بیچ قیمت کا ہوا زایل نہ بعد مرگ بھی  
 نیل کی دہاگی سی باندھی شپہ کی مینی پر  
 چال وہ حیوان کی پہ چال ہی انسان کی  
 کوچہ خوشخوار میں جاتی جوی لگت ہیڑ  
 بدلی گنبد کی مری تربت پہ ہنابی بنی  
 کب تلک لیتی رہو گی ان قیدیوں خلال  
 یاداک زر گر سپر آیا دم گر یہ بھی  
 تو فی جب تلوار کھینچی ہو گئی تشخیر خلق  
 جس سی تو فی بات کی ٹپہ پنی لگا کلمہ ترا

مار ڈالا مرد م پمار فی چار کو  
 کر دیا ہوار جہنی راہ ناہوار کو  
 نقشہ لب پیکان رکھتا ہی لب سوار کو  
 دل فی خلوت خانہ سمجھا ہی وہاں ملہ کو  
 ہی مناسب بند کرنا خستہ دیوار کو  
 اپنی آنکھوں پر رکھا مین فی کفن کی تار کو  
 باندھتی ہیں ہنشنیں سری مری شا کو  
 دیکھ کر شانہ مین ابھارتا زلف یار کو  
 کبک کی رفتار کب پہنچی تری تار کو  
 شہید کا سمجھا ہون فیدہ روزن دیوار کو  
 مریلا ہون دیکھ کر محبوب مہ رضا کو  
 کر دیا کاشش فی تنکا میری جسم زار کو  
 تار مین سونیکا سمجھا آنسوؤں کی تار کو  
 اس لمی ہم کہتی ہیں سفی تری تلوار کو  
 معجزہ کہتی ہی خلق اللہ تری گشت کو

کب ہن کی جھن میں گھڑوں گم مار کر تارہن  
دیکھتا رہتا ہوں پہرین غیب کی اسرار کو

رونق ابرو ہوی زایل نمود خط سی فیض  
رفتہ رفتہ کہا گیا ہی مورچہ ملو اکرا

کیون نہ وہ غنچہ دہن ٹھلا سی پائیں اچھا کو  
دو کہتی ہیں ماکس و کس خال دیار کو  
زہر مہری ہو رہی ہیں قل کی ٹھیلی تیرین  
ساکنان معصومیت کی خریداری کریں  
آتش خسار پر آغاز سبزہ چکا  
سوڑہ جن اسی پری پڑہ پڑہ کی مین تارہن  
خطا میں حال خود فراموشی کا مضمون ہی قم  
ہی بونیز ذکر حق کا دل میں ہی فکر تان  
مشک سارا اسمین اور ہر ملا مل اسمین ہی  
ہاتھ اٹھا کر دوبروی بیت عاقرتی ہیں لگ  
بو سگاہ عاشقان ہی بکعبہ کی قسم  
شیوہ استادگی مہنی سکھایا ہی مہی

گل کی پیدوسین جگہ وی خدی انی خار کو  
کر دیا کا فراسی بندونی ہر ویدار کو  
یاد کرتا ہوں بحد میں چشم زلف یار کو  
یار کی پاپوش ہی جاتی نہیں بازار کو  
آج کل بجلی جلا دیتی ہی ریحان نار کو  
چھوڑتا دن بہر نہیں سایہ تری دیوار کو  
بہول جامی کیون نہ قاصد کو چہ دلدار کو  
رکھتی ہیں پوشیدہ ہم تسبیح میں زنا کو  
زلف کی حلقہ سی کیا نسبت وہاں مار کو  
سمجھی ہیں طاق عبادت ابروی خدا کو  
سنگ اسو کو مہنی سنگ آستان یار کو  
خاک رسی یاد تہی کب سایہ دیوار کو

باز آفت کا سودا ہی کیا تو نیکو کو دھوکہ پرکھو	باندو دوسری مری تم نقش پای یار کو
دور چشم مست ساقی کم نہیں اعجازی	معتسب بھی دھونڈتی ہیں خانہ خمار کو
رہتی ہی پیش نظر برہان تصدیق عدم	جب سی بکتا ہوں تصور میں ہاں یار کو
وجہ کاوش کچھ ہی سیری ساتھ اسی ہونڈ	دشمنوں فی خار سمجھا مری جسم زار کو
گرد میری ڈھیر کی تیاراک جالی ہی ہو	گور میں جاتا ہوں لیکر حسرت ویدار کو

منسخہ اکسیر عظم فیض ہر شہر ہری  
آب زری لوگ لکھتی ہیں مری اشعار کو

شکل گو ترک فلک پہنکی ہی یہاں ہاں مجھ کو	قد خم گشتہ ہوا شیب میں چوگان مجھ کو
بھڑک لائیں نہ خاطر میں جو سیواں مجھ کو	ہیں جوانان سمجھتی ہیں وہ انسان مجھ کو
آب ہو جاسی نہ کیوں دیکھ کی نیاں مجھ کو	دی ہی اللہ فی چشم گہرا نشان مجھ کو
کیا کروں اس دہن تنگ کی اوصاف بیاں	بات کرنی نہیں دیتی ہیں سخیان مجھ کو
زہر کا دانت ہی لگھی کا ہر اک دندانہ	سانپ آتا ہی نظر گیسوی پچاں مجھ کو
کچھ نہ کہہ تمکو پڑ لایا ہی سب لوگوں فی	اندون خط جو لکھا کرتی ہو گنجان مجھ کو
دی ہی جان میں فی خط و لب کی تصویر چین	خضر و قنائیں لب چشمہ حیاں مجھ کو
انکھہ لڑتی ہی مرا طایر دل صید ہوا	چنگل باز ہوا چنبہ ترکان مجھ کو

سبز گور پہ پوتا ہی گمان طوبی کا  
 یہ مہینی میں ہوں آفاق میں انگشت نما  
 ونگو حشت فی لیا اوسنی جہنی پوشاک  
 زکب دوش مباح خاک ہوی ہی پس مرگ  
 اقمی زلف تصور میں جب آجاتا ہی  
 کوئی خطا نہ سر سبز ہو میری آگی  
 ونگی داغونہ گمان چشم نکیر کی جا  
 کفر و دین کی ہو آبی میں روان کشتی عمر  
 میں ہی مرا خون ابھی یوسف مصر کی طرح

یاد آتا ہی محد میں قد جانان مجھ کو  
 ہی بشکل نہ نوس کرب نان مجھ کو  
 حلقہ طوق ہوا حلقہ دامان مجھ کو  
 زلیست میں تہی ہوس تخت سلیمان مجھ کو  
 کاٹی کھاتا ہی مرا کلبہ اخراں مجھ کو  
 خط عارض سی ہی مشق خط ریحان مجھ کو  
 کم نہیں گور کی شب سی شب حیران مجھ کو  
 ناخدا جانتی ہیں گبر دمسلمان مجھ کو  
 وہ سونگھا دیوین اگر سب زرخندان مجھ کو

حامل وحی ہی امی فیض رسول جان  
 خط محبوب ہوا ہی خط قرآن مجھ کو

بہول جائیگا جو وہ رشک گلستان مجھ کو  
 چاہتا جب سی ہی اسکا سنگ دریاں مجھ کو  
 اک سر موہنیں فکر سروسا مان مجھ کو  
 عارضی میں تب نفرت کی پہکا جاتا ہوں

بوستان یاد ہی گی نہ گلستان مجھ کو  
 دیکھ کر ہاگتی ہیں شیرستان مجھ کو  
 کرویا زلف پریشان فی پریشان مجھ کو  
 جب سی آیا ہی نظر عارض جانان مجھ کو



مصحف رخ کی تلاوت میں شب و روز محج	لہ الحمد بہت ضبط ہی قرآن مجھ کو
اثر عشق کمر دل میں ہو اہی پیدا	چشم عالم سی کیا ضعف فی نہان مجھ کو
حکم انبیا رکود امن کی اٹھانیکا ندو	مارٹوالیگا گلا گھونٹ گریان مجھ کو
نظر آتی ہیں توحش میں برابر دن رات	برج میزان ہوا خانہ زندان مجھ کو
خال ہندو کی پرستش میں ہا کرنا ہوں	پاس آئی نہیں دیتی ہیں سلمان مجھ کو
جگگاتا ہی ہر اک داغ جگر زیر کفن	محرم شہر ہی چراغ تہ دامان مجھ کو
مردنی چاگنی صورت پہ بری صورتی	ہی شب گوری بد تر شب ہجران مجھ کو
گومی بازی نظراتا ہی سر شورید	خیم شمشیر ہی تیرا خم چوگان مجھ کو
شکرامی قاتل پر حسم جو تو پہنچا	بمشکل نزع بہت ہو گئی آسان مجھ کو
گرد و پیش اپنی پریزا دہن کیسی کیسی	ہو گیا داغ جگر مہر سلیمان مجھ کو
زلزل آشفہ رخ یار پہ لہراتی ہی	خواب دن کو نظر آتی ہیں پریشان مجھ کو
دل میں مدت سی تنہا سی قد مہوسی ہی	قتل ٹھوکر سی کرامی سر و خرامان مجھ کو
عہد پریمین سیہ کار کیا زلفون فی	ہو گئی صبح وطن شام غریبان مجھ کو
کیون نہ کتر کی چلا جاؤں تری کوچہ سی	روزن در ہی ترا دیدہ در بان مجھ کو
کوئی کہتا ہی دہن ہی کوئی کہتا ہی پین	منہ سی کچہ آپ ہی فرما میں نہیں مان مجھ کو

شکوہ زلف کون یا گلہ رخ اسی قضی

اسنی حیران کیا اُسنی پریشان مجھکو

بر و طفلی سی ہی عشق رخ و گیسو مجھکو  
تل جو کاجل کی دبی تنی رخ گلگون پر  
گور میں جاتی ہی میں فی ہی کمر سید ہی کی  
کئی صورت سی مضامین غزل کہتا میں  
شہقی کرتی ہوئی کلب چلین غش کی تھ  
منحنی بی جہتہ اسی یار نہیں قد سیرا  
سامری انگہ چرانا ہی مجھی دکھستی ہی  
صد می فرقت کی اٹھانی ہیں مری میں  
مفتدی ہوئی مرقہ مردک چشم امام  
مستوی کو چہ عسبب نظر آتا ہی  
پہلوان کوئی ملائی نہ مری ہاتھ ہی ہاتھ  
شہر کنعان ہوا کو چہ یوسف غلامت  
کس طرح انگہ ہی میں انگہ ملاؤں سکی

کوئی کہتا ہی سلمان کوئی ہندو مجھکو  
نظر آئی لگی فردوس میں ہندو مجھکو  
یاد آیا پس مردن تندر و بچو مجھکو  
وہ دکھاتی نہیں آئینہ زانو مجھکو  
قل کرنا ہی کوئی شاد ہر مہر و مجھکو  
ہی بوڑھائی میں ہی عشق خم ابرو مجھکو  
تری انگہوں فی سکھایا ہی وہ جادو مجھکو  
نہ مروں نہ ہر ہلاہل ہی جو دوس تو مجھکو  
بس ہی طاعت کی لٹی قبلہ ابرو مجھکو  
ہو گیا دیدہ پر آب تر ازو مجھکو  
در جانا نکل نظر آئی جو بازو مجھکو  
گرگ بن بن کی ڈراتی ہیں سگ کو مجھکو  
نہ تو کر ٹوت ہی آتا ہی نہ جادو مجھکو

لو مبارک ہو تمہارا ہی برا آیا چیتا  
زندگی تلخ مرنی اسی بت شیریں ہوگی  
آتشین رخیہ عیان خال سیہ چینی

چو گرمی بہول گئی دیکھ کی آہو مجھ کو  
دی نہ دشنام کہی ہو کی ترش رنج کو  
جلبتی دوزخ میں نظر آتی ہیں ہندو مجھ کو

ڈرا گرمی تو یہی ڈر ہی شب بھر میں  
اڑ دبا نکلی نکلجی بای نہ گیسو مجھ کو

سرمو انمی کا کل سی نہیں ڈمجھ کو  
دہنی دہنی نظر آتی لگی اجگر مجھ کو  
دامن دشت میں کیوں گہر کی لاتا ہی خون  
ترسی انگہون کی قصو میں گیا چو گرمی پہل  
شوق پھر گنچھ بازیکا ہوا سنتا ہون  
کرون اوصاف رقم رنگ طلا کی کلری  
عشق گیسوی مسلسل میں کھان ہی آرام  
کیون نہ تعظیم کرین میری جناب خط  
کہیں موقوف گہر و ندیکا نہیں کرتی  
کیا سیجاسی کرون حال نقاہت کا بیان

یاد میں سیکڑوں ہی سانپ کی منہ مجھ کو  
کاٹی کھاتا ہی شب بھر مرا گہر مجھ کو  
جامہ زیون فی کیا جامہ سی باہر مجھ کو  
مرگ چالا شب فرقت میں ہی لبہ مجھ کو  
نذر پھر یار کو کرنا ہی پراسر مجھ کو  
بدلی کا قند کی ملی گرد ورق در مجھ کو  
کالی ڈستی ہی رہا کرتی ہیں شب بھر مجھ کو  
یار کا مصحف خسار ہی از بھر مجھ کو  
کر دیا عشق فی مٹی کی برابر مجھ کو  
بات کرنی ہی شب بھر میں دوجہ مجھ کو

<p>             غم بین گل نخل جواہر کی ہوا ہون پہ زرد              تختہ نرد آئینہ رو کہ ہستی ہین غیر کی تھہ              دجیان جیب کی مانند اڑاؤن او سکی              طوق گردن ہی نہیں ملکہ زلف پیچن              خاک ڈالون نہ کہی مین حجر الاسود پر              جب سی مداح ہونین خال کتابی رو کا              وہ تو ہفتہ مین ہی اکبار نہیں آتی ہین              میٹھی میٹھی جو کلام اُس بت شیریں لکھی           </p>	<p>             کان سوئی کی سمجھنی لگی زر گر مجھ کو              کرو یا او کی شش و پنج نی شد مجھ کو              نظر آجای اگر دامن محشر مجھ کو              عشق گیسو ہی ہوا پاؤں کا لنگر مجھ کو              نظر آئی جو دریا کا پتھر مجھ کو              نکتہ چین کہنی لگی یا رہی اکثر مجھ کو              رات دن گھیری ہی رہتا ہی سنجہر مجھ کو              کڑوی نظر سرون سی لگی بہا پنی اڈھر مجھ کو           </p>
--	--

نامہ اس چاند کی گڑی کو لکھون مین ای فیض  
 چاند نا ہا تھہ جو لگای کبوتر مجھ کو

<p>             نخ پر کنا اڑا رہی ہو              کیا کیا فقری بنا رہی ہو              افشان رخسار جا رہی ہو              گیسو عارض دکھا رہی ہو              گلشن دیتی ہو دال کس کی           </p>	<p>             نخری تلی دکھا رہی ہو              سوئی مردی جگا رہی ہو              تاری دن کو دکھا رہی ہو              کافر مومن بنا رہی ہو              لگی اپنی لگا رہی ہو           </p>
--	--

کلب مین گه کلیسا مین	ق	لگا هر جا لگا رهی هو
نخلی پٹھو کھین تو پیاری		او دهم کیسی چا رهی هو
عاشق هوتی هین پا دبار		چو پڑ کیسی بچھا رهی هو
حلقی آنکھون مین پڑ رهی هین		اب کیا بالی بتا رهی هو
اس قرب په آه کیا کھین هم	ق	جلوی سب کو دکھا رهی هو
اب تک مہنی کبھی نہ دیکھا		هر چند آنکھون مین آ رهی هو
فتنه کا عطسہ ملتی ہو کب		پٹھی فتنی اٹھا رهی هو
دھڑیون لوٹین گی پھر مری هم		پھر تم مستی لگا رهی هو
ہون جب سی مشتری لبون کا	ق	قیمت اپنی بڑا رهی هو
بنیا کھاتا ہی گر چہ پاکی		تم پٹھی جان کھا رهی هو
کرتی ہو خون پھر سیکا		لا کھا لب پر جبار ہی هو
کافی باندھی ہنیں ہو بی جوہ		پھر کچھ مہی چہپا رهی هو
سرکوشی زلف سی کھان ہی		اولٹی پٹی پڑا رهی هو
چہیٹی دیتی ہو بیٹھی بیٹھی		کیسی طوفان اٹھا رهی هو
انسان ہون اشک تو نہیں ہون		نظرون سی کیون گرا رهی هو

دیوانی ہو رہی ہو کس کی	ق	پھردن جو غل چا رہی ہو
تم کو اسی فیض ہو گیا کیا		
سر رکھ کر کو اٹھا رہی ہو		
مہندی تو کھان لگا رہی ہو	کچھ اور ہی رنگ لا رہی ہو	
کیا رخ سی نقاب اٹھا رہی ہو	گہر آئینہ کو بٹھا رہی ہو	
کرتی ہوا ریب ہی کی تہن	کتر کی جو مہی جا رہی ہو	
لٹ جائیگی ہم دپڑی مٹہر کی	ہو ٹونپہ وٹری جا رہی ہو	
بہجی سی جانب پاگنی ہم	باتون مین ہمیں اڑا رہی ہو	
کیون آگ بنی ہو شری کیسا	کیون جان مری جلا رہی ہو	
اسی نامحو وال فی کہین ہو	کیون مغر مرا پکار رہی ہو	
کیسا یہ ملن ہی چال کیسی	گہر کہج مرا سٹا رہی ہو	
چہ پیرانہ چہوا ابھی کسی فی	پھر کس لئی کسمسا رہی ہو	
مشہور شل ہی کوڑھین کھاج	جلتی ہی کو حبلار رہی ہو	
پھر وچ مین لاتی کہو سیکو	حق کی دمو بنیں آ رہی ہو	
ای فیض مزی مین ان بونگی		

## گپ چپ کی مٹھائی کھا رہی ہو

گرم رو کا پست ہمت سی برآمد کا ہو	دو ہو پ میں آرام زیر سایہ دیوا ہو
منفعت ہو کب ملائم طبع سی خوشخوار کو	مندان مرمہ سی کب چاک لب سوفا ہو
ہی پریشان خاطر وں کو تہ عالی نصیب	غنج جب گل ہو تو زیب گوشہ دستا ہو
اہل عصمت خاکسار وئی کبھی لیتی ہیں کلام	عینک فانی نشینان روزن دیوار ہو
ثمرہ عشرت سی ہیں محروم خوشخواران ہر	سبز کب باد بھاری سی درخت دار ہو
ہی و بال جان کمال دشت پیمای خون	نافہ آخر آہو وں کو موجب آرزو ہو
ہی خلش سی نیش خم کی بی خطر کا فرج	نوک سی نشتر کی مستغنی رگ زنا ہو
اہل دنیا منصب عالی سی کب کہتی ہیں کلام	منع باز و بند کو پر داز سی کیا کار ہو
کچھ غرض شب نندہ دار و کو نہیں قاتل کی تھ	منع شہر چو گل شاہین سی کیونکر یاد ہو
خاکسار وں سی نہیں کچھ سر بلند و کو غرض	کحل کی طالب چشم کو کب سیا ہو

عاشقی کا مرحلہ طی کب مقدس ہو فیض

قطع منزل پای چو بی سی بہت مشور ہو

دیکھ لین گری نقاب اوس کی رخ پر نکو	بہمین موسیٰ کر مک شب تاب برق طور کو
خط کی ہر ہر سطر میں ہی لطف عجیب	نامہ کرتا ہوں رقم میں اک بہشتی مد کو

مشرق صبح قیامت ہی مرا چاک جگر  
 روزن دل سی عدم والی نظر آنی لگی  
 کعبہ دل ہو گیا ہی ان دنوں میں سو منات  
 سیرت اقلیم ہو چکے عالم مستی میں ہی  
 حسد لی ملبوس کی وہاں فکر و نگیری  
 یاد میں چاہ وقت کی چکر آیا بزم میں  
 لاک ہی میں ہو گیا لیکن بھی حشت میری  
 بار بار باب صفا محتاج آرایش نہیں  
 جان دی میں فی کسی عیسیٰ نفس کی عشق میں  
 مصحف رخ کی تلاوت وقت زاری بھی بچے  
 برین یک فرعون دش کی آسمانی لباس  
 موجب تکلیف اسباب تکلف ہو گیا  
 عشق یوسف میں زلیخا کی ہر پیرن بے سفید  
 حامل بار امانت مستلای رنج ہی  
 صحن بزم عشرت عشرت عرصہ محشر ہوا

صبح محشر جانتا ہوں مرہم کا فور کو  
 دور پین سی و کیتا ہوں رفگان دور کو  
 ہمیں وی ڈالا خدا کا گہر بت مغرور کو  
 جانتا ہوں ہم جم حب م می انکور کو  
 در میری ہاں ہو رہا ہی عاشق مجبور کو  
 کاسہ گرد اسب جانا ساغر بلور کو  
 چشم آہو پین فی جانا ہی چراغ گور کو  
 کام کی کھنچی سی موسیٰ چینی مغفور کو  
 زہر قاتل ہو گیا آب بقار سحر کو  
 کر دیا ماہ رجب ہمیں مہ عاشور کو  
 غرق رو دنیل کرتا ہوں دل مغفور کو  
 ہم وہاں جان ہی سمجھی سند سمور کو  
 روز روشن کر دیا غم فی شب دیکر کو  
 کام سی فرصت نہیں دم بہر ہاں مزدور کو  
 نعمہ طنبور سمجھی ہم صدای صور کو



راستی ہی موت کا سامان اگر حق چو پختی | یار لوگون فی کیا باطل حق منصور کو

دل میں اس غم سے آتا ہی نظر فی زلف  
فیض میں سمجھا ہوں نبی وزن نام کو

دکھلائیں وہ جو خال رخ برق تاب کو کا جل کا تل غدار مصفا پہ تم نہ دو ساقی کی چہرہ نمکین کا پڑا ہی عکس مطرب فی لی جو تان مراد مکل گیا زلفون کا سایہ کرنی مری خاک پر زو ہی عمر خضر عمر شہیدان دشت کی سنبل چمن میں کھائی سنبل ہی ہی خوش بی اوٹ آفتاب کی عکس نہیں ہی پید احرام باندہ باندہ کی جاتا ہوں دیرین بیان ہو چکا سوال نکسیرین کا جزا دید جمال یار کا یہ انتظار ہی اسمین ہر ہی آبا و اُرمین بہری ہی	بند و نہ پوچھیں ہندین پہر آفتاب کو لگ جائیگا کنگ ابھی ماہتاب کو پینا ہوں میں حلال سمجھ کر شراب کو سمجھا ہوں حسن غمہ چنگ و رباب کو مٹی میں کیوں ملائی ہو تم مشک ناب کو آب بقا سمجھتی ہیں خنجر کی آب کو دکھلاؤ تم نہ گیسوسی پر بیچ و تاب کو اسی شک مہر چھوڑ دی منہ پر نقاب کو کعبہ بنا دیا ہوں کشت خراب کو اب تک لکھا نہ یار فی خط کی جواب کو اسکی خیال میں نہیں دیتا ہوں خواب کو نسبت نہیں ہی دو دو بگڑسی سحاب کو
---	---

ہوتا نہ ہمیشہ عشق میں یونچا ہے خور حرم رہتا اگر خیال ہمارا جناب کو

بارانِ رحمت اشک کو کیونکر کہوں فیض  
کہتی ہیں لوگ برقِ مری اضطراب کو

سیاسی آتی ہیں لہو کی نظر سرائی یارب  
بخدا ہمیں بن یا ہی سپاہی انگو  
اجنگ ایک ہی عاشق کی نہ کاٹی گون  
ہی تہا یہی اس یار ہلال ابروسی  
لب جان بخش کو اللہ سلامت رکھی  
کوی پہاڑ گلا کاٹ کی مرتا کبھی  
کس قدر ظلم ہی سرکارستان میں بخلا  
عارضی جسم پر اپنی وہ اکڑتا ہی بہت  
منحنی پیر کی مانند جبکی جاتی ہیں  
خط پیشانی قاتل کا یہی ہی مضمون  
کیا صفائی ہی کہ کہتا نہیں تہہ ہی لگا  
جب کھا قتل سی باز آ تو کہا کیا غم ہی

قتل کرتی ہیں مجھی تیسری کماندارا برو  
تیرا انداز مرہ ہیں نہ کماندارا برو  
نظر آتا ہی مجھی کاٹ کی تلوارا برو  
ہر مہینی میں دکھای مجھی اک بارا برو  
غم نہیں قتل کر ہی گرہیں سو بارا برو  
چشم قاتل کا نہوتا جو بد دگارا برو  
قتل سو بار جو ہو دیکھی وہ اک بارا برو  
مہ نو کو ہی دکھا دو کہی حسد ابرا برو  
نہ جوانوں کو دکھایا کرو حسد ابرا برو  
سرسناق سی رکھتی ہیں سرو کارا برو  
اسکی دو ٹکڑی ہوں جس پر کری یک ابرا برو  
میں تو ہوتا نہیں ہوتا ہی گنہ گارا برو

<p>کہدی قاصد بہہ زبانی سہرا زار اُسی جان بخشی کی طرح اب نظر آتی نہیں کیا کہوں تفرقہ اندازی بروی تان چشم قاتل یہی کرنی ہی اشارہ پرل ویر و کعبہ میں کبھی خم پی تسلیم نہوں قاب تو سین کا مضمون مری خم میں آئی</p>	<p>سہری حاضر ہی جوہن سر کی خریدار اُڑ بی طرح کاٹ پہ ہن انکی طرح دار اُڑ ایک کو دو کری اور دو کو کری چار اُڑ مرغ جان کی لٹی ہی ناخن شہنشاہ اُڑ دیکھ لین یار اگر کا مسرہ دیندار اُڑ اگر کسی شب نظر آجائیں وہ خدا اُڑ</p>
--	--

دیکھ کر آئینہ میں عکس کی ہی پرچہ فیض  
یہ بہ ہی اک شعبہ ہی دو کی ہوی چار اُڑ

<p>کیا شش پنج میں ہو سیر و تماشا دیکھو چھٹی ٹانگو لب سحر تو جاتی ہوگر کب تک جو طر قریب کی چلین گی اگر کشمکش میں ہوں کہی وار کہی پیچپن ہوں راہ اس کوچہ کی ہی چول ہدیان نامی خضر نیم کی تنگی پہلا کہستی ہو کیوں کا نون مرغ پر فوری کو اٹھ چھوٹتی</p>	<p>آو دو چار گھڑی اٹھو نکا سیلا دیکھو آشنا پہر کو سی دچابی نہ چھٹا دیکھو ہم ہی گھڑی ہن نیا اور ہی قہر دیکھو زلف کی عشق میں ابھیری ہن کیا کیا دیکھو ساتھ میری نہ چلو آپ کا رستا دیکھو تن مرا سو کہہ کی ہو جائیگا تنکا دیکھو آئینہ کو کہیں ہو جائی نہ سکا دیکھو</p>
--	---

دور ہو حضرت دل بزم سیم چمن ہی	ن	ہونہ جاسی کہیں چہ چل چٹا دیکھو
کچھ نہ کچھ راہ نکل آئیگی سپر ٹوکی		سر تو اس یار کی دیوار سی ٹکرا دیکھو
زندگی فرقت جانان میں بال جان ہی		زلزل کی پھندی میں تم ہی تو کہی آدیکھو
دی ہی ترغیب پہ اس شوخ کو اک سچی کی		باندھو اور ہی کچھ یاروں فی باندھ دیکھو
رازمی ہر کس نامکس سی پان کر تا ہی		ساتی بزم ہی کیا پیٹ کا ہلکا دیکھو
سیر ہو تا ہوں کہیں حسن دنان سی بخدا		ہی مجھی نعمت دیدار کا ہو کا دیکھو
دہری رجا نیگی سب آپ کی ہلکائی		مجھ سی ہر بات میں اچھا نہیں ٹھاکو
ہی کسی غنچہ دہن کو ہوس گلابی		پھولتا ہی کوئی پھر تازہ مشگوف کو دیکھو
شمع کی روشنی محفل میں بہت ہی		استخوان عاشق جاسوز کی جلو دیکھو
جاو چار محبت کی عیادت کی لئی		رہ نجان ہی کہیں سرکار پہنچ دیکھو
اگی سید ہی مری گہرنگ ہلکائی		کیا نصیب باہرا نرو زون ہی آدیکھو

فیض موقوف کرواٹھہ پہر کارونا

کر گیا ہی ورم ایک ایک پوچھو

دماغ کیا کرمی اگی ترسی چمن کی بو	قبای گل میں ہی تیری ہی پیریز کی بو
نسیم لاسی جو اس غنچہ لب کی تن کی بو	برنگ رنگ رخ گل اڑی چمن کی بو

نہ نخلنی کی ہوس ہی نہ شک کی پروا	دماغ میں ہی مری زلف پر شکن کی بو
کلام کرتی ہو جب منہ سی پھول چھڑتی ہیں	کہیں ہی عطری خوش آکے دہن کی بو
یہ معجزی ترسی دندان لب کی باغین میں	نہ برگ گل کی یہ بو ہی نہ یا سمن کی بو
ہوا ہون عشق میں اک رشک گل کی یونہی	فضای باغ سی آتی ہی مچھوکن کی بو
رکھی نہ پاؤں کہی غد لیب گلشن میں	نچاسی باغین گر تری انجمن کی بو
چلی سین آپ کہ ہر ملکی عطیہ فقہ کا	حواس ماخستہ ہو جائیگی چین کی بو

بجای چکی جو وہ غنچہ لب تفسن سی  
تو کوئی کوئی چھپی فیض ہر چمن کی بو

دیکھوں جب چاند سی خسار نوکو	صدقی افشان پہ کروں بار نوکو
باڑہ گیون رہتی ہو تلوار نوکو	فرج کردا لو گنہ گار نوکو
کالی زہریلی ہیں دونوں لگسوی	مہسی کلو ایچی ان مار نوکو
اگنی کو طہی پہ شب مہ آسوی	ثابتی کر دیسی سیار نوکو
ساتھ شانی کی رہیں آری طہی	پھیر دو سر پہ مری آرو نوکو
انتظار سی میں کسی ماہ کی ہم	رات بہر گنتی رہی تار نوکو
خلد میں دخل شیطا طین کا نہیں	گہر میں آتی دو نہ اغیار نوکو

<p>توئی کیا یاد کیا اوساتی  نشا میں بھی ہی خیالِ تعظیم  دیکھ لین گر نمک و سی ہن  یاد آتی ہی چٹھی کی مجھی رت  جب نہ تب ہوتی ہیں میری حالت  طار دل کو دلاسا بس ہی  تم وہ اوتا رہو گنگا کی قسم  مال بارِ فقرانی تو نہیں  مرگنی چشم کی پیارا فوس  انگی چلائی کا ہی خط میں گلہ  سبزہ نکلا ہی لب شیریں پر  ہم تنوکی نہ پھنسی پہنڈیین</p>	<p>بچکیان لگ گئیں میخوار کو  سجدی ہم کرنی ہیں کلوار کو  مرصین لگ جائیگی دیندار کو  آپ جب دیکھتی ہیں تار کو  ڈھائی باغ کی دیوار دن کو  رکھو نو کر نہ چڑھی مار کو  گھاٹ پر لاؤ گی اوتار کو  مجھ سے کیوں بعض ہن دار کو  نفع تھا شہر کی عطیہ دار کو  ڈاک لگ جائیگی ہر کار کو  لیچلی خضر شکر پار کو  دھائی دبی رہی زنا کو</p>
	<p>خط ہی محسوس کو اسی قضی  دھونڈتی پرتی ہیں میخوار کو</p>
<p>دیکھ لی گریار کی روسی وقفہ آزاد کو</p>	<p>گل کو بیل چوڑ دی اور فاشہ شاد کو</p>

امی توجو پڑو خدا کی واسطی پیدا کو  
 مار ڈالا بی جہت جلمب لاشا کو  
 جوندی تعظیم لمبی قامت آزاد کو  
 آسمان سنا ہی اونچا اٹلی لانا خوش  
 پھر ہوا می سیر گشن اس ہی قد کو ہوی  
 وہ بلا گرمی ہی میری خون میں ہنگام فح  
 بیستون غم پراسی شیریں اگر کوی بھی  
 ہم تو قسام ازل کی تہ دانی پر غمش  
 ان بتان سنگ دل کا ہو گیا دل آب است  
 اگر رکھی پر قنچ یا توڑی و سوکھا پر کھی  
 میری نالون فی کیا پیدا ہی دیک کا  
 سو کہہ کر کاٹا ہوا ہی شک می امی قریو  
 تیری آنکھوں میں جو چٹھی کر می نرس کھی  
 روند ڈالی میں فی کوہ وخت کی کاٹھی  
 امت موز و کا سایہ دیکھ کر کہتا ہی وہ

شیخ و راہب یر و کعبی میں چلی فریاد کو  
 ہو گیا کیسا یہ مایوس صیاد کو  
 گاڑ و نیگی کہو د کر مٹی میں ہم شمشاد کو  
 ضبط کر اک چپند آہ و نالہ و فریاد کو  
 باغ میں رہنا بہت مشکل ہوا شمشاد کو  
 پانی پانی کر دیا ہی خنجر جلا د کو  
 دودہ یا د آ می چٹھی کا یک پک فریاد کو  
 کوہ غم جھکو ملا ہی بیستون فریاد کو  
 کر دیا ہی موم نالون فی مری فولا د کو  
 ہم نہ توڑ نیگی کسید خاطر صیاد کو  
 آگ لگ جائیگی اک دن خانہ صیاد کو  
 دیکھ کر سر و گھستان قامت آزا کو  
 باغ میں رہنی ندون اس کور مادر زاد کو  
 روح قیس و کو کھن آ می مبارکباد کو  
 تھیک یہ مصرع پہنچا مصرع شمشاد کو

<p> ذکر اس شیرین دہن کا گر سر بازار ہو  کریلا کا واقعہ درپیش ہو گا ایک ڈ  تیری دیوانی بین دیوانی مقرر اسی  ای پر یزاد و جوتون مان ہم سی پر کر لگی  ہر شہین پر گمان بائی کا مجھ کو بگیا  کان ہمایہ کی بہری کر دی ہین چنچ چنچ  سیکڑون نشتر لگی شیران پر نکلا نون  یہہ دل دیوانہ کس سی بیڑان بنو ایگا  ادھی قد منحصر کچھ تیری قامت نہین </p>	<p> کوی کوڑی کونہ پوچی کونہ تنہا دو کو  وہ حسین جانی لگا ہی پھر حسین آباد کو  بیڑان پہنی ہوئی ڈھونڈا کئی حداد کو  ایسا ویسا تمی کیا سمجھا ہی آدم زاد کو  اڑو ہا سمجھا فراق یا رہین شمشاد کو  جیمین ہی سی ڈالئی اک شب لب فریاد کو  غرق دریا سی ندامت میں کیا انصاف کو  ذکر سی فرصت مری دم بہ نہین حداد کو  جو الف ہی ہی الف اللہ کا آزاد کو </p>
---	---

بی دہن ای قریض باتین مجبسی جب کی لگا  
وحی جانامین نی اُس محبوب کی ارشاد کو

<p> سمجھتی بلسم اللہ میں ہم مدبر دو کو  خدا کی کہتی ہی اسی قلبہ کعبہ مصحف دو کو  لگاتی بین گلی سی اپنی ہم شوق شہانہ  میں آرد ہون جانا ہون جب گلزار طہین </p>	<p> کہیں پھر مصحف ناطق نہ کیونکر کہتے رو کو  خطا کیا کر کہوں پیت المقدس پیت پڑ کو  ہلال عید قربان جانتی ہیں انکی ابرو کو  سمجھتا ہوں الف اللہ کا سولاب جو کو </p>
--	---



جناب داب لہجی با ادب کسک ہی نہ  
 نکیرین اسکو دیکھین نقش دیوار کج نہ  
 نہوگا بال بیکا کرکوی سوکھی اُسی کالا  
 کرسی گر ہسری اُنی قدموزن ہی قہمی  
 نڈا لوناک مین تنکا مراد ناک مین آیا  
 گیا گذار دل سوزن مگر اک آبلہ سا ہی  
 اڑنچہ قتل مین ہی نامناسب ای قاتل  
 رہین گی کہیت کدن کہیت مین تلوار کی ہم  
 تجلی طور کی بہر دیکھ مین گی موسیٰ عمران  
 کرسی تو جس ہی باتین پردہ تیر لہجی کلمہ  
 اگر مین چشم دریا بار کو دون خست گیر  
 ہلال عید کی جوتی مین منہ پر پہتیاں کیا  
 نہ اٹھو نگا سربلین کرمی گرشور مختہ ہی  
 لب شیرین کی عاشق اسکو کھی پس کہتی مین  
 فراق یار مین رونا نہیں آتا سب ہی یہ

دبا کر غیر ٹپہین نرم مین پہلوسی پہلو کو  
 چڑبا دو تم جو تربت مری تعویذ باز کو  
 جو کوی سو نگہ لیگا آپ کی اک تار کیو  
 کھڑی قد گاڑ دین ہی مین ہم سر جوب کو  
 کیا شکا غم و حسرت فی سیرتی ست و باز کو  
 دکھا دینگے انہین ہم چیر کر کرور پہلو کو  
 تری تلوار کا پانی بجا لیگا مری چو کو  
 دیا کرتی مین بارہ انجیا رسفاک خوش ابر کو  
 برا مد بام پر ہونی تو دو محبوب مد کو  
 تری باتون سی لگا معجزی کو ہشی جادو کو  
 تو زرق اشک کر دین باتین گھنٹی ٹاپو کو  
 برسہین دن جو دیکھا سین مین سرکار ابر کو  
 مری سر کی تلی کر کہین گردہ پنی زانو کو  
 دیا دل جس مسلمان فی تہا رخاں ہندو کو  
 نہو فاش دلکارا زچا تا ہون آفسو کو

کیا کرتا ہوں بھرون صورت معنی کا نظارہ  
سمجھتا ہوں مہ فکر آئینہ امی فیض زانو کو

مرض ہو گیا عشق کا آپ کو	اثر کیا کری گی دوا آپ کو
کرو طوف اگر کئیہ دل کا شیخ	دکھا دوں مقام صفا آپ کو
دو آبی مین ہوں خیر و شر کی حضور	بہلا جانوں یا مین برا آپ کو
کرین پیشہ خاک ساری کی فکر	اگر چاہی کمیہ آپ کو

اگر قرار زلف معنبر ہو فیض  
نہ سو نگہی بھین اژدہا آپ کو

کہوں قبلہ و کعبہ کیا آپ کو	سلامت ہی رکھی خدا آپ کو
کسی نوطیہ سی مہی پیسی	جو منظور ہو طوطیا آپ کو
ہر اک مشکل خلق آسان ہو	کہوں کیون نہ مشکل کشا آپ کو
پہنٹی مری خون مین رنگ کر	بہت زیب دی گی قبا آپ کو
بتو اس پہ نازل ہو قہر خدا	کیا جسنی مجھ پر خفا آپ کو
پہلا سی ہو گی گل سی پٹی گول	انگی اس چین کی ہو آپ کو
ہوئی خوب تقسیم روز نازل	ملا عشق مجھ کو حیا آپ کو

<p>لٹا بپنی رخ سی لٹ دوگر          زما کرتی ہو آئینہ خانہ میں          بے ہوا سمیں کیا کفر کیا شرک ہی</p>	<p>رہی دنگ دیکھ آئینہ آپ کو          نہیں کچھ بھی شرم و حیا آپ کو          اگر میں فی سحر دہ کیا آپ کو</p>
	<p>مہی بندگی کا اثر ہی فیض          سمجھنی لگی بت خدا آپ کو</p>
<p>کام کیا پاس ہو یا ہو کئی منزل کعبہ          اپنی جامہ سی وہ باہر نکل آتا بخدا          تجھ کو اللہ فی دسی اکبر اسی اکبر نہیں          کیون نہ لیک لک احمد طیفہ ہو مرا</p>	<p>دل ہی اک کعبہ ہی اسی قبلہ برت اکبر          دیکھتا گر تجھی اسی عرشا میل کعب          کیا ہی منہ ہو جو تری رخ کی مقابل کعب          نظر آتی ہی مجھی یاد کی مغل کعب</p>
	<p>شعراوتی ہیں تشبیہ رخ جانان سی          فیض اسی جو پریش کی جی بکعب</p>
<p>کھنٹی پن لب کو وہ بات ہی ہے          نہ حقاقتی دیکھ انسان کو          مرض عشق کا علاج نہیں          یوں تو کرنی کی ہیں بہت باتیں</p>	<p>واہ واہ کیا فری کی بات ہی ہے          چلوہ گاہ صفات ذات ہی ہے          روگ وہ ہی کہ جی کی ساتھ ہی ہے          ایک سرمایہ نجات ہی ہے</p>

<p>دل کیسا دکھی نکرودہ بات زندگی کا کچھ است بار نہیں</p>	<p>کام کی بات ہی تو بات ہی ہے بی قیام اور بی ثبات ہی ہے</p>
<p>کس توقع پہ دل کس بکودین فیض اپنی تو کائنات ہی ہے</p>	
<p>پیر کٹیا بنگی دو چار کی دو چار کی ہاتھ دو مری ہاتھ میں اور سیکڑوں تلوار کی ہاتھ چار گٹری ہیں مری دلکی انہیں چار کی ہاتھ نہ لگا سیب و فتن عاشق پیار کی ہاتھ شاخ گل دیکھی جو اس غیرت گلزار کی ہاتھ لال قدرت سی ہیں محبوب طرہ رار کی ہاتھ وغدہ کرتی تھی مری ہاتھ پہ جو مار کی ہاتھ ناک میں دم ہی مرا اس ل چار کی ہاتھ سخت ناچار ہوں میں اس ل چار کی ہاتھ سوی یوسف نہ ٹہرین ایک یار کی ہاتھ جی میں ہی کاٹتی تلوار سی معمار کی ہاتھ</p>	<p>اگنی تیغ اگر قاتل خوشخوار کی ہاتھ کسطح مجھ سی رکین قاتل خوشخوار کی ہاتھ چشم و ابرو داد اغمرہ جنہیں کہتی ہیں چمن عشق میں مہر سب یوسف ہوتا باغ ایجا دین جبک جاسی قد مہوسی کو خون عشاق کا ناحق ہی گمان عاشق کو اب تو وہ پانون ہی چھوٹی نہیں دیتی اپنی صحبت یار سی پرہیز نہیں کرتا ہی کام اخلاص کی بن بکی بگڑ جاتی ہیں تو کسی وقت اگر مصر کی بازار میں جا کیون ہلائی نہ بنا یاد در خوشش ابرو کو</p>

<p>کف افسوس لگا ملنی کو ہستیاری میں  دل لگی جب سی ہوی شاید بازاری  پانوں پڑتا ہوں دراوا کی نہ کیچو تکلیف  سرخرو کو سی شہیدوں میں نہیں مچھڑا</p>	<p>خواب میں یاد جو آئی مجھی دلدار کی ہتھ  سخت رسوا ہوی ہم مردم بازار کی ہتھ  چو زخمون میں ہن یکدست گنہگار کی ہتھ  منہ پہ میری جو گلین ابروی خمدار کی ہتھ</p>
<p>کیون نہ اس شک سی میں کہہ لوٹوں سی  دامن یا رنگ آنی لگی انخیا ر کی ہتھ</p>	
<p>جلاتی ہی مجھی کرتی ہی کیا اکہ  تلی اوپر مرادوم ہو رہا ہی  پہیولی پڑ رہی ہن میری ملین  نظر آتا ہی اسکو غیب کاحال  کنوان ہی وہ دفن سمجھی ہی جسکو  خدا پھر جانیکا مجھ سی اوس وقت  اگرچہ نہ خون وہ ہی ہی لیک  وہ آئینہ میں کہتی عکس سی ہن  ترسی انکھوں نی پرچک سی اسی چہ</p>	<p>غضب ہی قہر ہی بجلی ہی اکہ  ذرا نیچی سی تو اوپر اٹھا اکہ  نہ اتنا گرم تو ہو کر دکھا اکہ  خدا فی ان تو نکو دی ہی کیا اکہ  تجھی کیا کچھ نہیں ہی سمجھا اکہ  پھر فی قونی گرای ہو فاکہ  نظر ابرو سی آتی ہی سو اکہ  کھان سی کوئی ایسی لایکا اکہ  لڑا اکہ مجھ ہی ہی ہر بلا اکہ</p>

<p>نظر آئی ہماری موت ہے  بھری ہی چھر کی آتش مہمانہ  بھلا کس لگت و نگرست  اگر لوگوں میں آتی ہی تھی شرم  دکھا دینگے تماشا ہم ہی اک دن  مری نظروں میں وہ پانی کی ہی ٹو  نہ لی وہ سانس پانی ہی نہ مانگی  مری ہر زخم فی پانی چھپا</p>	<p>دکھائی تھی جب ہو کر خانا کچھ  تہ ٹیسی پر میری کہہ اسی ہوا کچھ  جدا وہ انکھ ہی میری جدا کچھ  کبھی درپردہ ہی چھپی ڈرا کچھ  کرشی گی ہم پہ گریون ہی جفا کچھ  جسی کہتا ہی تو آئی شمشاد کچھ  نکالی جیسے تو ہو کر خف کچھ  خدا کی واسطی تو مت چرا کچھ</p>
<p>نہ بچا ہی کچھ کہ وہ کہیں نہیں  رہی ہی بی طرح اب ڈبڈبا کچھ</p>	
<p>زلف ہی یہ یا کہ کالکا ہی ہم  دل میں رہی لگا خیال تب  کیا کہوں حال زلف و زلف  قصہ دل کو نہ ڈھاؤ بات سنو  کہتی ہیں جسکو اسی سیع عشق</p>	<p>نہیں معلوم کیا بلا ہی ہم  پھلی کعبہ تھا اب گیا ہی ہم  ہی وہ ناگن سپولیا ہی ہم  امی تو خانہ حسد ہی ہم  درد مہلک ہی لا دوا ہی ہم</p>

<p>             آبرو دل کیون نہ ہوکواسی جہم              ہی جو مشہور قصہ طوفان              لونہ دل غیر کا مرا لودل              کب کیا میں فی ترک عشق بن              دل جو حیران ہی شکل آئینہ              قسمتوں کو ہم اپنی روتی ہیں              پافون پڑتا ہوں نام شانہ لڑ              ہی کہاں ورنہ اور کدہ ہشت              غنچہ لب سی ٹپک گئی دم صبح              کیونش دیوانہ دل ہمارا ہو              کیون نہ گیسو قریب رخ کی ہی           </p>	<p>             کہیں آئینہ سی صفا ہی ہم              مری آنکھوں کا ما جبر ہی ہم              ہی وہ ناکارہ کام کا ہی ہم              صرف تہمت ہی اقرار ہی ہم              کسی صورت کا آشنا ہی ہم              لوگ ہنستی ہیں کیا مزا ہی ہم              ان دونوں انکی سپرٹرا ہی ہم              واعظوں کا ڈکوسلا ہی ہم              آج ہیر تازہ گل کہلا ہی ہم              اک پر پوش کا مبتلا ہی ہم              گنج وہ ہی تواژ و با ہی ہم           </p>
<p>             دل جو دیتی ہو زلف مشکین کو              فیض صاحب بڑی خطا ہی ہے           </p>	
<p>             کرمی بجلی کو شرمندہ کناسی بجلی دامانگی              فصاحت سی بیان کرتا ہوں معنی وصل جانگی           </p>	<p>             ہلال عید کو کچھی ہی وہ کترن گریان کی              مطول ہو گئی مجھ کو درازی شام ہجرانگی           </p>

جنون میں بھی عایت ہی ہماری جسم عریانکی  
 ہمیشہ استخوان عاشقان چن چکی کھاتی ہیں  
 ہماری قبر یاروں فی بنائی کالی کو سوین  
 نظر آتا ہی مجھ کو خرمن مہ سانپ کی کڑلی  
 نمایان مصحف رخسار پر خط ہو چکا آنکی  
 کرامت پنجہ رنگین کی آنکی ہو گئی ظاہر  
 پڑی پرتی ہیں انوار ڈول ابھی مکی گئی  
 خط شب نگ ہی تفسیر عباسی مگر جانان  
 اصدق گھر پہ ہوتی ہیں ہزاروں جہنم کی  
 فراق یار میں مرنی سی پہلی مڑھلی ہیں ہم  
 یہی چرا سحر سی شام تک ہی یرو کعبہ میں  
 وہ کچھ کہتا ہی چہودہ یہ کچھ کہتا ہی یعنی  
 تری چاہ و فن کی عشق میں ڈوبی زلیخا ہی  
 نظر آتا ہی جب ہوتا ہی غرا سیل کا دھوکا  
 تری غناسی نسبت حور کی غنا نہیں کہتی

قبا خا رخندان سیدی چن صحرا کی دامانکی  
 مگر نیت نہیں بہرتی سگان کوی جانانکی  
 تقدی تا نظا ہر ہو کسی پر زلف پیچانکی  
 شب غم میں بری لگتی صبح رت پاتا بانکی  
 یہی ہی وجہ جو پڑھتی ہیں وہ تفسیر قرآنکی  
 دم تحریر ہو جاتا ہی خامہ شاخ مرجانکی  
 جہکاتی ہی کنوین کتنی ہمیں چاہت نہ انکی  
 تمہارا رخ بھی مصحف ہی قسم کھاتوں انکی  
 تمہارا حلقہ در ہی مگر خاتم سلیمان کی  
 تن زندہ کی صورت ہو ہی جسم بیجانکی  
 رخ و گیسو فی کہوئی عقل ہندو اور مسلمانکی  
 خبر و نون حقیقت سی نہیں ہیں کفر و ایمانکی  
 کنوین میں ڈال دی تھویر لیکر ماہ کنعانکی  
 خدا صورت نہ کہتا ہی کہی جانانکی ورنکی  
 سپر اشرف المخلقت چنان خلق انسانکی



کراما کا تین غیرت کی ماری لکھ نہیں سکتی	سحر سی شام تک کچھ جہنم میں ہی عصیان کی
شب فزقین کو سون بہا گئی ہیں مجھ سی ہمسائے	مرانا لہ مرچکھٹاڑ ہی شیر نیرستان کی
قدم آگن میں کہتی ہی نہیں پہولی سہانا ہون	ہلال عید ہی مجھ کو ہلالی تیر سی لانا کی
جناب مونس عمران سی تانا کہیں نہ ہوں بچی	جھپک اکدن دکھا دو تم حسین بھی مٹی خشکی
کناری تھکوتی چیل کی فحش کرتی ہیں	موسی پر ہی ہی اپنی ساتھ حسرت انکی دکانی

ہو اسی سب گاہ زلف مشکین قصص رخ نکلا  
جو بند و بین کر نیکی وہ ہی بے تعلیم قرآن کی

جلانا مارنا عاشق کا اپنی اون کو کیسا ہی	لہ میں زہر قاتل ہی لبون میں آسجوان ہی
یہی نزلت عارض سی کلام زلف جانان ہی	کہ میں ہوں ہرم ہند و کا تو ایمان مسلمان ہی
موسی پر ہی تحلف کا ہی خواہاں کشت گیسو	لحد پر شامیانہ دی رہی شام غریبان ہی
شب غم میں بکھجاتی ہی تن سٹی بن گہر کر	مرانا لہ ہی یا چکھٹاڑ تا شش نیرستان ہی
کہیں گر جو تم مجھ کو بہت کچھ قصور اپنا	گلی تیری بہشت خلد ہی دربان نوان ہی
جدا ہی بیک کی رفتار لگتے قناری اگلی	بہلا کس طور و ون نسبت ہسان ہی حیران ہی
ہزاروں العطش کہہ کہی جی دیتی ہیں ہر سی	جسی اندام کنواں کہتی ہیں وہ چاہ زرخندان ہی
حرمی انکو نہیں جب سی گہر کیا ہی یا مہوش فی	کرن خورشید خشر کی بنا ہر موسیٰ قرگان ہی

<p> فقط ہی دیکھنی ہی کا نہیں قابل ہی چکھنی کی  متہاری منہ پہ کیا کیا پہنچیاں ہوتی ہیں عاتق  خدا ہی غیب دان پر آشکارا حال ہی سب کا  شب ہفتاب میں چٹکی نہیں ہیں فغہ تاری  تجاہل سی جو پوچھا نام گیسو کا تو فسیا  دوشالہ اُڑہ لو کمری میں کیا آرام کرتی ہو  قد مہوس ای پری ہیں حرم انسان عجیب ہیں  خدا کی واسطی منہ پر نقاب اپنی نہ رکھو تم  شب فرقت میں یہ کا گمان ہوتا ہی سا پر  کسی صورت نہیں ملے گی ساقی کی قد موز تک  بیان ہوتی ہیں اعجاز لب جابخش جان کی  شب غم میں یہہ رویا خون یا لعل نگین میں  نچھوڑا ساتھ وحشت فی ہمارا اللہ اللہ </p>	<p> پہل اندرین کا سچ مچ آپکا سیبے نخران ہی  کوئی کہتا ہی پوچھی ہی کوئی کہتا ہی قرآن ہی  کرمی صفت دہن کیا کوئی وہ یک نقد پہنچا ہی  مہ پیمہر فی چہر کی سرخ روشن افزائ ہی  ستم ہی قہر ہی کالی بلا ہی آفت جان ہی  مسہر میں لپیٹ کر سوہن ہم تمزستان ہی  قد حسم گشتہ اپنا حلقہ مہر لیا ہی  تیر برقع رنج روشن چرخ زبر دامن ہی  چراغ خانہ اپنا دیدہ غول بیابان ہی  بزرگ ماہ کو سون دور وہ خوشیڈیا ہی  یہی ہی وجہ جو پانی سی پتلا آبجوان ہی  مرا انگہو نکا ٹیلا ہو گیا لعل بخشان ہی  پس مہون بحد میں یہی ہماری نفس غریب ہی </p>
---	--

مسن ہو کر ہوا ہی فیض عاشق یا کرم کج  
دل وانا ہمارا ہو گیا پیری میں دان ہی

کیا ہی ایک اگر وعدہ تو برسوں جنبی ملا ہی	پر سپہ بزمِ نو زمین اس کٹری ہو کو پالا ہی
خیال خط و گیسو فی کسی مارڈالا ہی	ہماری گور کا سنیرہ بعینہ کو پالا ہی
کہی جاتی نہیں یہ رنر نشان حق تعالیٰ	ہو ہی ہیں اسکی عاشق جسم ہی مکہ بانہ بھالا ہی
نہیں اسمین کوئی انداز قیدار کا لیکن	چمن میں سرورنی اک اُونٹ کا ساتھ کھالا ہی
رخ محبوب ساروی مد کامل تو ہی چوڑا	ولیکن فرق ہی اتنا وہ گوراہی بیٹھالا ہی
کردن تعریف کس کس خبر کی اسی بے خوبی	ترسی بچھڑ کو اللہ فی سانچی میں ملا ہی
کہیں گی ہم ہی پہنٹی آسمان کی تیری کوٹھی	مد کامل ہی تو اور حلقہ احباب ملا ہی
نہیں ہوتا ہی جب ہستین فاقو نس می رہا ہوں	نوا لا زہر کا فرقت میں سو نیکا تو الا ہی
تہاری ہم میں عاشق کفر و دین ہی دہشتی ہا	نہیں معلوم مسجد کس کی ہی کسا شولا ہی

تصور و نون گیسو کا موسی پر ہی با باقی

سجد میں ہم ہی جو اسانک افسی مضیٹا ہی

نظر میں اپنی بی پایہ جهان کا کارخانہ ہی	سمارت کیا بنائیں لیکرن مٹی میں چاہی
مرا اور طائر تصویر کا یک ہی فسانہ ہی	نہ فکر آب و دانہ ہی فکر آشیانہ ہی
ہر ایک شیخ و برہمن گوہر میں ہیں جی آدہ	نہ ٹھور اسکا کلیسا میں کعبہ میں بیکانہ ہی
نہیں ہوتا ہی پہنچا راز مراد سلسلہ ہی	خدا ہی جانی کو کنگ تمہوں میں سچ کھانا ہی

رگرتا ہوں جبین اپنی تبون کی آستانہ پر  
 کھان باریک ہی سکی مکر قدرت ہی باریکی  
 نگرانگی مری اوصاف و اعطای صبح جنبت کے  
 کہہ دو کہ دہن میں ہیں کہہ دے کہ کر میں ہیں  
 حق و ناحق ستاتی کیا ہو چپ چپ کر پڑے  
 ارادہ چہمت کرتا نہیں کو ر غریب انکا  
 کروں کیا فکر زاری ہی ہی مطلب بن نہیں آتا  
 نہ کرتی ہیں ایسی نصرت نہ دیتی ہیں جواب خط  
 ہم اپنی زندگی کو موت سی بدست چہتی ہیں  
 جد ہر میں دیکھتا ہوں موت آتی ہی نظر میری  
 ہتی دستی کا وقت مرگ ہر گز کرتا ندیشہ

مجھی منظور قسمت کی نوشتہ کو سنا نا ہی  
 کرین صفت میان کیا ہم بہت نازک رہا تہی  
 فضا ہی خلد سی اس جو رکنا ممکن نہ تھا نا ہی  
 یہی کمر عین ہیکو شغل پھیر دن غائب نا ہی  
 دکھا و وقامت اپنا تم جو سولی پر چڑھا نا ہی  
 سیجا کو مری منظور مرد و نجا حبل نا ہی  
 بھانا آنسوؤ کا یار کی آئی جھب نا ہی  
 انہیں منظور قاصد کی مگر پرزی ڈرنا نا ہی  
 فراق یار میں ترایق کھانا زہر کھانا ہی  
 جہات ستہ میری وسطی آئینہ خانہ نا ہی  
 بہت سا جمع زیر خاک قارو کا خزانہ ہی

الٹ دی ہی نقاب سی فیض اسٹیڈی ہوئی

سہ و خورشید کو عالم کی نظر و نسی گرا نا ہی

باغ پہولا ہی گلستان کی ہوا بدلی ہی  
 یار فی ہم سی رہ و رسم و فابدلی ہی

تو ہی پوشاک بدل گل فی قبا بدلی ہی  
 آسپہ کبا دوس زما نیکی ہوا بدلی ہی

ہی مری تن پیہی خلعت خلقی اب تک	نہ قبا بدلی ہی مین نی نہ عبا بدلی ہی
ڈریہی ہی کہ جناب آپہ بد لین مجہہ سی	خوش رہی گہر مین اگر خلق خدا بدلی ہی
ہی نگہبان خدا سبب ذوق کا اُن کی	بی شسج نیت یاران ریا بدلی ہی
ہنستی ہنستی ہی و لانا ہی عجی وہ محبوب	وضع بدلی نہیں پر طرز جناب بدلی ہی
کوئی صورت نظر آئی نہیں پچنی کی عجی	وہ ہی بدلی ہن نظر آنکی جدا بدلی ہی
چوڑوی منہ پہ نقاب امیہ خوبی چندی	رونق چہرہ ارباب صفا بدلی ہی
دیر کیون کرتی ہو پہانسی مجبی دید و باری	جان حاضر ہی اگر زلف دوتا بدلی ہی

مچلا ہون مرز عشق کی لاہون فی فیض

فائدہ کیا جو سیما فی دوا بدلی ہی

مارٹو لاجھی فرقت فی قناسی پہلی	ہو گیا کام ادا اُن کی اداسی پہلی
زہر تجویز کیا عسمنی دواسی پہلی	مچلی چشم کی ہمار شفا سی پہلی
رکھنڈیا کاٹ کی بکتر قدم ستانچ	کی نماز اپنی ادا مہنی قناسی پہلی
عمر سی خضر کی بڑہ کر ہی مری عمر کہین	لب تری خلق ہو سی آب بقا سی پہلی
سبقت احسان کو ہی آنکی مری عصیانہ	عفو کرتی ہن خطا کو و خطا سی پہلی
اُس جیادوست کا مسجد مین تصور چوبندہ	مین نی منہ ڈھانپ لیا دست قناسی پہلی

وصف خطاب جان بخش کرین بعد شروع	منہ تو دوہو آئین خضر آب بقا سی پھلی
ہمہنی سکھای ہیں انداز وفا و اخلاص	آگہی کب تھی انہیں رسم و فاضلی پھلی
کعبہ پر چائین ہی اسی قیلہ تہاری رخ کی	خلق ابر و موی محراب دعا سی پھلی
طرز بلبل فی اُڑائی ہی مری نالی کی	چاک چپکن ہی مری گل کی قبا سی پھلی
کیون نہ تقدیم مری کھنر کو اسلام پو	بت کلیسا میں نظر آسی خدا سی پھلی

استخوان فیض کی پیکو او کسی کو چین  
کی ہی دعوت لگ جاناں کی جہا سی پھلی

ہر برہمن ہی دید کا مشتاق ہی ہوئی	اس بت کو پاس خاطر عشاق ہی سوئی
منور سو حجاب میں اسکا ہی رخ مگر	حسن و جمال شہرہ آفاق ہی سوئی
ہر چند ناخوش اسکو رکھا ہمہنی عمر بھر	تسپر ہی خوش و پیار خوش اخلاق ہی ہوئی
گو شاعران و ہر غلو صدق پر کرین	ہمکو پسند صنعت اغراق ہی سوئی
کبھی میں ہم گئی نہ جہکا سر پی وجود	اب رو کا پیش چشم بھان طاق ہی سوئی
لیلیٰ کی عشق سی نہوی منہ ہی حصول	مجنون کا جسم زار و ہی قاق ہی ہوئی
و سو طرح کی رنج ہمیں جہر میں ہیں لیک	مشتاق و دل بہنڈل مشتاق ہی ہوئی
آنی سی خط کی حسن کا جاتا رہا غور	پر یار جو رخصتم کا مشتاق ہی ہوئی

پیش نگاہ محسوس تفتید ہی تو کیا	دل کو خیال عالم اطلاق ہی ہوئی
مارا ہوا ہون افعی گیسوی یار کا	زیر زمین ہی خواہش تریاق ہی ہوئی
ہم دیرین رہین کہ حرم میں کرین مقام	دو فون مکان کا ایک ہی زاق ہی ہوئی
بزم جهان میں زلف سی اندھیر ہو گیا	پر شمع نور یار تری ساق ہی ہوئی

ماضی ہون فیض اس بت قبول کی قرین

عالم تمام مسد را شفاق ہی ہوئی

گڑ ہی ہی آنکھ میری اک ہستی جوی	دیکھتا رہتا ہون جنت کا تماشا دوسری
مشتعل آتش ہوئی دامان کوہ طور سی	بجلیاں تمنی گراہین عارض پر نور سی
ہو گئی ہی اور ہی صورت فراق یارین	بھاگتی ہی موت مجھ کو دیکھتی ہی جی
دو قدم طلبی ہی اس کی مردی زندگی	کم نہیں غلخال کی آواز بانگ سور سی
آتش غم فی جہلس ڈالا تن محسوس کو	ہو گئی کا فور سور سی مرہم ہنر سی
چار دن جینا اگر ہی فکر مرہم کر دلا	دم نکل جائیگا اک دن روزن ناسور سی
ساز عشرت ہجرین سامان انداہی محی	درد سپردا ہوا ہی نفس طنبور سی
تاک کی سائیمین ہسائی تی دقا یاہین	زندگی میں تہی محبت ساقی نمجور سی
اگر نہیں نزدیک میری دور بین کچھ غم نہیں	دیکھتا ہوں اس جہان کو روزن ناسور سی

زندگی کش مقتدی ہین ساقی محمورا مام	فرض ہی مجھ پر وضو کرنا می انگور سی
کیا بری دن حجر کی ہین ہاگتی ہین رفیق	چاہتی ہی جان ہی نصرت تن ہجو سی
جنت الاموات شان موت ہی کیا ہو گئی	بی اجل ہم مر علی خوف بت مغرور سی
ساتھ ہی اُسکی کھجائیگی حبان ناتون	کھینچ لین ہی اگر ہم روزن ماسوری
حکم چلین کی اٹھانیکا ندو پٹی رہو	نور چہن چہن کر برستا ہی رخ پر زری
منع شہر آفتاب حشر ہی پیش نظر	کم نہیں روز سیہ اپنا شب و بجوری

سامنی اُس شعدہ رو کی فیض صاحب دفتار  
آگ کپڑون کو لگا اُٹھی گی تن محسوری

یوسف کا اپنی شہرین کیا ذکر چہی ٹی	آتی ہین پہاڑ کہانی کو خجل سی بہی ٹی
انگت ہوی ہی پور دولت پہ بہی ٹی	ڈیو ٹی مین بت کی ٹیہی دروازہ بہی ٹی
کرتا ہی آپ کی قدموزون سی ہری	چلیی چمن مین سرو کو جڑہ سی اکہیری
منہ پر جناب ہوک سناو نیگی آپ کی	بہو کی جو ہین جمال کی انکو نہ چہی ٹی
زند و نسی ڈر ہی صوفی شمشینہ پوش کو	معلوم ہو چکا کہ وہ ہین گرگ بہی ٹی
سینہ اُبھار پر ہی کہین توٹ جانیگی	محرم کی بند دیکھی ٹانگی اُدھی ٹی

ای فیض ہار جیت مین فرما ہی نہ کچھ



کرتی ہیں کہیں جھٹہ ہارا کہیں سیڑی

<p>صورتِ آئینہ حاصل مجھی حیرانی ہی  کشتی عمر مری کشتی طوفانی ہی  سروسا مان مرانی سروسا مانی ہی  یہ بھی کیزنگ کی تسبیح سلیمانی ہی  سرہ چشم بان تیغ صفائی ہی  خانہ خیاط ہی حبر دان ملی وطنی ہی  سنگ تربت ہی مرا سنگ سلیمانی ہی  خطا پر کار ہمہ را خطا پیشانی ہی  ہنسی مٹی تری کوچہ کی بہت چانی ہی  تا کر کوچہ قاتل میں کھڑا پانی ہی  بُھو منظور پس مرگ ہی عربانی ہی  منع تصویر ہر ایک منع گلستانی ہی  جسپہ ہم غمش ہیں کوی شاہد ایرانی ہی  عصہ قتل فضا می چمنستانی ہی</p>	<p>جب سی پیش نظر اُس یار کی پیشانی ہی  شک غم دیدہ فرقت کی یہ طعانی ہی  خلعت باوشی خلعت عریانی ہی  سحر و شام و طیفہ ہی رخ و گیسو کا  پڑ گئی جسیہ نظر چور ہوا زخون میں  جب سی ہم مکتب خیاط پس ہون عشق  ہی پس مرگ ہی یک غیرت یقیں کی یاد  گر داہنی ہی رہی گہومتی ہم شکل محیط  خاک ساری کسی کہتی ہیں کوئی کیا جانی  شب غم عشق کرنی یہ رُلا یا نجب کو  کیون نہ وحشت کو لہی جاؤں کدین ہمارا  نغمہ سنجی تری عجاز ہی اسی غنچہ مہر  ساتھ اور وں کی تیرا ہی تو لا محبہ سی  قتل کرتا ہی کوئی غنچہ دہن گل رضا</p>
--	---

بند مصحف رخ سی بہہ سمجھ میں آیا	مدا بروی بتان آیت قرآنی ہی
جنسی حسام میں دیکھا تجھی مارا ہی گیا	تیغ عریان سی نہیں کم ترسی عویانی ہی
کچھ تعجب ہی نہیں ہی جو خدا عاشق ہو	تو وہ بت ہی کہ خدائی تری یوانی ہی
منہ لگاتی ہی نہیں ماحی سیناں جو	زندگی موسم پیہری میں پیشانی ہی
زلف والوں کی محلہ میں ہوی ہم ندون	مرگنی پر ہی نصیبوں میں پریشانی ہی
اسکی حلت میں نہیں شبہ کچھ اسی باہ کشتو	کہتی ہیں جس کومی ناب وہ اک پانی ہی
ٹل گئی کل تو بلا سرسی بلا کہنی کے	کچھ ہی آج بلا کون سی پیش آتی ہی
میں وہ استاد ہوں کچھ اسی معنی کی شبیہ	فن تصویر میں شاگرد مرا مانی ہی

جاکر رسید مضامین کھان جاتی ہیں  
قلم اسی قصص مرا شیر نیستانی ہی

زخمی ہر ایک گل جو چمن کی فضا میں	تاشیر تیغ موجب باد صبا میں ہی
بعد قافا ہلوسی شہی سر میں بگری	تربت ہی اپنی سایہ بال ہا میں ہی
کیا دیکھتا ہی نقش و نگار حریر کو	مضمون کچھ اور خطر خطا کو میں ہی
سونامی اکیں تجھی آغوش گوین	اسی مشت خاک کیا ہوں کمی میں ہی

بہسہ لب مخطوط جانا کھالونہ فیض

مخلوط زہر چشمہ آب بقائین

فراق یارین زاری جو لگی تھی سوا ب بھی ہی	مجھ جی سہی پزاری جو لگی تھی سوا ب بھی ہی
سوی پر ہی پنچھوٹی قیدی سی زلف سسل کی	نصیبوئی گرفتاری جو لگی تھی سوا ب بھی ہی
نقاہت کی بروقت اپنی گہر ٹپا ہون میں لیکن	تلاش حسن بازاری جو لگی تھی سوا ب بھی ہی
پڑا رہا ہون بستر پر بزم نقش قایلین میں	تری فرقت میں پکاری جو لگی تھی سوا ب بھی ہی
چہا کر منہ کو بالونین شب صلت کو تھی میں	ترقی ست کی اندھیری جو لگی تھی سوا ب بھی ہی
ہوا ہون سپر فانی رسیدی کا بہنیں کچھہ غم	مجھ فکر سیہ کاری جو لگی تھی سوا ب بھی ہی
شب غم کی وہ تہائی نہ خواب آیا نہ موت آئی	وہ بد خوابی وہ بیلاری جو لگی سوا ب بھی ہی
گیا موسم جوانیکا موسی بوڑھی بھی ہم سیکن	وہ زندگی اوہ میخواری جو لگی تھی سوا ب بھی ہی
چٹھی سب اپنی پگانی تبون کی پاس آئی ہی	وہ فلت وہی خواری جو لگی تھی سوا ب بھی ہی
غم آئینہ رویون میں چمک پیدا لگی ہونی	دل حیران کو چھاری جو لگی تھی سوا ب بھی ہی

زمانہ ہو گیا آخر ویکن نام ہی روشن

کرامت فیض کی جا رہی لگی تھی سوا ب بھی

مری محبت میں جذب کبرا ہی	تن کا ہیدہ تنکا ہو رہا ہی
نظر میں اک بست کا فراو ہی	نما ز اپنی لگی ہوئی تھا ہی

خیال زلف پر مین بند باہی	عصا ہاتھوں میں اپنی اڑو باہی
کہان آنکھوں میں انکی تو تیاہی	ہماری قتل کا یہ تو طیاہی
جہان فراسکی قامت کا چلاہی	قیامت کا سا یک ہلڑ مچاہی
برابر میں شب و روز جدائی	فراق یا رخصت استواہی
بتوں کی نامہ پرتیا ہونیں جان	خدا جانی مجھی کسیا ہو گیاہی
جو کہیں خاک کو ہو جاسی سونا	ہماری خاک ساری کمییہ ہے
تپ غم کی کروں تدبیر کیاہی	مراقبت و تیرا نقش پاہی
نہیں خبر خاک ساری کچھ ہمیں کام	خط تقدیر خط بویاہی
ہر ایک محرم کا محرم ہو گیا شاہ	تیری انگیا کی چڑیاہی ہماہی
نہ کبھی تذکرہ اُن کی مرہ کا	مجھی کانٹوں پہ کوئی کہنچتاہی
بگاڑیں ان تو بولنی کس طرح ہم	تلی پتھر کی ہاتھ اب اگیاہی
کروگی شانہ کتبک گیسو میں	ہماری سر پر راجل رہاہی
موسیٰ پر ہی ہمیں گردش فیہا	حد کا سنگ سنگ آسیاہی
دل پتیا کا ہی ناک میں دم	تمہاری کان کی مچلی بلاہی
مواہی العطش کہہ کہہ کی عالم	ترا چاہ ذوق اندھا کنواہی

تو نہی گہر کیا دل میں خدیا	جو کعبہ تہا وہ انروزوں گیا ہی
وہ آس لٹ پٹی دستار باہی	یہ اور ہی باندہ باندہ گیا ہی
اُسی نیا ہی پہا نسی حلقہ زلف	جو بوسہ گیسو و نسی ماگتا ہی
نہ لو اس لب کا بوسہ غیظ کی وقت	اثر آب بقا میں زہر کا ہی
ہر ایک نقش قدم ہی نقشِ حُب کا	نیا نقشہ تہا ہی چال کا ہی
کرین وہ روزن در جلدِ سدو	ہماری کام میں رخنہ پڑا ہی
مری نگہو میں آ پٹھو کوئی تل	تماشا پتلیوں کا ہو رہا ہی
نہ آئی دو کبھی پنج اونچ کو پاس	تلی او پر مراد م ہو رہا ہی
رہا کرتی ہیں ہم فکرِ کمزین	ملا ہم کو خزانہ غیب کا ہی
صفائی کس طرح ہمسی کری و	جو آئینہ کی صورت سی خفا ہی

چلا جان تو نہی ساتھ اسی فیض

خدا کی گہر کا سید ہمارا سہا ہی

گرد آسِ عارضِ روشن کی جو نشان ملوی	چاند سی حسن رخ یار و چندان ملوی
خط کی آبی سی مکر نہو اسی غیرتِ باغ	کام کی بات ہی گر شمع گلستانِ ملوی
غشِ فرشتی ہیں تری حسن پرانی ہر چین	چاہ بابل نہ کہیں چاہ نہ زخندانِ ملوی

زلف والو کی پہونچ جائیں اگر کوٹھے پر  
 کھدین آئی جو اس غیرت یوسف کا خیال  
 بات انکی لب نگین کی چلی ہی لیکن  
 وہ زخو درفته ہوں چو جاعی دامن کو مری  
 دین یار کا افسانہ کہی جسم جوشین  
 چشم ساقی کا تصور جو پس مرگ بند ہی  
 خط کسی غیرت بقیس کو میں لکھتا ہوں  
 وصف شوراب پر شور ہی رکھتا ہی نمک  
 آہ سرو آئی جو لب تک ل سوزانی مری  
 نظر آجاسی جو اسکال ب جانخش ای خضر  
 بین وہ دیوانہ ہوں گرجاؤں کسی شہید  
 گو نہیں مطلق وناطق سی خبر میں لیکن  
 خاک پر بارنجا چاک گریبانون کی

شب معراج ہماری شب حیران چاہی  
 دہن کور دہان چہ کنعان چو ہی  
 لال تہر نہ کہیں لعل بخشان چو ہی  
 ضافت دیوانہ سگ کوچہ جانان چو ہی  
 حجرہ تنگ شب چیرمین دالان چو ہی  
 بحرستان مری نظر و نین خستہ چو ہی  
 نامہ بر کیوں نہ مرا مرغ سلیمان چو ہی  
 کیا عجب ہی جو قلمدان نمکدان چو ہی  
 فصل گرمی کی ابھی فصل زمستان چو ہی  
 چشم انسان ابھی چشمہ سیوان چو ہی  
 تو ہر یک مردہ کفن پھینک کی عریان چو ہی  
 پاس بیٹھی مری جوان توانان چو ہی  
 مجھ کو ڈر ہی نہ کوی دست بدامان چو ہی

ہی یہ تاثیر خط یار پس مرگ اسی فیض

گل جو لوئیں مری تربت پہ تو ریکان چو ہی

<p>خدا جانی کی گل کھلا چاہتا ہی          خدا جانی کیا کیا سنا چاہتا ہی          قیامت کا رستہ پڑا چاہتا ہی          مرا نام روشن ہوا چاہتا ہی          جو بت چاہتی ہیں خدا چاہتا ہی          جو پٹہا ہی فتنہ اٹھا چاہتا ہی          مرا آج پر سر دکھا چاہتا ہی          وہ مجھ ہی گلستان پڑا چاہتا ہی          یہ کہ کعبہ کلیسا ہوا چاہتا ہی          ہر اک قطرہ دریا بنا چاہتا ہی          پتنگ آج اُکا اڑا چاہتا ہی</p>	<p>بت غچہ لب پہر بنا چاہتا ہی          کسی بت ہی دل کچھ کھا چاہتا ہی          ارادہ ہی خوش قامو کھا مری گھر          چمکتا ہی داغ کہن پہر سر نو          بہنیں فرق کچھ دیر میں اور حرم میں          نہ اُٹھو مری پاس بیٹھی رہو تم          وہ دیتا ہی مندل کا شقہ جیوت          گلستان ہی غوغائی جسکی ملال          لگا دل میں نہنی تبون کا قصور          ٹپکتا ہی آنسو اُبلتا ہی سینہ          خدا جانی کیا سچ پڑتا ہی ملین</p>
	<p>تھانادیت کا نکر شیش اُس سی          خدا سی کوئی خونیہا چاہتا ہی</p>
<p>پنچہ بھرگان قاتل خیل شہبازی          آب ناکارہ ہی یہاں کھا اور ہولاسازی</p>	<p>مرغ روح عاشقان کو خواہش پر دازی          آبشار صحن گلشن کو زکام آغازی</p>

گلشن عالم کلیسا ہی مری فہب دین	بانگ مرغان چمن ناقوس کی آواز ہی
ذی تلون اوج مقصد تک پہنچ سکن نہیں	اس گلستان کا ہر اک طاؤس کم پرواز ہی
گر بزرگی کی ہوس ہی کر نہ مت خلق کی	موجب غمت جہانیں ترک حرص آزی
خاک ساری پیشہ کرتا خلق آنکھوں میں رکھی	طور کی سرمہ کا عالم میں بہت غازی
ہی تصویر میں عری فتار جانان بعد مرگ	پایمال کبک خاک عاشق جانبازی
خطر خمار لیجان دیدنی ہی دستیگئیے	سنبہ روی گلشن فردوس پر آغازی
بجھکو وحشت فی کیا ہی بی شعور و کماہٹ	جانب دیوانہ ہر یک طفل سنگ اندازی

جلوہ فرمایا رخسار فقر مرقد پر ہوا

**فیض** مٹی اپنی پا مال خرام ناہی

مری تن پہ وحشت میں کیا خاک ہی	خباہرہ یار پوشاک ہی
جو اُس رخ کی ہو رو برو فلک	کھان منہ پہ خورشید کی ناک ہی
بتوں ہی مراد ہی جب پہنچا	قباحت ہی کیا گر قبا چاک ہی
خط شوق بال کبوتر ہو	ہمین غم ہی کیا بند گرداک ہی
ہوی سوزش ہجر ہی مٹی جھی	ہر اک آبلہ دانہ تاک ہی
لحد میں ہی ہی سرد مہر و مکی	زمین اپنی مدفن کی نناک ہی



	<p>مرا بخت تیغ سفاک ہی قلم ہی ہمارا کہ سواک ہی</p>		<p>تنہا ہی پیری تی زخمی کیا چرا گہتا ہی وصف دہن بایکا</p>
	<p>کسی خال غیش بین پیرمین فیض بڑا لپی مین کیا شوق تریاک ہی</p>		c
	<p>غرق چون آئینہ فولا دتن آہن مین ہی شوخ چشمی غزالان ختن آہن مین ہی اندال زخم ناسور کہن آہن مین ہی واہ کس کس رنگ ہی پہلا چن بہن ہی غرق سری پاؤں تنگ اپنا ہی تکیا بہن ہی ہین کہان تلوار مین تاپن شگن آہن مین ہی کس قدر موجود خوریز کا فن آہن مین ہی تغیر جوارہ شایریش ن آہن مین ہی</p>		<p>سخت ارباب صفا اپنا وطن آہن مین ہی حلقہ زنجیری کہتی ہین قیدی لطف کی زخم پیکان منہ دل نوک سنان ہی ہو گیا جس جگہ ناوک لگا اک داغ پیدا ہو گیا عبد مین اس تیغ افغن کی بسان مصفد مین فی پوچھا حال خط تیغ غصہ سی کھا گاہ پیکان تھا بنتا ہی گہ تیسیر اجل زخم تیغ یاد رکھا تی ہی جو مین اُن کہ اٹھا</p>
	<p>سہ تو دیکھو آئینہ کا یہ صفت فی لاسکی فیض اسکدر مگر پر تو فغن آہن ہی</p>		
<p>بجای ہو گھٹا ہی دہوان کچھل کی خرمی</p>	<p>برنگ برق کوئی ہو گیا ہی جھنجھٹا ہی</p>		

ضر کیا طبع روشن کو فریب خصم دشمن سی	چرخ ماہ کو پہنچی کہاں آسیب امن سی
دل یا بس چمک پید لکری صہبائی دشمن سی	فقیہ نور ہو جاتا ہی آخر فیض روحن سی
لبو پر وہ مسی ملکر بجای صحن گلشن سی	زبان کجنت سوسن کی ہی گالی ڈہی سوسن سی
بسان شمع ہر دم جلہ بخش بزم قاتل ہون	ترقی رشتہ جان کو ہی میری قطع گردن سی
تعلق باعث پستی اہل اوج ہی نادان	عیان ہی حال معراج میجا چشم سوزن سی
تصور بین میں کس کی چشم کی رویا شب چرخ	کہ بوی خون چلی آتی ہی تنگ سی ٹون سی
بجھو چھائی نہادان مایہ نور اسے کہے ہی	نصو ہو رہا ہی آئینہ اُس دی دشمن و
بے اسکی کانکا در جب تر برق چمکتا تھا	ستاری منہ چپاتی ہی چرخ زیر دامن سی
ابھی جذبہ الفت ہی کس کی دام کا تانا	اڑسی جاتی مین مرغان چمن شاخ نشین سی

نشان مغفرت خاک شہیدانِ فاضل

بجای سنبہ مال حوراوگی ہی میری فن سی

ہو رہی ہیں تبون کی دیوانی	کیا ہمیں ہو گیا خدا جانی
رخ پہ اُس ماہ فی جہن افشان	دن کو تارسی لگی نظر آنی
ہمنی کیا کیا نہ تیری لئی	خلق کہن بت ہوئی غلطی
وہ شعلہ زلف و قرغان کی	میں نی پوچھ لی رہ رمانی

کونچنی کو جی ہی ترگاں خلق	زلف پیدا ہو ہی ہی سرکھانی
<p>پہر چڑھی مار کر دیا اسی قص</p> <p>کسی قسم کی مجھ کو چڑیا نی</p>	
<p>ہجر کی شب آگ برساتی ہی مجھ پر چاندنی</p> <p>بنی نقاب و طور کی شعلہ نہ امحفل میں تو</p> <p>سنسی پاتک نور کا ترگا ہی اسی محبوب تو</p> <p>و نہ پون کو سپر شکستی ہی در و دیوار ہی</p> <p>کیا صباحت سی تری نسبت ہی اسی کی حسن کو</p> <p>یہ اثر او چاند کی مگری تری جلوہ کا ہی</p> <p>جب سی ہی برق کی جالی منہ پر اُس کی چٹائی</p> <p>کوی نہ رویان میں شاید خاک اڑاتا ہی کئی</p>	<p>و نہ پون ہو جانی ہی میری گہرین اگر چاندنی</p> <p>سوزنی ہو جائیگی حسرت سی جل کر چاندنی</p> <p>ہو سکی کب تیری ناخن کی برابر چاندنی</p> <p>ٹوہ میں تیری پڑی پہرتی ہی شب چاندنی</p> <p>تو ہی بکا نور کا کوڑہن سر سر چاندنی</p> <p>گہر سی تیری جا نہیں سکتی ہی باطن چاندنی</p> <p>ہر در و دیوار پر گرتی ہی چٹنگر چاندنی</p> <p>شام سی تا صبح رہتی ہی مکدر چاندنی</p>
<p>زلف کھڑی پر وہ کچھ اچھی سی فی بین قص</p> <p>آج کی شب چیللی ہوگی مقرر چاندنی</p>	
<p>آہ منی ایل ہوئی دن دل پر نور کی</p> <p>جاسی عبرت ہی پی یک کا سہ چینی یہاں</p>	<p>گل ہو اسی ہو گئی تی چراغ طور کی</p> <p>ہڈیاں شخہ بہ آہن سر سفور کی</p>

<p>             بی نقابی کا ہوا ہی اُس رخ روشن کو              دیکھتی کیا ہو سوسے چاک گریبان کفن              وقت مروں استخوان کو سوز غم فی اک دی              عشق کا لقمہ نہایت گرم ہی بچت نہیں              کھمکش لازم نہیں جراح جنبی دمی بھی              ناقوان اس نوکرنی کر دیا ہی اس قلہ              عکس افکن جیسی کا کل ہی بسط خاک پر           </p>	<p>             نثر من ایسا دو پر گرتی ہی کجسلی طور کہ              دیکھ کر زخم جگر پھٹتی ہی چھاتی گور کہ              بعد مدت شمع بیان روشن ہوئی کا نور کہ              اسی ہوا پڑی نہ کھا مری تن محرو کہ              ہی طباب زندگی ہی مری ماسور کہ              کام لیتی ہیں عصا کا ہم مرہ ہی نور کہ              ہی بساط عاتہ یہاں کھلی شب دیچور کہ           </p>
--	--

بوانا نچنی کی چرخ فیض سی آئی منجی  
 اس فقیہ بین نہاں تھی رگ مگر منصوبی

<p>             پس فضا بھی ہمیں عشق زلف پہچان ہی              موسیٰ کی بعد بھی دیوانہ پن ہی ساتھ چنی              خیال بادہ کشی ہی کج دین ہی ہم کو              سحر اپنی پر بزا دھین ضعیف ہی بین           </p>	<p>             دہان گور بے سہ نہ وہاں نشان ہی              جو گھنگو ہی نکسیرین ہی پریشان ہی              مزار اپنی تر سایہ مغیاں ہی              قد خمدہ مگر خاتم سلیمان ہی           </p>
---	---

فراق یار کو میں جانتا ہوں موت ہی فیض  
 سہید دیو مری حق میں روز ہجران ہی

ہو گیا جب ہی نہیں ہو دینی لف و شانہ ہی  
 جب ہی نو چشم کو اس زلف سی یارانی  
 غفلت معشوق ذکر عاشق دیوانہ ہی  
 تیرہ دل کو دل علی سی کس قدیرا رہی  
 ہوش کی باتیں نکر محنون سی گریا رہی  
 مریع دنیا میں بی افاد کی کب ہو صبح  
 کو کھن کی ہوش اُڑی سکر ہماری اروت  
 حسرت دیوانگی کہتی ہیں بخواران بزم  
 جان کی جاتی ہی بی رونق تن خالی ہوا  
 اہل غم کو کس قدر ہی نکر سامان شش  
 جز مضرت کچھ نہیں حاصل چمن پرورد کو  
 دیدنی ہی سیر سر و گل کی اس گلزارین  
 ذکر اہل فقر سی ہوتا ہی اک نوعی سرو  
 دیکھ کر نقشہ مرا ہوتی ہی دشت خلق کو  
 جب ہی طفل اشک کا مکتب ہی اپنی چشم ز

شب کو سیرین دروہی اور کو درویشانہ ہی  
 مروک مشاطہ کاٹل ہی ترگا نشانہ ہی  
 خواب شیرین کا سبب فریاد کا افسانہ ہی  
 زلف دو و شمع کا شانہ پر پروانہ ہی  
 ذکر فرزانہ غبار خاطر دیوانہ ہی  
 خاک ساری باعث نشہ و نماسی دانہ ہی  
 نشہ دیوانگان کیفیت فرزانہ ہی  
 حلقہ چشم پر یزادان خط پیمانہ ہی  
 شمع گشتہ موجب تاریکی کا شانہ ہی  
 اشک کی قطری کی مٹی میں ہی مٹی و تہ ہی  
 پایاں خلق آخر سبزہ پگانہ ہی  
 قمری و بلبل کا وہ شیشہ ہی یہ پیمانہ ہی  
 دلق درویشی میں بوی خلعت شاہانہ ہی  
 گردہ تصویر میں خاک رہ دیرانہ ہی  
 مروک کا ہر سخن ارشاد استاد ہی

<p>             خاکساری پیشه کراپنا اگر فرزانه‌ی              دور باغ بی خزان سی سنبه کجایی              چهره مجنون په ظاہر دشت ویرانه‌ی              کام اہل ہوش کا غخواری دیوانہ‌ی              سنگ مقاطیس سی شایر بنایہ خانہ‌ی              ساحل بحر فصاحت پر مرا کاشانہ‌ی              قوت نامیہ سی محفوظ ہر دردانہ‌ی              بعد مردن ہی قیامت را مرا افشانہ‌ی              غارہ روی شمع کا خاکستر روانہ‌ی              ہم گرفتارون کو پہی تحصیل علم شانہ‌ی              نیش عقرب یار کی کنگہی کا ہر زندانہ‌ی              آفتاب حشر اپنی بزم کا پیمانہ‌ی              گُل حشم بادہ کش خاک رہ میخانہ‌ی           </p>	<p>             رتبہ معراج پاتا ہی غبار ناتوان              عارض گلگونہ پراس کی خطا ہی نگاہین              خال عاشق سی نشان رنگ مسکین              گر تجھی کچھ حفل ہی رکھ اہل حشت جن              مسکن یاران آہن دل ہوا ہی دل مرا              بہرہ ور ہین مجبہ سی غواصان دریائین              سرکشی سی ہین ہمیشہ دور اہل آبرو              ذکر سی میری ہوا اک حشر بر پا خلقین              رونق روشن سپان ہی تفتہ جان بچوانا              سنط زلف یار کا مضمون سمجھ ہین آگیا              عمر صرف اپنی سلیمان کی دہائیں ہوی              قامت ساقی سی آنا رقیامت ہی جان              دیدہ بی ہوش مین اہل کدورت کی ہچکا           </p>
---	--

نام روشن ہو گیا ہی گوشہ گیر چین چین

دیدہ غما مگر اپنا چسپانہ خانہ ہی

کس قدر آب و هوا اس مانع کی ناکارہی  
 باعث آرام طفلان جنبش گہوارہ ہی  
 خارمین تاثیر نیش عقرب جزارہ ہی  
 ہی بصارت جب تلک کیفیت نظارہ ہی  
 بادشاہ ملک محنت ہون مزاج آوارہ ہی  
 لیلۃ المعراج زلف و لب رمپارہ ہی  
 موت کی آگي نہیں چلتا کسی کا چارہ ہی  
 لوح پیشانی ہماری لوح سنگ خارہ ہی  
 آسمان باد صفت فوج چرخین ہوارہ ہی  
 رات دن روشن چرخ کوکب سیارہ ہی

مبتلا لرزی کی چارمین ہر فورہ ہی  
 بی شعور دن کو ہی راحت پھر آئین دل  
 ہی ماسک کش کی پامالی ہی نقصان بنگا  
 گرفت پیدا اگر منظور ہی سیر جهان  
 دل کو جمعیت ہی صبری بین لیر لیر ہن  
 حال اہل عرش کا ہی ہمہ ہر شب مکشف  
 فائدہ کیا گر مسیر ہی ہوا آب حیات  
 مست نہیں سکتی مٹای ہی خدا یا سرتوت  
 کر خواہش ارتقا کی تا نہو گردش نصیب  
 ہی دمام ارباب فوج کا تھلی زار دل

طالع شہرت ہوی مجھ کو جو خطا اسکو لکھا  
 فیض کوئی یارین غمخوار ہر کارہ

سروشٹ اپنی بنجھ جام ہی  
 بانگ بلبل مجھ کو آدن عام ہی  
 کفر اپنا باعث اسلام ہی

جب تلک جیتی ہیں می ہی کام ہی  
 گلشن ایجاد ہی ماتم را  
 دیکھتی ہی بت کو یاد آ یا خدا

<p>ذوق لعل یار میں بہوش ہوں          رو سفیدی ہی سیہ کج بین نہ          می کی پیپی سی ہوا طرب اللہ          اشتیاق وصل فی مار اچھی          مر گیا میں چشم سانی دیکھ کر          کم ہنیں روی بتان خوشیدی          ہی کمر کہنی کو پر ہی بی نشان          ہی کمال زندگی آخر ذوال          پچو دین پختہ کاری کی ہو          مرغ معنی صید ہوتی ہین دم          اطوف کو می کعبہ دیونین ہرج</p>	<p>انجیوان باوہ کلف نام ہی          صبح حلت میری حق میں شام ہی          یادہ بھگور و غن با دام ہی          ہجر جانان موت کا پیغام ہی          ساغر سسم بھگو می کا جام ہی          چرخ چارم اُس پر کا بام ہی          گم ہی وہ مشہور جس کا نام ہی          یان ہر اک آغاز کا انجام ہی          خواب میں ہم کو خیال خام ہی          طبع عالی پر گکان دام ہی          خرقہ اپنا جامہ احرام ہی</p>
<p>غفلت اپنی مایہ راحت ہی قضی          سو ہی رہتی میں بہت آرام ہی</p>	
<p>دیر و کعبہ میں ہوں کیا خاک میں آرام          کام پورا ہو گیا چشم بہت خود کام سی</p>	<p>کام ڈالا ہی خدا فی اک بت خود کام          غسل دین میت کو میری و غن باوہ</p>



یا دابر دین خیال آتا ہی چشم مست کا  
 پنجنگا نہ صحن میخانہ میں پڑتا ہوں نماز  
 می کشی میں کعبہ روی بتان آتا ہی یا  
 دو چشم یارین ہم کشتہ ابرو ہو سی  
 چاندنی کو سو نہتی کیا ہو خدا کو سو نہ و  
 دیکھنی ارشاد چشم مست کیا کرتی ہی گل  
 میری سپداری خیال دی دلف یا ہی  
 کعبہ رویوں کی تصویر فی کیا مجھ کو شہید  
 گر کوئی کج شک آ بیٹھی ہوا ہو گیا  
 قاف شہرت میں کیا اللہ فی عطاء میں  
 سیکڑوں ہی طائر مضمون ہوتی ہیں نکا  
 ہی چراغ خانہ اپنا آفتاب نعل  
 ایک کی اکیس کرد کھلاؤں گا سیکڑوں  
 اضطراب دل فی مجھ کو کردی پست و بلند  
 ذکر چشم مست کا کرتی ہیں اہل خانقاہ

جا کی مسجد میں دھوکہ تار ہوں می کی جام سی  
 کیوں نہ سجادہ کروں رنگین می گلخانہ سی  
 کم نہیں ہی نیست تخانہ ہی اسرام سی  
 کم نہیں ہی موج می ہی تیغ خون آشام سی  
 ہو گیا مجروح میں تیغ بت خود کام سی  
 آج میں فی کی ہی پعت مولوی جام سی  
 صبح تک خواب پریشان کیتا ہوں شام سی  
 کم نہیں لیک کی آواز اذن عام سی  
 فخر ہی امج سعادت کو ہماری بات سی  
 کون ہی وہ جو نہیں واقف ہماری نام سی  
 رشتہ مسطر ہی اپنا رشتہ ہا می دام سی  
 صبح کچھ نسبت نہیں رکھتی ہماری شام سی  
 آج وہ ناخن ترشوائی میں پھر جام سی  
 صحن میں آتا ہوں سو سو بار اتر کر جام سی  
 بوی می آتی ہی مجھ کو حبیبہ اسلام سی

<p>اُس لب یگون کی جنبش فی کئی زایعوس          بادشاہی کی تصویر میں نظر آتی ہیں جن          کیون نہ ہمایہ میں جا کر زلف والو کی رہوں</p>	<p>نشا جھکو ہو گیس ہی وصل کی پیام          ہی ہما کا سایہ ہی آسیب کے قسام          ہی شہادت کی توقع مجھ کو اہل شام</p>
<p>داستانِ لعل و شکر گامِ حب غفلت ہی فیض          رات کا نٹون پر مجھ نہیں آئی آری</p>	
<p>یہاں کعبہ مقصود رخ غنیمت ہی          ہی گہر ہی مجھ کی تصویر میں تو کی          ہی محبت میں ہی یاد سر کا کل مشکین          جز رخ نہیں باغ رخ یا طوسی          زلفوں کی تصویر میں رخ یا رکوکھا          کیا اُس لب نگین کا رقم وصف کر دین          کہتا ہوں اگر حق تو چٹائی ہی مجھ</p>	<p>لبیک مجھ ہی نالہ مرغان چن ہی          زنا رکا ہر تار مکرنا رکفن ہی          مٹی مری پامال غزالان ختن ہی          آسیب مری حقین ہر آسیب قری          غربت کی مجھ شام ہو صبح طری          گوصل ہی ہی سرخ مگر سنگ مر ہی          دنیا ہی مری سطلی اک وار مجھ ہی</p>
<p>انکا رخ روشن جو نہاں ہی تہ کیسو          اسی فیض شب وصل میں کیا چاند نہی</p>	
<p>جی کو زمین ہی کا کل گل سپرین میں ہی</p>	<p>بری گلاب و مشک ہماری کفن میں ہی</p>

<p>ہرگز نہیں مباحثہ کچھ منطقی کی ساتھ          کیا ہو علاج عقرب گیسو کی زہر کا          یاد کر میں کم ہون مگر گوشہ گیر ہوں          ہی صبح و شام اک مہ پہر کی تلاش          میں اُنسی ہکلام ہوا کٹ گئی رقیب          وہ رشک مہر زحسم جگر دیکھتا ہی آج          مانند کبک یار ہیں مصروف قادیان          دیر و حرم میں ہی اُسی اک نور کا جلوہ          بد و ازل سی ہو نہیں ہوا خواہ مگر خان</p>	<p>بھکو اگر کلام ہی اُنکی دہن میں ہی          پیوست نیش غم مری ہر جزو تن میں ہی          غنقا کا آشیان مری پست الحزن میں ہی          مانند آسمان سفر اپنا وطن میں ہی          تاثیر تیغ تیزی سر سخن میں ہی          تحویل آفتاب کی داغ کھن میں ہی          مہ طلعون کا ذکر مری انجمن میں ہی          ناحق ہی رنج شیخ میں اور برہمن میں ہی          مدت سی بود و باش مری اس چمن میں ہی</p>
<p>اسی فیض مرگ درایت کا کچھ پوچھی مثال          وہ فکر سپر ہن میں یہ منکر کفن میں ہی</p>	
<p>عاشق کہیں دنیا میں کوی شا و نہیں ہی          مقتل میں کھڑا ہوں ستم ایجا و نہیں ہی          دفنائیں جہان چاہیں مری لاش کو اجا          تصویر کا عالم ہی تو امی یا رہی ست</p>	<p>گہر عہد میں تیری کوی آبا و نہیں ہی          موجود ہوں سر دینی کو جلا و نہیں ہی          قاتل کا ہیکل نہ ہی مچھی یا و نہیں ہی          خاکا تری قدا کا ہی یہ شمشاد نہیں ہی</p>

<p>             کیا کوئی زمانہ میں پریرا دہنیں ہی              خامہ ہی مرا تیشہ فرما دہنیں ہی              کیا باغیں زرگس نہیں شمشادہنیں ہی              انسان ہی مرایا پریرا دہنیں ہی              ایسا کوئی گہر خلق میں آبادہنیں ہی              جبر مصحف رخ کچھ بھی مجھی یادہنیں ہی              اسی طائر دل یار ہی صیا دہنیں ہی              اگی مری کچھ غرت بھنر دہنیں ہی              کیا موسیٰ مژدہ نشتر فسادہنیں ہی              تربت پہ مری سایہ شمشادہنیں ہی              آفاق میں ایسا کوئی ہستادہنیں ہی              کوچہ ہی ترا گلشن شاد دہنیں ہی              عرضی پہ مری آج تلک صا دہنیں ہی           </p>	<p>             ہم چار میں دیوانی جو کہلائیں تہساری              شہسبیرن دہو نکا جو کروں وصف تم میں              چشم و قدموز و نپہ تہساری جو میں ہم              اسی دل ہو سب تخت سلیمان ہی چہا              خلقت ہی دہ عالم کی بہم خانہ ولین              کافر کوئی سمجھی کہ مسلمان کو طانی              حلقہ کو نہ گیسو کی سمجھہ دام کلافتہ              کرتا ہوں شبیہ انکی رقم صفحہ دل              میری اپنی جراح کو بلواتی ہیں کیوں پتہ              آئینہ پی فاستحہ محبوب سہی قد              چاہا جسی اس عشق فی شاگرد بنا یا              دربان ملک الموت ہوا ہی مری حقین              کیا چشم کرم ان سی رکھوں عمر ہی گزری           </p>
---	--

دشت کی دن آئی ہن خیر کر فیض

ہمسا یہ میں اپنی کوئی عدا دہنیں ہی

زلف کا بعد فنا ہی ہی بندہ نارنجی  
وصف سی زلف کی رہا ہی سرو کا مچھی  
زیست ہی فرقت محبوب میں دشوار مچھی  
آرزو دید کی ہی لگ گئیں جہت کو اکھیں  
بندہ بت ہوں نہیں کام خدا سی بخدا  
نہ چٹا فید غم عشق سی ہی پیری میں  
درجیان حبیب کی اسی مشت جنون کر ہوں  
کوچہ گردی میں ہی ہی شکل بتان پیش نظر  
رات دن ضد ہی مری ساتھ انہیں تہی ہا  
چچمین گردش قسمت کی پڑا پھر تا ہوں  
غرق بس چاہ نہ امت میں رہا کرتا ہوں  
کوچہ یار میں وہ خاک کا پیو نہ ہوں میں  
واہ وا اسی اثر عشق رخ و کا کل یار

دہن گور موہی دہن مار سہ مچھی  
ہی ہر اک مصرعہ اشعار مرا مچھی  
نظر آتی ہیں مری موت کی آثار مچھی  
مرض موت ہوا عشق کا آزار سہ مچھی  
بدلی تسبیح کی درکار ہی زنا مچھی  
قد غم گشتہ ہوا طوق گرا بنا مچھی  
بس ہی پوشش کی لٹی دہن کہا مچھی  
گردش بخت ہوئی گردش سچ کا مچھی  
مرگ ہی سہل بہت زلیست ہی دشوار مچھی  
یاد آتی ہی تری بندش دسنا مچھی  
بد و طفلی سی ہی عشق ذوق یار مچھی  
دیکھ کر روٹ گیا سایہ دیوار مچھی  
جانا ہی کوئی کافر کوئی دیندار مچھی

حب سی میں انکی دہن اور کمر پر غش ہوں

فیض آتی ہیں نظر غیب کی اسرار مچھی

دلفنگ پڑی رہتی ہین کونہیں چہن کی ملبوس سی بیزار ہون مین نیر مین مارا ہی صباحت فی رخ یار کی مجھ کو تکوی مری کھلائی ہین کرتا ہون نہین رخسار تہ زلف کی جلوہ پہ رہا غش وہ عت دہن یار کی ہی سب یہہ کراہت توقیر قد یار مین اشعبا رہی ہین مخ کیونکہ پہرہ وں دشت مین ہون وحشی گمید کرتا ہون ابھی سر و کوسید ہا تری آگی	ہین ہم ہی ہوا خواہ کسی غنچہ دہن کی ہین ساتھ جازسی کی روان چور کفن کی دقنا و مری نقش کو سایہ مین سمن کی ہی ناک مین دم ہاتھ سی یاران وطن کی لکھی گئی تقدیر مری دن مین گہن کی شیرین ہین غسل سی ہی فری پنی سخن کی تعظیم کو ہوتی ہین کٹہری سر و چین کی مکڑ ہی مجھی ساتھ غزالان ختن کی دو چار قدم چل تو سہی باغین تنکی
--	--

موسیٰ کمر یار کی لکھتا ہوں صفت فیض  
مضمون ہین باریک مری شعر و سخن کی

بی ٹہکا اسہم کھانا گہری مجھی اسکی جہا اسہر ڈر ہی مجھی خط کو اسکی جا از وصل صی مین وقت فرج نہ ان لبونہ نظر	گہر شب فرقت مین باہری مجھی زلف کی پرچہا مین اڑ در ہی مجھی قاصد جانان پیسہ رہی مجھی آب خنجر آب کوثر ہی مجھی
--	---

گورین ہی دی صاف آتا ہی پا  
 عہد پر مین ہوا طاقت کوڑ  
 حق تو یہ ہی باغ مین بی قیاد  
 ہی تصور ساقی محسوس کا  
 مرنی جینی کا نہیں غم عشق مین  
 باغ وحشت مین ہون نخل باردا  
 تخت شاہی تخت تابوت ہی  
 غم ہی اک مہربان کی بام کا  
 ذکر مابہر زلف پچان کا کرو  
 مرنی مرنی جی گیا مین روچھ  
 کعبہ رویون فی کیا مجھ کو شہید  
 آستان یار پر وحشت ہوی  
 روتی روتی ہو گئیں آنکھیں سفید  
 بیستون عشق کا فریاد ہون

سنگ تربت سنگ مرمر ہی مچھی  
 رو سپیدی شیر مادر ہی مچھی  
 دار ہر سرو صنو بر ہی مچھی  
 سرگرمی پڑتا ہی چکر ہی مچھی  
 فیستی ہستی برا بر ہی مچھی  
 مارنا ہر کوس تپہر ہی مچھی  
 خاک مین ہی فکر افسر ہی مچھی  
 کام ان روزوں فلک پر ہی مچھی  
 کاٹ کھانی پر مرا گھر ہی مچھی  
 زہر قاتل تنگ شکر ہی مچھی  
 آب زمزمہ ۲۰ خنجر ہی مچھی  
 چشمہ کی اون لٹ ۱۸۰ گریں ہی مچھی  
 عینہ ہی پی لوسی کا نئی بر ہی مچھی  
 کو بکریچ سا چاہ لڑ ہی مچھی

فیض یر خاک ہی ہر باغ باغ

داغ تن پہ لون کی چادر ہی مچی

<p>             عاشقی سی کہ ہاتا پائی ہی              ہو گیا ہی چراغ دل روشن              اگر گئی میری مغز کی کسی طری              مر گئی ہوتی پیاس کی ماری              ہی اُس آئینہ رو کا مدہم ٹھاٹھ              ہی تصورِ نشلی آنکھوں کا              ہو نظہ اپنی ملین نہ کیونکر ہم              جس نے دباگی کہلاڑیوں کو دئی              گہو متی ہی جو گرد گوشل انکی              کہتی ہو جب کو چو رہندی کا              رکھی مرہم کھان کھان حیران              بات کا اس کی اعتبار نہین              کیا چھپی راز وصل کی شب کا              سبزہ آغاز اُن لبونہ ہوا           </p>	<p>             بوسہ مانگا تو منہ کی کھائی ہی              آہ سوزان دیا سلائی ہی              دل فی او دہم بہت چائی ہی              دیدہ ترنی چہو بھڑائی ہی              کب کسی سی اُسی صفائی ہی              آج ہمنی ہوا منائی ہی              پہر دھڑی آپ فی جمائی ہی              نکل آج اُسنی پہ چڑھائی ہی              زلف ہی یا یہ کن سلائی ہی              عقل اُسی فی مری چرائی ہی              ہو گیا جسم زائی کا فی ہی              کہیں سائی کہیں بدھائی ہی              بوتلی انکی چار پائی ہی              اسی آپ بقا پہ کائی ہی           </p>
---	--



اُسنی چوسے عجب بچائی ہی

پہلی ہی پانسی تین کا ٹی پن

فیض مہنی ہی دہن میں گل کے آج  
تل برابر افسیم کھائی ہی

جو ایک بوسہ پہ سو بار منہ کی کہا ٹی ہی  
جب آئی ہی مہین کا ٹونپہ نیند آئی ہی  
لڑائی میں نہیں بٹتی کہیں مٹھائی ہی  
زبان کی آگ نہ خدق ہی ورنہ کھائی ہی  
کھان کھد میں نکھالی کد ہر رضائی ہی  
وہ زرق برق کی پیرو نہیں پیر پائی ہی  
کسی فی اور ہی تختی اُسی پڑائی ہی  
کدورت اُنکو ہی جہہ سی کھان صفائی ہی  
تہاری گیسوؤں کی جس فی مار کھائی ہی  
قلم نہیں ہی مرا نیل کی سلائی ہی  
تو نہ پر اب تو ہماری طبیعت آئی ہی

بہہ عاشقی تو نہیں صرف بی جیائی ہی  
بھرفا نہ مرگان کہی نہ سوئی جسم  
خفا ہو شوق سی دو چار گالیان ہی دو  
نگالین کیوں نہ بڑی بات چوٹی منہ سی تو  
یہی ہی فکر مچھی نیست آئیگی کیوں کر  
قدم قدم پہ گر آئیگی آج کل جھلی  
سواہی بد تن کی کرتا نہیں ہی بات وہ بت  
ہیں مثل آئینہ کچھ منہ پہ پیٹ پیچھی کچھ  
اُسی کی باندہ کی مشکین لگائی کوڑی  
قریب کو رہا دیکھ کر نوشتہ حری  
حنو رکھہ کی تکلیف سی معاف رکھیں

کرو نہ تکیہ عناصر پہ عہد پیرین

بہت پرانی ہیروسی فیض چا پائی ہے

ہمارے خاک ہی ایک روان پابان کی	دم خرام کروا حیا و امان کی
صدای شیرجوسی مجھکو ہانک دربان کی	چلی ہی کوئی صنم میں ہوانیتان کی
پڑی ہی چھاؤں گلستانہ زلف چا پائی	چڑھی ہی تیل منڈھی آج عشق چا پائی
ہوا ہی گرد رخ رشک باغ خط پیدا	کتاب خوب محنتی بنی گلستان کی
کیا ہی عشق فی اک حوروش کی حد پنا	نہ آئی راس ہوا مجھکو باغ رضوان کی
خبر نہیں ہونے مانہ کی افیج پنج سی لک	کنوین جہکائیگی چاہت مجھی زرخندان کی
پتنگ انا رہی لوچھٹ پٹی کا وقت آیا	اڑ آئیں مہنی بیان دجیان گریبان کی
نہ دوسرے علیہ اسلام کو تکلیف	مریض عشق ہون کیا احتیاج درمان کی
نقاط دور ہون قلم ہنس کی بنی منقار	صفت جرمہ سی رقم ہوی انکی دندان کی
اڑ آئیں مصرین خاک کا جابے یغیب ہی	تنبیہ دیکھیں اگر میری ماہ کنعان کی
وہ مجھکو روتی بن میں جنگی سامنے ہستا تھا	موسی کی بعد ہی ہوتی ہی قد اران کی
دکھا خدا کی لئی تو رخ مخطوط کو	ضرور لکھنی ہی تفسیر مجھکو مست کرن کی
ہر ایک قصرہ مرا ہوی مصرعہ موزون	لکھون جو شرمین تعریف انکی دندان کی
فراق میں رہتی ہی تو خطوط کچھ تلاش	مضید ہی مجھی تبرید ختم ریحان کی

ہو اسی ہی میں تڑپ کر مٹا ہون چوین فیض  
مری مزار بنی چاؤن میں مخیلان کی

<p>خط ہم اُس مہر کو لکھوانی لگی کچ رہی وہ چھت برسوں تک یوسف مصر کی قیمت گھٹ گئے دو ہی دن میں انکی قلعی کہ گئی بہیجی ہین لکھ کی پرچہ گا گا زلیست کا عرصہ نہایت تنگ تھا کچھ نہ کچھ شے دی کسی کنجت فی ہی حد میں ہی خیال سلطنت خصت اسی صبح وطن جوت ہری اگ تلون سی قیبرن کی لگی ان دنوں حالت ہماری غیر ہی ضعف میں کس درجہ تک ہو کہ ہی ہر گئی تیر بلا کی ہم ہر ف</p>	<p>دور کی مضمون پاس آنی لگی ہم شبیہ انکی جو کچھ آنی لگی جب سی وہ بازار میں جانی لگی ایک روز ہم کو چسکانی لگی اسطرح وہ ہم کو چرپانی لگی گورین ہم پلٹن پہیلانی لگی اس ہی وہ ہم سی کنیا فی لگی استخوان سیری ہما کانی لگی شام ہی پھر تلوی کجلانی لگی ہم جو تلوی انکی پہیلانی لگی پاس وہ غیر و نکو ٹیلانی لگی ہر قدم پر ٹھوکرین کھانی لگی پھر کھان ہیر و کی پیک آنی لگی</p>
--	--

مین فی اپنی کو ملایا خاک مین	وہ جو دیوار اپنی بنوائی لگی
تاکجا اسی فیضِ حبرمِ معصیت کاتبِ اعمالِ شرمانی لگی	
عارضِ رخشانِ دلبرِ دیکھتی خطِ قسمتِ ابرو وں پر کھیتی دل کی سیو دی کی میلِ حالِ دل ذرہ افشان ہی جگا آفتاب قصورِ ماقصدِ دنیا نہیں منہ ہی اسکا آفتابِ اوجِ جن ماہِ مقنع ہی بہت سرگرمِ لاف اس کہلا کر کیو لکھا ہی میں خط کیا ترپ ہی ماہی بی آب کے ہی خدا موجود ہر موجود میں ہی ہمہ پچانتِ ذروا انسان کی قصدِ کعبہ کا عبث ہی سی جاتا	جلوہٴ نورِ شیدِ محشر دیکھتی کشتیانِ دوا یک لنگر دیکھتی اپنی دلیر ہاتھ رکھ کر دیکھتی کیونکر اسکو اکبہ بہر کر دیکھتی چاروں اس گہر میں ریکر دیکھتی چاہتا ہی جی کہ دن بھر دیکھتی رخی پر مقنع اٹل کر دیکھتی کب پلٹتا ہی کبوتر دیکھتی اضطرابِ جان مضطر دیکھتی غور سی اسی بندہ پر در دیکھتی کسکر اسکو کسکو بسکوت دیکھتی وہ نہو گہر میں تو باہر دیکھتی

<p>سورہ و لیل کا مضمون یہ ہے          اسس چین کا سرو باطبع ہی          دیکھی دو بوسی ہونگی کہتی ہیں          گور کی صورت دکھائی دیتے          جلو گاہ یار ہیں دونوں کا          مجھ کو بازو پر نہ ٹھہرائیں اگر          خط لب شیریں پہ نکلا قہر          ہی ہی رونا جو سحر بارین</p>	<p>صورت زلف معینہ دیکھتی          قامت موزون و لبر کھیتی          لذت قدم مکرر دیکھتی          آرزو تہی یار کا گہر دیکھتی          دیر و کعبہ کو برابر دیکھتی          جان دوں گا انکی در پر کھیتی          ملگنی خطوطی کو شکست کھیتی          خشک ہونگی دیدہ تر دیکھتی</p>
<p>شک با بحدنی دل کی قیض          کر دینی تگری بھرتو دیکھتی</p>	
<p>لو لک رہی ہی دل میں جناب امیر کی          ہوتی ہیں نخل طور کی قامت پہ پتیل          کہنچی جو میں آہ وہ گرما کی بول لٹی          کیا سا دھوونکی آوہ لگت سی غرض مجھی          درویش کوئی عشق کو چھٹرا نہ کھینچی</p>	<p>ساقی شراب دی مجھی خم غدیر کی          رگ رگ میں شری خیر نہیں اس شیر کی          ٹھنڈی ہوا چلی گرہ زہریر کی          سید ہی مجھ میں آگئی اٹلی کبیر کی          نام خدا جو ان ہو دعا و نصیر کی</p>

<p>             ہی بحر معرفت میں دان ایک پل              میں ہم فقیر وضع دیکھیں ہن غنیمتی              ہکا غنی کا رتبہ ہی درویش کی              کیجی بغور قبلہ عالم مطالعہ              یا ایہا المرید ادب سی نگاہ کر              حال ان بونکی دکھا پیر بھی شرف              چکین گونکی باغین بقدر ہو گئی              دو دو ن نہا چو توں پہلو عیش باغین           </p>	<p>             محتاج نا خدا نہیں کشتی فقیر کی              کوڑی کو مول میں امارت میر کی              بہاری بھال سی کہیں گدڑی فقیر کی              معنی ہیں کائنات کو فقیر کی              صورت ہر ایک شیئی سی بیان ہی کی              اصلا بھی خبر نہیں مافی الضمیر کی              اُس غنچہ لب پہنی ہی اچھل کر کی              میان دوست خوش ہو بیٹھ ہی فقیر کی           </p>
<p>             خلوت نشین گوشہ وحدت میں فیض ہم              کثرت سی کام کیا ہمیں جم غفیر کی           </p>	
<p>             انوکھی وضع ہی اُس مہربانی              کہ موہی نہ عشاق ہی میان کی              پہٹا جاتا ہی عشق ماہ رو میں              خدا لگتی نہیں کہتا ہی کوئی              سنا نام ہی جن کا کمر کا           </p>	<p>             چلن گساں باہر چال بانگی              یہ سب جوڑی ہیں بائیں میان کی              مرا تن ہی کہ چکین ہی کٹائی              شکایت کیا کروں جو رستان کی              دہن اُنکا ہی مہنی چستان کی           </p>

<p>ابھی ہو جاؤ گا جا مہ سی باہر  سندھیا پوچھتی ہو کیا کر کا  بناتا ہی تہنگڑ بات کاؤ  نہیں چھٹا خیال زلف چھپی  کیا ہی آؤ ہمو عشق کرنی  رہا گر ہم سبق چند ہی وہ خطا  ہوائی اودھ گئی غنچوں کی منہ  سنو کی انگڑت ہم سی ہی قبلہ  کھٹائی میں پڑی ہیں سب مر کلام</p>	<p>نہ پہنہو تم قبا آب روان کی  یہ قدرت ہی خدا غیب کی  کبھی دیتی ہی اُسکی وضع ہانکی  لگی ہی یہ بلا پیچھی کھان کی  یہ حالت ہی تہاری نیم جانکی  نہیں دانی بنی گی جزو دانکی  نکل آئی جوبات اُنکی دہانکی  کسیدن زر گر میں گزبانکی  ترشروئی سی اس شیریں دانکی</p>
<p>تری میری بنی اسی فیض کیسی  زمین کی میں کہوں تو آسمان کی</p>	
<p>بہت حیران محض نختہ دان ہی  کرون کیا اُنکی خساوتہ کی تعریف  ہزاروں تشنہ لب ہاتھی ہیں نہ ہوا  کر دیکھی ہی کس بندہ فی اُنکی</p>	<p>دہان یار ہی یا چستان ہی  گلستان ایک ہی اک بوستان ہی  ترا چاہہ وقت ماند ہا کنواں ہی  مگر اگر کہ خدا غیب دان ہی</p>

<p>کدو ہر ہاگون جو ہاگون اسی غم یا  یہی ہی اعجازِ حالِ عارضِ یار  ہوا حمام میں عریان کو سی یار  رقمِ ہنس ہنس کی کرتی پیچن لہجہ  نہیں غنچہ کو نسبت تیری مُنہ سی</p>	<p>تلی او پر زمین و آسمان ہی  ہر اک ہندو بچہ قرآن خوان ہی  عیانِ عالم میں اسرارِ زبان ہی  قلم ہاتھ نہیں شاخِ زعفران ہی  دہن رکھتا ہی پر گویا کہاں ہی</p>
<p>غزل پڑھ کر مری کہتا ہی فیض  یہ کس کا خط ہی اور کس کی زبان ہی</p>	
<p>کعبہ سی کہی قصہ کلیسا نکرین گی  ہم دردِ محبت کا دوا دوا نکرین گے  ہم آگ کی کہی مینی بن جاتی ہی چلی جاتی  مضمونِ محبت کا ہی منظور انہیں افشا  بی فتنہ اٹھائی نہیں پڑتی ہی کہی کل  منظور اگر متصل ہی کہی نہ نامل  فقر ہی ہی گہرا کرتی ہیں پٹی ہوئی گہرین  سودائی کہہ کرتی ہی بازار کی خلقت</p>	<p>اسی بت بخدا ہم سبھی سب داکٹرین گی  لنہ کو سی تجویرِ مسیحا نکرین گی  اسی عمر گریزان تر اپیچہ نکرین گی  جب خط وہ لکھیں گی تو لافا نکرین گی  ہم آج سی پاس آگئی پٹی نکرین گی  ہم تمسی میت کا ہی تقاضا نکرین گی  پرچہ ہی کو سی ہم کو وہ کہا نکرین گی  زلفوں سی تری ہم کہی سودا نکرین گی</p>



<p>رستہ ہی میں پٹہ بین گئی جمائی ہوئی بستر          درپردہ ہم اس شک سی کر جائیگی پردہ          ایک سوئی کی مرستہ سی بری سوزن غم</p>	<p>جب تک وہ ہمارا کوئی رستا نگر نیگی          گر بزم میں وہ غمبیری پڑا نگر نیگی          ہم چاک کہی اپنا انگر کھا نگر نیگی</p>
<p>وعدہ نہیں چل کرتی ہیں دل دونہ نہیں چھٹیں          وہ ایک ہی وعدہ کہی ایسا نگر نیگی</p>	
<p>کون ہوں کیا ہوں مجھ کو آپ نے سمجھا کیا ہی          تم ہو مخا رجو کچھ چاہتی ہو کرتی ہو          ہر کہیں شخص کہیں عکس کہیں آئینہ          میں فی کی اپنی تلاش آپ کو پائے میں          تہی سب جمائی ظہور اپنا کیا خوب کیا          سچہ سمجھتی نہیں یا ران مجاز می اسلا          ہی حقیقت میں انا الحق ہی ہو الحق ایک ہی          کل یہ موقوف نہ کہہ آج ہی کر لی سب کچھ</p>	<p>کہی اس خاک کی پتی میں پہلا کیا کیا ہی          میں ہوں مجبور مری با تہہ سی ہوتا کیا ہی          سب کچھ آتا ہی تہیں بند کیو آتا کیا ہی          ہی یہ کچھ اور ہی شمی خاک کا تپلا کیا ہی          سیر کثرت میں ہی حدت میں تماشا کیا ہی          ہی بجا آپ جو فراموشی میں چبا کیا ہی          لیکن اسی حضرت منصور یہ دعویٰ کیا ہی          زلیست کہتی ہیں جسی اسکا بہرہ دیا کیا ہی</p>
<p>ہوں تو مخلوق مگر نینہ خالق ہوں          مجھ کو اسی فیض ابھی اپنی دیکھا کیا ہی</p>	<p>۱</p>

<p>مجہی کیا کام کو چسی فنا کی  کیا کیا تونی اس عالم میں آئی  ویا ہی ہوش گوش اللہ فی یکہ  ہنہیں آئی ہن بندہ کی سمجھ میں  اسی من سی گرفتار بلا ہن  ہنہیں معلوم تھی ہی یہاں کون  کرین کیا ہم تمیز حال مستبوع  بتا دین مرشد و گنا نام کیا ہم  فانی اللہ کا رستہ ہی کچھ اور</p>	<p>محلہ میں ہوں ارباب بقا کی  سمجھہ جا اب ہی او بندہ کی  ہنہیں ہم آشنا اب تک ملکی  عجب کچھ کار خانی ہن خاکی  مقرر حسن و زسی ہم ہن بلی کی  ق کہ ہن ہم متصل غیر آشنا کی  یہست و زونی تان ہی قضا کی  ق مرید و ملین ہن ارباب صفا کی  نظر میں کب جمی ہر یک گل کی</p>
	<p>ہمیں اس پہ لایا جسنی اسی فیض  تصدق جائی اس رہنما کی</p>
<p>ی وہ تو پاس کہتی ہی توجس کو دور ہی  جب ٹھہری یہ کہ سہو خطا ہی سرشت میں  نہ فصل جب سی وہ رخ روشن ہی بگر  یہ طنز کہیں زندگی مستعار پر</p>	<p>ای عقل پنجہ تجھی کچھ ہی شعور ہی  ہمسی اگر قصور ہی ہو کیا قصور ہی  دل کو مری سرور ہی آنکھ کو تو ہی  ای مشت خاک تم کو ہی کتنا غور ہی</p>

کس طرح مستیاز بد و نیک کھجیے	جس جای دیکھئی تو آسینکا طہور ہے
تحقیق علم حق میں کچھ اسکونہیں ہی شک	عین الیقین کی علم چسکو عبوری
کیا غیب کیا حضور ادب فرمیں ہی تمہی	ہر ایک فقیر صدر نشین حضور ہی

کی اغسیا کی مہنی تو برسوں ہی بندگی  
ای فیض خدمت فقرا ہی ضرورتی

بحر موج ہر حجاب میں ہی	عین بی پردگی نقاب میں ہی
ہیں محیط و محاط دونوں	آب گوہر میں گوہر آب میں ہی
اپنی غفلت ہی عین بیداری	آپ ہی کا خیال خواب میں ہی
سب سی مٹا ہی بی حجاب	باوجودیکہ وہ حجاب میں ہی
نشہ چھوڑی ہی بی کم و کیف	کیف کم نشہ شراب میں ہی
زنگ و بحر و حباب موج و صفا	ہیں یہ سب ایک تو سرب میں ہی
آپ کو ڈھونڈ پائیگا اسکو	ایک ہی شئی سرب و آب میں ہی
ہی وہی ایک لاکھ ہون کہ ہزار	ماسوا کون کس حساب میں ہی

ہو سماوی کتاب یا ازنی  
مطلب فیض ہر کتاب میں ہی

بتون کی دل میں کی ہی اہین	کیا کیا کام خوب اللہ میں نی
پڑا کلمہ بتون نی جو پڑا یا	نبو لائنہ سی الا اللہ میں نی
دراز مٹی لف کی پوچھو نہ بھری	یہ قصہ ہی کیا کوتاہ میں نی
دقن کی چاہ میں ڈوبی نہ رن	اگر لی اس کنوین کی تھہ میں نی
دیا کلمہ کا بوسہ اس نی جون میں	کھا وون میں جزاک اللہ میں نی

اے ہی فیض جب مٹی لنت نظر

نہ کی اللہ کی پرواہ میں نی

صورت گئی سورۃ مسترآن ہی	ہی وہ میرا دین یہہ ایمان ہی
وصف جارض کون کر سکتا ہی اب	دنگ میں ہوں اٹک نہ حیران ہی
کیون نہ کہی خلق آنکھوں میں نہ سمجھے	جان من تو اور ہی انسان ہی
تم بنو مسجود ہم ساجد بنیں	اسی بتو یہہ بھی خدا کی شان ہی
بدد کو نسبت ہی کیا رخ سی تری	ناک ہی منہ پر نہ اُسکی کان ہی
گرتی ہواک آن میں لاکھوں خچن	ناز کیسا ہی یہہ کیسی آن ہی
وصل کی شب ہی چائین غل نہ آپ	چار پائی کی لسی ہی کان ہی
خلق کہتی ہی تمہیں یوسف جمال	حیدر آبا د دکن کفان ہی

دل پی فخت آستان یار کے	عرش عظم گریسی دالان ہی
لوئی گردون کی چمکی چہٹ گئی	واہ وا کیا گٹ کری کیا تان ہی

وہ خدا کو ہی نہیں دیتا دیت

قافل اپنا فیض ابھی نادان ہی

دل میں اشکون فی اک ڈالی ہی	مینہ برستا ہی خشک سالی ہی
عید کا چاند عاشقون کی لٹی	انگی دالان کی ہلا لی ہی
پہر ملاتا ہی خاک میں ہمکو	نیو پہر آسنی گہر کی ڈالی ہی
وصف لکھتی ہیں مہوشو نگاہم	افج پر اپنی طبع عالی ہی
ہر قدم پر پیاہی فتنہ حشر	انکی رفتار کچھ نرالی ہی
سر کو دھنتا ہی سنکی میری ل	ہر شجر اس چمن میں حالی ہی
تن خاکی فنا ہوا تو ہوا	باقی اپنا تن مثالی ہی
آج تھکھو میرا ہی منعم	بالش پر ہی اونہالی ہی
سوئیگا کس طرح مزار میں کل	چاندنی ہی نہ فرش قالی ہی
کیا کہوں کیا ہیں انکی خرابی	اک جمالی ہی اک جلالی ہی

فیض کچھ فکر مصیبت کے

اُسکی درگاہ لاؤ بالی ہی

جب سی نزدیک لگی ہم رہنی لگی ہم بہت رسوا ہوئی جن کی لٹی ہی خدا کا شکر اک مدت کی بعد ذکر سی اہل دل کی ہم بہن خوش متقی ہی عاشق بت ہو گئی	دو ہمسی رنج و غم رہنی لگی وہ ہماری پاس کم رہنی لگی مل کی اب وہ ہم ہم رہنی لگی دل پر اب نقش درم رہنی لگی دیر میں اہل حرم رہنی لگی
---	--

گہر خدا کا جسکو ہم سمجھی تھی فیض  
اب تو اس گہر میں منہم رہنی لگی

کفر اور دین سی خبر اعلان تھی مجھی بالہ نظر میں شعلہ جوالہ بن گیا آیا ہی دکھدہ کی مین دم واپسین مرا پٹھی ہیں وہ جو غصہ کی سنتی رہی ساتی ہوں ست کعبہ خسار و روش مطلب لاٹ سی نہ غم کسینی سی کچھ پہنوں پہر لڑاتی ہی اکھین جانب سی	بتلائی زلف و رخ فی رہ عاشقی مجھی فرقت کی رات دہوپ ہوئی پند فی مجھی اب تو دکھا خدا کی لٹی دکھدہ کی مجھی لکٹی ہی اب تو انکی پہلی ہی برسی مجھی بو تل کی بدلی چاہی یکے فرمی مجھی منطور صاحب آپکی ہی اردلی مجھی آتی ہی دہویا دیدہ نظر آرسی مجھی
---	--

<p>پیرتی ہیں وہ جو سونیک ہی پنی ہوسی کڑی          خاطر سی تیری مین فی پایا بادہ ساقیا          سہلاون تلوی ایسی کہ لگجاسی انکلی آجہ          یک دم ہزار امید کی مشہور ہی مثل          تلوار پہنیک دانتون مین تنکا اٹھایا          کرتی ہو خون رات کو مین ہی سمجھ گیا          انصاف سی جو دیکھی رونی کا ہی تمام          لاکھون ہی اُسنی شکوہ سنا مین بی لفظ</p>	<p>کرنی لگی ہیں رات سی تین کڑی مجھی          پنی کی اوک سی کہی عادت تہی مجھی          سونیکا حکم دین جو کہی پائینتی مجھی          تم گہری کیون نکالتی ہو جیتی جی مجھی          دیکھا کسی رقیب فی جبا و بچی مجھی          دکھلاتی ہو چو پان چا کر دھری مجھی          آتی ہی قسمتوں کی لکھی پر مہنی مجھی          جسنی الف سی بی نہ کھاتا کہی مجھی</p>
--	--

زخمی ہون فیض سخی اٹھاتی ہیں نقاب  
 ڈھری نہ مار جای کہین چاند فی مجھی

<p>دل کو پہرا اضطراب ہوتا ہی          جب وہ مت شراب ہوتا ہی          ایک تیری نہونی سی مجھ پر          تم جو رخ سی نقاب اٹا دو          وہاں ابھتی ہی لعل نشاہ مین</p>	<p>وہ مین انقلاب ہوتا ہی          اک زمانہ خراب ہوتا ہی          سوطر کا غدا ب ہوتا ہی          گم ابھی آفتاب ہوتا ہی          یہاں مہین پیچ و تاب ہوتا ہی</p>
--	--

<p>دیکھی کیا جواب ہوتا ہی دل کیسا کباب ہوتا ہی پانی پانی سحاب تہو ہی</p>	<p>آنسی کرتا تو بہن سوال ایسی باتیں علی بہسنی نہ کرو مری رونی کا یہ اثر ہی کہ آج</p>
<p>فیض رومال دیکھو آنکھوں پر ذکر چشم پر آب ہوتا ہی</p>	
<p>جون ہین بنی کھامری چچی بلا لگی یہ گہروہ ہی کہ آگ جی بارہا لگی رہتی ہی داو گھات مین انکی اد لگی اس قافلہ مین آنکھ جو میری دل لگی شکی چنوگی میری اگر بد دعا لگی چاٹ استخوانکی میری جو تھک چکا لگی کیسی بھی لگی دل کی مری اخی لگی ساتھ اس مریض عشق کی گہلنی دو لگی ان روزوں انکی پانوں مین شاہ پد لگی صورت کہی نہ آئینہ کی خوشنما لگی</p>	<p>روز الستکس کی مجھی بد دعا لگی لو سو زغم کی آج ہی اس دلیکین لگی ہو جائیگا کہی نہ کہی کام ادا مرا یاران ہمسفر کو یقین موت کا ہلو چلمن کی اوٹ پٹہ کی چخ کرتی ہو لگی شرمندہ ہو رہا ہوں سگ کو سی ماری سج نہ رشک فی تو لیا ہاتھ اپنا کہینچ سج یہ نیشل ہی کرتی ہی محبت ہی کچھ نہ کرتی نہیں وہ رنجہ قدم گہر تک مری جب ہی تصور رخ محبوب بنی مجھی</p>



آتا ہی کون کون خدا جانی چیچ مین	پہر کرتی کھٹکشت ترخی لف دو مالگی
چڑھنا پڑیگا مہکو ہی چند ہی پاپک	رہتی ہی دل مین یاد قد و لر با لگی
قاتل کا دل کہتی پسچا نہزار حیف	میری تڑپ کو دیکھ تڑپنی قضا لگی
کیا نعم ہی چل بسی اگر آکی یہاںسی ہم	پھرتی ہی چھی چھی سبھو نکلی قضا لگی
ابر بھار پر ہی گمان ابر مردہ کا	ق بی یار جی کو میری گھٹانی گھٹا لگی
پانی کی بوند ہجر مین بوندی کٹاری ہی	تو اربن کی کاٹنی موج ہوا لگی

کرتی ہو جب نہی کر کسی خوش واکام فیض  
ہر ہر نماز ہو فی ہمار سی قضا لگی

ہم کب آتی ہین بلاتی ہو کسی	کون فتاہی مناتی ہو کسی
کل سی حلین مین برآمد ہو	آج پھرتی چناتی ہو کسی
جب نہ تب آتی ہو کوٹھی نکل	کہہ دو چند ہی پھرتی ہو کسی
پیٹ کی ہلکی ہین مینا و سبو	منہ سی تم اپنی لگاتی ہو کسی
کل سی اور و نکوٹھاتی ہو چوچ	آج دنیا سی اٹھاتی ہو کسی
رات سی میری کمر بیٹھ گئی	دن کو کمری مین بلاتی ہو کسی
بحث اسماء اشارہ چھوڑو	پاس اشارہ سی بلاتی ہو کسی

<p>مارتی کسکو جلاتی ہو کسی مرثیہ آپ سنانی ہو کسی غل چقاتی ہو بلاتی ہو کسی</p>	<p>گاہ عیسیٰ ہو گئی عزرائیل حال دل مین فی سنا باتو کہی اب زبان مالموسی لگتی نہیں</p>
<p>دید کا فیض ندیدہ تو نہیں ہو خفا آنکھیں دکھاتی ہو کسی</p>	
<p>حل کی بگڑی ہوئی بات آج بنائی ہوئی رات بہرا لیک پلک نیند نہ آئی ہوئی ٹوڑ تگل کی اگر تمہی بڑھائی ہوئی آب سی تیغ کی چھو میری بجھائی ہوئی کچھ نہ کچھ راہ درسی بھی نکل آئی ہوئی اپنی پرچائین اگر آسنی دکھائی ہوئی عرش سی عرش تک آگ لگائی ہوئی اپنی آواز اگر تمہی سنانی ہوئی کچھ نہ کچھ مہنہ ہی یک بات بنائی ہوئی کاش کا کل تک انکی ہی رسانی ہوئی</p>	<p>وہ پری مجھ کو جو خلوت مین بلائی ہوئی صورت اُس مہ فی ہین گزندہ دکھائی ہوئی ڈور ہو جاتی ہزاروں ہی کہلاڑی تمہی کہدو قاتل سی آنچھو یہ رہیگی کب تک جھکی پٹہا نہ دریا پہ جون نقش قدم اشیخ کبھی نہ شوالی مین برعجب باقی رتی چھکی نہ مری آہ شررا نشان کی کوئی لبیک حرم پر نہ کہی رکبتا کان کیون نہ دکھلا یاد مین آپ فی اور نکلیج عاشق زلف موسیٰ جون کی روش رنگیتی ہین</p>

شکوہ ساقی کا نکیرین سی کرتا نہ کہی  
 چچ کی باہر کوئی دم وہ جو برآمد رہتی  
 انگہ بچی مری بچشون سی ہوتی نہ کہی  
 چارون اور بھی جی جاتی بہر صورت ہم  
 آپ کی قدموں کا ہوتا جو سہارا نہ اُسی  
 نقش حب کا ترسی ہوتا نہ اگر میری پاس  
 پہول ہی جاتی سہی کبک ٹھہک کر چلنا  
 یا سب صنعت تعطیل سمجھتی اد کو  
 اعتبار اس بت ترسا کا نکرتا میں کہی  
 کہنچتا پہر نہ کہی شکل عرس تقلیدیں  
 ہار پہولوں کا جو غیرون سی نہ گندہ ہوتی آپ  
 منہ چڑھا رہتا نہ آئینہ اگر اٹھ پہر  
 یوں خراب اُسکی نہ مٹی کہی ہونی پاتے  
 پہتی چنبالی کی ہوتی ہی کہی جہل جہل کے

کوئی بوتل مری تربت پہ چڑھائی ہوتی  
 دل مضطر فی مری وحج نہ چچائی ہوتی  
 غیر سی انگہ جو اُسنی نہ لڑائی ہوتی  
 صورت اپنی جو کہی تمنی دکھائی ہوتی  
 یوں خامسی کہی رنگ نہ لائی ہوتی  
 چشم جاوونی ابھی موٹ چلائی ہوتی  
 تونی رفتار کی گرباٹ چلائی ہوتی  
 بی نقط تونی اگر محب کو سنائی ہوتی  
 اس فی انجیل بھی گرسر پہ اٹھائی ہوتی  
 اُس مہندیس فی جو شکل اپنی دکھائی ہوتی  
 جان تن میں مری پہولی نہ سمائی ہوتی  
 مری اور انکی کسین تو صفائی ہوتی  
 نقش عاشق کی اگر تونی اٹھائی ہوتی  
 شیخ فی ریش منضب نہ بڑھائی ہوتی

منہ کو اختیار کی میں لال بھی کرتا فیض

اسنی محض میں گلوری جو چپائی ہوئی	
حال ظاہر کیا کریں ماوشما کی سانی مارٹولا ہی مجھی عشق لب جانخش نی دل کو پھر میلان کیسوی سسل بیگیا مرگئی پر ہی ہوس ہی بادشاہی کی مجھی	بہت کی بندہ بین کہیں گی ہم خدا کی سانی لاشہ وفا دو فرادار الشفا کی سانی لی چلی ہی موت مجھ کو اڑ دیا کی سانی استخوان رکھا کیا میرا ہما کی سانی
لال تپرسی ہی کم سمجھیں کسی فیض نام لعل اگر آجای لعل دربار کی سانی	
آئی تزدیک سنئی دھوکی بس ہی بالا کان کانت کی خنزو ہون نداشت ہی عوق میں غوثین پہلک رہا ہی جسم زار و ناتوان ہو گیا گیر و نپہ ذرہ آفتاب اسی سیجا جلد کو ٹھی سی اتر خاک میں ہی مست چشم بار ہون قفل مینا انا الحق ہی نہ مجھے	رخ تہارا ہی تجلی طور کی ہو گئی ہی ناک نیچی حور کی یار فی بہنی قبا سمو کی بہا پ لگتی ہی دل محرو کی بات نکلی ہی رخ پر نور کی چہت کو اٹھیں لگ گئیں بچو کی ہی کفن میں بوئی انگوڑ کی ہٹاک کا ریشہ ہی رنکھو کی

کچھ شب غم شمع کی پرواہ نہیں	جان طلبی ہی کسی مہجور کی
زلف کو سر کا نئی رخ پرسی ہے	دن کو دیکھی مین نی شب دیو کی
نشا مین ہی عیب چینی کا ل	جام می ہی کہو پری مغفور کی

۱۔ انگلو مین قتل ہی کرتا ہی فیض  
نیج ہی بات اس بت مغور کی

کیون نہ بدنام جان من ہوگی	نی جیت ہم کو تم جو کو سو گے
خوش رہوگی اگر خفا ہوگی	منہ کھان ہی جو عیسی بولوگی
نام تو انکا لی نہیں سکتی	ہی کھان منہ جو بوسی تم لوگی
اور ہی گل کیسی کا غنچہ لبو	یون ہی سہر بات مین جو چکوگی
آج جہا جون برس رہی ہو چوم	دیدہ زار کل نہ برسو گے
سیج تو کہد مری نہو کی قسم	جان لوگی تو کیا بھی دوگی
طفل نادان نہی دل لگاتی ہو	جان پر ایک روز کہیلوگی

جان جاتی رہیگی چوڑی ہو  
فیض اس عاشقی کا کیا لوگی

مجھ کو یاد بروی خدا رکی ہی	موت تقدیر مین تلوار کی ہی
----------------------------	---------------------------

آرزو دولت دیدار کی ہی	جان اکہوین دل زار کی ہی
مشق ہمو خط گلزار کی ہی	سیر اک سبزہ رخسار کی ہی
بہر کرامت تری رفتار کی ہی	بن گیا لکب ہر اک نقش قدم
برکت یہ قدم یار کی ہی	گہر بہا ناظر آتا ہی مجھے
نبض ساق تری چار کی ہی	ہاتھ کہنچین گی مداو سی سچ
لو خدا سی تری چار کی ہی	ہمکو امید نہیں جینی کی
وہ تجلی تری رخسار کی ہی	لن ترانی نکرین گی موسیٰ
اکٹہ یہ روزن دیوار کی ہی	در کی رخی نہیں کرتی وہ بند
چال رفتار میں تلوار کی ہی	ہر قدم پر کئی سکٹتی ہیں
چاہ سیب ذوقن یار کی ہی	دل پہار کا ہی ناک میں دم
زور بندش تری دستار کی ہی	باندھتی باندھو کیا کیا ہم ہیں
آب پیٹی تری تلوار کی ہی	کس جلالت سی گل کی کٹی ہیں
انجھ بدلی ہوئی اس نای کی ہی	سامنا موت سی ہی آج اپنا
یاد لذت تری گفتار کی ہی	قتد کا ہول گیا مجھکو مزا
آب اسمین در شہوار کی ہی	ہی مری اشک کا قطرہ انمول

<p>مرچین لگ جائیں گی اغیار کو یا و آتی ہی نشانی وہ آنجنہ اسی تو عجیبہ نہیں فرضِ نکوۃ</p>	<p>بات ایسی ہی نیکواری کی ہے کرنی منت بھی کلواری کی ہے پاسِ دولت مری دیدار کی ہے</p>
<p>فیضِ راز کمرِ افشاں کو بات یہ غیب کی اسرار کی ہے</p>	
<p>ہم مین آجاؤ نہ تلواروں کی اسی پری جو گئی دیوانی ہوئی اوپچی بنی جو آسی وہ مست نرم ہوتی نہیں داؤد سی ہی سکری پیچہِ وحشت لبکر دیر سی بت جو گیا کبھی ملک اٹھتی مسجد سی بہا ر آئی ہی بیٹھی بیٹھی ہو سی انا اللہ رخستہ اندازِ نظر آتی ہیں جی تو چاہی ہی مرین یا دین</p>	<p>خون لوسر پہ نہ غمخواروں کی جن ہن ساسی ترمی یواروں کی نشا کا فور ہون میخواروں کی دل وہ ہیں سخت دل آزاروں کی لکڑی دامن ہوئی کہساروں کی دین بگڑی گئی دینداروں کی گہرین جا پٹھتی کلواریوں کی الاشی اٹھوا سی پھاروں کی رضی سرکار کی دیواروں کی تیرنی گھاٹ پہ تلواروں کی</p>

آجی گھر میں ہوا دارونکی

جاو مری میں نہ غیارونکی

ہی ارادہ جو ہوا کھانیکا

پٹہ جاسیگی کمر بارونکی

فیض ہیں کشتہ ابر قاتل

گاڑی کہیت میں تلوارون کی

ہیں وہی لوگ مراعق و بانی والی

دیر میں آکی بسین کعبہ کی جانی والی

امت زلف ہیں موسیٰ کی زمانی والی

دیکھیں گرز خم مری ٹانگی لکانی والی

ہیں ہراک گلکو وہ کھلی میں اُتی والی

ہیں مری دل کی لگی کو وہ بھائی والی

ہیں یہ دو چار مری جان جلانی والی

ہیں جو خدام ترسی پافون بانی والی

ہیں ہمیں جانپہ جو کہونکی اٹھانی والی

میر چلی تھی جو غم غصہ کی کھانی والی

جائیں دو زخمیں جو ہیں آگ لکانی والی

ہیں سیت جو سرہ کی لکانی والی

اشتہار آج تبون فی یہ دیا ہی بخدا

کیون نہ سمجھیں وہ نرمی مصحف حکو تورات

ٹانگی ڈھیلی ابھی سو جاسی ہی اونکی ہو جائیں

وہ جو ڈھیلی ہوئی ہیں غنچہ دہن غنچہ دہن

دُاب میں مذیب کمر جن کی ہی ابری تہ

غمرہ و عشوہ و انداز و اداس اٹھ پھر

ہاتھ پائی پہ مری ساتھ ہی آجانی ہیں

منہ کھان غسیہ کو غم کا جو کسا کھینچی

پانی پی پی کی کسی کو سستی ہو خیر تو ہی

جلو اسی مری اور یار میں ڈالی ناحق

آجی گھر میں ہوا دارونکی  
جاو مری میں نہ غیارونکی  
ہی ارادہ جو ہوا کھانیکا  
پٹہ جاسیگی کمر بارونکی  
فیض ہیں کشتہ ابر قاتل  
گاڑی کہیت میں تلوارون کی  
ہیں وہی لوگ مراعق و بانی والی  
دیر میں آکی بسین کعبہ کی جانی والی  
امت زلف ہیں موسیٰ کی زمانی والی  
دیکھیں گرز خم مری ٹانگی لکانی والی  
ہیں ہراک گلکو وہ کھلی میں اُتی والی  
ہیں مری دل کی لگی کو وہ بھائی والی  
ہیں یہ دو چار مری جان جلانی والی  
ہیں جو خدام ترسی پافون بانی والی  
ہیں ہمیں جانپہ جو کہونکی اٹھانی والی  
میر چلی تھی جو غم غصہ کی کھانی والی  
جائیں دو زخمیں جو ہیں آگ لکانی والی



<p>کہد و رند نوی کہ مسجد کی طرف منہ نہ کریں پیچ کی باتیں نہ کر عتس کی ناخون توی</p>	<p>داغ و شہر میں صلواتیں سنانی والی ہم نہیں گیسو نہ موند موند مانی والی</p>
<p>کیون نہ اوڑ جائی مائی تھوئی طوطی <b>فہم</b> خال رخ آنکی ہین چہری کی لگانی والی</p>	
<p>چشم دریا بار کا انفصال ہی کیا فقط گیسو تر اجنبال ہی ہوں اسیر زلف بعد مرگ ہی اک بت کشتیر زاکا ہوں قتل لڑ گئی کس موکر سی آنکھ پھر یار گندم گون نظر آتی نہیں ہو گیا گھوٹا کہہ معلوم سب کیا کہیں دم مارنی کی جاہین غیر سی لیتی ہین وہ خط کی صلاح ہوں شہید تیغ ابر و ہمدو جو گیا عاشق قلندر ہو گیا</p>	<p>ابر کا چہلا مار و مال ہی جنش ابر و ہی اک پہونچال ہی قبر کی جالی بے سینہ بال ہی نفس پر بدلی کفن کی شال ہی اپنی آنکھوں میں کہلکتا بال ہی کیا سینو نکا دکن میں کال ہی گور کہتی ہین جسی گھال ہی اُن لبوئی لب لب مہنان ہی اندون اپنا شکستہ حال ہی مجھ کو دمان قاصر جن حاط والی کوچہ اُس محبوب کا کرناں ہی</p>

میں یہ انکار کی ستمی میں کیا  
آسمان پر ہو رہا وہ حال ہی

خلق کہتی ہی خار و بھوس

وہ ہماری دھمکی سکھ رہا ہی

دل کو شب وصال کا بچا خیال ہی	میں سال خوردید مر زخم و سال ہی
زیر زمین ہی کمر یار کا خیال	یار بمر اکفن ہی کہ چھتی کی کھال ہی
ہو کیوں نہ میکشہ کا و ماغ آسمان پر	میں آفتاب ہی خط سا غر ہلال ہی
خطا وقت نزع یار کا آیا نہ رجعت	پیک اہل ہی ہو جو جواب سوال ہی
کوٹھی کو اُسکی کیوں نہ کہیں آسمان جم	رخسار یدر بدر ہی ابرو ہلال ہی
عرصہ نہیں کچھ اُسکی طلوع و غروب جن	کیا آفتاب عمر سر بلع الزوال ہی
نسبت ہلال کو نہیں ابرو سی یار سی	یہ ابرو سی جوان ہی وہ ابرو سی ناز ہی

مصرف راگ رنگ میں ہو ہو رہو چکی  
انجام کا بھی فیض نہیں کچھ خیال ہی

گہیر کی اٹھ کھڑی ہوئی مروی قبور کی	نالوں فی مری کام کئی نفع صورت کی
روزن نہ بند کچی دل نصب ہو کی	اس دور میں سی ہوئی میں نظر مری کی
مشہد میں چھوڑی نہ پہنچی قبور کی	اٹھیں گی چہ سختی ہوئی مروی قبور کی

سچائیں کیون نہ غفلت یوم النشوی  
 ظاہر ہیں انکی چہرہ رنگین کی معجزی  
 ہی بحر اشک تابشک موج زن مرا  
 جو کھرو دین کی تختہ ہستی پہ نقش  
 یک مہروش کی سمت لگائی ہی ٹٹکی  
 جہن تپ فراق چڑھی انکی صبح و شام  
 اک روز منہ کی کہا نیگا کہتا ہوں منہ پٹا  
 کشتہ ہوں میں مباحث رخسار صاف کا  
 کیا اسی سب ہیں بلبل زگرے پہ آج  
 پیستی کہی ہی میں ہی چٹان مست پر  
 کعبی سی کم نہیں سجدا خانہ بتان  
 جو جو کئی گناہ ہو غفوسب کی سب  
 گہر سی زیادہ گور میں ہی چین بعد مرگ  
 جھوٹا لپاٹیا کہیں واعظ کو کیون رگ  
 باندی سی کام نہی ہمیں کچھ غلام سی

نامی بلند ہوں جو دل ہاں سبور کی  
 مرجان کی دانی بن گئی دانی بلور کی  
 جہاں سی سحاب کی ہوئی بھری ہو کر  
 ہیں کٹ کٹی کئی ہوئی ساری حضو کی  
 باند ہی ہی میں فی شست نشاں پور کی  
 و بجاتی ہیں بہر پار معی بدلی بخور کی  
 اٹیکہ دیکھتا ہی نہیں گہر گہور کی  
 مرقد کی گرد جہاڑ ہیں صدمہ بلور کی  
 روتی ہی آبشار چن منہ بکور کی  
 ساغر بھری ہوئی ہیں شرب طہور کی  
 دنزاست جگہ بٹی ہیں انات و کو کی  
 حورین ملی ہیں بدلی میں ہمکو تصور کی  
 پہیلا سی پانون سوتی ہیں مروی قہور کی  
 جس سی کئی کلام کئی اُس فی زور کی  
 واعظ سنائیں قصی غلام حور کی

کچھ خوف سرد مہری جانان نہیں مہین	ہین بخت تیرہ اپنی لہادسی سمور کی
ساقی بزم حب سہی مرا رشک جوہی	کنٹر بھری ہوئی ہین شراب طہو کی

کس طرح نیند آئیگی مٹی کی فرشتہ پر  
ای فیض گورین نہیں گئی سمور کی

سوئی ہین وہ کوٹھی پہ لپٹ کر گئی ونسی	ہین اوج پر اپنی ہی مقدر کئی ونسی
رکھانہ قدم دیر کی اندر کئی ونسی	اس واسطی آرزوہ ہین آؤز کئی ونسی
پتھر پڑین اس آرزوی دید بان پر	وٹھیلی مری آنکھوں کی ہین پتھر کئی ونسی
معلوم نہیں کیا ہی قریب نوکا ارادہ	آواز سی کاکرتی ہین ہمپر کئی ونسی
ہم کی اطاعتی نہی کہو تر جو مری ساتھ	لیحاتی ہین وہ دل کو اڑا کر کئی ونسی
کس شکل سی اُس مردک چشم کو دیکھون	ہی گہر میں نکلنا نہیں باہر کئی ونسی
فراغی کہیں گور گڑھی کی کرین جلد پہ	کوچہ میں پڑی ہین تن بی سر کئی ونسی
ہی جہین بہت آئینہ سی پوچھی کس وجہ	مین دنگ ہون اور وہ ہی ہین شند کئی ونسی
چوڑ و رخ روشن پہ نقاب اتبو کہیں پت	ہی جامہ سی ہر آئینہ باہر کئی ونسی
کچھ فکر معیشت کی نہیں مجھ کو خدا یا	رکھا ہی بتوں نی مجھی نو کر کئی ونسی
مناک مین آیا نہیں کچھ آج ہی پنا	جینا شب فرقت مین ہی دو بہر کئی ونسی

کیون تمہی قدم فیض رکھا کوئی نہیں  
ہو کر یہ لگا کر فی ہی ہو کر کسی نہیں

اب تو راہ خدا بتاؤ مجھی	کلمہ اپنا بتو پڑھاؤ مجھی
بات مانو گلی لگاؤ مجھی	عید ہی اپنی گہرا بلاؤ مجھی
گہر تو جاتی ہو مارحباؤ مجھی	نیم سہا پہن کتک ٹرپھوں
سرخ معلوم ہی نہ بجاؤ مجھی	قیمت بڑھتی ہے سیراؤ
ہاتھ اک اور بھی لگاؤ مجھی	باقی تسر رہی نہ گرد کا
سیری طلب کی تم سناؤ مجھی	باتیں تم اپنی ڈھب کی چھپی سناؤ
یاد دین ایسی داؤ کھاؤ مجھی	دل لیا چاہتی ہو دم دیکر
نظر آتا نہیں لگاؤ مجھی	کیا لگا لگاؤن کوٹھی پر
راستی پر کبھی تو لاؤ مجھی	سیدھی ہو جاؤ پھری ہو نہ کبھی
دیکھنی دیکھنی بناؤ مجھی	پٹہ جاؤ اٹھو نکھر کی تم
نکھو سر کو نہ گد گداؤ مجھی	تو سی سہلا سی تو کہتی ہیں
لام کاٹ اب تو مت سناؤ مجھی	جو تین تین کہیں نہ وال ٹھی
دیکھنا ہوں نہ تم دکھاؤ مجھی	حرم و دیر کی دور سہاؤ

	نہ خداسی کہو ملاؤ نہ		نہ تونکا دکھائی جلوہ	
	آپ تک جس سی میں پہنچ جاؤں فیضِ وہ راستہ بتاؤ مجھی			
	حواس مسیحا ہوا ہو گئی حقوق ملک سب ادا ہو گئی جو دشمن تھی سب زیر پا ہو گئی مگر چند روزی قضا ہو گئی جو تھی دوست نا آشنا ہو گئی کبوتر بیماری ہوا ہو گئی مہ و مہر و نو سہا ہو گئی یہہ دیدی جو تھی دوا کا ہو گئی ادا تھی کی ہم ادا ہو گئی یہہ پتھر کی بت ہی خدا ہو گئی ہم انسان تھیں ہیں خدا ہو گئی چمن کیسی کیسی ہوا ہو گئی		یہ ٹہنڈی مڑی ست و پا ہو گئی کیا تھی کھاری چھری حلال نئی زیر پائی سچی آپنی نمازین پڑھیں مہنی مینا نہ مین بری وقت میں کون دیتا ہی تھن لکھی ہیں خط اس شہ ناز کو چپاؤ ذرا منہ کو آنچل میں تم کنہیا کھڑا ہی مری روبرو کہان ہی قضا اور کدھر ہی ابل گی لینی سجدی خدائی سی ہو یہی ہی سبب پسینی ہو جو غم تو اک گل کو روتی ہی غلیب	

پیه جیتی ہی جمی کی تلوں ہیں ب ق رہو گھر میں خوش گر خفا ہو گئی

موسیٰ پر پوچھا کسی نے ہی فیض  
کھان ہیں وہ ہی کون کیا ہو گئی

چہرہ یار پہ خط حسن ز بس دیتا ہی سخت دل بی مدد وغیرہ کرین کیونکہ سخن خاکساری پہ طعنا ر مری جاتی ہیں تیرہ نجبی سبب فوت ہر مودی ہی بی نشہ دل لب شیریں سی نہ حاصل ہونہ نرم و مہوون ہی ملی کیونکہ شکا گت سینہ عقل گم کردہ گرفتار بلا کیون ہیں پست ہمت ہیں بیان قاتل ارباب ہیں	جلد آتش کو ترقی پرخس دیتا ہی ناقہ چلتا ہی تو آواز جوس دیتا ہی جان اکسیر پہ ہراہل ہوس دیتا ہی رات کی وقت مرض رنج سرست دیتا ہی نیشکر دانت کی تخلیف سی دیتا ہی جاسی مرہم کو کھان چاک قفس دیتا ہی ہر قح نوش کو تعذیر سی دیتا ہی عنکبوتوں کو مزہ خون گس دیتا ہی
---	---

زینب دروازہ مسجد کو کل دیتا ہی

دل میرا مجھ سے کو جو غریب دیتا ہی  
ایک سی ایک مجھی رنج سرست دیتا ہی

حسن دینا ہی جو ہو کام کو فی موقع کا

رخپہ کس برق تجلی فی چنی ہی نشان  
شک کردن یا گلہ سخت جگر

نقد دل عشق کی کرند نژادی صاحب عقل	مایہ زلیست کوئی غیر کی بس دیتا ہی
ہون میں اس بزم خرابات میں وہ عوار و بون	ہر قبح نوش مجھی بادہ خس دیتا ہی
قصہ کوتاہ کرو تیز کرہ زلف دراز	دروشانہ مجھی تکلیف ز لب دیتا ہی
میں وہ آفت زدہ شہر بنان ہون بختا	رومیری حال پہ ہر ناکس کس دیتا ہی
تل ہی چپان نہیں اسکی لب شیریں فقط	جان اس شہید پہ ہر اہل ہوش دیتا ہی
حیف امی قافلہ سارا نہیں رحم نجھی	میری فریاد پر آواز جرح دیتا ہی

سرخ موبان سی اس جد کی ڈھری فیض  
یہ وہ شعلہ ہی کہ دل ہی کو ہل دیتا ہی

تیر غم پیوست ہی دل میں ہر اک پنجہ کی	گر نہیں بدورتو و کھلا دون کلچا چیر کی
لگ گئی آتش سراپا دل میں پنجہ کی	شعلہا سی شمع ہی پیکان تہا رتی تیر کی
تذکری سن سکی اس رخسار پر تنویر کی	ہمنی گہر باندہ محملہ میں صفا تخمیر کی
کس ہوا و الوجہ نی چھٹیرا ہی قصہ لف کا	شب سی ہم ہی آگئی ہیں چھین تھار کی
یک قلم زخمی ہوئی کام و زبان لب مری	ہیں اثر و صف نگاہ یار میں شمشیر کی
قید کثرت سی ترا والہ نکل سکتا نہیں	خلق نی گہیرا جو میں نکلا گریبان چیر کی
باقی شہرت کیچہ جانان ہی اسی مانی مرا	خون سی غفا کی لکھہ نقشی مری تصویر کی



کس کی ابرو و شرہ کا اگیا دل میں خال دشمنوں کی کہنی سنی پر نکر تو مجھ کو قتل کون سی خورشید رونی تیغ کہنہ چنی قتل دیکھتی کیا ہو مرقع میں نگاہ قہر سی جب سی مین ہی اس مہر کا وصال شقہ پیکان قاتل سی ہوا مین سرفراز	سجھتی ہیں بیشتر مضمون کمان و تیر کی حوصلی مین فرق ہی یاران بی تدبیر کی چرخ چارم تک گئی فوری مری تکبیر کی رنگ اڑ جاتا ہی چہرہ سی مری تصویر کی آسمانی بن گئی کاغذ مری تحریر کی تہی نوشت سر مری شاید قلم سی تیر کی
--	--

فیض ذکر ترکش مرگان خوش از بکر  
تیر لگتی ہیں جگر پر عاشق و لگیر کی

کیون نہ ہم قایل ہوں دام زلف تاثیر کی دائع تازہ پڑ گئی ہیں دل میں ہر بچہ کی آبلون فی سرٹھایا ہی دل دگر کی مغز یاران محبت کا معطر ہو گیا کس مہوس کی ہوس فی مجیکوشتہ کر دیا سوز پنچان تپ غم سی کلیجی پک گئی کم نہیں ہی آب تیغ ناز آب خضر سی	مشک کی بو ہی گ دلشہ مین ہر بچہ کی تہی پڑاؤس شاید پر تہا رہی تیر کی کام ناخن سی بھی لینی پڑی شمشیر کی حلقہ ہا می لاف تہی حلقی مری زنجیر کی میری مٹی سی نخل آتی ہیں کام کسیر کی آفتاب حشر مین داغ اس دل دگر کی زندہ جاوید ہیں کشتی تری شمشیر کی
--	---

چشم ساقی کا تصور عجب چری میں بسند نازہ تم اپنی رخ روشن ہی ہو ڈاکو کہین جب سی وہ تصویر اپنی کہتی ہیں پتھر گردیا شیریں کی غم غمی کو کہن گل خون بندہ صحن کعبہ میں کیا ترسا بچوں کی مجھ کو نقش ہون ازل سی میں سیر زلف یا رمو کسر	ذائقہ میکا ملا مجھ کو فری میں شیر کی اگنی دل میں کہ ورت ہر صفا تخیل کی مل رہی ہیں خاک میں خاک مری تصویر کی جی خون آنکھوں میں بھاتی ہیں یا شیر کی نالہ ناقوس میں نالی مری نگہ سبر کی بال سی باریک خطا میں خط مری تقدیر کی
---	---

فیض جز یاد رخ جانان کی بھی ذکر خط  
حافظ قرآن ہو حافظ نہیں تفسیر کی

گور میں ہی قد جانان یا دہی قد ہی تیرا غیرت سرو سہی کعبہ دل سی گیس شوق بنا لحن داؤد سی مرا نالہ ہوا دل میں تصویر زبان ہی درویش خسرو شیریں بان کہتی ہی خلق محو کر اپنی کو ثابت کر اسی	سبز تربت مرا شمشاد ہی نالہ قمری مری ناز ہی دیر ہی ویران حرم آبا ہی غم نہیں گردل ترافولا دہی گھر خدا کا فایہ بھنڑا ہی خامہ اپنا تیشہ فرما دہی خود فراموشی خدا کی یاد ہی
---	--

	باغ جانان گلشن شده ای	در پراسکی جان شتاقون فی دی
	کام می صفت لب شیرین فیض مسنه همارا کوزه قضا دی	
دیر والون سی حرم آبادی شیشه مجبکو تیشه فرهادی قیدین قمری بی سرو آزادی برگ سوسن خنجر فولادی بی باسی حسن بادریزادی نغمه بیل محبی مسریادی مجبکو مینا کوزه قضا دی خار صحرای آنکه می شمشادی سحر مطلق حسن آدم زادی		آن تبون کی میری دلمین یادی ساقی شیرین داکرتا هبی قتل اس چمن مین رنج و راحت هبی هم هون می آلوده لب کاین قتل خوش هون عویانی مین ایجان پد گلشن ابلع هی ماعم سرا وصل ساقی کیا علاوت بخش هی دلمین کبکی جب قد موزون یا جنسی وکیما هوکیا خود فرستده
	فیض هی موجود یار مکر غم نهین معدوم اگر ایادی	
ای غم میرا چهری فولادی		صلح لکها هون بت جلادی

<p>غش ہون پیر پیرین ہی قدیار پر  دل ہی ویران اس مکر کی دین  زخم ہرقتول پر قمری ہی غش  خامہ شیریں بان تیشہ ہوا  کیا چہری کی جستیاں امی مصغیر  اف بی تاثیر شبیہ وی یا  جس تجلی پر کیا موسیٰ غش  ذکر وحشت شغل میرا ہو گیا  داغ دل شمع کلیسا ہو گیا  صافی سفاک محفل میں نہیں  سایہ اٹھ سکنا نہیں ہی خاک ہی</p>	<p>ہی عصا میرا چہری شمشاد کی  سیر کرتا ہوں عدم آباد کی  تیغ قاتل شاخ ہی شمشاد کی  داسان لکھنی پڑی فراد کی  تیر ہی تیغ نظر مراد کی  شمع ہر انگشت ہی جھڑکی  آہ سوزان ہی کسی شاد کی  فکر میں ہوں اندون حداد کی  لو لگی ہی دل کو تر سازد کی  موج بادہ تیغ ہی بیداد کی  بات نکلی ہی مری افشاد کی</p>
<p>تیغ ابروی کسی کی ڈنڈھیں  فیض چہانی ہی مری فولاد کی</p>	
<p>ہوں ہی پرست خضر سی مطلب ہی کیا مجھی  آتا ہی یاد شاہد زہرین قبا مجھی</p>	<p>ہی جام باد چشہ آب بقا مجھے  پہر اندون ہوی ہوس کیمیا مجھی</p>

کیا غم جو ہجر میں نہیں ملتی عند اچھی	ہر صبح نخت دل ہی مرا نشتا مچھی
پنی یار میں شہید ہوا صحن باغ میں	خنجر ہوا ہی موجہ باد صب اچھی
دیوانہ میں تصور شاہی میں ہو گیا	سایہ ہی خنکا سایہ بال ہم اچھی
دشت میں ہی خیال رخ رشک غدی	صحرا میں ہی نصیب چین کی فضا مچھی
یسی قدم نہ رنجہ کرین میری خاک پر	کرتی ہی زندہ یار کی آواز پامچھی
پہما چشم حور و شان ہو رہا ہو نہیں	ناساز ہی ہشت کی آب و ہوا مچھی
زخمون میں چور موسم پیری فی کردیا	خم تیغ کا ہوا ہی مرا انختا مچھی
ہون مست چشم مست کا پمار ہون تو کیا	جام شراب ناب ہی جام دو اچھی
مخل میں یاد آگئی یاران ہمسفر	آواز ارغنون ہوئی بانگ در اچھی
بی یار بزم خلق میں روتا ہون زار نہ	عشرت سراسی و ہر ہی مانم سرا مچھی
سو دامن لٹ یار فی در ویش کر دیا	کہنی لگی ہی خلق خدا مانختا مچھی
چنوائی ہیں ہر اک سی وہ تنکی خلا کی	پیدا خدا فی کیون نہیں تنکا کی مچھی

ای فیض آتشیای فلک سی نہیں گلہ  
 ہی گردش نصیب مری آتیا مچھی

کیسا یہ روگ عشق کا یارب ہوا مچھی  
 کرتی اثر نہیں ہی سیکی دو اچھی

کرتا ہی دفن شاہد زرین قبا بھی  
 کبھی گیا گشت گیا کیا ملا بھی  
 وہ نہ تو ان عشق کمرنی کیا بھی  
 دیکھا فلک کو جبرین جب جہٹ پٹی کی قوت  
 منت کشی مسح کی میری بلا کر سی  
 دانتوں پر اپنی کب تین منجن لوگی تم  
 یہ عرض ہی جو بوسہ عارض حضورین  
 اخوان دہر کرتی ہیں یوسف کامیری کی  
 موزون بان یار کی اوصاف میں گرن  
 اسی خضر مجھ کو کام کسی گھاٹ سی نہیں  
 جب سی سنی صدای الست برکلم  
 ما ورجب کو کہتی ہی خلقت خدا کا چاند  
 میں وہ سیاہ کارہون سرکار زلف بزم  
 کر کہون اپنی گور کا تعویذ اسکو  
 ملا خدا فی گہری اس بیت کا

جب خاک میں ہوا تو ملی کبھی بھی  
 جب آپ سی ملا تو ملا ہی خدا بھی  
 دینی لگی جواب مرئی ست و پا بھی  
 آیا بلال عید نظر ناخت بھی  
 دو ایک بوسہ لب معجز نما بھی  
 غمینی جلا جلا کی کیا کو ملا بھی  
 تاحشر پہر نہ ہوی کوئی عاصبا بھی  
 ڈھری نہ چھاڑ کھای کوئی بہتر با بھی  
 مجامی تنگ کوئی اگر قافیا بھی  
 پانی ملی جو یار کی تنوار کا بھی  
 اُس روز سی نیٹ گئی آکر بلا بھی  
 سنہ آپکا ہی خوبی میں اُس سی سو بھی  
 ہنستا ہی دیکھ دیکھ کی گہریون تو بھی  
 ہوا ہی آپکا جہ کھنقہ نقشب پا بھی  
 کرنا بیت شہر و رہارت جگا بھی

کرتی شب وصال شش و پنج پیر پتا  
ہوتا جو تختہ نرد میں کپڑا پٹا بھی

کرتی بین میرا وہیگت گیسوی منم  
ڈنڈوت کیون فیض کری کا گھا بھی

منت اعجاز موسیٰ ہی استغنا بھی  
خط وزلفت یار کا پیر ہو گیا سوڈ بھی  
ہون قناعت و منت نعمت سی ہی استغنا بھی  
آسمان پرواز عنقا کی طبیعت ہو گیا  
لعل ساقی کی تصویرنی کئی زایل جو اس  
بادشاہی کا تصور گوشہ گیر میں بندھا  
ذکر حق جمعیت اسباب کا باعث ہوا  
گلشن عالم میں ہون میں فی تلوئی بعید  
ہی لال محروم کو ان سر و مہر و گنا خیال  
گلشن ایجاد ہی میری نظر میں میکدہ  
باعث زہد ربائی خلق میں مشہور ہون  
تیرہ تختی میں ہی اسکی گوشواری کل خیال  
ہی مرا چالاہستیلی کا پیر پٹا بھی  
خضر و کہلانی لگی ظلمات کا رستا بھی  
نان بی منت خری میں ہی من و سلو بھی  
قاف شہرت میں ملا ہی سکون ماو بھی  
حاصل آب خضر سی ہی نشہ صہیا بھی  
آشیانی تک ہوا کی نیکیا غفت بھی  
دین میں حاصل ہو ہی دولت دنیا بھی  
اس گلستا کا نہیں بیتا نکل رعنا بھی  
فصل تابستان ہو ہی موسم سرما بھی  
فاقل دنیا ہی باگہ تبیل شید بھی  
کردیا ہی صاحبان شرع فی رسوا بھی  
شام سی آتا نطفہ ہی صبح کا تار بھی

صحبست اہل علایق سی ہوئی حشمت قرون	گلشن عالم نظر آئی لگا حشر بھی
پائمال آئینہ رویان رہا بین عبرت	خاک حیرت سی کیا اللہ فی پیہ بھی
جزر سی مہیت گل الگئی فہید میں	قطرہ شبسم نظر آئی لگا دریا بھی

عشق کی مکتب میں شاگردی مری مجنون کری  
یاد سبحان الذی ہی فی فیض تالیلا بھی

کلب کی پیش بیان تقریر ہی	رخ ترا مصحف ہی تفسیر ہی
موت ہی ہمکو نہ آئی حسین	زہر میں تریاق کی تاثیر ہی
ہین بڑا پی میں کسی شیریں غش	رو سپیدی اپنی جو شیر ہی
کشتہ نیزنگ طبع یار ہون	مور کا ناخن مجھی شمشیر ہی
سوگرہ پڑجای دلمین غم نہیں	یاد ابرو ناخن نہ بیر ہی
ہی گل حکمت مری خاک مرزا	کیا عدم میں خواہش اکیڑ ہی
کم نہیں ہی میکہ ہی قیدی	موج آب می مجھی زنجیر ہی
خطا جو اقلیدس ہی پڑھائی میر	کیا ہماری ہند سی تخریر ہی

شاہباز فکر کی شہرت ہی فیض  
اندون عظام رانچ پیس ہی



<p>             رفتگان فی جولا گانی دیری              زندگی سی دل ہمارا سیری              چہ رہا ہی جب سی بد آفتاب              مجھ کو آب اشک گھلجھل ہوا              غلم ہم پر ہو رہا ہی منی              کرد یا زخمی حسد ام یارنی              ہی تصور میں لب جان بخشیا              نقشہ دل ہو گیا شکل معین              فرش جاناسی ہیٹ تا بہین           </p>	<p>             کیا عدم کی رستی میں پہنچی              کچھ فراق یاراب کیا دیری              خلق میں چاروں طرف اندھیری              کوچہ اس بت کا مگر اندھیری              زلف کی سرکار میں اندھیری              لکب کا ناخن مچھی شیریں              آنچوان سی مرا جی سیری              حیدر آباد کن جمبیری              شیر قالین میری جھین شیریں           </p>
---	--

فیض منہ پیری ہوئی پٹی میں

بہی اپنی قسمتوں کا پہیڑی

<p>             صرف وصف یا خوش فقاہی              جب ہی محو ح زلف یاہی              بین بزرگ گل ہاری تن کی خیم              نام سننا بہون نشان پانہین           </p>	<p>             خامہ پنا لکب کی مقارہی              نوک خامی کی زبان ماری              ناخن لبیل تری تلوارہی              غم سی کا ہیدہ یہ جسم زارہی           </p>
--	---

عبد پیچین ہی وقوع آد کو	نا توان ہونین عصا در کار ہی
اشک کی بدلی کلتی ہین شر	ابر گوہر بادشش بار ہی
چشم ساقی سی نہ کھانا دود	ست ہی کین بہشتیاری
نالہ کرتی ہی نگلی گلشن کو اک	بانگ ٹبل موت جو تھی
جھوٹا اگر بولون تو دوزخ نصیب	کوی جنت کو چپہ دلدار ہی
کو کھن مقبول شیرین ہی تو کیا	قاتل اپنا ہی شتر گشتا ہی
ہو گئی جنت پھنتی ہی قبا	دامن اپنا دامن گہسار ہی
کیا کری پیساری لکا علاج	چشم جانان آپ ہی پیما ہی

چھوڑو اسی فیض نہ لفظ کا خیال

سانپ کی جڑیسی جی بیزار ہی

شیخ کعبی گیا چلن مین و در چشم پای	سیر قسست مین طواف خانہ خمار ہی
وجد کی حالت ہر اک سروچن پر بار ہی	نالہ قمری مگر آواز موسیقار ہی
جانی والو نہ عدم کی ناتوانی بار ہی	نقشہ کہتا ہون مگر کاوشم در کار ہی
کس طرح تشبیہ دون ہونوئی اسکی صل کو	گوہی دہ رنگین گلاک بات کی مکر رہی
قتل میرا کون ہوئی باعث مسرابد	موج آب غصہ نہ چیکو یار کی غلار ہی

<p>دیز کا مرد و د کب مقبول کعبہ ہو سکی  ان تہوں کی عشق میں آتا ہی مر نکیا خیال  وصف آب تنیج برو میں چلی کیونکر زبان  زلف کا مارا ہوا ہون سیر دریا کیا کروں  نہیں ہی دیا ہی جوانی عبادت کی لہی  گور کی تنگی فی مجھ کو تنگ کر رکھا ہی بس  اشیاء عند لیب کا مارا گہر ہو گیا  راست وضع دہر بل سکتا نہیں جی جی  سیر قاتل کی گلی کی طوف کعبہ ہی نجی  جب ہی اس نسخ خط کی میں شمشیر کا مجروح ہوں  پیشتر کہتا ہوں مضمون دل پر داغ میں  باعث شہرت خراش دل ہی غزلت گیر کو</p>	<p>جو تہوں سی پہر گیا اسپر خدا کی ماری  رشتہ زنا میں شاید کفن کا ماری  دھار پر تلوار کی چپٹا بہت دشواری  موج کی رفتار مجھ کو سانپ کی رفتار ہی  زعفرانی یہاں تپ غم سی ہیہ جسم زاری  مر گئی پر ہی تصور میں دہان یا رہی  میری مہاسیہ میں جب سی یا کڑخا رہی  اس چمن کا سرو چنی سی بہت ناچار ہی  آب زمزم مجھ کو آب خنجر خوشخوار ہی  زخم دل میں نگ دہوی مرہم زنگاری  میری لکھنی کا قلم طاوس کی نقا ہی  ناخن عنقا مرا خار سر و پوا نہی</p>
--	---

فیض گہر کی فکر کیا کرتا ہی فکر گور کر

پیر میں سینی کو عرصہ ہی کفن تیار ہی

بجای نامہ اپنی ہاتھ میں طاؤس کا پری

قیامت میں ہی دست گیر نہی دلبر ہی

بہ صبر ہی سیر ہو کعب راحت میسر ہی  
 قیامت گرمی دلخ جگر ہی عہد پیری میں  
 وفا طینت کو سختی یار کی ہی مایہ رحمت  
 رخ روشن کا نظارہ نصیب تیرا دل کہ ہو  
 تجلی زار دل ہی خاکسارانِ محبت کا  
 پس مرون صفای سیدہ بت ہی تصور میں  
 غبار راہ الفت ہو جس ہی گر ترقی کی  
 قیامت میں ہی ہمیری نگاہ پرورشِ سکی  
 میرضانی کو اکثر خواب میں دیکھی ہی صحت سے  
 مساوی جانتا ہی گرم طینت نقل و خفت کو  
 کا خاک گردش تقدیر ہی عالی دماغون کو  
 محبت پیشہ کر آسان ہو نامختی زمانی کی  
 مری گریہی حاصل ہی طراوت اہل تقویٰ کو

کنا چشم طفل اشک کو آنکوش مادی ہی  
 چراغِ خانہ اپنا آفتاب صبحِ عشرت ہی  
 تہ سرائی سنگ کوی جامانِ بالش ہی  
 حضور مہر معذور البصارت منع شہر ہی  
 صفار کہتا ہی باطن کی جو ظاہر میں کند ہی  
 موسیٰ پر ہی مری چہاتی پہ لوحِ سنگ مری  
 دماغِ خاکسارانِ محبت آسمان پر ہی  
 پیاض صبحِ عشرت اپنی حق میں شیر مادی ہی  
 دوزخ و زندگی سی عاشقون کو موت ہی  
 حضور آتش کی رتبہ طرب یا بگلِ رابری  
 خیال بندش دستار ہی جینک ملا ہی  
 کہ آگ کو کہن کی موم ہی ہی نرم تہر ہی  
 نصیب صاحبانِ شمع آب جوی کو نہر ہی

خوشی ہی سببِ جمعیت اسبابِ عشرت کا  
 برگِ غنچہ شہی میں ہماری خود دہری

# عزل و بگر

پس مردن ہی عشق قامت بالا دی ہے  
 زہی قیمت جو یہاں مجوس گیسوی مخبری  
 دماغ عندلیب گلشن معنی معطر ہی  
 ہماری خاک پر وہ تندرست راج آکھلا  
 مجھی غالت نشینی میں شہا و کتا منصب  
 بزرگون کی نشانی موجب ہیبت ہی کم  
 خیال کا خود پنی میں ہی مغول نوی ثروت  
 نہیں کچھ منفعت اہل غرض کو صاف طہیت سے  
 تصور خاکسار یکاری صاحب کمالون کو  
 تجر و پیگی باعث ہی اپنی زندگانی کا  
 دل معرور و باطل گیا جب نیل اکھنئی  
 اسیر خانہ خارستان سبکدش میں  
 اطاعت شمع رو کی کم نہیں آتش پستی سی  
 حصول عیش مودی قتل میں ہی پگنا ہونگی

بجای سہرہ حرقہ سی مری پیہا صنوبر ہی  
 اسیر زلف کی قدمون کی مٹی ہی صہری  
 ورق ہر اک مری دیو انکار گر گل تری  
 غبار ناتوان عاشقان پامال صہری  
 پر پرواز غقامین مگر تانیر خیر ہی  
 عصائی ست موسیٰ ساحر و کی حقین اثر ہی  
 ہمیشہ مشغول آمینہ سازی میں مکنہ ہی  
 نصیب تشنہ کا مان جہان کب آب کہہ ہی  
 یہاں پامال ارباب کدورت اہل جوہری  
 حصول نشہ وحدت شراب مہج پروری  
 پی فرعون رو و نیل اپنا دیدہ تر ہی  
 برای بادہ نوشان طوق گردن سناہی  
 پر پروانہ آتش زدہ بال سمندر ہی  
 شراب زندگی شاہین کو خون کبوتر ہی

سفیدی آچکی کرتی پریمت اہل دولت کی  
دوم رخصت ہوئی ہمکو ہوا ہی تختِ افسر ہی

خیال بادشاہی میں حش و پیر لگی ہونی  
ہماری حق میں منقار ہوا اسی فضا میں نشتر ہی

عیش باغ اپنی دل گل خوردہ کی گھسی  
دونوں رخسار و نیلا سکی غش میں ترسایا ہو  
جی اٹھی مردی شبِ فرقت جو ماری مینی چیخ  
اس بت کا فرسی کس کو دوسیر کی آسید ہی  
اسی صبا کس فی کیا ذکر دہان روی شمع  
دیدہ کھول جانان کی رقم کرتا ہوں وصف  
سامنا جس سی ہوا ہی ماری ڈالا اسی  
عاشقوں کی سپر آتی ہی بلاروتی ہیں خون  
اٹکی آتی ہی دیگر گون حال ہونا ہی مرا  
ہر جہت میں فدا اسکی جلوہ گر ہی غنط  
اگیا دل میں خیال عارض رخشان یار  
اک بت فرعون دس کی پیر میں ہوں زار زار

چشم گوہر باری اب آب موتی جہیل ہی  
ایک توریت مقدس دوسرا انجیل ہی  
نماہ شکیبہ باگ صور اسرافیل ہی  
ایک ہی بوسہ کی دینی میں لگا کی ٹپیل ہی  
رنگ روی غنچہ گل ہو رہا تبدیل ہی  
خامہ تحریر پر مجھ کو گمان سیل ہی  
عرف جبکا عشق ہی نام اسکا غریب ہی  
سپر اس محبوب فی رنگین بھی تبدیل ہی  
قاصد محبوب میں ہی شوکت جب بیل ہی  
ثم وجہ اللہ میں چپا تری ناویل ہی  
گہر میں اپنی آفتاب حشر کی تحویل ہی  
اشک چشم زالا پس رشک و نیل ہی

<p>اسکی سایہ میں اثر مل رہا کا ہو گیا          عشق کی کتب میں چٹھی ملتی ہی مرنے کی          آتی ہیں بہر عبادت نر عمیں محبوب مصر          بی ثقط جب وہ سنا تی ہیں تو میں کرتا ہوں من          ہو گیا چنگھاڑ پر اسکی گمان بانگ صور          مہربان ہم پر ہوا ہی کہتی ہیں چرخ کبود          عاشقوں میں چہرہ لکھ پائیں گرا آپنی</p>	<p>چھٹ گئی صدقی میں اس محبوب کی جھیل ہی          زندگی بہر اس دبستان میں نہیں تعطیل ہی          ڈھل چلا ہی نیل آنکھوں سی کہ رو نیل ہی          واہ وا کیا خوب موزون صنعت تعطیل ہی          فیل جانا نہیں شکوہ و شان اسرافیل ہی          پیہ بناوٹ ہی کیسی یا تو بگڑا نیل ہی          رنگ روغن ہو رہا کیوں چہرہ کا تبدیل ہی</p>
---	--

کعبہ دل کا ہماری ہی خدا کا ہی فیض  
 غم نہیں گروہ بت کا فرسوار فیصل ہی

<p>مردی ندی ہونیں کیا ڈھیل ہی          گردش قسمت کو سمجھ منطقہ          ڈول سی طوبی کی تو بہنہ کی          عیسوی ہی بخش ہیں دی یار          یار اگر فرعون ہی کچھ غم نہیں          نامہ وحی آسمانی ہی مجھی</p>	<p>نالہ اپنا صور اسرافیل ہی          علم ہیئت کی مجھی تحصیل ہی          واہ کیا موزون تہا ڈھیل ہی          مصحف رخ ناسخ انجیل ہی          چشم دریا بار رود نیل ہی          قاصد اس محبوب کا جیل ہی</p>
---	--

<p>گہ مری آتا ہی وہ بت کہتی ہیں  وہ رڑا تی ہیں تنگ اغیار ہی  بادشاہت کم نحوست سی نہیں  پرسٹ لاپنج فی سرہ کی طرح  ذکر عارض دن کو شب کو یا  مارڈالابی جہت با بیل کو  کیا برا ہی روگ جان زار کو</p>	<p>کیا کہیں بگڑا یا نیل ہی  موت کی آئی میناب کیا چل ہی  میری نظر دین میں ہما کی چل ہی  یار ہم سی اب تو لا کہوں سیل ہی  یہ مری تسبیح وہ تہلیل ہی  کیا ہی ناقابل ہوا قایل ہی  جسم اپنا ہو رہ نخل ہی</p>
<p>فیض کیونکر کہیں سیر عشر باغ  ہم سی کو سون دور مو تی چیل ہی</p>	
<p>ہی وقت شبکا لیٹی آرام پائی  خلوت سی باہر آئی پردہ اٹھائی  دریا کی سیر کجی مینڈ ہی لڑائی  ہم روی اپنی جان کو وہ رک کی بولی  مدت سی عشق ہی درگوش حضور کا  امکان کہا ڈون جو ڈائی سی آپ کی</p>	<p>سو یا ہوا ہی فست نہ محشر جگا سی  اکچند آئینہ کی تین گہر بٹھائی  یہ شرط ہی ہمسی مگر کھن نہ لائی  مجلس میں آپ آکی نہ ٹوسی بھائی  ق باد اگر نہ ہو تو کہی آڑ مائیے  کھکھ کی لو اور کیکو ڈائی</p>



مر جاؤ نگا جناب لہو نہو کہ تہو ک کر دل لچکی ہونا چ نچاتی ہو کس لئی دیکھیں نہ اکٹھہ اٹھاکا اگر جام جہم ہی ہو باتیں اور یب کی نہیں آتی ہن کام پر خدمت میں عرض ہی یہ لکھن سہی جنگ والا ہی تیل کانوں میں گیسوئی آپ کی گنتی ہن ہم تو اڑتی ہوئی جانور کی پر اپنا بھی ان دنوں ہوا پرد مانع ہی	غیر فوکی ہاتھ کی نہ نگھوری چبائی پہلو میں میری بیٹھتی بغلیں بجبائی کم طرف کو نہ آپ کہی منہ لگائی ہمسی کہی نہ راہ میں کترا کی جائی چڑیا کی سب رہی تو کسی دن پھر لائی کس کو شب فراق کا قصہ سنائی ہر وقت اڑان کھائی نہ تھکو تھائی رخ باؤ کا حضور نہ ہو کو تھائی
---	---

عاشق ہی فیض امام نہیں مٹھتی

صلواتیں آپ اور کسی کو سنائی

کبھی میں جائی نہ شوالی میں جائی ڈاکا بجائی نہ ستاری بجائی رخسری اپنی گیسوی مشکین اٹھائی ترک کی بہار شام و شفق کی دکھائی ہن ہون قستیل ویدہ چھوڑی پست	مولی الگ تھک کوئی تجھ نہائی بی پردہ ہو کی بیٹھتی پردہ اٹھائی اہل صفا کی منہ کو نہ کالک لگائی مسی لبوں پہ ملتی لکھو ٹاجبائی تربت پہ میری پھول کی بوتل چڑھائی
---	---

<p>کرنا کڑا کام نہیں ہی یہ تکنت  یوسف جمال بکٹی ہین کوڑکی تین تین  اوجانی والی سپنہ کو اپنی ابھار کی  باہر تو آچکی ہو کھٹ خنجر اسی میان  دکھلائی نہ سبزہ خط کی ہمیں ہوا  کبیرہ وہ زاهدان شریعت پناہ سی  جلوی وہ ہم دکھائیں تہیں کبت کی  گردن پر اس قسبل کی خنجر کا دانت ہی  وقت خرام ناز جو زنجیر پانی  بزم نشاٹ ہی نہ بڑا بول پر کہے</p>	ق	<p>بی تکنت جرات کسی کی اٹھائی  بازار مصر میں کہی تشریف لائی  محرم کی خیر کچھ تو ہمیں ہی دلائی  اک باہر وہ کا ہاتھ ادھر ہی لٹکائی  یہ سبز باغ اور سیار دکھائی  اک دن قمار خانہ الفت میں آئی  بھولی ہی قبلہ پر کہی کعبہ نجائی  سرکار بھی زبان کسی دن بلائی  اتنا ہی گدی ہو گونہ پیاری بڑائی  آتا ہی جی میں ملبس کی نہ پگائی</p>
---	---	---

پہچھی پڑا ہی عشق بان ہاتھ دہکائی  
پنج جاسی اب کی بان تو گنگنا نہائی

<p>مزدور بٹی خلق کا بوجھا اٹھائی  بازار گرم ہی لب جانخش یار کا  تاب و توان نہ ہم میں نہ جو بن ہی آیتن</p>		<p>احسان مگر نہ سر پہ کیا اٹھائی  اعجاز کی دکان سیجا اٹھائی  تا چند کہی غم سزہ بجا اٹھائی</p>
---	--	---

زلفون کا بلوہ شام کو عارض کا صبح کو  
 اٹھتا ہوں غمین خیال میں اک چشم مست کی  
 رخصت کا پاندان تو بار و نمکول چکا  
 خط انکی مصحف رخ روشن پہ آچکا  
 معراج عاشقی کی تمنا بہت سی تھی  
 بوٹا ساقی ہی آپ کا اک چڑھتی نکل  
 کیا کیا ٹرپ رہی ہیں تہ قصر نینجاں  
 کچھ عشق زلف و رخسار میں نہیں فائدہ مگر  
 دعویٰ مصوری کا اگر ہی تو ای جناب  
 اللہ فی کل تو خیر کی کچھ گل نہ کہل سکا  
 انگہوں فی انکی سب کا خرابہ تو کر دیا  
 آہ شرفشان کی یہی اک دن چڑھگی بڑھ  
 گھر میں خدا کی بیٹی بیچارہ کب تک  
 میرا عمل ہی مصحف خسار یا یہ  
 آج ہی ہاتھ گویا ہر مقصد مگر جناب

کس کس کا ایک جی پہ تھا اٹھائی  
 پہلو سی میری ساغر مہیا اٹھائی  
 سرکار میری قریب پہ بیڑا اٹھائی  
 تفسیر اپنی قاضی بیضا اٹھائی  
 کاندہی پہ عاشقوں کا جنازا اٹھائی  
 کہنا ہی کون آپ کو فتنہ اٹھائی  
 کوٹھی پر اکی لطف تماشا اٹھائی  
 و نرات اپنی جان پر ایذا اٹھائی  
 اس خاکسار کا کوی خا کا اٹھائی  
 پہر آج کوئی تازہ شگوفہ اٹھائی  
 کیا احتیاج می ہی مسترا با اٹھائی  
 ہمپر نہ بار بار تپنچا اٹھائی  
 چلی گیا میں ناز بتوں کا اٹھائی  
 انجیل اپنی حضرت عیسیٰ اٹھائی  
 جب سو طرح سی آفت دریا اٹھائی

پڑھی ہیں کس اداسی وہ مجھ میں کی فیض  
پڑھی تھیں نماز مصلیٰ اٹھائی

<p>بات کرنا کمال دقت ہی ہی کسی نوکر کو شوق سماع نالہ اپنا ہی صور اسرافیل ہم سی غم سنگدل ہوا سب جی سوئیگا کس طرح سی ای نعم بخت ہوتی ہی وہاں ہیولی کی ہم سی منہ جوڑتی نہیں بخدا نہیں پست انخلا سی کم دنیا کر دیا سخت مجھ سی ل کو جری ہم دعا دیوین گالیان تم دو بتھہ ہیں کر کیا مراد مہند حسن ستیادہ ثابتہ ہی عشق کلمہ پڑو کسی حسین کا تو</p>	<p>بچھو انکی دہن میں حجت ہی وقت نازک ہیات بی گت ہی شب فرقت شب قیامت ہی ای تو یہ خدا کی قدرت ہی چاند فی ہی لحدین فی چہت ہی بہان ہماری کچھ اور صورت ہی ان بتوں کی کچھ اور خلعت ہی ہر کسی کو اسی سی حاجت ہی کیا بری ان بتوں کی سنگت ہی یہی ہی اک دل لگی کی صلیبت ہی کس قدر یار کو رعونت ہی یہ تری عاشقوں کی ہیبت ہی عاشقی بہترین لٹ ہی</p>
--	---

مطلبان پست فطرتوں سی نہیں  
فیض اپنی بلند ہست ہی

لو مری دیدی لگ گئی چہیت سی	انگہم چچی نہ کیجی غیرت سی
تپ چچی آگئی ہی شدت سی	انکی دل کا بخار آب نخلا
باز آ سی ہم ایسی الفت سی	یہہ چہ میگوئی ان ہاری ساتھ
دیکھی آئینہ کیوں نہ حیرت سی	منہ کو انکی ہین چار چاندگی
زندگی کٹتی ہی مصیبت سی	کسی اٹھری پڑ گیا ہی کام
حال پتلا مرا ہی فرقت سی	پانی پی پی کی کوستی کیا ہو
بھاگتی ہین وہ میری محبت سی	مکس کی پٹھکا ر لگ گئی ہی مجھی
واعظا نکب انجھی نصیحت سی	ہر کسی کی پٹھی مین پاؤن ہی
نیچ ہون مین زلف کی محبت سی	کا نہراونکی جون نہیں چلتی
مر چلی ہم تو اس ندامت سی	جسکو چاہو کرو مدیم اسکو
الاماں ان تو بکنی سنگت سی	انگہم پنچ مری خدا سی ہی
ہمبہری کرنے سہر و قامت سی	تجھ کو جہنمی پہ ہم چڑاؤنگی
ہی بعید آپ کی مروت سی	ایک بوسہ پہ لاکھ نکٹوڑی

<p>پہنتی ہوتی ہی اُنپہ موسیٰ کی  نہین چت کہیں فریقین دل  اس محاسب پسر پہ کیا ہی سہا  آتی ہیں وہ کڑی کڑی مہری  کان اُنکی کہی کھڑی نہوی  ہر قدم پر پھر سیر ی لیتی ہیں  جب سی چاٹ ان لبوئی پائی ہی</p>	<p>بات کرتی ہیں جب ہلکتی سی  سخت ناچار ہوں طبعیت سی  ضرب کھائی ہی مٹی قسمت سی  سخت پنج ہوں تونکی نگت سی  ناک میں دم ہی جب کھنکھتے  راہ چلتی ہیں جب نزاکت سی  ہو گیا جی او چاٹ قسمت سی</p>
<p>لاغری کا سبب ہو چو یہی فیض  لٹ گیا ہوں کمری زرقت سی</p>	
<p>تذکری ہو رہی ہیں فاست کی  تحدول دی نہ ہی بی مانگی  پا برنجیم ہو گئی آزد  بت کرین دعویٰ انا اللہ ہی  ہوں قسطل تجلی رخ یار  کچھ بیولی سا ہی مزاج نہیں</p>	<p>دن قریب آگئی فاست کی  وہ ہی قائل ہیں میری مہمت کی  اس فی پہنچی ہیں طوقی منت کی  کہیل ہیں یہ خدا کی قدرت کی  سنگ موسیٰ ہیں سنگ تریکے  ہی قصور میں کس کی موت کی</p>

<p>اور ہی رنگ میں طبیعت کی ہتی پر چڑھ گئی میں جنت کی دن ہوئی بہور اپنی شامت کی زہر قاتل میں گھونٹ شربت کے ہم ہی مشاق میں شہادت کے شعر سب خوب ہیں عنایت کی نہ کھلی بیچ اپنی قسمت کی زینہ آئی نظر حقیقت کی</p>	<p>عاشق اک گل کی ہم میں از فون دامن چسب کی خبر ہی نہیں زلف سر کی نظر پڑا ماحض ہجر شیریں میں بھکوائی فرما صرفہ تیغ نگاہ کا نہ کرو ہی خدا شاہد اسی عزیز اسکا زلف کی ایرہ پیر ہی میں ہی فیض دیکھا جو ہمیں حمد جاز حق</p>
<p>اختلاف مطاہر کثرت سب کی سب آئینہ ہیں کثرت کی</p>	
<p>بڑی دور و نسی ہاتھ آئی یہ گب چپ کی ٹہنی شب فرقت نہیں آئی ہماری موت آئی ہی کسی فی جیتی بھی دیدہ و دانستہ کی ہی جناب خضر فرما فی میں تو فی ہنگ کھا فی ہی چٹک کر باغ میں غنچہ فی اک گولی لگا فی ہی</p>	<p>ملا ہی ایک بوسہ منہ کی چسب سوا بکھا فی ہی نبات النعش موتی کی بعینہ چار پائی ہی کبھی ہوئی نہ لونگا بوسہ خال لب شیریں چٹرا ہی نہ ہم بھوکو سبزہ خط کی تصویر میں چہن میں جب گیا خال دہان تنگ کی چہن میں</p>

لکھا جب صفت مین فی تاش کی اگیا کا بیچا نا  
 نکا لوروی کا نون سی سنو پستی کھی مین فی  
 اگر صانع کوئی دیکھی تو اُسکی ٹانگی ڈھیلی ہون  
 تمہارا کہیل ہوگا ایک دن میری قضا ہو  
 کہی دیتی مین دوری نشا کی اب کیا آڑتی ہو  
 دکھایا ہی کہی تو صاف چھسہ قہمی پیرلا  
 جلی دلی پہو پلی پہوڑتی مین وہ ادھر ہے  
 اشاری ہو رہی مین دائیں بائیں تیغ ابر کی  
 فلک پٹہا رہی چپکا ہمارا منہ نہ کہلوائی  
 تمہارا بہت کہنڈا اسی ماہ روکس سبائی ہو  
 پڑی مین مین کافی مہنی جب پہنچا ہی پو بار  
 دل دیوانہ میرا دیکھتی ہی لوٹ جاتا ہی  
 میریں عشق کا تونا ک پڑی دم نکلتا ہی

نصیبوں ہی مری سو فی کی چڑیا ہاتھ لائی ہی  
 تمہاری کان مین بالا نہیں ہی کن سلائی ہی  
 مرصع کا رپیرون مین وہ انکی زیر پائی ہی  
 گہر وندا کیا بنا ہی مری تربت بنائی ہی  
 نہیں تکل چڑائی اپنی بوتل چڑائی ہی  
 ہر اک آزاد فی لی چار ابرو کی صفائی ہی  
 کسی فی عکلی فیما بین ڈالی جلتوئی ہی  
 کسی بیہ تیغ دونوں باگون جب تہنی کس ہی  
 کسی سی کب وہا ٹھی مہنی جو گٹھری ٹھائی ہی  
 کئی بار آسمان کو پھاڑ کر تھگلی لگائی ہی  
 کیا ہی تین تیرا تہنی جب چوہر سبجائی ہی  
 پری کرتی وہ جالی لوٹ کی تو فی بنائی ہی  
 نقاحت ہی کہی کہی کسی چارسی بیہ فی ہی

ادھر دیکھو سنو اک مہینا فیض پوچھو تو

وہ نقطہ کیا ہی جس مین دونو عالم کی ساتھی



نہ ذکر بادشاہی ہی نہ ذکر بادشاہی ہی  
 یہ کہیسا اختلاف اسی فیض کیا سر آہی ہی  
 نہیں کہن کا عدم کی راہ میں فضل آہی ہی  
 کہی صرف ادا مہر ہی کہی محو نواہی ہی  
 فقر و ہو گئی سب امتحان کا وقت حب آہی  
 طلب چاہ و فن کا بوسہ کرتا ہوں نہیں ملتا  
 کہی گرداب غم میں ہی کہی موج حوادث میں  
 کھان ہسی خواباتی نظر میں انکی ہر تہی میں  
 تری موسیٰ کمرنی بیچ میں رکھا ہی عالم کو  
 خدا جانی تاشا کیا ہی جو اقلیم ہستی ہی  
 ہما گہو ما کیا کرتی ہیں پردن گرد و قد کی  
 تری بازو کی چھلی کی کٹھک دسی نہیں جاتی  
 نہ آئینہ کا کوئی میخوارا سی و اعطا قیامت تک  
 لباس مغفرت سی عور ہی رکھتا ہی انسان کو  
 دیا عشق میں لوتا ہی جھکوان حسینون فی

ہماری گوشہ وحدت میں کثرت کی منشا ہی  
 شوالی کوئی جانا ہی کوئی کبھی کو راہی ہی  
 چلا جا صبح کر انکھوں کو دہرا بادشاہی ہی  
 مزاج و اعطان شہر کیا و اہی تباہی ہی  
 تمہاری دوستی میری سوا کس نے بنا ہی ہی  
 خدائی اسی تہود میں جی چنیر اُس سی چاہی ہی  
 ہماری کشتی عمر روان کی یہ تباہی ہی  
 جناب شیخ صاحب کو غور بی گنا ہی ہی  
 کسی سنی کب یہ عقدہ حل ہوا را آہی ہی  
 جسی ہم دیکھتی ہیں وہ عدم کی سمت لڑھی ہی  
 موسیٰ پر ہی لحد میں تھکوا فکر بادشاہی ہی  
 نہیں ہی استخوان پہلو میں اپنی خار ماہی ہی  
 جو تیری بزم میں معشوقہ می کی سنا ہی ہی  
 جہان میں بدترین شغل شغل بی گنا ہی ہی  
 جناب عشق کا ہر و غول مہر گواہی ہی

<p>نہ ہوں اس طعراق ہستی ہوہوم پر منعم          پڑی ہیں خاک پر نہ کو لیٹی کج مرقد میں          نہیں خالی لغت سی کوئی فقرہ کوئی لفظ اسکا          کسی تدبیر سی نامہ بر ہم پڑہ نہیں سکتی          یہ سن لی محسب عہسی معان سی ہی جیست          بجز ذکر می و عشوق بزم بادہ نوشان میں          نہیں فرق اک سرو کا تہار سی و نون بر وزن</p>	<p>ق          سلاطین سلف کی سن حقیقت جو کما ہی ہی          فسطاک بی کسی ہی ساتھ شاہی بی جا ہی          مگر دربان جانان کا ابو نصر فرما ہی ہی          خطا اس محبوب کا ہی خط تقدیر آج ہی ہی          اسی مینجانی کی معلوم کیفیت کما ہی ہی          نہ ذکر توبہ آتا ہی نہ فکر غدر خواہی ہی          جو وہ ماہ ہلالی ہی تو یہ ماہ آبی ہی</p>
--	---

تخضر ہی مرد مکتہ اب ہی آب آشکو کھا  
 نہیں غلامت سی کم فقیص آکھو کی سی ہی

<p>جی اٹھی لاکھ بار ہم مرکی          نزدکی طح جی اٹھی مرکی          کچھ نہیں ہی قصور و تامل کا          آسمانی کتاب ہی نسخ یار          زلف کی آگئی دم تو مار سکی          دل فی گل کما ہی تب کھلا یہ گل</p>	<p>سجڑی ہیں یہ انکی ٹھوکر کی          گہر مہاری ہی گہر ہیں چوسکی          آگیا میں دمون میں خنجر کی          ڈھنگ قاصد میں ہیں پیر کی          چہ ڈالو کجا جڑی اثرور کی          تہی وہ خوابان گلی کبوتر کی</p>
--	---

<p> ہوتی سوتی ہیں دیدہ ترکی  پاس ہی جان جان اگر سر کی  ساری یہ کہیل ہیں مقرر کی  ہیں الٹی تلتی و سبر کی  عاشقوں میں ہوں اک تو نگر کی  ان تہوں کی جگر میں تہر کی  یاد اسی راستی میں چکر کی  ہاتھ پر ہاتھ بیٹھی ہیں ہر کی  گورہی کی ہوی نہ ہم گہر کی  سنی ہیں بھی کلام ہر کی  سیکڑوں راستی میں اک گھر کی  تہوں کو دینے پہ میں گل تر کی  دن قریب آئی حج اکبر کی </p>	<p> ہفت قلم پوشش حیات میں ہی  موت کھا جائیگی مجھی کپٹ  نہہ ہی بنوا تی ہیں گہر وندی  جب تلک حسن ہی جوانی ہی  کچھ نہ پوچھو سبب فقیر کی کا  جان بلب ہوں و سبجی ہی نہیں  زلف چپان کا ساتھ دی نہ دلا  لیکنی دلو دہ تو ہاتھوں ہاتھ  کس طرح آپسی ناؤ بنی  شیخ و اہلب ہی چین ہی کہند  جس طرف جائیں ہی اسی کا گھر  رنگ اس غنچہ لب کا لای اگر  کالی کو سون پہ ہی مکان خلیل </p>
---	---

بندگی ہی تو نہ ہی ہی مضی

پڑی گہر میں نماز آؤر کے

سچ ہی سویا موا برا بر ہی	غفلت اپنی اجل ہی ہستی
آب و نان ہر کہیں مسیر ہی	کب ہی آئینہ رو کو فکر عاش
شمع گور اپنی چشم بھری	ہی کھد میں ہی انتظار ترا
سیل اشک اپنی جوی کوڑی	عین آفت میں ہی تصور حور
دل ہمارا مگر سمند ہی	محو آتش رخاں ہی آٹھ پہر
دھار پانی کی آب خنجر ہی	مری گریہ فی مجہ کو قتل کیا
آبرو جو ہی آب گوہر ہی	دیکھ جانے ندی نہیں آؤں
راز دل کا مری زبانہر ہی	حال باطن ہی قال می ظاہر
گور سمجھا ہوں جسکو وہ گہر ہی	خواب شیریں ہی مجھ کو تلخی موت
موسیٰ پر پی ہو ای افسر ہی	تخت ہی مجھ کو تختہ تابوت

دوست دشمن سی گیا گلہ ای فیض  
 ہی پہنچتا جو کچھ مست در ہی

ای برق آہ کو نڈدن آئی بھار کی	بادل برس گئی مژدہ اشکبار کی
ہین ٹھوکرون میں خلق کی نانی نہ کی	لکھتا ہوں وصف نگہت گیسوی ناری کی
میلی مین جا کی پیٹھ رہی ہر دوڑ کی	اگت کی ہم بھی کعبہ سی اک بت کی واطی

مارا ہی مجھ کو شوخی آہو خصال فی  
 نازان ہی نگ و بویہ بہت اپنی اچکل  
 جامہ کا ہی بہرہ نہو باورجاسی جناب  
 گورل رہا ہون خاک میں پر ہی بہہ آرزو  
 مختار ہیں جناب جو چاہیں سو کہہ لین آپ  
 مہنہال کو نصیب ہو یو سہا ی لب  
 بی وصل یار کچھ نہیں اسکا معاذ  
 کہتک زبان خلق پہ جاری رہے گانم  
 پہنچای اپنی خاک کو دامن یا رنگ

ہر نون کی ڈار گردہ سبب کی مزار کی  
 چلی چمن میں تہو کئی منہ پر بہار کی  
 دکھلا دون حال اپنا انگرکھا اتار کی  
 جی بہر کی چوم لون میں کھٹ پا کو یار کی  
 مجبور ہم ہیں مسئلہ میں اختیار کی  
 ہم مر گئی جناب کا دم مار مار کی  
 حد نہ تو ان ہوں وگسی میں چھو یار کی  
 مٹ جائیگی نشان تنگ ہی مزار کی  
 ایسی کھان نصیب ہیں اس خاکسار کی

پڑھتی تھی کل جو ناد علی فیض آج و  
 کام برونی لینی لگی ذوالفقار کی

لگجای گرجھڑی قرۃ اشکبار کی  
 در پردہ فکر صید ہی خاطر میں یار کی  
 آیکس کارنگ طلائی محمدین یا  
 سر پر اٹھا کی لچلین عاشق جہان چلین

جھڑجای شیخی ناک سی ابر بھار کی  
 منہ پر نقاب ہو گئی مٹی شکار کی  
 سو فی کی مٹی ہو گئی مٹی مزار کی  
 کلیہ احتیاج انکی پینس کو کھار کی

امی شک باغ چو طردی منہ پر شاہ کج  
 کس طور مل ہوں عقدہ لامل حساب کی  
 قرض ابرودن کی تیغ کا شرکا نکو مچل  
 گنگا جل آب اشک فراق تباہین ہی  
 ہون کی پکی مانی و بھڑ دو دیکر  
 کہریاں بولتا ہی نہ مرغ سحر کوئی  
 پھر تاجی بن مینا قہ لیلی کی دشت دشت  
 پرواہ نہیں تنگ کی جاتی بن سیکڑوں  
 کہہ لگا گیا نہ کاوش مرگان کا بعد مرگ  
 دیوانہ کوئی کہتا ہی واہی کوئی ہمیں  
 ہو جائیں چو حواس ہر اک شیرست کی  
 وہ فاختہ توڑہ گئی بیٹھا ہی جم کی غیر  
 کیون چور چور شاہین اسی فاقہ آج ہوں  
 اگر جناب موسیٰ عمران بھی بخش کریں

صورت اتر رہی ہی عروس بہار کی  
 گہلنتی کہی گرہ نہیں ابروی یار کی  
 باقی مری طرف نہیں کوڑی کنار کی  
 تیر تھہ سی کام مہر کو نہیں مہوار کی  
 اللہ فی وہ بنائی ہی تصویر یار کی  
 کٹتی کس طرح نہیں رات انتظار کی  
 پہنچتی ہی قیس پر شتر بہار کی  
 انگہوں میں چربی چھانی ہی شمع فرار کی  
 تربت پہ چھاؤں ہی شمع غار دار کی  
 کھیا کیا ملی خطاب محبت میں یار کی  
 صورت مہیب ہی وہ لگ کوئی یار کی  
 سل اک دہری ہی چھانی پر شاہ کج کی  
 مین فی توپی نہیں کہی تارسی گنگا کی  
 تہی ہی برق طور چلے مزار کی

چشم پر آب فیض میں ہی مرد مک کمان

پانی پر اس فی کہنچی ہی تصویر یار کی

آج چہر تو امر اچھلائی ہی	دیکھی وحشت کدہ لچائی ہی
انگہہ اچھی چیز پر چھپائی ہی	صورت دلدار دیکھو کونین
سبز تربت مرا لہرائی ہی	لہر کس کی خوا کی آئی بزرگ
دل مرا گوشہ ہی مین چلائی ہی	شوق اسکو ہی کمان و تیر کا
اب وہ مجھ کو دیکھ کر کنیا ہی	مین فی جبکی بارہا کاٹی تنگ
اب تو کو سون ہی محی ڈولائی ہی	روز دوڑاتا تھا میری گھر چوہ
دیکھتی ہن جو خدا دکھلائی ہی	چشم شان بتان ہی شکوہ کیا
مجھ کو ہر آنکسہ روچکائی ہی	حیرتی ہون جب ہی شکل یار کا
خود بخود کچھ آج دل گہرائی ہی	دیکھتی کل جیخودی کرتی ہی کیا
رات سی چپاتی مری پہ آئی ہی	ہی خدا حافظ دل بیسار کا
استخوان میری ہاکیون کہا ہی	مین شہر اقلیم وحشت ہون خوں
دستہ سنبل بیت بل کھائی ہی	بالاپنی سر کی تم بھی کہول دو
بید مجنون کی طرح تہری ہی	ہوون وہ دیوانہ کہ مجنون دیکھ کر
گھبیون سی جی مرا مینا ہی	ذکر یاران ہوس طینت نگر

جو کوئی جاتا ہی فیض آتا نہیں

کیا دم ہی دل لگی کر جاتی ہی

سخت جان ہرگز پر بادشاہ کا دانستہ ہی  
 تاکجا اس کی نفس میں تنگی ہوئی احتیاط  
 بعد مردن ہی نہیں مٹی کو راحت نصیب  
 پانچ سال اک روز چشم یار کا ہو حبابیگا  
 جی کی جی میں رہ گئی کچھ ہی نہ کہنی پائی عم  
 کیون نہوں سب فتنہ پر زبا ہاں شہر نش  
 کچھ سچ کر مجھ پہ ناتوان کو لگی جذب و فنا  
 دشمن دندان جانان صرف گوہر ہی نہیں  
 پست ہی صبح سہی تا شام چرخ مستدیر  
 دشمن جان قناعت دوست ہی اہل ہوس  
 ہی بتوں کو مجلسی دریای غم عاشق پسند

استخوان پر اپنی مدت سی ہما کا دانستہ ہی  
 مرغ جان پر اپنی شاہین قضا کا دانستہ ہی  
 اپنی مشت خاک پر باد صبا کا دانستہ ہی  
 مرغزار دل پر آہوی خطا کا دانستہ ہی  
 صق پر شاید کہ چشم سرمہ سا کا دانستہ ہی  
 میوہ جنت پہ ہر یک پار سا کا دانستہ ہی  
 برگ کا خشک پر بیان کبر کا دانستہ ہی  
 اسکی ہونٹو نہ ہی محل بی ہما کا دانستہ ہی  
 مجھہ سی دانای و فادر آسیا کا دانستہ ہی  
 نان بی منت پہ یاران ریا کا دانستہ ہی  
 لزوق دلیر ہاری نا خدا کا دانستہ ہی

دیکھنی والا ہوں کس آئینہ رو کی حسن کا

فیض صاحب مجھ پر باب صفا کا دانستہ ہی



رخ انکا زیر زلف سیه خام دیکهئی  
 بین کوڑه مغز دیتی بین تشبیه انسی جو  
 کیا ابروؤن کو دیکهتی بین آئینه بین آپ  
 زلفون بین انسی عارض روشن چپایا  
 می صبر و هوش خیر ہی اس در چنطرب  
 و بافت زر کا جعد سی بام ہونہیں  
 بیخ حرم ہی زلف کا سوداں ہو گیا  
 رتاہون کلکری کہیں تلو و نین چب بکین  
 زلفون کو رخیہ چوڑکی و چہرہ ہی کہتی ہیں  
 زلف رسای یدر کمر سے گزر گئی  
 ہ جانفشانیان مری اک بوسہ خیر ہی  
 رشت بین حبیبی دوست سگ کوئی باہی  
 شکو مری لہو کی قسم بادہ کش نہو

نکلا ہی آفتاب سرشام دیکھئی  
 انگہون کو انکی دیکھئی باوام دیکھئی  
 چند سی ہلال کو ہی لب بام دیکھئی  
 پنہان ہو اہی کفرین اسلام دیکھئی  
 دم بہر تو راہ آمد چنم دیکھئی  
 بجلی چمک رہی ہی سرشام دیکھئی  
 ہی تار مار جامہ احرام دیکھئی  
 یہہ پیر دیکھئی لب بام دست بکے  
 اکہٹی ہیں ایک جاسم و شام دیکھئی  
 عنقاس مغربی می تہ دام دیکھئی  
 اجرت یہہ دیکھئی یہہ مرا کام دیکھئی  
 دشمن مری ہو ہی بین دو دوام دیکھئی  
 لب اپنی دیکھئی یہہ لب جام دیکھئی

ای فیض بوسہ لب شیرین تلو و وہ پیر  
 کس کس مری سی دیتی بین دشنام دیکھئی

<p>قدرت ہی خاک کی جود لُٹس تجکا صفا ہی  مجھ کو بھی تمنا ہی تھی بعد فنا ہے  بیک حرم نالہ نا تو سس رہی  ہی گورین ہی دہیان مجھی شعلہ خون کا  مین عاشق جانور مہن اک حور نش کا  مارا ہی مجھی عشق فی اک غنچہ دہن کی  ٹھکرادی مری لاش کو اسی جان ٹالم  معدوم ہوں غنقا کی طرح چشم جہان ہی  لچھہ خضر سی مطلب نہ سیجاسی مجھی کام  کو سعی صفا فرض ہی اسی شیخ حرم لیک  صحت نہونی نرگس سپا رحمن کو  بی خضر سی سنزل مقصود چلا جا  تختہ ہی گریبا نکا خورشید جہا نشاب</p>	<p>پتھر مری تقدیر سی آئینہ بنا ہی  سبزہ مری تربت کا پرو بال ہما ہی  محراب کلیسا مجھی محراب دعا ہی  مدفن ہی مرا بعد فنا گرم ہوا ہی  بانغ دل پرداغ میں جنت کی ہوا ہی  تربت میں نکیرین فی ہی گنگ کیا ہی  عجائب سیجا ترسی قد مون سی لگا ہی  شوق کر یا زمین یہ حال ہوا ہی  بانغ رخ بانان کی ہوا آب بقا ہی  واجب تجھی تعظیم دل اہل صفا ہی  اس بانغ کی ناکارہ مگر آب و ہوا ہی  نقش قدم را ہر دان راہ نما ہی  جامہ کو مری سوزن عیسیٰ فی سیا ہی</p>
---	--

لکھتی ہو مفاہین ہی پیری کی ہمیشہ  
اسی فیض قلدان میں قلم ہی کہ خصا ہی

<p>کیا کروں جا کر حرم میں دیر ہی بس ہی مجھی          غم میں یک ہندو کی آنکھیں صاف لگا گئیں          ہوں شہ ملک قناعت مسند جم کیا کروں          ڈھیر میرا ہو گیب نیر ملامت کا ہن          خاک راہ عشق رکھتی ہی اثر اکسیر کا          جام کی خواہش نہیں جمشید عالی ظرفی          تھنہ بل جو میں اس گل سی کہتا ہوں کہی          ناتوان عشق کو مطلب کھنڈہ سی نہیں</p>	<p>ہست ابروی تان پست المقدس ہی مجھی          ہجر میں دنرات گہ میرا نارس ہی مجھی          بوریا ہی بس ہی کیا درکار تناس ہی مجھی          کد میں ہی عشق ابروی مقوس ہی مجھی          صحبت آہن لان و ہر پارس ہی مجھی          چار عنصر کی جو ہی ترکیب چورس ہی مجھی          علم کچھ اتنا نہیں ہی لیک کنس ہی مجھی          چار پائی بس ہی کب منطوق نہیں ہی مجھی</p>
---	--

جب سی اس طفل ہندس کو شک کا ہی شوق  
 شش جہت ای قضی یک شکل سدس ہی مجھی

<p>دل تب غم سی بنجارا شہر ہی          کو کہن کا نام عنوان میں رکھوں          زہر مار زلف سی ڈرتا نہیں          ذکر جانان ہی مجھی ذکر خفی          ہی موافق مجھسی وہ کیتا ہی ہر</p>	<p>چشم گریان ماوراء النہر ہی          جوی شیریں شیر کی گرنہر ہی          دل کو اپنی آگئی کیا لہر ہی          بس ہی میری ناز جہر ہی          غم نہیں ہی گر مخالف دہر ہی</p>
--	--

کچھ غریب حسن کا حق مہربی	دولن جو میں سرمایہ جان عشق کو
افعی گیسو دسی کہا نعم ہی فیض	زہر میری واسطی پڑ رہی
<p>بیسون والی ہی نایل ہیں مری سیجا دکی  ہر کسی سی چہ نہیں سکتی چنی فولا دکی  آشیانہ تھا ہمارا ہاتھ پر سیا دکی  کب پہنچتی ہیں ملک تہ کو آدم زاد کی  شکوہ لکھتی ہیں قلم سی شتر فضا دکی  ہی حضرت بخش رنگ آئینہ کو فولا دکی  سندل ہو تی نہیں زخم اس لب فیروا دکی  تذکری ہر ہر قدم پر ہیں مری افتاد کی  فاتحہ دینا ہی مجھ کو ڈوہیر پر فرنا دکی  تھوکتی ہیں لوگ منہ پر مانی و ہیزا دکی  جس کی لب فی دانت کھٹی کر دیتی دکی  کام میں فی عہد پیر سی لسی حداد کی</p>	<p>کام ناخن سی نکالی تیشہ فرحسا دکی  میں مین مشتاق پیکان ستم ایجا دکی  بی تیزی باعث آرام تھی اسی مصفیہ  مرتبہ سی نور کی عالی ہی منصب خاک کا  ہو سو ہو سو ہی مژہ سطر گ جان چہم آج  عرض جو ہر باعث نقصان اہل دید ہی  مرہم تحمین عالم کی کھانک سستین  خاک را کوچہ آئینہ رو ہوں حبیبی میں  آب شیریں سی وضو کرتا ہوں جوی شیر پر  نقشہ کہنیا اس لب ذرا کھا دہ مہنی کہ آج  دانت ہی میرا ہی اس کی نعل شکر پا پر  فاتحہ غم گشتہ شکل طوق آتا ہی نظر</p>

آہ کی ساتھ استخوان تک فیض اپنی پس گئی  
سنگ مرقد تھی مگر سنگ آسیا سی باد کی

جو شکل تیری گارمین فی کجی	توزیت تک نہ بھارمین فی کجی
بہار صبح بھارمین فی کجی	نخلی رخ بارمین فی کجی
جو زلف و رخ پہ نظر ٹپس کسوں کی	بہار بیل و بھارمین فی کجی
تو اپنی جہد ذرا مجھی دکھا دی	کبھی نہ صورت مارمین فی کجی
تری مژدہ کی وہ نوک ہی کہ ظالم	ہر ایک سینہ کی بارمین فی کجی
رقیب کٹ گئی صاف دلیں اپنی	جو تیغ ابروی بارمین فی کجی
ہوئی خاصی جو ہاتھ اسکی رنگین	بھار برگ چارمین فی کجی
کچھ اور ہو گئی بار میری صورت	جو صورت دل زارمین فی کجی
خیال لطف و عذار کی بدلت	قرین نہ شب تارمین فی کجی
جو کچھ ترشح اشک ہو رہا ہی	نہ ایسی پڑتی چھارمین فی کجی

وہ شکر گل جو چین سی فیض نکلا

نکلے جان ہزارمین فی کجی

جی کیا خاک جو پھار غم ہی	لبو نہر جان ہی آنکھ نہن دم ہی
--------------------------	-------------------------------

دل دودیدہ مرا دیر و حرم ہی	خدا ہی دل میں آنکھوں میں غم ہی
بہت باریک کھنٹی کا قام ہی	ترا و صفت کمر چبک کو اہم ہی
فراق یار میں سب کچھ بھرم ہی	لقب ہی پنج ہی غم ہی الم ہی
لبو پینی کو ہی کہا نیکو غم ہی	فریسی ہجر میں کیا کام ہم کو
تہا ہی چتون آمت ہی ستم ہی	پڑی جیسے نظر مر ہی گسیادہ
ارادہ اور کیا اسی چشم غم ہی	ہوا اشکو کا پانی سرخی نچا
جسی شربت بچتا تھا وہ سہم ہی	لب جانخش کی بوسہ فی مارا
طلب حق کی جسکو دم دم ہی	انسی فی مجھ کو دم دیکر چلایا
مرا جام سفا بن جام جم ہی	خدا کیگا تماشا دل میں دیکھا
بند و پست گوراہ عدم ہی	چلی جائیں گی اٹھتی بیٹنی ہم
ہمارا در و سر جو آج کم ہی	کسی فی کل ملا ہی عطر صندل
مری پت الغزل پت الضم ہی	خجل ہی مطلع ابر و بتون کا
مجھی سپارہ دل کی قسم ہی	کرونگا مصحف رخ کی تلاوت
اقلم اپنا شبیہ موصی ہی	لکھا کرتی ہیں وصف لاف پچا
زمین زیر میدان حرم ہی	بتون کی عشق میں پایا خدا کو

<p>نہیں ہی گنج فارون کی تنہا خیال زلف میں پایا کر کو</p>	<p>مرا ہر ایک داغ دل درم ہی ملی ظلمات میں راہ عدم ہی</p>
<p>کیسی انتظار خط میں ای قضی نہن لائے مرا مال قلم ہی</p>	
<p>ترجی ل جلوئی جو گھر جائیگی کسی شربت وصل کی طلب شریانیہ خنجر ای دل تو چڑھی ہی تو کچھہ غم نہیں اکیں اگر مشک افشان ہو زلف ایسا اٹھاؤ نہ گل دست رنگین سی تم دل اسکا جو پتھر ہی کچھہ غم نہیں جو پھر سب تلوار زلف کا میں ہوا جہان جاؤ گکھ میں ہاں ای میں جو آجائے گادہ سب جای ہر جو بالہ غرض دیر اسنی آئینہ کے</p>	<p>زبان کہنچکر شمع مرجائیگی چڑھی ہی تب ہوا تر جائیگی لہو میں قب انکی بہر جائیگی کھان ابروؤں کی اتر جائیگی زمانی سی مت در اگر جائیگی کلائی ہی ناؤ کی اتر جائیگی مری آہ نا شیر کر جائیگی ابھی کالی کو سون خبر جائیگی مری ساتھ منکر کر جائیگی یہ گڑھی طبیعت سدہ جائیگی مرا دوا مرا موت کر جائیگی</p>

یہی منکری چہو بچا بیگا کون جو وصف انکی کچی کا لکھو نگا میں کرون ذکر و ندان و لب کا اگر یہ عمامہ والون کی میخانہ میں کرامت سی رندان میاں کی	اگر سوکھہ یہ چشم تر جا نیگی یہ اخبار ابھی تار پر جا نیگی ابھی آب لعل و گھر جا نیگی قنارا سوار سی اگر جا نیگی گنا ہون کی گٹھری اتر جا نیگی
<p>یونین عیش عشرت میں عمر اپنی فیض جو باقی ہی وہ بھی گذر جا نیگی</p>	
موج زن شکونکی جو نالی ہو مبلون کی گرم حب نالی ہو زلف میں ہوتی پردنی یارنی ان لبونکا ذکر آبا باغ میں ہون کیسی خوبرونی کا شہید سرسی پاتک جملہ اعضا یار کی یاد و ندان میں لب دریغی انکی سونگھی ہم کبھی مرقی نہیں	پتلی پانی سی بھی پنالی ہو برگ گل آتش کی پرکالی ہو کوڑیالی ہند کی کالی ہو چشمہ آب بقا تھا لی ہو قل کی ڈھیل روئی گالی ہو قدرتی سانچی میں ہین ڈالی ہو گوہر شہوار تجھ نالی ہو دونو گسیو ناگ میں پالی ہو



<p>دیکھ کر اس غنچہ لب کی گل سی گال  شوق بہیت ماہ رویوں کو ہوا  یہاں مری گردن کی سسکی ڈل گئی  عشق گلر و موم تھا سامان ہی  کسل کی باتیں مجھ سے کرتی ہیں کب  سرد و گرم دہری محفوظ ہیں  ہیں کھاناب در دینچہ چرخ غم  دشت گردی کتبک امی حشت گردن  پیش نیش محرب ابرو سی یار  ہی کر امت سرسیر ایک ایک پتنگ  اُسنی جب کتری ہیں اپنی ہاتھی  چاہ میں خکی ہی ڈانوان ڈول غلت</p>	<p>گل گریبان میں ہیں مٹہ الی ہری  آسمانی منطقے مہالی ہوی  جب وہاں سب گلو مالی ہوی  دل لگی میں جان کی لالی ہوی  بیچ کیسیو کی ہیں ڈالی ہوی  چا عنصر مجھ کو چو پالی ہوی  وسل کی شب سب کی مٹہ لی ہوی  مرگ چھالی پاؤں کی چھالی ہوی  ڈانک جزار می ہیں سب ڈالی ہوی  دور چسپور دیکھنی والی ہوی  طرحی تھیشو کی چھالی ہوی  ہم ہی انکی چاہنی والی ہوی</p>
<p>فیض دانتو پیر سی اُسنی ملی  سورنی سوئی ہی اب کالی ہوی</p>	
<p>ان تونگی سا لہا جی رہ گئی</p>	<p>ہسی یہاں تک ہوئی تعمیر کلیسا رہ گئی</p>

دل مین برسوں تک ہوا ہی بل غنا گئی	طالع شہرت کی غزلت مین تنارہ گئی
خار نکلا پاؤں سی پر یا و ایدارہ گئی	بعد دفع سرکشان رہتا ہی کچھ باقی نشان
بعد مردن طاق مین پوشاک دیدارہ گئی	لوکی جانی سی ہوا اسباب شاہی کا عروج
مصقلہ سی دور تیج موج دریا رہ گئی	کام یاران صفا پر وری کچ رو کو نہیں
بزم برہم ہو گئی شیشہ مین مہبارہ گئی	آٹھ گئی میخوار پر ساقی کی چیمین باہی
سوزن آخر زیر دامان سجارہ گئی	نا توان کب چوڑتی ہیں صحبت باب الفج
سخت جانوں کو وطن والوں کی پرواہ گئی	آسیا سامیری گدھی ہی مفرین زندگی
ہواروشن تحبلی سویدارہ گئی	فج کی جودھی کم ہوتی ہی رونق مصل کے
نام حب و شن ہوا چشم نگین واہ رہ گئی	بعد شہرت کی میسر خواب راحت ہی کھان
دل کی باست آخرب اظہار پرارہ گئی	صاحب عصمت سر بازار آتی ہیں نخل
سالا فکر گداز سنگ خارارہ گئی	ہمسی لہر گز نہ چھلان بان سخت کا

اہل غفلت ہی رفیق ای فیض جب تک کہ ہیں

گوزنک تہی مین نہ پہنچا تھا کہ دنیا رہ گئی

پست و بالا مری نظر مین ہی

خشک و تریب مری نظر مین ہی

ٹانک و افلاک چشم ترین ہی

سیر کیا خاک بحر و برین ہی

سورت یار چشم تر مین ہی	قبلہ کعبہ مری نظر مین ہی
رخ روشن سی مین ندون تشبیہ	عیب رخسارہ قمر مین ہی
بانجہ جنت ہی چاک حبیب اپنا	حبیب سی وہ عور زاد بر مین ہی
زلف و رخ کی سلجھ مین آنسو	شام سی صبح تک سفر مین ہی
کسی باندہا ہی کہینچ کر جوڑا	درد میری تمام سہر مین ہی
ردون یاران دست لگا کوٹھن	اتنی طاقت کھان جگر مین ہی
عقل جاتی رہی زلیخا کے	حسن یوسف ہر اک بشر مین ہی
غم مین اس حور کی ہر چاہی شک	نہر جنت کی اپنی گہر مین ہی
کر دیا مجھ کو بال سی باریک	یہ اثر و صف مو کر مین ہی
خندہ زن ہی ثبات پر میری	بی ثباتی جو کچھ شہر مین ہی
شیخ کراختیا رنڈ بے عشق	نفع نقصان خیر و شر مین ہی
وصف لب مین ہوئی مری لب بند	بات ایسی کھان شکر مین ہی
ایک اُف مین مجھی کو پہونک دیا	یہ اثر آہ بی اثر مین ہی
ہون سیہ کار صبح پیری مین	تیر گاہ شام کی سحر مین ہی

بھرو نیاسی ہم گئی اس پاپ

## فیض ابھی تو اگر مگر مین ہی

گرہ جو آن کی ابرو مین پڑی ہی	مہ نوسی مگر چمک جڑی ہی
نجا ہی مور حسن مین جہاں	سجای دانہ چنگاری پڑی ہی
لکھا ہی یہ سراز گور حبشید	غنیمت ہی خوشی کی جو گہری ہی
سمجھ کر نہ یر گردون کر گذرا	بلای آسانی ہی کھڑی ہی
صبا خاک گلستان کر نہ بر با	چمن مین لاش ملبس کی گڑھی ہی
کیا دنیا و مافیہا سی انکا	فقیر وں کی ہی کیا ہمت بڑی ہی
کہوں کیا اس مہی آلودہ لب کی	کل سوسن کی گو یا پیکہڑی ہی

## ملک پاشی کا وہاں موقع ہی فیض

جہاں تیغ اسنی ہنس ہنس کی جڑی ہی

دل سی آیا جو مری دیدہ ترنگ پانی	ہو گیا ہی غم جانان سی جگر تک پانی
ابر مرگان سی غم زلف منج مہرین	شام سی یکی برستا ہی سحر تک پانی
اشک کی سیل کا یہ جوش ہوار و زفراق	لی گیا مہر کبہا یا کی گہر تک پانی
گر می عشق بتان سی جو مادل ہو گذران	جای تجنا نہ سی اللہ کی گہر تک پانی
آبر و اشک کی جاتی ہی ریگی شب وصل	یار کی جانی اگر بالمش پر تک پانی

<p>کونسا آبد پادشت سی گذرا ہی کہ آج  اُسکی دندان کی تصویر میں جو ہم روئیں یہاں  کمر بار کی فرقت میں یہ رویا شب غم  سبج سی سبج تک وہ جو نہیں آئی نظر</p>	<p>نظر آتا ہی مجھی تہ نظر تک پانی  ہوئی نسیان سی لگا سلک گہر تک پانی  اگیا میری گہر آگن میں کمر تک پانی  جاری چشوں سی رہا اٹھ پہر تک پانی</p>
<p>پہوٹ جانی جو آبد دل اسی فیض  موجزن ہوئی ابھی بحر سی بر تک پانی</p>	
<p>خواہاں محبت ہوں عداوت نہیں آتی  یہاں کام تو ہوتی ہیں خوشامد سی کڑ  اُس یار حیا دوست کی یہاں جاتی ہیں جی بھی  غیر و کمی ضیافت میں ہا کرتی ہیں مصروف  جب چاہتی ہو آگ لگاتی ہو دلوں میں  اس رشک مسیحا کو شب درد بلاق  کیا سختی طالع ہی کروں کس سی شکایت</p>	<p>آتا ہی مجھی شکر شکایت نہیں آتی  کیا فکر کریں ہمکو سماجت نہیں آتی  پاس اپنی سب آتی ہیں یہ غیرت نہیں آتی  پاس اپنی کہی یار کی دعوت نہیں آتی  پہر کہتی ہو کچھ جھکوش رنج نہیں آتی  تب بھی تو کسی روز بدلت نہیں آتی  کچھ تمکو رہ درسم مروت نہیں آتی</p>
<p>آزار محبت کا مداوا کر اسی فیض  یہاں کام یہ لقمان کی حکمت نہیں آتی</p>	

کعبہ ہی دل سوختہ کعبہ کی قسم ہی اس عور کی مین دھن کا کینہ کر دینا قصد جیتا ہوا تصویر میں دہر اور کر کے تحریر کر دین کیا صفت ابروی قاتل مشتوق کی زینت ہی ہلاسی دل شوق ہی تیرہ درون جلوہ دہ بزم سیاحت ہوں شیفہ شونہ آہو صفت ان مین ہم سنگ تری لب ہی ہو کیا اصل بخش ہر داغ مین ہی جام جان پس کا تماشا ظلمت گدہ دہر مین کینچ نہ اسی شمع دلسوز ہوں مین اک بت شداوش کا	ہر آبلہ تن مجھی قندیل حرم ہی لکھنی کو مری شہسپر جبریل قلم ہی ہستی مری موجود میان دو عدم ہی آواز مسلم مین اثر تیغ دو دم ہی وطن کان مین بالائی یہاں ناکین دم ہی داغ دل محرو چرخ شب غم ہی معمورہ عالم سی مری طبع کو دم ہی یہ جنس ہی کچھ اور وہ کچھ اور رقم ہی کافور کا مرہم مجھی مغز سرجم ہی یک روز تری خاک تری زیر قدم ہی بانج دل پر داغ مجھی بانج ارم ہی
--	---

مرجاؤن اگر تذکرہ وصل کردن فیض

ترباق دم ہجر مری کام کو سم ہی

سوئی بدتر ہی جینا ہجر مین جانی مجھی چو کسی بچہ مین نہیں بوندی گتاری ہی مین	زہر کا ہی گہونٹ فرقت مین پانی مجھی ایک چلو بہر تو دو تلوار کا پانی مجھی
---	--

دیکھتی ہی فرش قاتل ہوش ہوتی ہیں ہن	شیر قالمین ہو گیا شیر نرستان فی بھی
کر نہیں سکتی ہیں غزرائیل اسکو مختصر	دوسری عشق زلف فی وہ عمر طولا فی بھی
رہ قاتل عشق زلف آنیسہ رخا ہی	لاکھ ہوس مار ہی ڈا لیگی حیرانی بھی
توہ میں لٹوئی ہوگی ایک دن مٹی خراب	پہر زمین کا گز بنا فی بھی پریشانی بھی
دیکھتی ہی کعبہ یاد آ فی لگا روی بنا	نفر کا رستہ بتا فی بھی مسلمان بھی
افت چاہ وقت میں ل ہی انوان ٹل ہی	ایک دن بہنا پڑا کچی گہڑوں پانی بھی

جہنم میں پریوں کی گرد و شیش لاشہ کی فوض  
تختہ تابوت ہی تخت سلیمان فی بھی

تصویر مار کی جو کت کش میں پڑ گئی	نقش بنی بنا سی ہماری بگڑ گئی
قرآن اس اکڑ کی تصدیق شباب کی	ٹھنڈی سی آہ میں فی بھری آپ اکڑ گئی
آیوہ جنگجو تو اڑ پھو ہوی حواس	کیا کیا رفیق وقت نہ بھی بچ پڑ گئی
بیشی ہو ہی ہیں گال ہولای وہ ٹٹک گل	ہنسی میں پول تو نہیں کچھ منہ کی چھری
پہنتی ہی آپ پر بزر خنش کی غلط	کیڑی تمام مسند علایق کی چڑ گئی
بگڑی ہوئی است کی ہیں ست بادہ کش	کیا بن پڑی گی محسوس بگڑ گئی
میں زیر بار منت ہر اولیا ہوا	منت کی طوق جب سی گلی انکی پڑ گئی

جس دزاکے ہم در خلوت پہاڑ گئی  
 پانی کی سیکڑوں ہی گہری بہہ گئی  
 فقری نہی نہی وہ کسی آج گہرا گئی  
 کیا کیا بھال صحن چمن سے اکہڑ گئی  
 سب کام کاج اپنی کٹھالی میں پڑ گئی  
 کیا کیا نفیس شخص سب اور اڑ گئی  
 لاکھوں گہر وندوی ایسی بنی اور بگڑ گئی  
 پالا جو گیون سے پڑا ہم اکڑ گئی  
 ہم جیتی جی غیب رندامت میں گر گئی  
 دیر و حرم سے گسب و مسلمان بگڑ گئی

لی لینگلی پھر حضوری بوسی کونیا گئی  
 حمام میں نہی جو غیروں کی ساتھ آپ  
 کل اکہڑت سائیلیکے غیب بھی سمین  
 اسی سرو خوش خرام جو بھرا کی تھپا  
 شیریں زبان جتنی ہیں لڑوین چوک  
 کچھ غم نہیں جو ہند کا تختہ الٹ گیا  
 ہاتھوں سے تیری ہی فلک طفل خود دم  
 کچھ باتہ پانون کام کی قابل رہی نہ  
 مٹی جو آسنی کشتہ کو دی اپنی ہاتھ  
 دکھلا کی آپ فی رخ و گیو غصب کیا

اسی فیض کس بساط سپین بر نشیمن  
 تہی چارپسی پاس تو وہ ہی نہ بگڑ گئی

میں چٹا جاتی ہیں کچھا لونی  
 مہربان کہہ رہی ہیں بانوی  
 آگے چچ گیسو والونی

نعلہ ہم کہتی ہیں کلا لون سی  
 کم نہیں انکی گیسو جالون سی  
 زندگی جیر میں ہوی خجال



سُنہ سی سُنون کی خُم پڑا سُنہ	کہین چکتی ہین یہ سپا لوسی
سرو مہری وہ مہسی کیون کریں	گرم اخلاص ہی دوشا لوسی
انگی خوبوسی خوب واقف ہوں	رکتی ہین بوسہ کی سوا لوسی
گنجخفہ مت غلام سی کہی لو	تنگ ہو جا دگی خلا لون ہی
کھینچی بند رخہ دیو او	انگہین لڑتی ہین سسی لوسی
بٹا لگیا بیگا بزرگی کو	عشق کبھی نہ خرد سوا لوسی
یہی ہار عنسم کی خفت و فتن	پوچھیں نازاٹھانی والوسی
کیسا اندھیرون دھڑی ہی	منہ چھپاؤ نہ سر کی بالوسی
ہی مرا بال بال بھی دشمن	شانی ابھی ہین زلف لوسی
ساتھ لگ جیتی ہو یادوں کا	مات ہوگی تم ایسی چا لوسی
گائیگی عندلیب نہیا اوگل	بی خبر ہی سُر و نسی تالوسی
پانی پانی ہی ابر کا ہرہ	مری آہوں سی پیری لوسی

فیض وہ کعبہ روجب آئیگا  
بت نکلجا بینگی شوا لوسی

بوٹی بوٹی مین اسکی چل بن ہی	ایہی اٹھتی ہوئی وہ کون ہی
-----------------------------	---------------------------

<p>پاس ہن پرغز نہین آتی  کشمش کیا کروں نبل نہین  کوی قاتل میں ہی چین کی سیر  کون ہی پاس انکی چاچر  کہتی ہن دیکھ کر وہ دودا  جان شیریں ہی جس کی ہر تلخ  وہ ہی ہن ساتھ ساتھ صحران  کہہ رہی ہن وہ حال استقبال  محب ڈر کی آنہین سکت</p>	<p>انگہ اوجھل پھاڑا جھل ہی  زلت کی بال بال میں بل ہی  ڈال کا پھول تیغ کا پھل ہی  لنگھی چوٹی ہی مسی کا جل ہی  کیا ڈرانا سیاہ بادل ہی  نہین سب دغ و غفل ہی  ہمکا و جھل میں روز و شگل ہی  و اعطو کھا کلام مہمل ہی  دریخت نہ پر ہیہ ولد ہی</p>
<p>فیض کیونکر دہائیں انکو ہم  زور بل ہی نہ ہم میں زور بل ہی</p>	
<p>وہ جو اٹھلاتی ہوئی مانع کی اندر آئی  سنتی ہی شور و فغان گہری وہ باہر آئی  ول ہو یا مال نہ کیوں راست روی پئی  نہو قیامت میں بھی اک اور قیامت پر آئی</p>	<p>کبک کہوئی ہوئی رقا رکو باہر آئی  راہ پر اب تو ہماری ہی مقدار آئی  غیر کی گھر نہ گئی سید ہی گھر آئی  اقتات جو مراقتہ محشر آئی</p>

دھونڈتی آپ کو کہن سی ہم آترانی  
 پھر وہ پہنی ہوئی الماس کا زیورانی  
 دوڑی دوڑی گئی دن گھر مری آترانی  
 مین ہی گھرا نکلی گیا وہ ہی مری گھرائی  
 چہرہ کیوں آپ تلخ مین مین بہ کر آئی  
 دھوی لی لی کی مری واسطی سکر آئی  
 آپ سچی ہوئی وعدہ کی برابر آئی  
 حرم و دیر مین ہم مار کی چکر آئی  
 جلد یارب کہیں چیتا یہ مرا بر آئی  
 جو جو گھرا نکلی گئی ہو ہو کی شکر آئی  
 ششجہت سی مری گھر کس لئی تپھر آئی  
 وہ ہی اوڑھی ہوئی پہلکاری کی چادر آئی  
 تھکا تھکا جو بھرناسودہ ہم بھر آئی  
 زخم سینی کو جگر کی جو رنو گر آئے

تندرستی ہن ہی پورب سی لگا بچھ تک  
 جن کی فرقت مین کنی ہیر کی کھائی مینی  
 بخدا تو ہی وہ بت ہی کو پریش کو تری  
 کوئی مومن کیسا نہیں انصاف ہی شط  
 خال رخسار کا تل بھرنہ کیا مین فی قصور  
 عشق فی سبب ذوقن کی جو کیا دیوڑ  
 جھوٹ کچھ اسین نہیں عرض ہی یہ مہتین  
 منظر چشم مین ہی آپ نظر ہی پڑی  
 آہو گیری سی رہی باز چشم بان  
 ایک آئینہ پہ موقوف نہیں اسکر  
 بہت عشق بان اسکی جیت ہی ورنہ  
 جذبا خلاص اسی کہتی ہن مری کوئی نہیں  
 دل کو خالی نہ کرین گی تری گہ جاگی ہی  
 سب کی سب ہو کی بچک آئی رفو چاچین

رنج پر نور پری فیض ہوا سب نہ نو

## چاندنی چوک مین ہی خضر عمر آئی

سینہ مین پھان دل کیا ہو ہی	دشمن نفل مین پیدا ہو ہی
دور ابرو ن سی دسمہ ہو ہی	تو ار نکلن قصہ ہو ہی
انکی دہن چہر چا ہو ہی	ہر ایک غنچہ پہولا ہو ہی
جب انکی قد کا چر چا ہو ہی	سرو اس چمن سی لبھا ہو ہی
گیسو سی انکی ڈرتی ہنیت ہم	یہ ناگ کا لا کیلا ہو ہی
وحدت سی جلوہ کثرت فی پایا	قطرہ سی دریا پیدا ہو ہی
کاہیدہ غم سی بہا تک ہو ہی	ہر جزوتن کا تنکا ہو ہی
اعجاز عیسی ہی چال انکی	ہٹو کر سی مروہ زندا ہو ہی
وہ سو کمر ہی پھر جلوہ فرما	آباد اپنا کمر ہو ہی
سوی عدم ہم جاتی ہین تنھا	رستہ یحصہ اپنا وکیہا ہو ہی
ای دیدہ ترکب تک ہو گی	پانی سی پستلا دریا ہو ہی
فرقت کی نپ کی ہین پیردی	منہ کا مزہ تک بگڑا ہو ہی
کیار ہنہائی ہو گی خضر سی	وہ آب رستا ہو لا ہو ہی
نماقی بھڑاوی منہ سی خم می	ان روزون مجھ کو ہو کا ہو ہی

دل میں کیا گہر تر سا دشمنی	لعل بہ ہمارا گر جا ہوا ہی
پھر بہت ملی سی دست چوکی	کھٹڑی انگڑکھا اپنا ہوا ہی
تیرا س مڑہ کا پہنچا خاک پر	جلاد گردون سہما ہوا ہی
جب صاف صورت دیکھی تمہاری	آئینہ گر کو سکنا ہوا ہی
جب جل گئی ہم آتش سی غم کی	دل دوست تو تمکا تہنڈا ہوا ہی
کہہ گا مڑہ کا ہی جب سی لمبن	ہر ایک ویان کاٹا ہوا ہی
حادثہ فی میری جب مہر کی	پانی ہی زلست سوا ہوا ہی
کیا نسبت اسکو تیری قباسی	گل کا اٹینگا انگا ہوا ہی
ہنسی ہی خلقت دنی میں جب ہم	جینا ہمارا ٹھہرا ہوا ہی
منا نہیں ہی ڈبو ٹہری چین	افسان کا مل علقا ہوا ہی
حیرت کی جا ہی صورتی میری	وہ آئینہ رد چکا ہوا ہی
جب کسی کی عاشق ہو ہی	کیا تمسی برلین کیا کیا ہوا ہی
بد نقشیاں ہیں رسوائیاں ہیں	ایسا ہمارا نقش ہوا ہی
پہنی ہو جب تم کا لون میں پڑ	بجلی کا ہمیر صد جا ہوا ہی

فیض اپنی یہاں ہی ملو گی دولت

پہلے ہوا بہت سا اکٹھا ہوا ہی

ہو جا و صاف۔ دایہ کی گورت کا  
 اعجاز کیا بیان کر رہ خطاں کی  
 صدقی ہم اس کلام کی اس لپٹ کی  
 دیکھیں جو پستلیوں کا تو شاہد صاف  
 سر کا رشت فعل سی اس ہاتھ دہوتی  
 ہر ہر قدم پہ چلتی ہی تلوار مہم  
 یہ پہل ملا ہی کشتہ ابرو کو بعد مرگ  
 پہونچی خطاسی لسی کی خن تک شہم لطف  
 بختون جو انسی مدرسہ حسن و عشق میں  
 اکٹھیں گی ہم جب آپ اٹھائیں گی کبھی  
 وحشت ہو یہ گہرین شب ہجر دفعتاً  
 روشن ہوا ہی نام ہزرگان عشق کا  
 اسی تخت وہ زندہ سیت ہم ہی ہیں  
 کچھ غم نہیں جواب نہیں مل نہیں ل

ہم وہ سب گئی غبار میں سچ و حلال کی  
 حضور کی پاس پیٹھ گئی وہیال کی  
 لیکن حضور بات کریں منہ سنبھال کی  
 رکھ دو نگاہیں حضور میں اکٹھیں کال کی  
 دریا میں غرق ہوں عرق افضال کی  
 بگڑی ہیں اندون میں چلن کی چال کی  
 مرقد پہ لوگ رکھتی لگی پہوڑ ٹال کی  
 کوڑی کی تین تین ہیں نافی غزال کی  
 قابل کھان یہ منہ ہی جواب سوال کی  
 پیٹھی رہیں فرشتی جواب سوال کی  
 شعلی بنی چراغ کی دیدی غزال کی  
 پھر ہم فریفتہ ہوئی اک حرد سال کی  
 گہرین شراب جا کی پتین کوڑال کی  
 کا ہک ہزار دن یاد میں غلٹ کی ٹال کی

دندان یار کی یہ کرامت تو دیکھیں	سونی کی تار بن گئی تنگی خلا ل کی
کیا کیا وہ راگ لاتی ہیں درپردہ کھینچی	پٹھا ہوا ہون تار میں جنگی خیال کی

بوڑھی ہوئی شباب گیا غائب فیض

زہنی کا لطاف نہیں گہر میں کلال کی

چوتھارا تو کھانگری	کہی اس کا خدا بھلا کر
مری عزت کری وہ یا نگری	بت سی پر جاؤں یہ خدا نگری
دل مراد دور پھر کسی پر ہی	ٹھہر آئی میں اب تھانگری
اس مرض کا مریض میں کہیں	جس مرض کی کوئی دوا نگری
ہو وی دنیا اگر ادھر کی ڈر	بت کو سجدہ مری بلا نگری
ای مکان دار میری آہ پی	تیر یہ وہ ہی جو خطا نگری
ہم ہی اوصاف اس دہر کے کہیں	تنگی اپنا جو حوصلہ نگری
وہ قصہ را جو آئین سجین	کوئی اپنی نازا د انگری
کیا کریں شکوہ جنائی خاک	عمر اپنی ہی حب و فنا نگری
وہ جی پردہ آئین محفل میں	پہر کوئی قبضہ اترا نگری
ہم زانام تک دلیل اشخ	حدسی اپنی کوئی بڑا نگری

<p>جسکو اللہ فی سحر مہی ہی          وہ بیانی سلوک چہہ سی کیا          اسی بتو آن بان والا ہون          جب یہ ٹھہری حضور تم ہر غفور          دل کو خالی کیا کرین ہم بھی          قدم پیر پر جو رکھ دوں سر          تم جو بیہی رہو بغل میں جان          جب حجاب قیامت اٹھ جائیں          پاس آ پٹھنا ہی انکی رقیب          دیکھ کر آئینہ کو شرم آئی</p>	<p>اتقا پر وہ اٹکا نہ کری          کام ایسا کوئی بلا نہ کری          میں خوشامد کروں خدا نہ کری          کون ایسا ہی جو خطا نہ کری          زلف کان انکی جو بھر نہ کری          در دوسریہ بھی ہوا نہ کری          در دول میں کہہوا ٹھکانہ نہ کری          یا رہی کبھی چھپا نہ کری          پیر کوئی افستہ ایسا نہ کری          اتنی ہی آدمی حیا نہ کری</p>
<p>منہ کی کھا لگا ایدن اسی فیض          آئینہ انکی منہ چہرہ نہ کری</p>	
<p>اون کی اگر دہان دکر کا پٹا ملی          جبینی کا ہیکو لطف ملی کچھ نہ ملی          گھر میں غذا کی جب وہ بت خوش ملی</p>	<p>ہستی میں بھی عدم کا جین نہ ملی          بوسہ جو آپ کی لب پر شور نہ ملی          پیشکے ثواب نماز نہ ملی</p>



<p> کچھ ہم ہی لکھیں تنگ اگر فانی علی  گیسو ملی غنی نہ ملی اثر دھسا علی  پیسو لگا خوب ہی جو کسیدن خانی  جو جو مرض ملی وہ مجھی لا دو اعلیٰ  یوسف کی حبت و جو جو کروں پیڑ ملی  گون کا مری جو کوئی کہیں دل را ملی  بی ناگی آسمان سی اگر چہ ہڑا علی  جس رات چاند گنج مین وہ نہ لقا علی  ای برہمن جو وہ بت شیرین ادا علی  مجھ کو مزار مین چمن دکشا علی </p>	<p> کہتا ہی یون تو ہر کوئی وصف بان  راحت نہ ہو جو عشق مین تو بیخ ہی سہی  پہ چک سی اسکی یادنی لا کہوں کئی ہن خون  سنت کیسی اٹھائی نہ مین فی مسح کی  اٹھی کبیر کی مری قہمت ہی اند نون  حاضر ہوں اب بھی دینی کو مین نقد بک  سمجھی اسی مشجر و کجواب ہر گدا  جانا یہ مین فی اموج یہ میری ستارچن  میٹھا کرونگا مین ہی اسی رد و نہ ترا  وہ پھول وہ چڑھا جو گئی آکی گور پر </p>
---	---

آغاز خط سبزو پست لب پھیش

مدت کی بعد خضر میحاسی آملی

<p> جب یہ طعیری کہ ایک ہستی  دل اف کی یہ دراز دستی ہی </p>	<p> بت پرستی ہی حق پرستی ہی  مشکین سودا یوں کی ہستی </p>
--	--

عرش اور فرش کی جو بستی ہی  
 ہم وہ نکیش میں فصل بارش میں  
 اسی مہوس ہو خاک گر تجھ کو  
 کیا کہوں بادۂ است کا حال  
 گبر و مومن عبت جگر قی ہیں  
 کیا کروں جا کی چر میں لب بحر  
 رحم ہی شرط اسی حرارت عشق  
 جب ہی مٹ رہا پس کی عاشق میں  
 چشم تر سی نکلتی ہیں شعلی  
 کام فیصل ہی شیخ وارہ کا  
 آپ کو بت حنرا سمجھتی ہیں  
 کشت اسید خاکساروں کی  
 کہہ ہی سر سبز کس طرح سی ہو  
 پھر نکالی جنوں فی پیت پانی  
 جب سی منڈ ہوا یا مٹی نہ خط

وہ ہماری ہی دم سی بستی ہی  
 بدلی پنی کی می برستی ہی  
 مہوس کیمیای ہستی ہی  
 بھری اسمین ملا کی بستی ہی  
 ہی جو بستی ادسی مٹی ہی  
 سانپ بن بن کی مچھوٹی ہی  
 جان تن میں پڑی پہلستی ہی  
 خلق آوازی مہیہ کستی ہی  
 ابرسی آگ یہ برستی ہی  
 تیغ ابرودو باگا کستی ہی  
 بادۂ حن کی یہہ بستی ہی  
 بوند بوند آب کو ترستی ہی  
 خاک افلاک سی برستی ہی  
 پھر ہمارے قبا بستی ہی  
 اگری ہندوستان کی بستی ہی

<p>آسمان پر بھی ہی غم و شادی          ذکر سی اسکی یار ڈرتی ہیں          ہی شراب ملو جو کجاں</p>	<p>ابر روتا ہی برق بستی ہی          کیا ڈرائی عدم کی بستی ہی          ق ایک ہی بجا و منگی بستی ہی</p>
<p>فیض اس میکہ میں حدت کی          ہم ہیں اور پخو دی ہی سنی ہی</p>	
<p>جو تذکری وہیں لب کی امی صبا ہوتی          فراق میں بھی نہ منت کش قصا ہوتی          اتفاق و کفر میں انسان مبتلا ہوتی          گھلا نہ عقد گیسوی سبیرین ورنہ          رہا کد نہ ہوا صاف دل کا آئینہ          اسیر دام میں عفت سی مغربی ہوتا          ہماری بخت سیہ دیکھ کر وہ کہتی ہیں          جو دیتی وہ لب پر شور کی ہمیں بوسی          خدائی منہ نہ کھلایا ہمیں جدائی کا          مزا بتاتی جنوں کی دراز دستی کو</p>	<p>چمن سی غنچہ و گل یک دست ملو ہوتی          اداسی آپ جو آتی تو ہم ادا ہوتی          ہزاروں دین بگڑتی جو بت خدا ہوتی          جہان کی ٹھو کروں میں ناقہ ظاہر ہوتی          قسم خدا کی تو ہم خدا نما ہوتی          کمر تلک جو رسا گیسوی دو تا ہوتی          سیاہ ایسی نہیں گیسوی رسا ہوتی          تو کس فریسی حقوق ملک ادا ہوتی          و گرنہ جسم کی احسن اجداد ہوتی          جو اختیار میں اپنی ہی دست پاد ہوتی</p>

<p>کچھ است بار نہیں قول و فعل کا کئی          بھلا ہوا جو رہی بت کی بہت شوالی بہن          وہ موہنی ہی مرا غنچ لب اگر آتا          رقیب کو جو ہوا دار پر ٹھجاتی پت          مقیم حلقہ ہو تو کچھ گناہ نہ تھا ق          ادا نما نہ بھر کیف اپنی ہو جانی          تہا رہی زلف بھی وہ کا لکا ہوائی ہی          جو ہوتی قبضہ قاتل میں تیغ عبت          نہ ابھی رہتی اگر گیسوی پریشاں          نہ آئی محض زندان بادہ کش میں کبھی</p>		<p>بتان دہر کی وعدی نہیں وفا ہوتی          غضب ہی تو ٹٹا ہم پر جو یہ خدا ہوتی          چمن میں سبزہ پگانہ آشنا ہوتی          دسوان حواس ہوا خواہ کی ہوا ہوتی          تمام بادہ پرستوں کی مقتدا ہوتی          مہ صیام کی روزی مگر قصا ہوتی          جو پوچھی اُسی ہند و تودیو تار ہوتی          شہید لاکھوں ہی سا دست بار ہوتی          تہا رہی زلف سی اشفت ہم سوا ہوتی          مرید پیر خرابات پارسا ہوتی</p>
	<p>جو عاشق انکی خط و لکے قضی میں پت          مسیح و خضر ہمارے ہی آشنا ہوتی</p>	
<p>بیشینگی اُس لمر کو فعل میں لئی ہو          و فرخ کہ ہر بہشت کہاں کیا ہی دہشت          ہم بھی خیال یار میں جاتی ہیں گا گاہ</p>		<p>اختہ رنگینی داغ جگر کی دھیمی ہو          اعمال آگ آتی ہیں اپنی کئی ہو          پھر تو بن جیسی خواب میں مروی ہو</p>

جس دیکھتی ہیں روپ نیا بہیں ہی نیا سیدان عشق میں وہ رطہ ہی کہ اندر حالت ہی اضطراب کی بہو کی ہیں دید کی پردہ نہیں ہی کچھ ہمیں شمع چراغ کی پہرہ ہیں خاک چھانٹی گلیوں میں صبح و شام اتنی سکت کمان ہی مرا نقد دل وہ لہن ارشاد ہو تو عرض کریں حال چاکل اسی محسب نماز نہیں فرض اس جہت لا تقربوا الصلوٰۃ پہ مستو نگاہی عمل	مشتوق آپ کیا ہوئی کجھڑ پئی ہوئی یہاں اچھی اچھی سنگری ہی ٹھہری ہوئی پٹھی ہیں در پر انکی ڈھی ہم دیتی ہی کنج لہ میں داغ جگر کی دینی ہوئی عاشق تو کا ہی کو ہوئی ہم پیاری ہی ہوئی تو مجھ ہی نہیں سکتی دہی ہوئی کبتک رہیں حضور میں ہم منہ سنی ہوئی پلٹا دیئے آنہوں فی مصطفیٰ نبی ہوئی دن رات سیکہ ہ ہیں ٹپڑی ہیں پئی ہوئی
--	---

توڑی خداسی جوڑی تو لہی پہرہ فیض

پٹھی ہوئی ہیں دیر میں ٹیکا دہی ہوئی

کچھ اور ہی دلیں بان ٹپڑی دیکھا جو کسی ہوا وہ بند ہوا میں کتہ سوزن شرہ ہون بند و او نہ خط روی روشن	یہاں جان پر اپنی آہنی ہی مٹھ یا رکھا اپنی موہنی ہی مرقد کا غلاف سونہ ہی چھٹی پہ چھاری درستی ہی
--	---

گمانی مجھ دو نہ زر گری مین	چہا تہی مری جھتری بنی ہی
<p>منج مجبہ ہی مین کوری کو مٹی شوق          برلی مویں منجھ کسپنی ہی</p>	
<p>داتہ انھنیا کی آگی نہ مولا پائی          تعزیر کی لئی نہ کسی کو پکاری          دیتی نہیں جواب خدا جانی مین کمان          بیگا رقیب سی کہی ہو گا نہ ایک ہاں          توار تو لئی ہوئی پھرتی ہو کس لئی          کیسی باز آئی پئی شت زر کہ مین          ذکر آتی ہی ہلال کا جنجلا کی بول لٹی          کہتی مین جسکو عشق و دھن ہی پڑا ہوا          اسی قہیں کچھ نہ طول سی ہو گا نہ فائدہ          معلوم علم غیب ہی اللہ کو حضور          چاٹ احمقون کو دیکھی جو رقصو کی          نقصان مال ہوئی کہ نقصان جان ہو</p>	<p>دنیا کی کار و بار پہ پاپوش ماری          زلفون کا چور ہون مجھی کوڑی ہی تیری          یاران و سنگان کو کھانک کھائی          زلفون کو میری قتل پہ سر کاڑھائی          یحان کام ہو چکا ہی گہرا اپنی سلائی          گل کی روش چمن مین نہ دامن پائی          پاپوش کی آنی پہ نہ نو کو داری          شیشہ مین اسی پری اسی کیونکر آئی          آئی ہی دل پہ چوٹ اسی شکونسی پائی          ہم عاشقون کی سامنی گپ شبخائی          شیشی ہمارے آگی نہ چوٹی گہرائی          جو ہو سو ہو پہ عشق مین ہمیشہ ہائی</p>

<p>گیسو بکھر چلی ہیں انہیں کو سنواری آتا ہی دل میں آئینہ کی منہ پہ ماری دم آپ ہی کا مار رہی ہیں مدارتی</p>	<p>بگڑی کہ سدہری کوئی بلا سی جناج چڑھت سی منہ پہ یار کی کیا دہو دیدہ یا پیر چلتی اب نوکھن پور کو ضرور</p>
<p>جو بن کی خیر دیجی اک بوسہ فیض کو حاتم کی گور رہ کبھولات ماری</p>	
<p>چھلکی ہی اُنکی چوٹ گئی سٹ پٹائی بندہ تھی عشق کی وہ جہان لگی گئی مہری کڑی کڑی وہ کئی بار لگئی کالی ہی دیکھہ گیسو وں کو دم گئی درد و غم فراق مری جان کھائی کترا کی ہم سی اور ہی وہ راستائی جب آ کی پٹھی بزم میں فتنی اُٹھائی رونی پہ ہم جب آ گئی دریا بجائی پہر پوجنی کو ہند میں ہم کا لگائی فقری وہ بی نقط کئی مہکوائی</p>	<p>بزم سخن میں اپنی حسب اغیار آ گئی از خود حرم گئی نہ کہی ہم گیا گئی شش پنج آنسی کہیلی کوئی کس پٹا عقرب فی ڈنک ڈال دیا پیش ہر مژہ ای وصل یار اب تو ترحم ضروری دکھلاقی ہم سلیمہ مجروح کی بھار بوٹا سا اسکا قد ہی مگر میں کہہ بیڑی پانی سی پتلی ہو گئی چالی سحاب کی دل کو خال تہ زلف چھڑوا پوچھا جو مہنی صنعت تعطیل کا بیان</p>

جہانایہ مہنی آب بفا کو لکائی آگ	ہو ٹوٹوں پہ وہ جو پانچا لاکھا جمائے
ایا جو زیر خاک خسیال شہنشاہ	مرقد کی گرد گہوم کی صد پامائے
سو کھا ہمیں اُڑاتی ہیں جو دم بدم	اغیار کی دسوں میں مگر آپ گئی

معراج حکو عجزتہ طلعان ہی فیض

مالی شب فراز میں فوق السما گئی

رہا جو ٹوہ میں برسوں کی	بہت چوکا ٹری میں فی خطا کی
مری آنکھی ہوئیں جب چاکرین	حقیقت کھل گئی ماوشما گئی
تماشا تپن کا میں فی کجا	نظر سب آگئی قدرت خاکی
جو دیکھا دیدہ حق میں ہی ہو	ہوئی آئینہ معنی اینما کی
وجود وغیرہ صرف اعتبار	جو ہستی ہی وہ ہی ہستی خاکی
رہا کو سون خدا سمی ورس	کئی میں فی تلاش اپنی خطا کی
نہیں ہی غیر حق موجود کوئی	قسم میں کھا کی کھتا ہوں خطا کی
سنی ہی جیسی چڑیا کی کھانی	حکایت ہی ہی ویسی سلو کی
گیا ایمان و دل عشق بنائیں	چہا اکعبہ محبت میں گیا کی
خدا کی گہر میں بت آنی لگی یاد	ہو اکعبہ میں آنی وار کا کی



بنی کہکر بلا میں پینیں گئی ہم	نہ سوچی استہمین انتہا کی
مری آنکھوں سے کر نظارہ می فیشیں ہر اک صورت میں ہیں معنی خدا کی	
ہر پرچہ میں اسکو مانستہ ہی و نرات تو کجا جگہ ٹاہی یا پیر جو کوئی بالکاستے ارباب سیر فی ہی لکھا ہی ہر روز ہی وہیان گیسو ونگا ہم آپ کی زلف عنبرین کو جاتا ہی وہ غنچہ لب چین میں رکھی گامجبی دمن میں کتبک ناصح کی سنی نکوئی گپ شپ منہ پر سی مہین اتار دیگا مستو کجا نہیں ہی پاس کسی کچھ چینا ہی نکل رہا ہی مجھ کو	سرکار کی زلف کا لکھا ہی دل گھر ہی خا اکا یا گیا ہی زلفون ہی کی گہر کا لکھا ہی سخ آپکا روضۃ الصفا ہی دنگو مری گہر میں رتجگا ہی گرم شک ختن کہیں خطا ہی کچھ نازہ شگوفہ پہولت ہی دم ناک میں یار آ رہا ہی بنی گہر طوطی یہہ بولتا ہی ہتی پہ وہ غنچہ کی چڑا ہی سرو اعظا شمع کا پھرا ہی گیسو ہی ترا کہ اڑ رہا ہے

	<p>گر شیخ حرم نہیں ہوا ہی قامت قامت پکارتا ہی دل اتو بتوں پر آگیا ہی آگ آتا دیا لیا ہی</p>	ق	<p>عاشق قامت پہ دلایا کی پہر کس لئی ہر نماز کی قوت کعبہ کو چلین گی شیخ پہر ہم آغا د میں کر کھا نا انجام</p>	
	<p>درویش نہیں غمی ہوں فیض سب کچھ اللہ نے دیا ہی</p>			
	<p>ہر تجلی برنگ دیگی عقل کی دایرہ سی ماہری کل یہ سب خاک کی لہری طوف دل کر کجج اکہری دیر و کعبہ میں خاک پیہری دید و ا دید یا بہتری دل جو میرا ہی وہ ترا گہری ایک انسان کچھ اور نظر ہی</p>	ق	<p>جلوۂ یار تا مکر رہے فہم میں آئی کب وہ داغچہ کر نہ قصر بلند کی فکر آج شرکت شیخ و برہمن کر ترک یار کی جستجو کر اپنی من تا کجا ذکر و شکر شغال جان میری جو ہی وہ تیری جان یون تو اشیاء میں سب بظاہر حق</p>	
	<p>دید سی ان بتوں کی حاصل کیا</p>			

فنیض اپنی نظر خدا پر

زلف کا جب خیال آتا ہی	سانپ چاتی پہ کھیل جاتا ہی
پھر گہر وندا کوئی بنا تا ہی	پھر مہین خاک میں ملا تا ہی
نکرا جگر ستون ڈرتا ہی	گہر شب غم میں کاٹی کھاتا ہی
ہین ہوا خواہ جب سی خیر کی	باو کا رخ ہمیں بتاتا ہی
ہین وہ جب سی سوار تو حسن	جی ہمارا بھی گد گداتا ہی
جیسی انگا لقب ہی غنچہ میں	غنچہ پہ لا نہیں سماتا ہی
لاکھوں ہی غزن آجکل ہوئی	لب پہ لا کھا وہ پھر جاتا ہی
نہ کر و ذکر مار گیسو کا	سنبل باغ زہر کھاتا ہی
ہی وہ و مبارز فلسوف چاں	کب ہماری دمون میں آتا ہی
لیچکی دل تو کوڑیونکی مول	جان بھی لی ہی لوبہ کھاتا ہی
جسنی دانتو نہرا نکلی رکھا دنت	عمر بھر ہونٹ وہ چاتا ہی
دن کو موتا ہی خلق میں امیر	منہ کو زلفون میں چھپاتا ہی
و وٹا داغ عشق پر مین	کون دن کو دیا جلاتا ہی
کل سی اسکو تنگ کا شوق	آج کل مری مری اوڑھتا ہی

<p>سیکڑون بہت کہندی ہیں یاد کو  سیریں سودا ہوا ہی گیسو کا  مُنہ پہ چڑھتا ہی بادہ خوانگی  اس سبخی سر میں سببِ رنج  ہی وہ بی دست و پا کا ہی رنج  آئینہ انکی مَنہ چرہ ہی مگر  کون کس کا ہی مرگئی جب آپ  چشمِ مجنور کا تیل ہونِ فاضل</p>	<p>کب ہماری وہ ہاتھ آتا ہی  پھر کوئی سانپ سونکھتا ہی  واعظا شہر مَنہ کی کھاتا ہی  گور میں کون سا ہتھ جاتا ہی  سچ ہی اجگر کا رام داتا ہی  اک نہ اک روز مَنہ کی کھاتا ہی  جب ملک دم ہی رشتہ جاتا ہی  جب زیارت کو ساتی آتا ہی</p>
<p>چادر گل کی بدلی تربست پر  پہول کی بوتلیں پڑھاتا ہی</p>	
<p>کیون نہ جھک کر لونِ میخوار نہی  راہ رکھنی ہی اگر یار نہی  شب فرقت میں فلک ہی تیر  پھر کبھی نام نہ لونِ ابرو کا  حسن میں پس ہو تم یاد وہ ہی</p>	<p>بندگی ہی مجھی کلوار نہی  نملا کچھنی اغیار نہی  تاری کچھ کم نہنیں انکار نہی  مگر بھی کر ڈالنی تلوار نہی  پوچھو یوسف کی خریدار نہی</p>

<p>             غم غلط ہونہ سکا یاروں سی              انجمن لڑتی ہی رہیں تاریبی              ڈرتی ہی آپ کی چاروں سی              کیا کروں انکا بیان یاروں سی              ناک میں دم ہی انہیں چاروں سی              مورین لپٹی ہن شکر پاروں سی              چیر ہی سیکڑوں سراروں سی              کام کیا ہکو ریا کاروں سی           </p>	<p>             مجھ کو گھیری رہی چہرہ بگر              شب تصور جو بند ہا افتا نکا              موت پاس انکی پہنکتی ہی نہیں              رنج جو جوین مجھی چاہے سر              عشوہ و ناز و کرشمہ غمرہ              خطاب پر مجھی پہنٹی سوچی              کیجی گنگھی سی آراستہ زلف              دو اعظون کی نہنیں گی نہیں           </p>
<p>             دیکھتی ہی رخ صاف انکا فیض              لگ رہی آئینہ دیواروں سی           </p>	
<p>             نہیں جھوٹ اسمیں ایک ہے              تری کاکل اور کالکا ایک ہے              ادا آپ کی اور قضا ایک ہے              مری خاک اور کیمیا ایک ہے              مری پاس سب ماسوا ایک ہے           </p>	<p>             دو عالم میں وہ خود نما ایک ہے              شب ہجر کالی بلا ایک ہے              مصلیٰ نہاروں ہی مرقی نہیں              کیا کشتہ سیمین برون فی مجھی              موحہ ہون میں وعدہ ہی گوہر           </p>

جی چشم حق بین حق گئی تھا	اسی آئینہ ارتوا ایک ہے
یہ کہتی ہی دیوار اس شاہ کی	مرا سایہ ظل ایک ہے
بھرا اللہ کہتی مین کا بن بھی	ستارہ مرا بچا ایک ہے
نہ اتنا ابھر چلی جو بن پر آپ	زمانی مین کسی سوا ایک ہے
بہت خاک چھائی کھلا جیت گل	تہ خاک شاہ و گدا ایک ہے
نہیں نسبت سفلی کو اعلیٰ کی تھ	کھان سحر و معجزہ ایک ہے
جو چچ آہین مین آہین ہی پھینچ	مری آہ زلف دو تا ایک ہے
لگی رہی شام و صبح کعبہ و	گہرا اپنا مقام صفا ایک ہے
کف دست و پا کو لگا دی گئی	مرا خون رنگ جنا ایک ہے
شب روز کہتی ہیں خورشید و ما	رخ و زلف صبح و صا ایک ہے
نصو مین ہی جیسی جد آپ کی	پڑی بیچیا اپنی بلا ایک ہے
بہت عشق گیسو مین ہی خلا	عنی ایک ہی مانگتا ایک ہے
برا بر کیا خاک کی عشق فی	مرا نقشہ اور نقش با ایک ہے
گہرا سبت کا ہی آسمان حال	خط کہکشان کرو نہا ایک ہے
کروں وصف کیا ابر و زلف کا	وہ معرب مین اور اردہا ایک ہے

نہ چڑیا منہ پر اپنی کوئی قیب	جب سی گہرین بھین آتا ہی
انکی نزدیک میں پہنچ نہ سکا	دور ہی سی رہا نظار ہی
کس طرح نامہ کی جا کوئی	وہاں کیکا نہیں گزار ہی
بخدا کشتہ بتان ہو نہیں	سنگ تربت کا سنگ غار ہی
ملک الموت پر نہیں کچھ دوس	بی اجل مجھ کو اُسنی مار ہی
دانت کھٹی ہال کی بھی ہو	نہیں ابر و تراکت ار ہی
پستی ہمہ چیسی انت ہیں وہ	چل رہا سپر اپنی آرا ہی
میں فی دیکھی ہیں آپ کی نگہیں	شیر آگی مری چکا را ہی
رو برو تیری امی مہ بہر	چو دیوین شب کا چاند تار ہی
ذکر ہی علم و فضل کا شب و روز	گہر ہمارا ہی یا بحر ار ہی
قایل وحدۃ الوجود ہو نہیں	ریج و راحت بھی گوار ہی
ہی عبت اسکی توڑ جوڑ کی فکر	اس فی ہر بھوس کو مار ہی
ہوس کھیا نکر اس میں	جان کا مال کا خسار ہی
ہاتھ آتی نہیں ہی اسی نادا	پکی پیسی بھہ خام ہار ہی

ایک بوسہ لبو کا فیض کوڑ

بس ہی حسن کا اُتارا ہی

بگڑی بہیت صاف جالینوس کے	دیجھی جو شکل اس بت مانوس کے
بنفس جو دیجھی تری بابوس کے	دست و پاٹھنڈی میا کی ہری
ہی اذان مجھ کو صدانا قوس کے	گبر و مومن کو سنا دیتا نہیں
ساتھ ہی حسرت دل لاپوس کے	ریخ شہابی کہیں بہکونہیں
منزل دنیا صی جانوس کے	جو مسافر آگیا مارا گیا
گدزی کیا کیا جانہ چابوس کے	کی جو دیر اُسنی خدا جانی و ہا
دیجھی صورت مین کی کسٹھوس کے	وہ مجھی بوسہ نہیں دیتی جوج
کس کو پرواننگ اور ناموس کے	جب قدم رکھا دیار عشق مین
پہتیاں ہوتی ہن جالینوس کے	کرتی جالی لوٹ کی پہنیں نہ پا
وہ جو بوسو نگھین تری ملیوس کے	ہوگا یوسف کا گمان یقوہو
آرزو مین آپ کی بابوس کی	ہو گئی مٹی ہمارے ہی خربا

فیض بوسہ خال کا اُکلی نہ لو

صاف پہتی ہوگی کبھی چوس کی

دام اقبالہ کھا کھیتی

وصف گیسو کا اور کیا کھیتی



حال جنت استلم ہو یا ہی  
 مرض عشق سی ہی ناک بی دم  
 اسی طیبہ بخدا پہ چوڑ بھی دو  
 انکی دل میں اثر نہیں کرتی  
 چہر کر خال عارض لب کو  
 پیری آئی گئی جوانی بھی  
 نقش دیوار بن کی پیہ پیہ  
 اور سی رنگ کا زمانہ ہی  
 دیر والی تو ہو چکی ہیں ادا  
 دین بدل سحر کو جو وصل میں  
 ہیں طرفدار مدعی کی جب پت  
 اچکا نام ہی حسیم غمخیز  
 ابھی آئی ہی صورت کی نظر  
 میں کیونہ دیکھنی دنگا  
 خلق رونی ہی جس کی گرتی

کس سی نقدیر کا گلا کبھی  
 کب تک منت شفا کبھی  
 اب بخاری نہ چوہہ دو کبھی  
 تاکجا نالی اسی در کبھی  
 بی لفظ یار کی سنا کبھی  
 جہین ہی چند سی اتفا کبھی  
 پوچھتی کیا ہو مجھ سی کیا کبھی  
 اپنی پرچہ میں سی ڈر کبھی  
 چٹائی مسجد میں ہی ادا کبھی  
 دل میں ہی چند کو ہما کبھی  
 کس سی اظہار مدعی کبھی  
 عفو بندی کی بھی خطا کبھی  
 دل کی آئینہ کو مصفا کبھی  
 آپ آنکھوں ہی میں رہا کبھی  
 آپ موقع ہی سی منہ کبھی

گر بگرتی ہین وہ بگرتی دو	کچھ بن آتی نہیں ہی کیا کچی
رمضان جب تک ہین فیض	آپ میانی میں رحمت کچی
ہی می ناب ہی و منوکی لئی	پچھگانہ نہ سازا و اکچی

ہی ہی اشتہار پیرمضان  
تیسون روزی مگر قصہ کچی

گم کردہ کاروان کی لئی رہنمائی	اچھا ہوا جو ضعف سی ہم نقش پائی
کیا عرض کچی حضرت انسان کی پائی	بگڑی تو بت بنی جو بنی تو خدا بنی
ہم بھی وہ بادشاہ سعادت سپاہین	ساتھ میں اپنی چند گرائی ہما بنی
لنگی ہزاروں زلف مسلسل کو پائی	دیکھی جگت گرو تو ابھی بالکائی
طوفان حادثات سی کیا ڈوبی اسی تو	جب نا خدا جہاز کا اپنی خدا بنی
مروی کی سعی سی نہیں اسی شیخ کچھ دل	جب تک نہ راہ کعبہ دل کی صفائی
اللہ فی سلیقہ عطا وہ کیا ہی آج	پاس اپنی آئی جو کوئی بگاڑا بنی
باندھی ہی کعبہ رونی کو قتل پرگر	دڑ ہی کہیں نہ صحن حرم کر پائی
رکبتا ہوں دوست کا کل پیمان پاک	کچھ عنہم نہیں جو دشمن جان کا لکائی
سماں لم بزل سی یہ ہی عرض مجھ کو	مٹی سی میری یار کی طوط سرانی

دیوانی ہم بھی ہوتی ہیں لیکن بشرط ہی وہ چمبر ہون مجھ کو نہیں آج تک خبر دست دعا اٹھاتی ہیں لوگ انکو دیکھ کر کس طرح بوسہ گیسو کا لون حضور انکی خطا نہیں یہ سکندر کا ہی تصور دن رات پیستی ہی رہا کرتی ہیں اقیم ہند ہی نہیں اجڑی بسی رہتی صحت ہو کس طرح سی حصول ای مسیح انکھیلیوں کی چال سی ہرگز نہ پاتا	زلزلہ مسلسل آپ کی زنجیر پانی کس کام کی لئی یہ مری دست پانی ابرو جناب آپ کی طاق و عاقبت ہر سو سپر لیا بنی زلف اتر دہانی تینہ دیکھ دیکھ کی وہ خود نما بنی معتوق تو بنی نہیں آپ آسما بنی گکڑی ہزار دن شہر جو تخت آسما بنی ہو جاسی زہر میری لئی جو دوا بنی تیری بلاسی یار کوئی گکڑی یا بنی
---	--

لکیتی نہیں ہیں نام ہی اب سیکہ کا درخت

بوڑھی ہوئی شباب گیا پار ما بنی

مڑگان کا اسکی نام نہ تو بار بار لی با آب تیغ تیری کمر میں ہی او میں دال اسکی آگ زندون کی گنتی نہیں کبھی مذہرین چڑھو ن گا شہدا کی مزار پر	ایسا نہو چھری کوئی پہلو میں ماری اس تشنہ لب کی قتل کو بوندی ماری شیخ اپنی گہر میں پٹہ کی شنی کبابی قاتل جو بار سر میری سرسی آتا لی
---	---

اس ناتوان سی کشمش سی شانہ گیر	بجھری ہی زلف پہلی تو اسکو سنواری
و بنا ہون مفت وقت نہیں مول کا	لالی کی بدلی وہ جو دل داغدار لی
نظور اسکو ہون جو کہی موتی سوئی	ہنگام گریہ مجھ سی وہ گھر آبداری
زندوں کی بگبگی ہیں چلی ہیں جناب شیخ	ایسا غصہ عمامہ کوئی پھر تار لی
عمر دار کوئی نہیں دل مردہ سی نہیں	سید ہی مول لی نہ جسی یہاں چار لی
کبد و ٹہر جو پاس اس ابرو کمان کی	دو چار تیر نالی کی ہمسی اُ دھار لی
آجائیں پھر عدم سی دیار وجود میں	یاران رستہ کو جو کہی وہ پکار لی
جو عاشق آئی معرکہ حسن و عشق میں	ابرو سی بڑھ کی زلف اسی پہلی لی
گر شوق ہو سنا رکا بزم نشاۃ میں	سنی وہ آج آنسوؤں کی پہلی لی
تیر و کمان ضرور نہیں اسکو چاہی جب	تیر نظر سی طائر سدرہ کو مار لی
کو تا نہیں ہی سچی کہی و اعظا ایک بت	جب تک وہ چار لوگوں میں کپ شپٹ مار لی
یہ اشتہار حسن ہی خون اسکا ہی سراج	جو کوئی نام خنجر ابرو سی مار لی
فرما دیکھ حساب سی دس و پچیس آج	بتیس بوسہ لب شیریں یار لی

شیطان سر پہل سی چڑھا تخت کے پھر  
اسی فیض گھر میں اپنی شراب آج تالی

<p>مشتعل اپنا تن محروم ہی  سرسی پاتک وہ پریش جو ہی  متفق اس بات پر ہیں جو نہیں  جو کوئی آیا خدا سی پھر گیا  آپ ہیں مختار جو چاہیں کہیں  فاعل ہر خبر و شر بہن آپ ہی  رکھ ترقی و تنزل کا خیال  ہی پس مردن ہی یاد روی یا  دیکھیں عجائب چشم ست یا</p>	<p>آہ آتش بار برق طور ہی  دیکھی جسکو دیکھنا منظور ہی  وہ پری رشک ہستی حور ہی  ان بچوں کی شہر کا دستور ہی  بندہ درگاہ عجب بے ہی  عرض کرنا یہ ادب سی دور ہی  پای عالم میں سرغفور ہی  قبر میں روشن چرخ طور ہی  محب ہی اب نشا میں چر ہی</p>	<p>منہم کرب ایک پری یقرب  فیض حسنی حق کا منصوب ہی</p>	<p>حسن عکس دی روشن دیکھی  اتینہ میں اپنا جو بن دیکھی  کل کی اکین کا بہت پرکائی  عجب تر پشام ہن نور مانی</p>	<p>دیکھیں سو بار درہن دیکھی  دیکھیں ای مشفق من دیکھی  آپ رنگن اپنی چکرن دیکھی  ہی کب نہ یہ ہی لوشن دیکھی</p>
---	---	---	---	--

آج انھوں نے ایک ہی ہونیا	کرتی ہر کل کیا معین دیکھتی
کیا کہوں اسی جانیہ جو حال تن	ہو گیا ہی تار و امن دیکھتی
انجھین کس کس کی نکلوتا ہی آج	یار کی بہلی ہی چوڑی دیکھتی
دیکھ کر زندوں کو حلیتی ہیں م	ہیں یہ داغ کیا جلی تن دیکھتی
مٹی زندوں کی کہی جینی نہی	سینج کا نکلا پلٹتہ ہیں دیکھتی
نقد دل کہو فی تو ویجی اکید	اگنی میں لینا ہوں ناؤں دیکھتی
بی نقاب آئی جو تم اسی شکر باغ	ہو گیا فن رنگ گلشن دیکھتی
پہنچ میں زلفوں کی ہم بھی لگتی	کس طرح سبھی یہ الجھن دیکھتی
اس مٹی مانیدہ ب کی ٹک سی	اودھ چلا ہی رنگ سوسن دیکھتی
پاون پوجی دوستی کی آپ کی	ہو گئی ہیں دوست دشمن دیکھتی
حال رخ کا وصف کیا کرتی ہیں	ہی کھان اس تل میں زعفران دیکھتی
وہ گلا کاٹی کہ پھانسی دی مگر	ساقی قاتل کی گردن دیکھتی
منہ کر بالونین چپا کر کہتی ہیں	زیر شب ہی روز روشن دیکھتی

فیض نے سہو آپاس قدیار

قافیہ باندھا ہی قد غن دیکھتی

مرضی جو ہو سی سانی گردون جناب کے  
 کعبہ میں یا دآسی جو مہیا می ناب کی  
 اعراب خط و خال بین قرآن کی قسم  
 ہم وہ قسبیل مست ہیں تربت پہ بادوش  
 آتا ہی بھر پر خم ابرو کا جب خیال  
 عمامہ والو نکا کوئی پوچھی نہ ہسی حال  
 شیخ حرم سی پوچھی می ہی اگر حرام  
 ہم مٹی میں جو بادہ اگر وہ پین کھو  
 کوٹھی پہ رات دن نہ چڑھ اسی رشک ہڑنا  
 وہ زور عشق ماہ رخاں تن میں ہی مری  
 زندان بادہ نوش کی مغل میں آئی گر  
 اچھا ہوا جو آگنی تو حسب دای اہل  
 ساقی جو حکم دی تو شب ماہتاب میں  
 تم آسمان حسن ہو باند بارو جناب ق  
 ہرگز نہ باند پہلی سپر و تیغ آہنی

کعبہ میں ہم تار یک پہنٹی شراب کے  
 لون زمزمی کو بیچ کی بوتل شراب کے  
 سانی کی سَخ پہ پہنٹی ہی ام الکتاب کے  
 گل کی عوض چڑھاتی ہیں بوتل شراب کے  
 ملواریں کی کاٹتی ہی موج آب کے  
 سر پر اٹھای پھرنی ہیں گٹھری عذاب کے  
 خضرین بہشت میں ہیں دان کوں شراب کے  
 جاتی رہی گی مغل ہر اک شیخ و شاہ کے  
 صورت اتر رہی ہی مہ واقاب کے  
 چٹکی سی چسیرنا ہون سپر آفتاب کے  
 جہڑ جاسی شیشی شیخ مشیخت تاب کے  
 مدت سی ہم ہی فکر میں تھی ہزار کے  
 کہنچین گی چاندنی میں شراب آفتاب کے  
 شمشیر ماہ نو کی سپر آفتاب کے  
 خدمت میں اور عرض کریں کیل جناب کے

<p>اس دیندار فی مری دنیا خراب کے          جی ساعنہ وضو چھی بوتل شراب کے          اسید اس دہن سی نہیں ہی جواب کے          پوچھو نہ ہسی راہ عذاب و ثواب کے          ہاتھ آئی خاک اگر قدم بوتل کے          زلف الٹی ہسی باتین کر پیچ و تاب کے          شامت پھر آئی ہی دل خانہ خراب کے          ہین ناگوار شیب میں باتین شتاب کے          اپنا قد خمیدہ ہی صورت رکاب کے          لائیں کھان سی تاب بتو کلی عتاب کے          کیا ہکومت کر ہی گتہ بی حساب کے          پاس انگلی ہی جو فرد حساب و کتاب کے</p>	<p>داغظ کی ہوا آپی کہین عاقبت خراب          جبسی امام سنی کدہ پیر مغان ہوا          جب تک نہوگا لفظ نہ ہو منقسم          عاشق ہین کفر و دین سی نہیں راستہ بھی          اکسیر کی ہو س نہ کروں اسی مہو ہو          کیا دوس ہی کسیہ یہ ہی قسم تو کاپیج          جانی لگا ہی کو چہ سرکار زلف میں          بوڈ ہی ہو سی حضور کرو ترک می کشی ●          جب سی سمت ناز پہ ہوتا ہی وہ سوا          درس سی خدا کی جائیں درد پر جو سم          جب ٹھیری یہ غفور وہی ہی وہی جیم          کہد داٹھا کی رکھین نکیرین طاق پر</p>
---	--

اسی فیض ہم وہ رند ہین میلان خمیرین  
 اٹھین گی لکی ہاتھ میں بوتل شراب کے

دیکھی جو ساحری تری آنکھوں کی آن کی  
 چھٹ جائیں چمکی شاعر جاوید بیان کی



شاہق ہن کون لُٹا س نہ ماہربان کی	آتی ہن تاری ہاتھ کہیں آسبان کی
لوٹا و ہن رہا نہیں قابل بیان کی	پانی سخن میں چہیتی ہن کانٹے زبان کی
گر چاہتی ہو آپ کہ ہوں جلد خوشنویس	قطر زن بنائیں آج مری استخوان کی
ہی خود بخود غصہ شدہ عمر روان روان	محتاج ہم ہوئی نہ کہی بادبان کی
عاشق ہوں فکر رزق سے مطلب نہیں	کھائی ہن میں فی زخم کیسی سان کی

ای فیض جب سی اُس نہ پہر پرین غش  
دنرات ہم ہن چرخ میں ساتھ آسمان کی

دل جو زخمی ہی مجھی کیا غم ہی	نرم گفتار تری مرہم ہی
وضع ساقی کا وہی عالم ہی	کیف آنچون میں ہماری کم ہی
کام کیا حلت و حرمت سی مجھی	می و معشوق کا جھکے غم ہی
حسنِ لون میں کیا عمر کو صرف	صیغہ عشق سی جو محم ہی
تم فلاں چل کی دکھا دو صورت	دیر و کعبہ میں پڑی اور ہم ہی
یہ پہیلی تو پہلا جوہر سی آپ	تم کسی کہتی ہو کیا شے جہی
ہوں ضعیفی میں سلیمان زبان	قدیم شہ مراحت تم ہی
فرش کوٹھی چوہا اطلس کا	بام جانان فلک غم ہی

<p>لبسی قانون شفا با همی انگی کو طهی پد دهری سلمی</p>	<p>لمی آکچین مین شازکی شرح مین تصورین قضایا و نرا</p>
<p>کفر و اسلام کی عینک فیض کیا کرون لیکتی بہت مدد ہم ہی</p>	
<p>نالہ سرگرم فی نوازی ہی کار شایان گدا نوازی ہی مجہبی راضی امام رازی ہی تہکو معراج دار بازی ہی کو تہی زلف کی درازی ہی ہی موحد وہی وہ غازی ہی</p>	<p>انگو شوق ترانہ سازی ہی ایک ہی بوسہ دو لبو کجی خیر جب ہی ہون مقتدی بختہ دین کیون نہ حق بولین ہو نہ منصوبہ اونکی قد بلند سی ہی پست تیغ لاسی کری جو قتل دہی</p>
<p>پچھین اگنی جو ہم ای فیض صرف زلف کی جبل سازی ہی</p>	
<p>رنگ لالہ داغبای تن بنی دجیان کہسار کا دامن بنی کیا عجب ہی موم اگر آہن بنی</p>	<p>سینہ و دل غیرت گلشن بنی ای خون کچھین تری ہم بہت ملی نالہ ہی الحان داؤدی مرا</p>

صاف کیسین رت اپنی آپ ہم	آئینہ جب وہ رخ روشن بنی
دونوں پیدی ہجرین ای آشنا	کہ بنی بہادون گبی سادون بنی
پانوں پوجی ہم تری اخلاص کی	دوست تہی جتنی دوسرے دشمن بنی
ہی موافق مجھسی اک نیروان پست	غم نہیں گر غیر آہرمن بنی
تختی تختی گل قب انجری	سرخ اگر اس شوخ کی چکن بنی
دیجی اس شیرین کی نگر کا کلو اگر	سینہ پر ویز پر ویز بنی
گر نکلیا دن خیال نالخت بن	باغمین موج صبا ناکن بنی
کیون جاتی بن ڈھری سی کی پست	غنچہ گل غنچہ سوس بنی
جلوہ فرما ہوا کردہ رشک حور	روشنہ فردوس گہرا لگن بنی
مار کر جہر سٹ جو دھخل میں آئی	یہ بیت بیان ہوئی لگن لگن بنی
عشق فی خط کی بہن غارت کیا	خضر راہ عشق میں رہن بنی
یار کا یا قوت ہو جاسی غلام	استخوان سی میری گوتوا زن بنی

فیض جب آنکھوں کی آنکھیں ڈالیں

وہ ہماری انکی ہم درپن بنی

اللہ کری خیر قیامت کی دن آئی

نہیں مار کی ذکر قیامت کی دن آئی

<p>             کیا کام ہمیں رنج سیاحت کی دن آئی              نزدیک مری گھر کی لیا یارنی گھر مول              کچھ ہسی بن آئی نہیں بگڑا ہسی وہ کاسر              زنجیر کی ہی نگر کراخی لطف سلسل              زاری پہ مری یارنی کی آکی صفائی              در بند سر شام سی وہ کرنی لگی پھر              تلوار کو وہ پاس سی کرتی ہی نہیں دو              زلفون ہی کی اچھٹیری مین جو صبح ہوا ہی           </p>	<p>             دیکھ دو کی راتیں گئیں محنت کی دن آئی              تکلیف ہوئی دور فراغت کی دن آئی              پھر جا کو تکلیف و مصیبت کی دن آئی              غل چار طرف ہی مری حشت کی دن آئی              معلوم ہوا رفع کدورت کی دن آئی              دربان کی خوشامدگی سماعت کی دن آئی              نزدیک ہماری ہی شہادت کی دن آئی              اسی نجات سیہ کیا تری شامت کی دن آئی           </p>
--	--



<p>             شعبان ہی آخر ہوا سحانی سی کھلو              توبہ کروا سی فیض عبادت کی دن آئی           </p>	<p>             جانتی ہیں مجھ سب آپ کی مخلص والی              تنگ جینی سی ہی یوں عاشق صادق تیرا              ای نیم سحر کی کہول اگر تجھ سی کھلی              دروسی زخم جگر کی جو مجھ غش آیا           </p>
<p>             اچھی اچھی جو سپاہی ہیں بڑی دلوالی              وق پہی ہوتی نہیں ایسی مرض سل والی              غنچہ سان جمہ ہی ہیں یک عقدہ چھل والی              رات گہیرا گئی ہما پوستان والی           </p>	

<p>کھوج اٹکا نہیں ملتا ہی شش و پنج میں رہوں  نغمہ جان خزمین سنائی کہ دل خوش ہو میرا  غرق گرداب فنا ہو جو میری کشتی  چپکائی قیس کی تلوی میں ہنر و کلائی</p>	<p>گئی اللہ کہ ہر ساعت کی منزل والی  چھپی سنتی ہیں کیا آپ خدا دل والی  موج سان سر کو ٹپکتی رہیں ساحل والی  کہیں ناکی کو ذرا تھا ملی محمل والی</p>
<p>فکر مرہم نکرای فیض پر اُس شکر گاہی  زخم سینی کی جو کاری ہیں اد نہیں سلوالی</p>	
<p>دہوم ہی نرگس شہلا کی حسرت یاد دہی  شاخ سنبل کی اگر آپ کو منظور ہو سیر  جب تلک جہتی ہیں دیکھ بیگی ہم غفلت میں  بعد مدون ہی رہی گردش قسمت باقی  میری دل کی ہی خیر خوباوی کی لگو  اپنی چہر کی خدا جانتے کیا صورت ہو</p>	<p>دشن لاشی ہیں جہان چشم کی پھا روئی  قصہ کہلوائی کاکل کی گرفتار وئی  کون پستا ہی خبر ہستی کی ہار وئی  چاک پر خاک چڑھی ہی نیر سی آواز وئی  وخل کرتا ہی جو جھل میں دل آزار وئی  کی ہی فہرست طلب بار فی تلوار وئی</p>
<p>فیض اس ترک ستمگاری سے کرنا ترک  خیر اسی بات پہ مرضی ہی اگر یار وئی</p>	
<p>یا تیری ہی جای لیلی کی قرین ٹہری ہی</p>	<p>غرت اپنی ہی میان مجنون کہیں ٹہری ہی</p>

ہم بھی دکھلائی تھیں دل کی ٹپنی کی بہا	کوچہ سفاک کی لیکن زمین تہوڑی سی ہے
کس طرح پہنچا دی تیری بام پر اپنی کوڑ	طاقت بال و پر روح الامیں تہوڑی سی ہے
تہا ارادہ دین جوامینا ہی ل پر کیا کریں	جام ساقی میں شرب آتشیں تہوڑی سی ہے
صبح کو آتا ہی وہ پردہ کھینچی ہوتا ہی کیا	ہی شب ہجران بیت جان خرمین تہوڑی سی ہے
ہم ہی اس دست حسنہ کو کہیں کرتی خجل	تراہو سی لیکن پانی آستین تہوڑی سی ہے

وصل کی دن فیض سی بان کو کہتی ہیں بہت  
انگی ہوٹو نہر مگر باقی تھیں تہوڑی سی ہے

بسی ہم یہ مین جس خجک جھکی	رہی ڈبری ہی گرد اپنی لہو کی
بڑی چپاتی تھی اپنی زخم دل کی	ہم ہی ہرگز نہ منت کش رفو کی
پھر ان بادام چشموں سی جو مٹی	بزرگ سرمہ سچی ہم کہہ دو کی
عرق آلودہ ہوتی ہی دکھل	ہم ہی جب عطر افشان ہو کر کو کی
غزالان ختن کا پیٹ چسپا	گر قتا رون فی زلف مشکبوی
پہلی پہولی گئی گزری چمن ہی	جو پودے تھی ہماری و برو کی
نہ آئرا نہ ہر از زلف امت سی	ہزاروں ہی نسوں پڑھ چکا کی
اٹھی تنظیم دینی کو ہر اک سر	جو بیٹیں دو اک سی سب کی

نہ دینا تہا دل اسکو فیض صبا

اگر چو کی تو ہم اتنا ہی محکمی

سخت پتھر پھوٹی ہیں تیشہ نمر سہی

خون ٹپکی گا زبان نشتر فصا سہی

زندگانی تلخ ہی اس نا خلت اولاد سہی

بانگ صوحر شر و ابستہ ہی اس فریاد سہی

زخم پھر دھوتا ہوں آب خنجر جلا سہی

ورنہ اڑ جاتی کہیں ہم خانہ صیت سہی

پڑھ چکی شمشیر خامیکا سبق استاد سہی

ناک میں دم ہی میرا یارب دل ناستاد سہی

چاہتا ہوں داد یارب اس بت بیدار سہی

کیا غرض مجھ کو کسی اعمی مادر زاد سہی

دل تو نکا نرم ہی اس آہ آتش زاد سہی

ذکر خیر اس کی مژدہ کاجب لبو نیر آنگا

ہا کیکی بات میں ٹپکا ہی ناحق طفل شک

کیا قیامت ہی جو تم نامی کو سمجھو بی اثر

بخیر چاک جگر کا ہو جو اس شرکان کو قصد

پر کتر ڈالی کسی کینجٹ فی باز سمیت

آجکل تنوار پھر چلتی ہی ابروی بتان

پہر ڈالی کان ہمسایہ کی چنچن مار کر

خاص بندہ دن کو خدا کی جنبی مارا بی صل

دیدہ ساقی نایک ہوں دیکھوں نیکس کی طرف

مدرسہ میں کس کی شرک کا لگا ہوا تھا ذکر فیض

مشق کرتی ہو جو دل پر حسائے نولا سہی

مانند کھرا شک میرا آبلہ پاہی

جب سے وہ دریای محبت چلنے لگی

جس دُرنی ہوش کی نصحت نہ کیا دیوانہ بہت کون ہی اُٹھا کھجی کہتا ہی کوئی اُحل سی در کوئی پتہ صدیقی بہت ہی اُٹھائی ہیں بہراگ کہہ پتہ مہر نہ مری زخم کی مہر پیوست ابھی تک نہوا گوشہ دین کر تا ہی خدا جانمی کیا شاگدہاں	مارفص باز پسین چوب صبا ہی دیکھا ہی مجھی آپ فی مجنوں کو نہ ہی انجھو لنی ابھی سخت لزار گر ہی اللہ کو ہی علم کہ تقدیر میں کیا ہی جراح اگر سودہ الماس کی چاہی تیرنگہ یار میں شاید کہ خطا ہی مسہ زخم دل زار کا پھلج کہلا ہی
---	--

کیا تمکو مضرت ہی ہوئی خلی سی

ہوتی ہو خفا کا سیکو فیض خدا ہی

خصت طلب ہی جسم سی جان اس علی کی اس کاروانسرا میں اتنی ہی ہم نہ پائی صحن حرم کھات کری کیا نسا زکو کہتی ہی خلق شک سری چشم تر کو دیکھ یک حوروش کی بچہ میں ایرو موری عرصہ ہما نازیت تک ہمپہ رنگ تھا	شاید سیح وقت فی آئی میں ڈھیل کی ہو فی لگی بلند صدا اُڑیل کی اکثر بہت ہی بخش پتہ تیری قتل کی کچھ ان دنوں میں آمد فی کم ہی چیل کی سیل سرشک فہر ہی سبیل کی دنیا بھی گوئی گہر ہی شاخیل کی
--	--



ایست ناز کعبہ دل کو مری ٹوٹ ق قدرت کو دیکھ حضرت رب اعلیٰ کی  
کبتی ہیں یک ضعیف بائیل فی کھین غارت کیا ہی فوج کو صحابیل کی

آنچھو نہیں فیض یک بت فرعون وضع کی  
تحریر سرمد موج ہی دریای نیل کی

دل کیون نہ اسکی ہونین رہی شتیق سی  
بیتی ہیں ایک آن مین و دونون جہان کے  
کیا تملو وصل و ہجر کا دکھلا دین ہم حساب  
مجنون لقب ہی شایا نہیں میر مرد کا  
کبتی ہیں بعد مرگ میری لاشیں وہ آ  
کرتا ہی چہرے جو نسیم شیرین سی ہر گہری  
ایسا لکھا ہی طاق پہ نوشتہ پروان کی  
ہونگی خطا تو دیر سی دینگی ہمیں نکال

ای میفر و شربط ہی شیشہ کو طاق سی  
یک دم اگر ہم آپ رہی تفاق سی  
کچھ مطلع نہیں ہیں سیاق و سباق سی  
آئی تھی نجد میں جو نظر نہ ہو تفاق سی  
باری ہوئی نجات انہیں ہی فراق سی  
فرما دو کو ہی شوق ہی شاید فراق سی  
جبیتا گیا نہ کوئی فلک کی وراق سی  
وڑتا ہی کون ایسی تون کی نفاق سی

ساتھ اپنی فوج اشک دما دم لئی ہوئی

آئی تھی فیض آج بڑی طہراق سی

تمت تمام شد غزلیات

## ختم غزلیات بقصید لغتیه

قبله کعبه مقصود رخ آید	خال شکنیم چیمجر لاله روی
سین سین ہی دندان بارک کی	الف الله کالاریب ہی کاتیب
اپنی امت سی ہی کونئی سامی سل	بیان رسول عربی کی خبر آید ہی
نام قدس جو کوئی بی ادبی سی لگا	بخدا وہ نہیں دین ہی کو کوی بھی

کیون ہر قدم قدس پین بخدا کرے  
نقش پای نبوی فیض طالع ہی

## اشعار متفرق

افلاک چبلوہ ہی تری جلوہ گر کیا	ہی مہ ستارہ تری پاپوش زری کا
جب ہمکو تصور ہو تری خوش نظریا	حاصل ہو بد ہی سی نتیجہ نظری کا
مطلق نہیں ہیں جزوی و کلی سی خبر	دزات تصور ہی بھی چنبری کا
تصدیق خمین ہی وہ سمجھتی ہیں ہر فصل	کب جنس میں ہو خاصہ نوع بشر کا

## ایض

کیون نہ عالم کو گمان ہو گیسو و نی پرانپ کا	تیری زلفوں کا لہرک حلقہ ہی پیکر زانپ کا
--	---

ولہ

تھا جو زاهد طہرت روضہ رضوان ہوڑا	مین جو دوڑا تو سوئی کوچہ جانان ہوڑا
----------------------------------	-------------------------------------

ولہ

جب ہوا اُس خوش ادا کا سنا	ہمیں جاننا ہی قصا کا سنا
فیض صاحب خیر کی آنکھیں	ایک دن ہو گا خدا کا سنا

ولہ

درویش ملی گانہ کو بی شاہ ملی گا	جب آپ مین کی ہمیں اشد ملی گا
---------------------------------	------------------------------

ولہ

وہ رنگ سیجا سب اچھے نہیں تھے	میرے غنیمت نفس باز پس تھے
دنیا تھی گدہ اور کھان کا کن دیا	تھا وہم بارانہ مکان تھلہ کمن تھے

ولہ

محبب کچھ رنگ ہی خستہ پران یا روئی شوکا	جو کرتی تھا اودہ سخت طاؤسی پھونکا
--	-----------------------------------

ولہ

پختہ کاری پر میری کاہیہ کو از قضا	کر نہ با باتیری کافی مین جو خام آتا
کاش بیمار کسی پستم کا ہوتا مین بد	تا عیادت کو میری مولوی جام آتا
خست طوف جو دیتا تو بچی خلق کی صبح	میں یہی کہہ چمن تیری ہاندہ کی ابرم آتا

## ولہ

جب اشک موخرن ہو گئی تو انکا	ہو گشتی ہلال کو صدمہ کھان کا
دو فاتحہ خدا کی لئی میری کپڑے	کشتہ ہون فیض کیت نامہ گنا

## ولہ

وصل کی دن فیض صلیب گئی	میری مریکا اچنہ بہا ہو گیا
------------------------	----------------------------

## ولہ

میرے رب تلک آب نہ ختم ہو گیا	گلوئی خشک فشتان شکر گان ہو گیا
ریگی طاق کھیت میخانہ سی	ہماری خاک سی تیار اگر ساغر ہو گیا
ریگی آمد و رفت نہ صبح ہو گیا	گزرا خاک رو کا تیری در پر ہو گیا
جو ہو گئی اسلک جانی فیض آگئی	گندہ ہرگز کسی کا جانب کو نہ ہو گیا

## ولہ

انک چکر کا کیا اچھا ہوا فیض	دہان زخم تلک بی مزا تھا
-----------------------------	-------------------------

## ولہ

شام آتی ہیں دم صبح چلی جاتی ہیں	عدم دہشت کو یاروں فی گہر آگن سمجھا
کسے معصوم چہ عیسیٰ مریم ہو چکا	معنی مصیبت بر جہتہ سوزن سمجھا

مصطفیٰ لیکے نہ نوجو خاک پر آیا	کیا دل فیض کو آئینہ آہن سمجھا
--------------------------------	-------------------------------

ولہ

تھابسا بان خطر جس کو چین جانا تھا	نخا سفر ہمیں یہاں جھک بولن جانا تھا
جب تک چاہہ زرخندان کی مچھی چاہت تھی	خال دکا کل کو تیری دلو ورس جانا تھا

ولہ

پہوڑا جو دل کی پاس ہوا تھا وہ چل گیا	اچھا ہوا جو گھری ہماری محفل گیا
دیکھا ہی میں فی مرتد حبشید پر لکھا	آیا جو کوئی بزم چہان میں نخل گیا
جو ہو سو خدا کی بی اگلی کہو نگا میں	سچو رسی تبون کی گھر میں مرقعہ دل گیا
آیا تھا زور شور سی پر چشم کی حضور	ابر مشیر ہو کی بہت منفعل گیا
کروٹ جوں کی سیکی دل بیکار رہی	ایک اک طبق زمین کا سدھ سی بل گیا
رہتی ہی گرد مرقد مجنون ہمیشہ گرد	کیا فن عشق خاک میں ای فیض مل گیا

ولہ

مانگ کا قصہ جو سرمہ سر شام کیا	نصف شب کو دل بیمار فی آرام کیا
چمن دہر میں غنچہ فی اٹھا یا بسٹا	قتل بیل پہ جو صبا دنی احکام کیا
عجب سی میں ہاتھ چڑا آپ کی نگہ میں	ہمجہ سائی فی مچھی خلق میں بدنام کیا

جس روز اسکو پانسی کا مفرہ لگا	شبنون جناب دل پہ کوئی مار جا گیا
جس دن شریف کہ ہوا اسی مضیف	چوری عسائی زر گس بیجا گیا
شان و شکوہ بام کسی اور سی کہو	رش برین سی نالہ مرا پار جیگا

## ولہ

ہوا چرچا جوتیری نگ ہوگا	ہزاروں فی گلون کی منہ پہ ہوگا
گیا گذرا دل مرحوم حبیبے	میری گہر شغلہ ہی ہا و ہوگا
ساتی کیا ہو مخنون کی کھانی	یہ قصہ ہی ہماری روبرو کا
چلی جاؤ کہیں اسی خضر شل	نظر آتا ہی یہاں میدان ہوگا
نکرنا خواب غفلت او مسافر	مثل مشہور ہی سویا سوچو گا

## ولہ

جو کام ہی خوشی کا دنیا میں ہوگا	جانی سی کچھ بیماریاؤں کو غم ہوگا
کیوں اسی فضا میں قہر کی تھوکتی ہوگی	آباد ایک دم سی ملک عدم ہوگا
پھر پھر آج لیکر یہاں نہ نوشت ہوگی	کل اس میں پر اپنا نقش قدم ہوگا
مزین فیض اپنی کچھ یاد آشا کو	جو آج درد و غم ہی کل یہ عالم ہوگا

## ولہ

مردم چشم کو جب قبلہ نہ سمجھا تھا	ابروی یار کو محسوس دعا سمجھا تھا
مین ہی یک روز تصدق سی کسی اڑی	مطلب مصرع شمشیر تنہا سمجھا تھا
روز میثاق کی یاروں کی بلی کہتی ہی	دل نادان کو گرفتار بلا سمجھا تھا
بی اہل انس مجھی رہ رہا کر مارا	جس کی مین لب مین جبر آب بفا سمجھا تھا
اوہی زفر تھی وہ اوہی کچھ بات ہی فیض	یار لوگوں کی یہاں بکو غدا سمجھا تھا

## ولہ

جو وقت خواب بروی جفا جو کا خیال آیا	علم کو نیچہ اپنا میری سر پہ ہلا آیا
-------------------------------------	-------------------------------------

## ولہ

کچھ پوچھتی نہ درد سر عشق کا بیان	اب تک فراز گور ہی عندل لگا ہوا
ای یار کشتگان کی چرخان تہی جلاج	پھر کیون تری جبین پہ ہی عندل لگا ہوا

## ولہ

مگر می مگر می گر نہوتا جام معکوس حباب	موج کیون سر کو ٹپکتی مگر کی فوس حباب
خار غم سی دامن ذی آبرو ہی بی خطر	صد نہ سوزن سی ہی محفوظ طبوس حباب
دیکھتا ہی اوج موج بحر ناپید اکس	آشنائی کی ہوا جب تک مجھوس حباب
جلوہ فرما شب کو نہ ہی تولب دیا اگر	ہو چرخ چشم ما ہی زیب فانوس حباب

اہل رقت کا بکا اٹھنی ٹھٹھنی	نارسا ہی گوش تک آواز نہ کوس حباب
-----------------------------	----------------------------------

ولہ
-----

کو صرف تیج مہج بھی ہوئی سر حباب	مخاج پنجبہ دوز نہوا فر حباب
کس آشنا کو بادہ کشی کی چڑھی ہی لہر	دریا کبرا ہی لیلی کہت ساغر حباب
لبتی ہی ایک سالن بدین سرد ہو گیا	تختی زندگی بھی سیری مگر مہر حباب
کب داستان بود ہی اپنی شنیدنی	ہوتا ہی زیب گوش کمان گوہر حباب
پھر تا ہی جانکتا جو کنوین اسی منجھو	آیا ہی برج دلو میں کیا اختر حباب
وہ اپنی ہست کی نہ کری عرض آپ سی	دیکھی جو غور سی طرف جوہر حباب

ولہ
-----

برخ و کامل کی تصویر میں ہیں دنرات نر بآ	مہمی ہوتی ہیں کمان غلق میں تماخہ بآ
---	-------------------------------------

ولہ
-----

خری جاتی رہی یون مہمی دگیری سمیت	جس طرح حای حوالی موسم پیری سمیت
کیا وہ کامل تھی عرق افشان کہ ماری شککے	عطر عنبر آب ہی عطر ملا گیری سمیت
مصحف پنچہ تیرنی یروز برفشا کی دیکھ	محبوبین اعراب لفظی آج تقدیری سمیت
صرف کی اس منجھو جب تکرار ہو دی آپ سے	منفصل ہو سیدو پنچش سی تفریری سمیت



صرف کی اس نحو جب تکرار ہو دی آیت	منفصل ہو سنیو انخس نی تری سیت
موزا چین کو یلین کو کین اگر اس فصل میں	بہو بجا ئین قص زہرہ جی تنایری سیت
گر نہین قتل جہان یک دست فیض اُسنی کیا	دست قاتل غوق خون کیون چلی گری سیت

## ولہ

تو نہودی جب تک اسی تعذیر یا عسکت	ہو نہ یک چہر قیامت تک شکار عسکت
باتہ مل کر یہی کہتی ہیں باہم مکیان	ہی رگ زنجیری مصنوبہ تا عسکت
دیکھتا ہی جو کوئی شکل آپ کی کہتا ہی یون	ہو میان مجنون مقرر رشتہ دار عسکت

## ولہ

چڑھی چودت بت بی حجاب میں ٹوڑا	اثر کری سپر آفتاب میں تلوار
ہوا جو ذکر چہر اس آشنا کی ابرو کا	چلی گی خضریٰ اسی فیض آب میں تلوار

## ولہ

سراب و آب میں عالم کی امتیاز تو کر	حباب دار لب بحر چشم باز تو کر
کہ ہر چلا ہی صفین چہر تا ہوا قاتل	جارہ شہد اپر ادا سنار تو کر

## ولہ

مثل تصویر کی خاموشی ہی رہنا بہتر	بات کہنی کی بھی ہو تو نہ کہنا بہتر
----------------------------------	------------------------------------

کام جو ہوتی ہن اُس می نہیں ہوتی سچ  
اپنی نزدیک ہی بائیں سی تو دہنا بہتر

ولہ

کرین مصحفِ رخون کی خیز و گل قدر  
ہی اُن کی زلف مشکین لیلۃ القدر  
کرین کیا آہ و نالی اُن کی آگی  
نہیں رکھتا ہی اپن شور و غل قدر  
کرین معشوق کی توفیقِ عاشق  
نہیں ہی ملبون کی پیش گل قدر  
ہوا ہی چشمِ میگون سی مشابہ  
بڑی کیون نہ اپنی جامِ گل قدر

ولہ

عش ہن انگسرا سچ موباف بت مغرور  
آشیان باندہ ہی مرغابی تی شاخ طویر

ولہ

جیون کس عشق کی مین سرزمین پر  
لگی ٹھو کر ہی گام اتو لین پر  
نخل ہر موج ہوتی پر کردن کیا  
ہوئی تھی جمع کچھ اشک آستین پر  
دیارِ عشق مین گہر باندہ ہی فیض  
کہ قصی ہن زمین کفر و دین پر

ولہ

رُوی زمین پر آکی پانی جو بھر گیا تھا  
پہوڑی تھی آبی کچھ کانٹے چھہ چہر  
کہتی ہن گور جس کو آرام کی جگہ ہی  
جاگانہ کوئی اب تک ہی خواجگانہ میں

## وله

گر چرخسروح کو چٹکی گرفت نفس	شاخ نخل طور ہو جای ہراک تا نفس
پہلی ہی پرواز میں جاتی رہتی سوئی ام	یا آہی یک ہم ہی نبی کیا سزا و نفس
صورت گل ہمیں دیکھی ہی نہیں مہنصر	نگہ کہہ کہاتی ہی ہو محسوس و یا نفس
کب تماشا کو چٹ گل کا نظر آوی مئی	جس کی قسمت میں لکھی ہو سیر باز و نفس
کہنچکر یک آہ آتشناک ٹہنڈا ہو گچھا	سُست تھا دو تین دن جمی ہو وار و نفس
فیض ہم اُڑتی سی سنکر کل کی لالچی	رنگہی باز و ہلا کر زیر دیوار و نفس

## وله

ای جاب بحر تیری قدر یہاں کرتا ہوں	اس کناری پر ہزاروں لکھی افسانہ
-----------------------------------	--------------------------------

## وله

سربازار پہ کہتی ہیں یہ بیان صدق	جنت خلد ہی گہوارہ و امان صدق
دامن اہل قبول ہی بری رحمت سی	قابل بخشید نہیں چاک گریبان صدق
دل جلون ہی نہیں کچھ نیک کہہ کر پڑا	طالب سرمہ نہیں دیدہ گریان صدق
کیونش عاشق کی ہون بیانیسی اب کہیں نچی	ذلت و سقۃ جانان پہ تہی حان صدق

## وله

<p>آوارگی میں ہمیں بن آتی ہیں کا عشق دیوانگی میں پرتی ہیں گردِ عیش یارِ مہربانیں فرج ہما کا بدل نہ جای اسی مست نازِ پانوں زمین پر پہل کی کہ کہ مت شہر گاہِ سوی نجد ہی دون جاتا ہی دم کی ساتھ ہی آزار دوستی</p>	<p>ہی اپنی مٹت خاک میں شاید غبارِ عشق دالی ہی وحشیوں کی بنای صبا عشق میری ہر استخوان میں بہا ہی عجزِ عشق مٹی میں مل نہ جائیں کہیں خاکِ عشق ایلی کا باندہ ہی شتر پی بہا عشق دشمن کو بھی نصیب نہ ہو اضطرابِ عشق</p>
ولہ	
<p>خاکِ رون کو فیض کافی ہی نہیں کر ڈال کہیں شوق سی تلو نکال عشقِ آسمانی تیری دروازہ چلی آئی ہیں</p>	<p>بسترِ خاک اور رداسی فلک ہمپیر آنکھیں نہ مگر ای بختِ نثارِ نکال تو فی محفل سی دیاجس کو کئی با نکال</p>
ولہ	
<p>ہو کہی اسی نسیمِ شمع زارِ گل ہو کہی تیری کی چوٹ ہی جگا خدا رنخ</p>	<p>پر دل جلو نکا ہو نہ چراغِ مزارِ گل فیض اُس پری کی گال پہ ہرگز نہ گل</p>
ولہ	

## ولہ

آرام سی رہنی نہیں پاتی میں کہیں ہم	کیا یا وکرین گی تجھی ایٹن حنین ہم
ہی آہ رسا زور پہ کچھ اور ہی دم لی	پہ تھک کو بلا دیتی ہیں ای عشق میں ہم
ای فیض اگر ساتھ رہیگا دل لان	آرام سی رہنی کی نہیں زہر زور ہم

## ولہ

جب کرین گی مست سی غم ورم آباد ہم	فی طین گی تھک بھی ساتھ ہی نانا ہم
خواہش استبرق و شدس کرین کسواٹ	خلعت عریان فی رکبتی میں دوزاد ہم
لوح دل کہی ہی کب نوک قلم کی محتاج	ہیں خطا ناخن کی کھنٹی میں بڑی تہا ہم

## ولہ

مہ تہک رہی جو پریشانیوں میں	تھی رو سپاہیوں کی زندانیوں میں
ای چشم جب سی ہونڈ سپاہی طفل شک	دو آبرو میں شکر دڑا نیون میں
تمت بن نہ کچھ بھی لب لعل نری	کیا سنہ مبتاعین جا کی بدخشا نیون میں

## ولہ

اگر یوں ہی رہیگا آہ آشناک کا عالم	تو ہوگا عالم ارواح عالم خاک کا عالم
نہ دیکھیں سیر جلوہ برق تجلی کی	میری مرغ جگر میں ہی چراغ طور کا عالم

کسیکی جنبش لب سی بہت نزویک آ پہنچا ہمارا حال اگر اسی دوستو پوچی تو کہہ دینا کہین سب اہل کشتی فیض بسم اللہ پھینچا	قیامت کو سمجھتا تھا کہ ہی کچھ دور کا عالم نصیب دشمنان ہوئی نہ اس نجر کا عالم نتوج پر ہی اپنی چشمہ ناسور کا عالم
ولہ	
نزکہ اوسافر الگ کر قدم یہ رو باغ غم رنگان میں کلب کروں قصد پست الغم خاک میں مسغا نہایت رہ عشق ہے ق رسائی ہی دشوار منزل تک وہی راہ ہی باب مقصود کی ق مگر یہ فقیرانہ ارشاد ہی دیارِ پنج ہمارا ہیون فی ہمیں ق ارادہ ہی ای فیض جو مج تک	چلا مل رہ عشق میں بہر کر قدم بہین ہوٹ اکہین ہوئی قدم ہوئی ساتھ ارادہ کی نہر قدم پستی ہن یارون کی اکثر قدم نہوگا ترا جب تک سر قدم چلا جا تو اٹھ جا ہی جید ہر قدم رہی ہوش بردم نظر ہر قدم رکھیں کب تک انکی قدم نہ کہیں کسی گہری با ہر قدم
ولہ	
خط جاوہ ہون پین نقش ہا ہون	غرض اٹھا دگا کھا رہنا ہون

پہلی میں ترسی ناز اٹھائی اٹھائی

پہلا اس نہ میں آئے نہیں با اٹھائی اٹھائی

نامل شرطی های اهل معنی	ق کتاب فقر کا مین دعا ہون
سمجھتی ہی نہیں مطلب حوشی	مگر مین سفر نقش بوریا ہون
عجبت کہتی مین مجھ پر تیرت مرگ	بہت راتون نہا جاگا سو یا ہون

## ولہ

نہیں پندگو یونگی کیا داہیا تین	نہیں یاد انکو کھانگی باتین
کہی فکر حنت کہی ذکر کوثر	کیا کرتی مین پنی کھانگی باتین

## ولہ

عمر آخر ہوئی غصت کی سرائجام مین	ہو چکی ہو رگڑم ابی آرام مین
---------------------------------	-----------------------------

## ولہ

جلو بخش حرم و دیر ہی کون	آپ ہی آپ ہو تم غیر ہی کون
آپ تو نیک مین مین بد ہون ہوا	مالک ام شر و خیر ہی کون

## ولہ

کعبہ ہی پیش نظر دیر نہیں	آپ ہی آپ ہو تم غیر نہیں
سلح کل فیض مانم ہی	شیخ و رامب ہی بھی پیر نہیں

## ولہ

مین جلا کر تا ہوں دن بھر بچیں	وہ اڑاتی ہیں کبوتر دھوپیں
ولہ	
ڈالا ہی تیری غم فی مچی اس بروگین	گہس نیل کی مرچلا ہوں مجب کد گہن
ولہ	
ہو گئے ہی مٹیوں کا رزق شان نگین ہی تو اونچی لیک پہکی ہی کان نگین قدسی ہی گر چہ شیرین ہی بیان نگین برہ گئی ب چاٹتی مہمان خوان نگین موسم کا ہوا لوگ کہتی ہیں مکان نگین	جب ہی کی تیری لبون فی کسر شان نگین یون تیری بخش سرباز کہتی ہیں پکا انہی میں غم ہی ای غیر شاخ پات وہ ستاپنی یوسف مصر کا ہوئی ہی کہن فیض اپنی آد تشباز فی کھلا دیا
ولہ	
نختہ زار ہونختہ گل پر بھار استین کیون ہر خط شعاعی نار نار استین ایک مدت ہی ہی سوکھی جو ہار استین فیض صاحب ہم اگر چہ گین غبار استین	برست گل خود وہی گہا ہم ہوتا ر استین ہو ہوا تھ اس مہروش کا ہنکارتین کوئی ادھائی سبیل گر استوائی تھ سر نہ تھ غزالان فتن ہو خبا نگا
ولہ	



<p>دل پر قلق ہی شیوہ ماتم بہت ہی بیان          باہر تلخ نہ گوشہ وحدت سی تو کہو          سوس بہشت دیکھی کب ہو روانگی          مشکل جناب اپنی ہی یکدم کی زندگی</p>	<p>یاران رتھگان کا ہمیں غم بہت ہی بیان          کثرت ساری دہری عالم بہت ہی بیان          ہمکو فراق حضرت آدم بہت ہی بیان          گر ٹھیر جای فیض کوئی ہم بہت ہی بیان</p>
ولہ	
<p>شعلی اٹھتی ہیں جواس دیدہ ترکی تین          بیخ مسمی کی نمایان ہی کہاں دندنہیں          فیض کشتہ ہون میں یک غنچہ کچن لگا</p>	<p>کان گوگرد کی شاید ہی جگر کی تین          جای بیل کو ملی سلاک گھر کی تین          دفن کرنا مچھی غسل گل ترکی تین</p>
ولہ	
<p>تیغ نظر کا اور قوس مدہ نہیں کہیں          آتا ہی وہ مسیح عیادت کی واسطی          جب سی جنونی ہاتھ چڑھی فاقی فیض</p>	<p>آسی ہیں زخم سینہ ودلپر کہیں کہیں          دم بہر تو ٹھیرا سی نفس واپس کہیں          دامن کہیں ہی حبیب کہیں سستین کہیں</p>
ولہ	
<p>جب نظر آتی ہیں اس شیریں کی گہری کہیں          تاہوں جب میں اسکی خال لب کو تین مچھی</p>	<p>ہاتھ اپنی پرونیڑ مٹی ہیں شکر کی کہیں          کاٹتی ہیں چٹمہ خواجہ خضر کی کہیں</p>

خج پکا جل کی بنا کر تل دکھا دو تم اسی	جس فی بیان کہیں ہوں قرص قمر کی بکینا
ماگجا شیریں با پی کھیتی لب بست بس	جمع ہیں خوان غزل پر مجرور کی کہیان
جی میرا ستارہ ہی زور کو سی آپ من	فیض صاحب بیکہ فیض ہیں ہر کی کہیان

## ولہ

خآب زندگی لب جاخشیں یارین	اس عالم سراب میں ہو کا دیا ہین
ایسا قصور مہی ہوا کیسا جو غلطی	بابا کی سانچہ دیس لگا ہین
کہیں جو نہی اکنبہ پھول کسی کی ستھ	یاروں فی فیض خاک میں دفنا دیا ہین

## ولہ

کب تک لٹی پہری ہر اک سمت ای نسیم	رہنی کہیں تو دی ہیوری مشت غبار کو
اب تک شمیم زلف سی منہ زار شاہین	دہنی ہیں آج عود ہم اس روزگار کو
آتا ہی وہ سیح لب چشمہ حیات	گوئی بلا تو لی خصہ آبدار کو
بہند ہی سیات کہی نسیم سحر فی فیض	خاموش گردیا میری شمع فلار کو

## ولہ

جو دیکھی میری نگہوں سی مان تنگ مانگو	بزرگ غنچہ ساری عمر و جوانی گریباگو
سینہ تختی پر اپنی رشک ہی شام غریباگو	خجل مسیح وطن ہی دیکھ کر خاک گریباگو

بسم ہی تیرا کارنگ کرتا ہی زخون پر نہیں معلوم کسکو بد دعا کس دل جلے کی ہی نری ایغرت بغیس ہرگز بھول کر نہبت سجیدہ کزلف میں لگنہی کرای مشاطہ لیلی کی	اٹھا کر پہنکدی پہلو سی او ظالم مکدان کو کہرل میں مہستی میں آجنگ کحل صفائے کمر ہماری سرگین چٹون ہی تسبیح سلیمان کو کہیں چٹگانہ پہونچی قیس کی تارگ جانکو
--	---

## ولہ

چشم تر میں ہر کھان بخت دل پنا دے دیکھ کر پتا دل کو کہتی ہیں بروی بیا بیشتر خواب رکھتا ہی مجھی اسکا خیال دیکھ کر نقشہ کسی حب و وفا کی ناف کا چشم سزاوش خوش برو دیکھ کر کہتی ہیں لوگ یوں درگوش اکی زب زلف آتی ہیں نظر قیس کہتی ہیں جی مجنون ہی کہتی ہیں اُسی	تیرتی ہیں مجمع البحرین میں سرخاب و ایک مچھلی کی لئی تیار ہیں قلاب و جس کی پہلو میں دہری ہیں بالمش کھواب و حلقہ چشم تراپنی بن گئی گرداب و مست جام ناز رہتی ہیں نہ مخراب و رات چمکین جسطح سی کر مک شب تاب و فیض صلح ایک دیوانی کی ہیں نقاب و
--	--

## ولہ

منہ پر جلاؤن سوز نہان کی پان کو کا جل کی تل کہاں میں تیر چشم سرنگین	مہرجای شمع کہنیکراپنی زبان کو زنگی پچون فی لوٹ لیا اصفہان کو
--	---

کھل کوئی بھی پائیگا میری نشان کو	سون آج ٹھکل نقش قدم بیان دہن
ہوگا تھان زورق نہ آسمان کو	دون چشم کو جو خست گریہ دم قلع

## ولہ

دکھلاؤن روزن دل اندوگین کو	راہ میں جو احتیاط سی وہ دور بین کو
دیگا الٹ ہی تختہ روی زمین کو	ہوگا جو دفع خاک میں یہ پہلوان ل
غارت کیا سکندر رومی فی چین کو	جیسی مقابل اسکی جبین کی ہی آئینہ
مدت سی ہمیں ترک کس کفر و دین کو	کعبہ سی کچھ ہی غرض نہ کچھ کام دیر سی
تکلیف دون نہ عیسی گردون نشین کو	اسی فیض وہ مسیح میری کپ جو آ سی

## ولہ

تیری ہڑٹوں فی دسی تعلیم جان بخشی میا کو	لکھان تھاقم باذن اندکھنا یا دعیسی کو
دکھا دنگی تماشا ہم ہی اُس محو تماشا کو	لٹا کر خاک و غمین بس دل مضطر کو کی دین
کرین آباد لبیک حرم سی ہم کلین کو	لکھا شک باگ افس ای بت ترسا چین ہی
نہیں ہی قتل سی کچھ کام تیج موج دیا کو	سبر اغون نایق سی ہا کرتی ہن دی چور
قد طن دسی شبیہ دیگر نخل طوبی کو	ہی رفع مذمت کی بہت توبہ ابھی ہم فی
لکھان یارب کرین ہم دفن جان پرتما کو	بجای سبزہ و گل حسرت و افسوس نکلیگا

کرون چرخ نوروی کب تک شمشیر بشیرین	بنایا خانه زنبور کا نئون فی کف پاکو
-----------------------------------	-------------------------------------

## وله

بعد وفا ت پھر مری آنکھوں میں نہی	خاک مزار میں اثر کھس طور ہی
بی یار صحن باغ ہی میدان حشر کا	مجھ کو صدای خند گل باگ ہی
خاک اُحدسی آئی ہی پوشک تاب کی	دو دو چرخ گور مجھی زلف حور ہی
ہون زار ہجر ساقی حور اسرشت میں	آب سرشک مجھ کو شراب طہور ہی
تم کچھ بھی اپنی جمنہ سی کہو اند نون مجھی	ابطال جزو لا یتحب زی ضرور ہی

## وله

جگر اہل سفر آب نہو دین کیون کر	ہو گئی ہیں دل یاران وطن تھہر کی
قصر یا قوت و ز مردسی ہو ترجیح اُسی	رہی جس گہر میں کوئی رشک چن تھہر کی
شیرِ جنگ ابھی تختہ لالہ بن جای	فرش پر پٹی جو وہ غنچہ دہن تہر کی
صد مہ ہونا ہی بہت سخت دل اعدا پر	فیض اپنی ہن مگر شہر و سخن تہر کی

## وله

میں ہوں ساجد وہ منعم مسجود ہی	دیر میرا کعبہ مقصود ہی
ہی برآمد بام پر و کعبہ	راہ پست اللہ کی مسدود ہی

رو و زاک آتش ہی گیسو یا رکا	روی روشن آتش بی دہی
ویدہ حق پین سی کر نظارہ فیض	ہی دہی موجو دجو موجو دہی

ولہ

جاری ہی چشم تر سی جو بار بار پانی	ماہیت اُسکی تجھ کو شکل ہی بار پانی
میری طروت تو دیکھو جانیکا تم نہ لوناں	انگھون مین آ رہا ہی بی اختیار پانی
ہی چشم کس طرحی پٹھی غبار دل کا	جب تک برس نچائیں دھنیں دوچار پانی
پہرکا ہی جس کی آگی آجیاست انی خضر	ہی چاہ مین دقن کی وہ خوشگوار پانی

دلہ

بام پر سی بی آتاری مین گچی	دیکھنی دنگا نہ تاری مین گچی
----------------------------	-----------------------------

ولہ

طالب اسکا ہون جو کم محبوب ہی	ان دھون غنقا مرطلوب ہی
روفق افزا ہی کوئی بوسنہ مال	شمع محفل ویدہ یعقوب ہی

ولہ

سزوغوف نہیں اگر مجھی اثر در کاٹی	سانپ بنکر نہ مجھی زلف مغنبر کاٹی
----------------------------------	----------------------------------

ولہ

بجای حیرت کی نہیں گرجوں ان خوش گرا اپنی نالوں فی کیا سید باقد و دلدار کو رجعت خورشید کا غل ہو چکا آفاق میں	ای پری گرجو یہی دیکھی تھی ایشام کی سرکشی آگے ہماری کیا کوئی سرکش کری بام پر جلوہ سرشب گرم راہوش کری
ولہ	
ہی بے ہی خال رخ سی تری جد و کد کجی	کہتی ہیں دانیال ہی تو دانہ زرد مچی
ولہ	
تری میری کیا فرق ای سنگھجی کرو پوچھ بانیں نہ ای پیاری مہی کھٹ پاسی اپنی نہ مہندی لگا تو نہ کیوں شبیہ نہ دل میرا جو ہو تو شب وصل گریبان شب چندان تلاوت ہی کس مصحف کی لگو	جو تو ہی سو میں جو میں بن ہو تو ہی اہلی آدمی ہو یہ کیا گفت گہی لہو میں میری اور کچھ لگے ہو دہرا آئینہ یار کی رو برو ہی جہانسی نرالی میری دلکشی جو ہی اچھو کچھ ہو نکلا می فیض فکر نہ ہو ہی
ولہ	
عقب قافلہ آہنگ در اہی کیا ہی طائر سدرہ نشین کا بھی ادھر ہی رخ ہی	یا کوئی دل شدہ مصروف نگاہی کیا ہی حلقہ زلف ہی یا دام بلا ہی کیا ہی

لذت قند مکر رہی شب وصل مجھی	پوچھا آپ کا گزری سی کیا ہی کیا ہے
دوسرا جھک کر میرا ہوا بوسہ کہی	بورسہ لب شیریں بین تیرنی برہنہ ہی کیا ہے
بہر آئین جو کشادہ ہی پر پر وانه	شمع جان سوختہ سرگرم دھلی کی
یا اکہی مرض عشق جسی کہنی بین	دل کو میری دہی آوار ہوا ہی کیا ہے
فیض کو پھر ہوس کو چہ سفاک ہوئی	نہیں معلوم کہ وہاں اُسکی قضا ہی کیا ہے

ولہ

اگر موتی پروی زلف کو چھوئی نہ دلی تم	قسم ہی آپ کی پر ہم ہی ارفم ناگ پائیگی
نہ اٹھنی دنگی پہلوسی ہم اپنی مسیح محنت	بٹھائی لینگی تجھی عالم کی رسوائی اٹھائی لینگی
اٹھائی رخ سی بقیع وہ پر طلعت مچھلین	پہر اندر کی سہبا والی ہی اپنا منہ چھپائی لینگی
تہو کا حضرت دریس سی اس زخم کا سینا	تجھی جب تک نہ ہم پہنچن چپاتی سی لگائی لینگی
ہم اپنی فیض سی وفی کی سوسو بادیا کو	بڑائی لینگی گہٹائی لینگی گہٹائی لینگی بڑائی لینگی

ولہ

کیا تیری ہی جالی لیلی کی قرین تہو لسی ہی	غزل اپنی ہی میان مجنون کہیں تہو لسی ہی
ہم ہی دکھلائی تمہیں دلکی تڑپنی کی بھآ	کو چہ سفاک کی لیکن زمین تہو لسی ہی
کس طرح پہنچا ہی تیری بام پر اپنی کوڈ	طاقت بال و پر رنج الامین تہو لسی ہی



تھا ارادہ دین جلا میانی ل پر کیا کرین	جام ساقی مین شراب آتشین تھوڑی سی ہی
ہم ہی اس دست خانی کو کہین کرنی بخل	ترہو سی لیکن اپنی آستین تھوڑی سی ہی
وصل کی دن فیض سی بان بچ گئی گئی	انگی ہونٹوں پر ہی باقی نہیں تھوڑی سی ہی

## ولہ

اچھی کھانی رات کھی زلف یار کی	ہو وی دراز عمر دل پھر ار کی
یہ جہا کوئی مزاج ہی آئی تشین مزاج	بر باد آبرو ہو کسی خاکسار کی
خوش قامتوں کی جہا مین ہی پر پڑجانی	تجویر کر کی سرو سی یک چویدار کی
تعوذ اپنی ڈونڈ کا دھوکہ ملا دو آج	ہی کل سی یک مریض کو شد بخاک کی

## ولہ

پوچھتی کیا ہو تم کہاں بیٹھی	جہین آیا جہان دہان بیٹھی
ہم ہی حاضر مین جو خدا چاہی	پاس اس بت کی آج بانی بیٹھی
دیر مین صبح شام کعبہ مین	کل دہان بیٹھی آج یہاں بیٹھی
ہو سی لاکھوں مین کی پیوند	جب سی ہم زیر آسمان بیٹھی
کیا کر گیا میرا یہ پیر فلک	پاس میری جو وہ جوان بیٹھی
یاد اس بت کی آگئی جہین	مثل ناقوس گرفتار بیٹھی

## ولہ

ہوا جس من سہی اپنا لب زخم نمایاں ہے	لب پر شور کو آئیں کی سکر ننگد ان ہی
کوئی م تو چین میں پٹہ جا ہی یا خوش ہوتا	کھڑا قلعیم کو تیری ہر اک سر و گستان ہی
ہوا ہون والہ شمشیر اور جب سی ای قتل	میری قبضہ میں شکل ماہ نیک تنی عیان ہی
غبار اسکندر رومی کی دلہر کیون نہ آجائی	میری دل کی صفائی دیکھ کر آمینہ حیران ہی
کروں ہی فیض صل حب کس لئی منت زوگر کی	کہ سو سو جا ہی سی مگر ہی میرا چاک گریبان ہی

## ولہ

جب ہی بستہ دل اپنا ہی کسی گیسو سے	مشک کا عطر چکیتا ہی بن ہر موسیٰ
بجھر غمخواری دل کوئی نہیں سینہ میں	تیر کو کہنہ نہ جراح میری پہلو سی
جای افسوس ہی بولی نہ اگر حق اللہ	گفتگو شیخ فی سیکھی ہی میان مٹھو سی
کیون نہ سینہ منی ہون کھلی جوش ہر فن	گرد اٹھتی ہی بیا بان میں آم ہو سی
کس سی ہم شکوہ صیا د جفا کار کرین	آج تک خون ٹپکتا ہی پرو باز ونی

## ولہ

خال کو جب سی تیری رخ کی گہبان ہی	یہاں ہر اک مور کو دعویٰ سلیمانی ہی
فارغ ابال ہی مرغ گلستان کیاناکہ	خبر آمد ہنگام پر انشائی ہی

سج زن اشک ہی کچھ فکر کر و پھر ورنہ	ڈوب ہی جاو گی یا فوج بڑا پانی ہی
لاکھ بندیر کرین ایک نہیں بن آتی	پیش آتی ہی جو تقدیر کی پیش آتی ہی
سرگین چشم ہی ہر شیا ہی رہنا ہی فیض	مست کی ہاتھ چڑ ہی تیغ صفا ہانی ہی

ہنستا ہی کھلکھلا کی جو تو دیکھ کر اُسی	ای گل تیری نسیم ہوا خواہ کون ہی
ہی خیر فیض صاحب قبلہ یہ گیال	بندہ کسی سمجھتی ہوا اللہ کون ہی

## ولہ

اشک سی فکر شست و شو نکلتی	واغ الفت کی دل سی بونگھی
سر کو سیری طرحی ٹکراتی	ای صبا اُس گلی مین تو بگھی
صبر و طاقت توان میری دلی	سب گئی تیری آرزو نگینی
کوئی مصحف بنو نہیں فیض کہو	سیل اشک اپنی بی وضو گئی

## ولہ

ارادہ گہر میری آتی کجا جبہ لال کر ہی	تو بہرخت جگر تا چٹم استقبال کرتا ہی
محبت حبیبی ہی صبا کو یک مرغ چھپی	کبھی پر فوج لیتا ہی کبھی بی باں کرتا ہی
و کما وین کیا نہیں یک سینہ بی انکا خضر	ہماری ہر سخن مین نکتہ چینی حال کرتا ہی

نجی اسی فیض دہقان فلک مانند بکلی کہی سرسبز کرتا ہی کہی پامال کرتا ہی

ولہ

جب ہماری خون سی اُس مار کی ترپا نون تھی  
خوبی قسمت تھی جو بزمِ بتان میں چل گئی  
مگر گئی پر ہی فراغت کچھ نہ یہاں وصل کچھ  
پنچہ شرکان سی ہی یک دست بہتر پائون تھی  
کون کہتا ہی میری تقریر کو سپا نون تھی  
وقت دفن اپنی کفن میں فیض مان بڑ پائون تھی

ولہ

کل جو تقریرِ حسنم ابرویٰ خمدار چلی  
واہ اسی جذبہ الفت کہ زلیخا آخر  
کل تو فرما دموادیکہ تھی کیا ہوتا ہی  
کیا کہین اور کہ ہر جائین کرین کیا شد  
شکر صد شکر کہ اس میکدہ عالم سی  
فیض کچھ کم تھی کلیجی میں ہماری تلخ  
یہاں تلک بات بڑی آج کہ تلوار چلی  
بھرنظر اہ یوسف سربازا رو چلی  
آج اپنی ہی سواری سوی کہہا چلی  
تاب گھٹا رگینی طاقت رفتار چلی  
روح مستان قدح نوش سبکا چلی  
مژہ یار جو ایک اورانی مار چلی

ولہ

ای بی خبر عیث ہی محبت جہان سی  
کہتی ہیں آسمان جسی اپنی بھلیس  
جانا ہی ایک روز تجھی اس مکان سی  
نکلا تھا کچھ بجنار دل ناتوان سی

معلوم ہی نہیں وہ کہاں ہیں کد بہ گنتی	پہرتی تہی کل جویار بیان عظم نشان ہی
کیا خوش نصیب ہیں تیری عاشق گنتی گہر	آتی ہی روز ایک بلا آسمان سی
چلتی بین مل کی اسی نفس پسین پٹھیر	ہیں ایک دم کی ہم ہی بین بین ہی
ای وادی عدم کی مسافر نہل چل	ہزار دشت تیزی لڑک سسہ ہی
تہک کر رنگ نقش قدم ہیں ہی رگیا	دوری راہ عشق ہی خارج بین ہی

## ولہ

باہم ارباب تما کو جدا کرتا ہی	فلک تفرقہ انداز یہ کیا کرتا ہی
وہ گنتی دن جو بکنتی تہی مژہ سی آنسو	آب تو نخت جگر آنکھوں سی گرا کرتا ہی
کیا کروں جا کی شفا خانہ عیسیٰ کی کٹ	مرض عشق کی دہان کون دوا کرتا ہی
جھک جو آزاد مکر قید سی چنڈی صیاد	بی پرواہ کو یہی کوئی رہا کرتا ہی
عہد پیری بین سومی طاق عبادت ونا	کہ اشارہ ہی اب قدودنا کرتا ہی
مسک عالم فانی سی نکجا خاموش	گوش بیان راہزن آواز دوا کرتا ہی
رجبا اسی اثر بوسہ لعل لب یا	جھک شربت کی جگہ ہر دیا کرتا ہی
جیسی اسی رشک چمن تیری ہوا خواہن	ہر سحر گاہ وہ اپنی کو گستا کرتا ہی
موجہ یاد بجا چمنستان بہشت	مشہد فیض پہ جاروب دیا کرتا ہی

## ولہ

غش خیال موکم میں غیر ہی	ہبکو ہستی میں عدم کی سپہی
امت خیر البشر میں ہم ہی ہیں	فیض اپنا خاتمہ بالآخر ہی

## رباعیات

ای نور مبین حق تعالیٰ	ای صدر نشین عرش والا
ہی بدر نبوت آپ کی دست	حلقہ ہی صحابیوں کا ہالا

## ولہ

ہی جیسی مخاطب بختا صدیقؐ	غائب عالم سی ہی جواب صدیقؐ
امی فیض نہیں کتنی بسمین مروت	ہیں خاتمہ صدق خاں صدیقؐ

## ولہ

کیا مجھ ہی رقم ہر خوشاں صدیقؐ	ہی اگر حکم شرح و بیان صدیقؐ
امی فیض یہ کیا بات عجیب کچھ	پہلو میں نبی اکرم کی ہی مکان صدیقؐ

## ولہ

ہیں خرقہ عادات مقالات عجمؐ	ہم رفعت عرش میں خیالات عجمؐ
کی فضل کمال انکایا ہوا فیض	ہیں نطق میں عیان کمالات عجمؐ

## وله

کتابی وسیع خوان عثمان غنیؓ	اک خلق ہی میهنان عثمان غنیؓ
سب پر حمار پنہم سی فیض	پیدا ہی علو شان عثمان غنیؓ

## وله

ہی حبیب سی وہ خواجگاہ سلطان نجفؓ	میدان بہشت کا ہی میدان نجفؓ
افلاک سچی بہت تر جس کی زمین	کیا مجھ سی بیان ہو شوکت شان نجفؓ

## وله

کیونکر نہ کروں ارادہ بین سوی نجفؓ	ہی جنت فردوس مجھی کوی نجفؓ
مغلوب کسی سی بین نہنگ تاشہر	غالب شیرون پہی سگ کوی نجفؓ

## وله

دہن ہی ہی سری طی کروں را نجفؓ	دیکھوں گنہوئی نصب و جبہ نجفؓ
تظہیم مری ہر ایک مومن پہی فرض	ہوں فیض گداسی درگاہ نجفؓ

## وله

فیض کروں نہ کیونکہ آہنگ نجفؓ	مولا ہی مراد الی اورنگ نجفؓ
اکسیر کار کہتی ہی اثر اسکی خاک	پارس ہی مری نظرمین ہر رنگ نجفؓ

## ولہ

مین بدوشعورسی ہون شیلای نجف	ہی سرین بہر اخیال سودای نجف
کچھ خوف نہ دوزخ کا نہ جنت کی جا	ای فیض مین ہون غلام مولای نجف

## ولہ

جو کوئی گیا ہوا وہین کا بندہ	ہی صحن بہشت خطہ پاک نجف
ای فیض لگالی چشم دل میں تہی	ہی سرمہ چشم قدسیان خاک نجف

## ولہ

ای فیض رقم نہوسکی اُسکی صفات	ہوتی مین فلک ہی جسکی صدقی ذرت
خدا م نجف ہو کیوں نہ جبرئیل امین	ہی خواجگہ علی علیہ الصلوٰت

## ولہ

اک آن مین آسمان پرسی جبرئیل	آتی جاتی ہین بال دہر سی جبرئیل
ای شیر خدا جو یاد نہ دواؤ ہین	پاس آپ کی آئین چلتی سرسی جبرئیل

## ولہ

ای فیض اگر قائل وعدت ہی تو	اس کثرت وہی سی نکر شہ پہ کبھو
معلوم ہوا قتل تعالو اسی مین	کچھ فرق نہیں نبی ماعلی مین سہو



	وله	
جو ذرہ ہی آفتاب ہو جاتا ہی		جو ذرہ ہی مانتا ہو جاتا ہی ای فیض پیر تیر ہی اسکا بخدا
	وله	
ہین واقف اسرار خفی و جلی		موالای زمانہ والی جلیل منعلوم ہوا انفسا سی ای فیض یک جان و مابین نبی اور عیسیٰ میں ہر جگہ برسم
	وله	
کہتا ہوں تری پہی کی رکھ دیکھ بھول		اخیار کی تونہ سن کہ ہی اول جلول گر خلعت مغفرت کا مشاق ہی تو ای فیض نہ چھوڑ لو من آں سواں
	وله	
کیا میری حقیقت اور کیا مجھ سے سیر		تعرین لکھوں جو بختن کا ای فیض بالقرض جو ہوں لوح و قلم ہی ہمدست ہو گی نہ رقم فضیلت آں عباۃ
	وله	
ہوئی ہین مقاصد سہا کی حصول		کرتا ہی جو مولو و رسول مستبر کہتی ہی یہ شمع زبان ہی پنی ای فیض خوش رہتی ہیں آں سواں دھاب رسول میں اسرار آرزو کا چہر

وله		
ہوتا ہی جہان جہان جہان مین مولود	ہی ساندہ تری پیری ہی گنت و شند	
پڑہ ختم رسالت کی لئی تری درود	اسی شمع خدائی دی ہی شجہ کو ہی بان	
وله		
معمور ہی وہ گہر نجس سی می ام	وہ کہہ کہہ جو جس میں کر مولود شریف	
اس شمع کو شمع طور کہتی ہیں تمام	مولود کی شمس جو شمع روشن ہوئی	
وله		
دی دیدہ دل کو نور شمع مولود	چہ گھر میں کر سی طہور شمع مولود	
ہی شمع برق طور شمع مولود	بی ہوش ہون گر دیکھیں جناب ہوئی	
وله		
کہتا ہوں جو کچھ بات مواب مان لی تو	روشن ہو تر نام چہا نہیں ہو	
اسی شمع کز آب اشک تلخی جلد نہو	پڑ نہا ہی درود بھی پھیم سر پر	
وله		
رہتا ہی وہ گہر نور نجس سی ہوا	ہوتا ہی جہان مین مولود ہی	
کہتی ہیں جہی دیکھ کی سب سئل علی	مولود کی ہی نیم ہی سچن ہی شمع	

## ولہ

دنباسی کہیں خوب مرادیں ہی	راحت سی دل و جان کی تسکین ہو ہی
تکلیف سی دو جهان کی محفوظ رہون	یار پ یہ دہائی فیض آسیر ہو ہی

## ولہ

بیدار ہی رہتی نہیں سوتی ہی شمع	منہ آسون سی رات کو دہوتی ہی شمع
حضرت کا فراق ہی اٹھی جی پیاض	ہر محفل مولودین رو نی ہی شمع

## ولہ

افلاس ہوا ورنہ نعمت آئی	تکلیف مٹی بیج کی راحت آئی
ای فیض اکرم سی شانی مطلق کی	نزدیک بخوبی مر سی صحت آئی

## ولہ

بہار حسن رخ بتلا رہی ہی	ہر اک مومن کا دل پگھلا رہی ہی
گہڑنی ہو محفل مولودین شمع	تجلی طور کی دکھلا رہی ہی

## ولہ

سخ پر نوز دکھلاتی ہی	مہ وغور شیدہ کو شرفانی ہی
شمع جو محفل میلادین ہی	شجر طور نظر آتی ہی

# ثمت الرباعیات

## شعرت الخمسات

یاد رکھتی ہو تم تو ب کی بات	انی ادب کی ہو یاد ب کی بات
بہو بجاتی ہو دن کو شب کی بات	پر جو جیتی ہی میر ٹو ب کی بات

بات یہی تری خنب کی بات

باز آ تو نہیں ہی شک نہی	ہر گھڑی بات بات میں کہتی
بات کر میری ساتھ رستی کی	چاہی گر لاک بارتیہ اجمی

ساتھ سب کی ہی ب کی بات

نہ لکھو تم کہیں حکایت عشق	نہ پڑھو تم کہیں حکایت عشق
نہ سنو تم کہیں حکایت عشق	نہ لکھو تم کہیں حکایت عشق

ہی بیت ب کی خنب کی بات

ماو کچی و شفقتین آگلی	باتین سب ہو جائی پو پہلی
عوض ہی عفو کچی گستاخی	بہی ہی متبدل من ہی بری

یون تو کہنی کو سنسی رکبت	
نہیں اچھی پریت بی موقع	نہیں موقع کی ریت بی موقع
ہارسی بد ہی جیت بی موقع	ہی کڈ مہب بات چیت بی موقع
بات اگر ہی تو ہی ادب کت	
دم بخود مین مباحثہ میں سہی	لی ارسطوسی تابد فارا . لی
بخنتی ہین ہی ذکی و غبی	ایک ڈوب کی جوتو بھی کوئی
کرتی ہوا پ لاک ڈھکے بت	
یا وہی اُسکو مطلب تو صبح	الوج پردل کی کندہ ہی تلخ
کہہ رہا ہی یہی صبح و یلخ	کس قدر فیض ہی یلغ و یلخ
کی جب اُسی تو تخت کت	
ہمسی جو سیکھی ادب تہی داویا ورنکی پن	ہم چار و نین جکی وہ طیب و رونکی پن
کل سمجھتی تھی جنہیں وہ غلیب اور ورنکی پن	یا تو اپنی پاس تھی یا وہ قریب اور ورنکی پن
جو نصیب آگے تھی اپنی وہ نصیب اور ورنکی پن	
چوڑ و عجب کو خدا پر بات میری مان لو	میں نہیں دیتا ہون کیا چل ماسی ہمد
شانی مطلق ہی شاہد اسی سچا تم سنو	در و مندان محبت کا معالج کون ہو

حضرت لقمان ہی گرین طیب اور فکی پن	
یا در کہوبات یادی ساکنان شرجیت	حسن ج الون ہی مضرت کچھ نہیں منفعت
ہر شیار ہی مٹی کری کسی کی بلا نیست	عشق کی تعلیم ہی ہیکو خون کی تربیت
عقل ہی کہد کہ حضرت اب و پاء رونکی پن	
نشد المنة ہوا حاصل جو کچھ قہار عا	راس آئی ہی گلستان محبت کی ہوا
ہر سحر ہمینی ہی ہر غمچہ لب ہی سنا	تیری نالی وہ بلا جاننا ہین یک کل دنیا
اگر قتی یہ دل میں اثر ای غدیب اور فکی پن	
کیا کرین ہم چرخ سی ظاہر سلوک روزگار	ہر گلی میں جذب الفت فی کیا بی اعتبار
فیض صاحب کہہ ہی تہات ہو کر پورا	ایسی سخت اپنی کہان آئی جو گہرا نیچہ پورا
اسی مفسر اس مین طالع عجیب اور فکی پن	
مثلاً	
کو کہہ یہ و کہہ میں کیت جیکو سولی	پس ہا ہون میں مسی کیو سولی
دم لبونہ ہی دہری کیو سولی	
واہ واہ کیا تھی بات اچھی کہی	عشق میں گر سک نہیں کہہ ہی سہی
کچھ تو ہوئی لگی کیو سولی	

کس لئی ہنسائی و نوائی قریب  
گر مومین خوش نہ تو نوائی قریب

ہی یہ دن اکدن سہی کیو اسی

گرنہ ای عمر روان مجھ ہی گلا  
ہون مسافر کا دل نا بوسی کیا

چرخ بس ہی راو ٹی کیو اسی

نقد جان دل کو میں جہیز دین  
کام سلی کا ہی سلی سی لون

انکی پالوش زری کیو اسی

اگیا ہی کیا سمجھ میں کچھ قصور  
ایدل نادان نہ اتنا تو بسور

چھٹی ترقی پین وہ نہی کیو اسی

ہر کسی کی آگی سچ ہی گلا  
کب وہ پیش آئی ہن نگلی سی ولا

جلی خلقت ہو بدی کیو اسی

پڑ گیا ہی اب تو ہر سن میں گل  
موت آئی یا نہ آئی آج گل

ہم تو مرنے ہیں کیسی کیو اسی

کا دم کا لی ہی تہ گوریسی رکھو  
خواہش اردل اگر صاحب کو جو

آمین عیسیٰ اردل کیو اسی

اب تو اک سوچی ہی پہنچی جھجھ  
حسن ہی نہ مکہ بخش ہی نہ کی

موتی ہو موتی کی واسطی	
ہنی مر مر گیا ہی تھان	مر گئی پر رشتہ ناتا ہی کہاں
ہین پیساری جیتی جی کیو سٹی	
مٹنے نہ کہہوا کر نہ سپر سی ٹھٹول	سیکڑوں سی شمنی لی مینی مول
ایک تیری دوستی کیو سٹی	
خود بخود رزاق پہنچا تہمت	فیض کس کن تا ہی اتنی کاکلوت
ایک دم کی زندگی کیو سٹی	
مثبت برسرِ شک	
ہی بگاڑا جکل بنا نہیں	یار کو مہسی کچھ لگا و نہیں
وہ محبت نہیں وہ چاہ نہیں	
لیکی ماضی سی تا باستقبال	پرزوین و تنخوا کروں کیا مال
ایک زمین چا تا وہ نہیں	
مجھ ہی اسی نا خدا نہ کر حجت	گلگ کو بحر غم سی کی نسبت
یہ وہ دریا ہی حسین تہا نہیں	
پالنی کا میری زہر آب	میری کھانی سی کیوں فلک کج



پاوروٹی ہی نان پاؤ نہیں		
یوسف مصری ہی کہیں نہیں	اور کیا ہی ترالعاسب ہوں	
یہ اگر تشنہ کا چاؤ نہیں		
کہیں جراح دیکھنی کو جوتانی	مریم السنیام سی بہر جانی	
تری تلوار کا وہ گھاؤ نہیں		
ہی کھان یار اسطر کا حسن	کیون نہ بنوائی خط کہ گڑ حسن	
اب وہ عالم نہیں بناؤ نہیں		
غوری دیکھہ گری تہیکو کھان	منظر چشم میں ہی سیر جہان	
ایک دو کوس کا دکھاؤ نہیں		
ہی یہ میرا مقولہ شام و پگاہ	ابکی جاتی ہیں اوز مالہ وآہ	
اسطر کا کوئی علاؤ نہیں		
جہین ہی پھر اس کشاکش کو کہوں	بھر طبع روان کا قایل ہوں	
کسی بامیں یہ بہاؤ نہیں		
آنکھی پاؤش سی کوئی مر جانی	بھرمین کیون طرح نہ دبا	
بار غم پر مراد باؤ نہیں		

کھا لیا مجھ کو غم فی دم دیکر  
چا دل الماس گوشت نہت جگر

فرقت یارین پلاؤ نہیں

تہی تم سہی فلخ البالی  
عید ہی وصل سی چلی خالی

گو گلی لگتی کا لگاؤ نہیں

فیض سی پھونکے کی اڑشک  
یہ زمین غول ہی اسی شک

جسمین ذرہ کہیں بھر نہیں

تاریخیات

بہت تھوڑی مدت میں یوں کی ستم  
جبار رو میں واصف فی تفسیر لکھی  
لکھی اسکی تاریخ اسی فیض میں فی  
یہ ہی کل قرآن کی تفسیر ہندی

ولہ

جو واصف فی لکھی ہی اندون میں  
تفا سیر و مین ہی ممتاز تفسیر  
لکھی ہی فیض فی تاریخ اوس کی  
بہت اچھی ہی باعزرا تفسیر

ولہ

امیر الدین حسین الطائف فرما  
سراسر طعن خوش مستبر و مجر  
بہت بی مثل ہیں ہر عیلم و فن میں  
ہیں سب جا واجب التعلیم و توقیر

لکھی بسندی میں اک تفسیر پہونچ	کروں میں وصف میں کیا انکی تفسیر
مگر تو فیض حق سی فیض میں نی	کبھی تاریخ متاذا القف سیر

### تاریخ تالیفات سالہ

دیکھ کر شہریر مولانا امیر الدین حسین	سکر مو لودین مطر و مقہور رسول
قابل صل علی مینی کبھی تاریخ فیض	ذکر مو لودینی جائز ہی بانہد کلیل

### ولہ

عالم سحریر اعنی میرا میر الدین حسین	اس سالہ کی ہین بانی خوش کبھی گمخدا
مینی پڑہ پڑہ کرد و دسکی کبھی تاریخ یون	بجا و دان تحریر ہی یہ قابل صل علی

ایرخ حبلس حضرت افضل الدولہ مغفرت مکان حسین علیہ السلام

انیس حیدر آباد کن فیض	ہی جواب افضل الدولہ بجا
-----------------------	-------------------------

تاریخ تولد مبارک خلکو پر نور حضرت میر محبوب علی خان بہادر ازم قیام

ہوا ہی افضل الدولہ کو فرزند	بہن تھا انکی دلمین ہی ارادہ
سراقبال سی ہی فیض تاریخ	ہی یارب سلامت شاہزادہ

### ولہ

ہوا فرزند جب شاہ دکن کو	سرودا کو ہوا یک سخت پیدا
-------------------------	--------------------------

سزاده الکی پامال هونی	هواجب زیب تاج و تخت پیدا
کها اسی فنیض مینی سال اسکا	هوالاین هالیون بخت پیدا
تاریخ تولد نواب ظفر جنگ بهار ابن نواب خورشید جاہ شمس الامیر امیر کبیر	
ابن محمد رشید الدین خان مخفور امیر کبیر	
نواب گوٹولد هوا جو فیض	ماصل جهان اہل جہانکو خوشی
سال طلوع با سیر بخت هوا قم	خورشید جاہ اوج هوا طالع آج
وله	
نواب کو جب هوا نبیرہ پیدا	آوازہ عیش تحافلک برپا
تاریخ لکھی ہی مینی فولانی فیض	خورشید زمان ہوا ہی پیدا زیبا
وله	
ہوا پیدا نبیرہ نواب باوقا	خوش وضع و برعی انجمن خوش مزاج
سال طلوع مہر کرم فیض کہا	خورشید جاہ ہوا ہی طلوع آج
تاریخ تالیف ستہ شمس	
شمس الامیر الکی ہی یہ تالیف	
تاریخ آمد مولوی اسلمی از مندر اس	

حیدر آباد دکن میں فیض	کسی مدراس میں جس نے تحلیف
سال تاریخ کیا مینی رستم	مولوی اسلمی لائی تشریف
تاریخ نسخہ تخلیف تالیف نواب حسن مرزا خان تخلص قصہ	
جب لکھا قصہ فی یہ مجموعہ	عیش و عشرت کا سرسبز باغ
اسکی تاریخ مینی کہی فیض	ہی معطر یہ نسخہ ہاں
ولہ	
جب کیا قصہ فی رسالہ رقم	بہر ہشیا مرغز بیشک و برب
سال تاریخ فیض فی لکھا	ہشک گھین ہی نسخہ عجیب
ولہ	
محطرت کی بابہر لکھا فیض	قصہ صاحب فی یہ مجموعہ جدید
ایک کم کر مصرعہ تاریخ سی	ہی حسن مزہ کا یہ نسخہ مفید
تاریخ سلامتی سونا جی پڑت از ضرب تیغ	
پہر گئی اگی اجل حجری تک	فیض جیتی ہی رہیں باجی
سر خلاص سی تاریخ ہی یہ	راو صاحب کی ایسی موت تھی
تاریخ فوت راجہ پرتاب ہار	

میر علی بن بھادر پرتاب	نوجوانی اجڑ گئی حبس دی
فیض فی سال انتقال کہا	فرد دفتر بگڑ گئی حبس دی

تاریخ بیماری مفتوح جعفر علی نیک شاکر و مصنف رحمۃ اللہ علیہ

نیک بد کہنی لگی ہر مجبوری آد	نچ ہوئی جب مفتوح سی جعفر علی
مصرعہ تاریخ لکھا میں فیض	نوطہ داری خوب ہی مردانگی

ولہ

جعفر علی جو مفتوح کی آزار میں گہری	بی چین ہو رہا ہی ہر یک اتحاد و ستاد
تاریخ پوچھی میں تو یوں فیض کہ اٹھی	کیا نیک مرد آپ مقرر میں نوطہ دار

ولہ

جعفر علی نیک کو آزار میں کہنی	افسوس ہی کہ بد کو نہیں ایک دگ ہی
تاریخ اسکی فیض فی کی اسطرح رستم	کیا مبتلائی مفتوح ہوئی ایک پرگ سے

تاریخ طلوع ستارہ ذوق و ذوق

کو کب اقبال نہیں ذوق و ذوق

ولہ

پی منصب و جاہ ذوق و ذوق ہی

وله

جہاڑو مارہ بیشک ای ہمدردی

نماہنج بنای مانع نواب مصمصام الملک بہادر

بہار اسکی بہار جاودان ہی  
سہا نا مانع ہی پیوند جان ہیہو تیار جیدم گلشن عیش  
کہی تارنج اسکی فیض مینی

تارنج

تیار کی انہون فی یک عیش گل پچھڑپ  
ہمدرد کی سنای ہی بہ مانع و پچھڑپبدیو لالہ صاحب ہن نارنول ہن جو  
تارنج اس بنا کی ای فیض ہمہی لکھی

نماہنج پل رو د موسیٰ

نفع لیوی اس ہی ہر جو گل  
واہ کہی تارنج خوب ہی موسیٰ گلپل لب موسیٰ بنا ہی سہی  
فیض فی لکھی ہی تارنج بنا

نماہنج وفات مولوی کرامت علی ولد مولوی عثمان علی

اجل سی جب کجا ہر سانا  
خایت بدیل ہی کرامت کجاکرامت علی عالم بی مثال  
کہی فیض فی محبتی تارنج نوت

وله

کرامت ملت و علامہ دہر	گئی عشقی کو ہمراہ اجل آج
لکھی تاریخ انکی فیض مہنی	عنایت ہی کرامت کی بل آج
تاریخ زخمی شدن بالملکد عرف پندت سے	
ہاشمی کی فکر نیت جی کو تھی	ہو کی زخمی گہر وہ آئی صبحکو
اسکی تاریخ اکل کھانی سی ہوئی	ہنی وہ بہو کی زخم کھائی صبحکو
تاریخ تالیف رسالہ محمد فیاض الدین خان فیاض	
فیاض فی از روزوں لکھی چند اوراق	انصاف سی دیکھو تو ہوا خوب رسالہ
تاریخ کہی فلسفی طبع فی اسی فیض	قطع کا مطبوع ہی کیا خوب رسالہ
تاریخ وفات نواب شمس الامرا امیر کبیر بھجا در	
جناب ملک رخش امیر کبیر	ہوئی عازم سیر ملک زمین
کہا فیض فی رو کی سال وفات	دلا کوئی اپساریا نہیں
تاریخ شادی دختر حسن افط محمد و	
قاضی احمد خدائی فضل سی دولہ بن	جو مقدر میں نھان تھا وقت پر پہنچا ہوا
سال تاریخ اسکا مہنی ہی سنا ہی فیض سے	ساعت محمود میں شادی رچی اچھا ہوا
تاریخ دیوان محمد سر فرار علی صوفی	



جوہن شعر دیوان میں منتظم	وہ دو چپ ارباب معنی کی ہیں
رقم اسکی تاریخ کی فیض فی	بہت اچھی اشعار وصفی کی ہیں
ولہ	
بہاوی مستظم دیوان وصفی	نہیں دیوان گر ہی سکی قدرت
سر انصاف سی تاریخ کہ فیض	ہی الحق تیز وصفی کی طبیعت
ولہ	
مرتب جب ہوا دیوان وصفی	ہوا احباب پر احسان وصفی
کبھی تاریخ اسکی مینی فیض	مرصع خوب ہی دیوان وصفی
تاریخ دیوان غلام صمدانی عرف بہو صاحب تخلص وصل شاگرد مصنف	
کہ چکی جب عیلام سدانی	تا وہ دیوان یاد گار جہان
سال تاریخ فیض فی لکھا	بانغ و بھج ہی وصل کا دیوان
ولہ	
دیکھ کر دیوان رنگین صمدانی	ہی بہت خورسند شہر آفرین
سال اتمام اسکی سنہ فیض	بانغ نوا سجاد ہی دیوان بہت
ولہ	

مرتب میل کا دیوان ہوا ہی	نہایت غم گسل ہی عشرت انگیز
لکھی ہی فیض نی تاریخ لکھی	طبیعت چس کی ہی مکفیم تیز
تاریخ وفات شاہ یار الملک مرحوم	
سدا رہی اس جہانسی سن چکانو	پند بہ روی کھنصر کی ہاں ناگاہ
کہی تاریخ مینی فیض لکھی	موسی رونق علیخان آہ صد
تاریخ وفات وزیر خیران	
مرثیہ خوان تھی اک در بر علی	موت کا جب انہیں پیام ہوا
سرافوس سی ہوی تاریخ	ہاں یہ مرثیہ پیام ہوا
تاریخ غنائت تاریخ محمد حسن صاحب	
رسم کن فی عقیدت کی تھ	گیا بانج جب نذر قطب من
ہوی اسکی تاریخ فی الحال فیض	ہوا بانج محبوب محمد حسن
تاریخ مقطع	
گرو جو صبغۃ اللہ خان کی ہی پس	پسین مقطع مگر مطلع ہی ای فیض
کہی تاریخ رہن اسکی یہ مین فی	بہت ہی خوب یہ مقطع ہی ای فیض
تاریخ وفات مولو جراح	

سب اجا خون آنکھوں سی بہائی	مولو جراح آہ جب فانی ہوئی	
نشتہ کار پی لگا ہی ہائی سی	فیض فی تاریخ یہ اسکی کہی	
ناریخ سوختن نوشک خانہ محی الدولہ بجا در		
پڑا جب آہ آنت نارا	محی الدولہ کی سب فیض	
بہت جاہ جلا سب بجا	کہی تاریخ یہ آزادانہ میں فی	
ناریخ سوختن مکان راجہ اندر حیت بہا در		
مال و مالونکا بہت سب خاکستر ہوا	آتش قہر خدا سی بعد آد ہی رات کی	
آج کی شب چینی خانہ مالونکا جلا	اسکی تاریخ کیا پتیاں فی نجسی کہی	
ناریخ مشنوی ضیا		
مصرف واد واد ضیا کی بن مجلس	جب کر بلا کا واقعہ تحریر ہو چکا	
عبدالرحیم فی یہ کہی مشنوی نفیس	اس واقعہ کی فیض فی تاریخ یہ کہی	
ناریخ صحت محی الدولہ بجا		
کمال شاد ہوی سبائیں مغیرائیں	مرض سی پائی جو صدر الصدور فی صحت	
مدام صحت و آرام سی رہیں وہ جلس	کہی ہی فیض فی تاریخ با سربال	
	ولہ	

محمی الدولہ صحت کیون نہا بن	کہ بی شافی حکیم اذکا ہمیشہ
فلک ہی جب ملک ہی نہیں	سخن انکار ہی بالا ہمیشہ
فقیرانہ کہی تارخ میں نی	رہن صحت سی یا مولہ ہمیشہ
تاریخ بنامی سحر دولہن سحر	
بانی ہی کون اسکا پوجا کیا ہر ایک	بیرون شہر میں نی مسجد بنی جو دیکھی
تاریخ و نام اسکا فرمای فیض	ہی مسجد بنی کی کہتی ہیں یا پر فعلی
ولہ	
سید را باد و کن میں کہتے ہی	اس میں پڑتا ہی نہیں کوئی نماز ایک
مجموعی یہ تاریخ اسکی فیض	ہی یہ مسجد بنی کی کہتی ہیں سپ نیک
ولہ	
بنائی مسجد نو مسجد بنی یہ پتنگ	یہ متکف ہو کہتے ہم نماز پڑھیں
سنی ہی فیض سنی تاریخ اسکی باور	تمام مسجد بنی اس میں ہم نماز پڑھیں
تاریخ و نام	
مستقی سرفراز خان جو تھی	طرف اللہ کی رجوع ہوئی
فیض نے سال اتھال کھا	ہای وہ خان سرفراز موی

## ولہ

گئی چھریاں جیاس جہانی	بہت نگین ہوئی سب ناگوس
کہوں کیا خاک میں تارخ اُدھکی	دلا پتھر و میان مٹی ہوئی بس

## تاریخ صحت فرزند مصنف

آج دہند فیض صاحب کو	دسی جو صحت خدائی خاطر خواہ
سر آرام سی ہوئی تاریخ	غسل پاپا مہینہ ۸۲ ہوا

## تاریخ تولد فرزند رامی پرسیری پرشاد

پرسیری کی فیض جو پرشاد بین انہیں	پیدا ہوا سپوت ہوئی شاد و خاص عام
جبار کا بیس ک گیارخ ہو گئی	پرسیر اسکو رکھی چہرہ چو نیکم

## تاریخ روانہ شدن مولوی فضل رسول

جب دکن سی پہلی بدایون کو	عالم و فاضل و فصیح اسی ہی
فیض تاریخ مینی ہی لکھی	پہلی فضل رسول اب ہی ہی

## تاریخ حلافت

ہی لقب فیاض دین جکا تخلص بندہ ہی	جب انہیں خراجہ بیان فی جانشین اپنا کیا
مجھسی تاریخ خلافت فیض صاحب نے کہی	بندگی کرنی سی بندہ خواجہ محفل ہوا

## تاریخ وفات

تھی مبارک شونین پر غوث مہی خواجہ	جو نہیں واسل ہو چکی پکڑیں
فیض فی تاریخ فوت لکھی کہی	ہی داخل ہو چکی سیکڑیں

## تاریخ تالیف سالہ

لکھا جب فضل رحمان مولوی فی	رسالہ یک کئی ہیں او کی قسمیں
کہی یوں فیض فی تاریخ اُس کی	ہی اصحاب نبی کا ذکر اس میں

## ولہ

اک رسالہ سیر میں ہی لکھا	فضل رحمان ہی جو فرخ پتی
فیض تاریخ مینی اس کی کہی	مستبرک کتاب افصح ہی

## ولہ

عصر فی عرض کی پہنچ بیدن فیض	فضل رحمان جو ہی عالم و دام مصوم
حال اصحاب نبی میں ہی کتاب ایک کہی	اس کی تاریخ کر بن آپ ہی کوئی معلوم
دہرین پر ساختہ تاریخ پر ارشاد ہوئی	حال اصحاب کیا راہ اس میں ہی نکش مضمون

## تاریخ شادی

نوشہ قمر الدین کو احباب فی جو دیکھا	اس کی غایت سی دل شاد ہوا او کا
-------------------------------------	--------------------------------

تاریخ کبھی مینی وارو نہ ہو پی در و خط	بلی سچ و تنکری کی اسی فیض وہ بن فوراً
---------------------------------------	---------------------------------------

تاریخ حوض
-----------

بھر عالم سیر ز اغتاری	جب کیا تیار حوض بی مثال
فیض فی تاریخ سال اسکی کبھی	ہی حسینی حوض پر پائی کمال

تاریخ مسحب
------------

بفضل اللہ ہوئی تیار مسحب	ہر ہر خوش و شاد خوش اندر محبوب
کبھی تاریخ اسکی فیض مینی	جزا اس اللہ ہی سجد بہت چو

تاریخ نئی شہ
--------------

دل اجاب پہ تنواریں لکین	ہوئی رخصی جو حفیظ الدین پاس
فیض فی سال جلاحت لکھا	چور ز خمونین ہی پاس انفاس

ولہ
-----

اتفاقاً جو ہو گئی محب روح	اول شب بن تیغ کین پاس
سال تاریخ فیض فی یہ کھا	ہی بہت پہ یہ خرم بار کیم پاس

ولہ
-----

سہی حبیب بن یاس زخمی	سہی ہی فیض مہر علی بن صاحب
سرافسوس سی تارخ سنینی	سہی گیل خفیظ الدین صاحب

## تاریخ غسل صحت

نہایت خوش سہی احباب جملہ	خفیظ الدین فی جہن کی غسل
کہی ہی فیض فی یار زنا رنج	سہی آج مولا پاس غسل

## تاریخ

لکھی امام خان فی جو تاریخ یک فی	ایسی لکھی کہ جکا نہیں ہی کہیں جواب
تاریخ اسکی سہی بھی اسی فیض یہ لکھی	تالیف ہجر کی ہی دل دیز یہ کتاب

## تمت

الحمد للہ علی احسانہ و نعمائہ کہ دیوان اردو تمام ہوا اب دیوان سی شروع ہو گا کہ لطف کی بات ہے چنانچہ آؤ

لی جان دل ای دلبر ہی ایک سی دہتر	کہتی ہیں یہی اکثر ہی ایک سی دہتر
اسی پیر معان اپنا یک جام سی کیا ہوگا	دی می کی صراحی بھر کی ہی ایک سی دہتر
کہہ ساقی محسن سی پیاسا ہون کئی دن سی	ساغر یہ پلاسا غریب ہی ایک سی دہتر
ساتھی تیری سحون کو تسکین گڑک سی ہو	لا جام می چہر ہی ایک سی دہتر
فیض اب غزل ثانی کہہ ڈال پاسنے	کہتی ہیں سخن پرور ہی ایک سی دہتر



من علاج

دیوان و نون مجمع بحسین بن بجا

مواج ایک تھا متلاطم ہی دوبرا

سودا و منیہ سرگاہی محسوس جادوان

ممدوح ہی یہ حافظ و سعدی کا پیکان

و کیسین اگر اس آئینہ و گل کو اک زرا

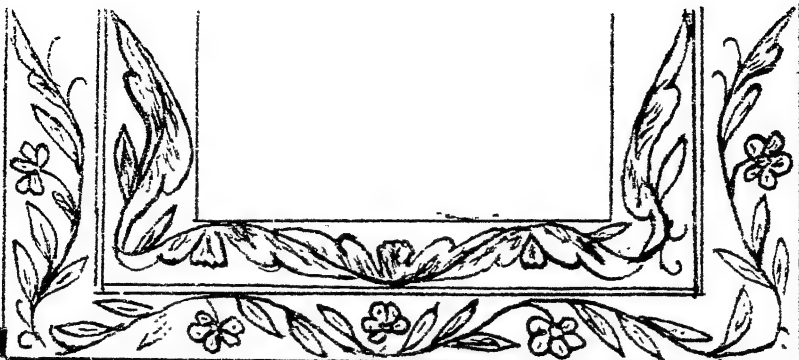
طوطی ہند و بلبل شیراز دین صدا

و دعوی کرین جو سن کا دو نون یہ صبح ہی

اول اگر تلخ تھا ثانی صلیح ہی

یہ ایکجا ہوئی تو مزہ ہو گیا و چنید

پیونہ دو درخت ہوں جہاں طرح دیکھند



بسم الله الرحمن الرحيم

تقوی برای زاهد دوستی برای ما اینست در شریعت ما اتقایی ما امر و نهی شمع کند امتدای ما جام می هست چشمه آب بقای ما تر کرده اند از می گلگون قباي ما از وجهه میشکست اثر درد بای ما	جایش بختگاه و بختگاه جایی ما کوید هر آنچه شارع میخانه آن کنیم وسی کرده ایم اما مست رندان می پرست کوا یصبا بخفسد که در دور میفرودش تکلیف زهد خشک مکن امی فقیه عصر بنگام در صبحگاه نئی و طیفه کن
--	---

ای فقیض کشت لب لعل قح کیشم

جام شراب لعل بود خون بهای ما

نهن شراب با حتم ایندل می پرست مست شراب ناز کن نگرش می پرست	هوش و حواس با ختم جلوه چشم مست از رونا ز باز کن دیدن چشم مست را
---	--

مگر جوان من بکن کار دروان من بکن مست باده کی کمر راه بلی چو طی کسبم را صمیم از صفا می تو زنده ام از بازی پیش بلند قامتی سر و نیافت غرق گر و چو رشک صد چین از لب جان نقره بچو نسیم هر سحر سوی چمن بکن گذر اگر بخون من بکن غم تو تیر دست را مست بغیر می کنم مست است را گر نشود لغای تو نیست کسیم هست باقه خوش چه نسبتی چو بنال است را خضر شبست همچو من زاب حیات است در گل و غنچه اش مگر لطف کفایت را
---

فیض ره وفا گرفت ز دریا چو گرفت  
یا در نقش پا گرفت قاعده نشست را

مانند حجابست کرده بر دهن ما آگاه کسی نیست ز سوز سخن ما بتاریکی گور هست بشام وطن ما مار هست رو کوچه شمشاد قدیم ما احسان کسی بعد شهادت نکشیدیم شور لب پر شور کسی همزه داد ما نشنید کسی از دهن ما سخن ما قفل است ز تاج کلب بر دهن ما صبح وطن ما ست بیاض کفن ما جز سر و دگر سر نکشد و چین ما شد پیرین زندگی ما کفن ما پاشید نمک بلب زخم کهن ما شد عمر سهر و صخره بر مهرون ما
--

<p>حقا بود غیر مهاب کورکن ما          محنت جگر راست عقیق من ما          پیر این آبی شده زیب بدن ما</p>	<p>بی نام و نشایم مکر خسر و عظیم          منت کش خورشید جهان کبیر          از خلعت دیباچه غرض کز مدد و</p>	
	<p>ای قیض ز فیض کرم حیدر کر          باد و مدعی است هوای دکن ما</p>	
<p>و و غزله در بحر مطول مشن سالم فرج طویل ار کلن و معانی فنولن          مفا عیلس فنولن متخیر صاحب دیوان</p>		
<p>بود مانند عقاب عالی منزل ما          شد مان مثل باشد آسان شکل ما          ز خضر نهایی دین چه برسی خال          ز هر گرداب و ریای آید حال ما          نخواهد محسّل ما نخواهد محل ما          که رنگ خلک گرد و دیش محفل ما</p>	<p>رخ جانان چو باشد مقابل باد ما          ز جام دست ساقی ز چشم ساقی          بجز کشت محبت دینم زرع چه شد          ز موج عشق کرم جانان ما نشانی          خوشا وقتی که یلی بعنوان اجاره          ز بخت خویش روزی چنان یگانا</p>	
	<p>یکی مطلع و کرم بخوان چون فیض جاری          کوتا محفوظ باشد همیشه ساحل ما</p>	

<p>اگر مانند لایم تو باشی مسائل ما  چو درس عشق خوانیم ز استاد درس  همان بهتر که هر دم رود و در پاس در کش  بیک در خواست ادنی دهمش حاجی اعلی  میان ما و جانان حب دایمی نیست اصلا  غزل گفته چه گویم بشمار اینها چه باشد</p>	<p>تو خود انصاف میکنی که باشی چاهل ما  ارسطو چیست گرد و غلطون قایل ما  چه کار آید و گرنه دم لاطائل ما  بیاید هر که باشد نه یاران سائل ما  بغیر از خستی ما نباشد حاصل ما  که با صد شوق گردد ملک هم مال ما</p>
<p>قدم رنج بیز مری می اگر تو  میجا فیض گیسو در غم زلال ما</p>	
<p>سر کشد چون نخل طور از آتش گلزار ما  چو زبان شکر اسلام گردد خشک ما  می نشاند فیض سرگردان محرابی چون  صرف و حشمت چون نگر دو صفت تعمیر ما  غیر بدنامی بدست ما نیاید نقشه</p>	<p>خفته بر شعله باشد طره دستار ما  آب باید داد از خون رگ زنا ر ما  گردش تقدیر از بندش دستار ما  از سود چشم آه می شود تحریر ما  بود از خاک نذرت کرده تقویر ما</p>
<p>پادمان فراغت فیض چون بایک نشین  هست کوتاه بر قد ما جامه تقدیر ما</p>	

<p>چه جای شکوه اگر دشمن منت قیاس در بهشت سپهر سرخ و رطل و مرغ مقیم دیر نشوی یا مسافر کعبه صواب آنکه مگرد و خویش از دوزخ بخواه بهی از وی اگر چه باد شهی بغیر باده نشود مست هر که گوشت کند</p>	<p>شنیده ام سخن از دوست با نصیب سر نیاز من بی پای نازنین صیب ضرور میرسدت آنچه کرده اند صیب که گاه گاه براه خطاست با صیب که ساکن در قدس است هر گلی صیب حکایت لب ساقی حکایت عیب</p>
<p>مرو براه بعید از دیار یاری فیض که روز وصل و شب عیش آمدت قریب</p>	
<p>سخن و دهن پر می فروش خطاب بچرخ نمیکند بنشین که جای ملکیت ره خطاست بر اینک میرود و صوفی حدیث مطربستان گوش جان شنید و مفضل به زور و هم سوی صومعه که را زمن میسر رسد و رسم پارسایان</p>	<p>بیاد ساقی کوثر نبوش جام سرآید فتح نبوش مال قدر کنان یاب طریق باده فروشان بود طریق هوا بیا که گیر ز ساقی بیابک چک و باب خوش است صحبت زندان شراب و باده فتاده ام بدر می فروش مست بخر</p>
<p>نبوش باده رنگین بجای گل افسی قنصین</p>	

مباش بی می و معشوق در بهار شباب

یار من یک نگاه کرد و گذشت	خون صد بگناه کرد و گذشت
ستم او بپسین که بر قتلتم	مختب را گواه کرد و گذشت
گل عبیق خست بظرف چمن	پاره پاره قبا کرد و گذشت
ناله ام چون شنید اماندور	مرحبا واه واه کرد و گذشت
باز آن شهسوار عرصه حسن	عالی را تباه کرد و گذشت
ماه من همچو نور از ره چشم	سینه را حبس گاه کرد و گذشت
از سر عجب یار کوه شکوه	نا توانم چه گاه کرد و گذشت
بار عشق تو غم پسیری	مقامم را دو تاه کرد و گذشت
با که گویم سلوک سبیداش	حقش هر داد خواه کرد و گذشت

از بر فیض آن کمان برو  
وعدۀ تیر ماه کرد و گذشت

لفظی زره و رسم تو مارا کلمت	دایم دل من ده که ترا حرمیت
باعتقد ز لغت تو مارا کلمت	زمین سلسله بهر بجهان ستمیت
خست بگریش مرا بامشست	امی چون لب پر شور تو کم حرمیت

در چشم زدن از نظر باشد عجب	چون قافله اشک از آن قافلیست
هر خار سیاهان و فاشنه زبان است	یارب چگونه در کف پا آبله نیست
خز آفت آنزلف سیاه رو شیب بهر	بالای سرم هیچ بلاناز که نیست
اند رغر عرق چه پویم که خدایا	خز نقد دلم در کف من باطل نیست
این هستی با جلوه که نیستی است	در زیستن و مردن ما فاصد نیست

ای فیض بجلدوی غزل نقد دلم گیر  
زین بیشین بیشین من مخلص صلا نیست

استان بوی هر سکیه آئین مست	روز و شب بندگی سپهر فانیست
اشکارا کن امر و درین بزم خزا	ساقیا هر چه بهان در دل غمخیز نیست
سطلاب سیر نیست است از زو قو	می و معشوق همه بر سر بالین نیست
یارب از کنج خرابات بده کنج خیطر	هوس باده کشی در دل سکین نیست
تا دعای تو خنده و در پیش نیست	ساقیا محفل حبش بید و آیین نیست
کوس فریادی من ای فلک اکنون بواز	ساقی دور زمان خسرو شیر نیست
صفت چشمه تینم که دی و غلظ کرد	اینهمه رحمت جام می رنگین نیست
در جمی نیست بد و در فلک یگبار	آن می صاف که در جام غالین نیست



قصده مضدم کن ای فیض بنی است بوش  
جای بخون باد و گلگون بش را نیست

چگونه شاید وینار با کتم از دست	که هست زندی موی تقسیم است
از کاکل رخ جانان بگوش بنوش	حکایت شب اسری حدیث روز است
گشتاد کار خرابات کرده ام عمری	بر روی من در میخانه کس نخواهد است
کلام پیر معان وحی آسمانی دان	که واقف هست ز اسرار خدایان است
و لاش ز باد و تسنیم سالها بر سحت	هر آنکه ز در میخانه ساعتی نبشت
ز ساقی فلک امید جام باد بکن	از کاسه سر حمید و کیفیاد نکست

سیا بکنج خرابات می بنوش ای فیض  
ز درد و صاف هر آنچیکه در سبوی است

بر گل و میم چو پنی دشت لقصمان است	کردنی کو که نه خنجر شرکان نیست
عاشق آن نیست که در گوشه زندان است	یوسف آن نیست که در چاه زندان است
آه دل کیت که در گوشه زندان است	آن سر کسیت گوی خم چو کان است
عشاق سپای خم چو کان بکنان	پیچ گوی با زین بر سر میدان است
هست چون سر و گوهر بهشتی کین	گل سحران جنان چون گل در میان است

<p>فتنها و همه خفا که کرد دست بها نه دین هفت تیر تو چون قبله نما بهمچو ز گرسنم در گره و حیرانی فرستی گو که دهم شرح غم روز وصال خوبی للعت یوسف هزار دلی سخن تنگ گواهی بت شیرین چرا</p>	<p>بر سر قند که ز گرس قند نوتیت سینه نیت که پیوسته به چکان نوتیت که همچو آئینه کسی نیست که حیران نوتیت طاقت آه مراد شرب همچو آن نوتیت ندیم دل که بخوبان جهان آن نوتیت که مرا کام ز لعل شکر افشان نوتیت</p>
<p>از خط پشت لب فیض تو دریافت کنون حضر آن نیت که بر چشمه حیوان نیت</p>	
<p>ما و ک عشق از کمان دیگر است چشم باشد نقطه عین الیقین و یقین لا یقین را سیاب مطلبم از کاروان مصر نیست گوانا سخن بر لب منصور نیست گو حد و ث گو تو قدمی است قال بر و رکبه نیام سرمه و</p>	<p>منع جانم را کمان دیگر است این حقیقت را بیان دیگر است این مکان از لامکان دیگر است یوسفم در کاروان دیگر است در حقیقت از زبان دیگر است گفتگویم از جهان دیگر است سجده گاهم استان دیگر است</p>

<p>لا یولون از لبت دارم امید          باز بر خوان ماریت اذیت          او چشم جلوه گر چون مردک</p>	<p>در حدیث عشق جان دیگر است          کاندین آیه بیان دیگر است          خلق و عالم را گمان دیگر است</p>
<p>فیض مطلق شو مقید نا کجا          بی نشانم را نشان دیگر است</p>	
<p>ای بوسه لب تو لب شهید و حکمران          با گوش و چشم یار شود همسر از چو رو          پیش تو صد نه از کف ناله چون هزار          تا ذکر آبر و دفره اش گوش کرده ام          بی وصل و فراق تو دشوار زندیت          جانان درازی شب بجان من بپر          تا با سبان بسیت در خلوت ترا          با نافه غزال و بدریا مرا چه کار          که با سبان حضرت غرض آستان تو          رخسار همچو آینه دات دیدمی ولی</p>	<p>شیرینی بیان تو فند کر است          کور است چشمم کس و هم گوش گل است          رحمت گل و لبان تو برگ گل است          یار این امر معامله با تنیع و خجرت          بیش است اضطراب را صبر است          یک ساعت فریق تو صدر زور محشر است          چشمم سر آستان تو چون حلقه دور است          زلف تو سکنای بخت چو غنچه است          دارای وقت و باد شمع مفتکد است          در چشم من نقاب تو رسد کد است</p>

ق

ای فیض پاکوی طیبان مندرنگه

این درد سر که هست مراد درد گستر

ترا ندیم که مرا گوش بر آهنگ باب است	معضوقه در غوش و بخت جاتم است
به نقش و نگاری که درین بزم خراب است	جز نقش رخ دوست همه نقش بر آب است
از باده گل رنگ لب چشم خراب است	زین آتش خشک و ترم صدمه است
تا کام دل از شهید لبش یافت مدتی	هر اهل هوس دست بشیر لب است
رندی که بوجوه کش از غم خراب است	اگاه از سر لکم و کیف غم خراب است
تکلیف ره کعبه مرده یا خطا گشت	رای که نیخانه بود راه صواب است
از رنگ ملاحت من ای مرد عکاس	بر دوش من است سبوی محی است

در بزم منان فیض مرده یا ذر کوثر

آب است بیخانه بشنیم سر است

بچشم من شب غم من همه شین است	از آنکه عارض خشان تو بصدیق است
بخا هم از تو اگر بوسه قرض غیبی است	درین زمانه کسی گو که فارغ از دین است
سیان کعبه و تجانه هیچ فرقی نیست	بچشم عارف باشد کفر و دین عین است
فر از چشمه خضر آبروی خویش میریزد	اگر بغور که آب بقا بهر عین است

<p>بین چشم حقیقت که در هم است نیاز و ناز من تو حجاب باین است عبار خاک ره دوست سر عین است همه بعین بصیرت نظا هر عین است</p>	<p>ز روی خویش بر آفتاب و ماهی باز نقاب مانع دید رخ تو نیست مگر خوشا نصیب خدا یا اگر بدست آید کجا اجوا هر داعض کو عقول و نقول</p>
	<p>داشتن صحبت شیخ و برترین اول از آنکه فیض تو به یار از در یقین است</p>
<p>سین بوضع من ای فلسفی همین است مگر به دره باطن تجلی عین است برنگت بوی دگر جلوه کر بعد ازین پچشمه که خضر خضر شد همین عین است شبیه قیامت بسیار مردم عین است بین بدیده وحدت که غیر از عین است نگاه کن که بهر زده جلوه مگر عین است بصورت عرب آمد مگر بلا عین است</p>	<p>متی کجا و کجا کیف کجا این است نظار هر چه کی زین و دیگری شین است بها گلشن زنگش سبب فضلی لبش بوس اگر عمر جادوان خوبی مگر در آینه گر شک بود گفته من ببین بکثرت بهی که اعتبارش نیست بگو براه خفاش طبع تیره شست ز راه دور و داز آن گنج حجابش نیست</p>
	<p>قدم ز گوشه وحدت بر دین نایب فیض</p>

## شنیده ایم که کفایت بین الاثنین است

خوش از خط محشی بستان است	نگار من که رشک گلستان است
سر کویت بهشت جاودان است	نمیرد هر که باشد پایانش
بت من خسر و شیرین زبان است	سخن میگوید و شکر نشانند
که آثار قیامت در جهان است	نمیدانم که ذکر قاتش کرد
دل من محو قد قامت ازلان است	بود محراب کعبه ابرو اش
منا مهربانم هم زبان است	بر آمد گو کعب از برج نخست
بلائی عشق مرگ ناکه جان است	نصیب دشمنان یارب مبادا
مطیع امر و نه راس جان است	اگر گویم سلیمان عشق نیست
دلهم بر صبر و بی آرام جان است	بیا بنارخ چون مه که اشب
کبخش خنجر که وقت امتحان است	جهانی سر بکف چون بگزان
دباغ ماه من بر آستان است	خدا یا مهربانش کن که اشب

مرنج از مادر ایام اسی فیض

که اینجاریخ و راحت تو امان است

تنگ چون غنچه مرآت زنی در کار است

دو دمای دهن افجهنی در کار است

<p>ظاهر جان مرا تا بدون غم و کس مطلب از تو بخواه ساعه گفنی نیست مرا کشته زلف تو ام سبز به زخم تا چو یعقوب کنم مصرعه ای هنوز سازد با عقرب زلف کج آن راست می بنود لایق شیرین سخنی بهر دینی ز نه هم با غبطه در سفر کعبه و دیر</p>	<p>همچو مژگان توانا و گفنی در کار است و اعطاسا غم تو به گفنی در کار است ایکه مژگان غزال ختنی در کار است زیر دیوار تو بیت الزما و کار است ایدل زار اگر نشین غنی در کار است از پی خور و ن جلوه دینی در کار است بسر کو عیذ ما و ملنی در کار است</p>
<p>کشته ماهوشا نیم بار بارایی فیض مارا ز کشتان کنم گفنی در کار است</p>	
<p>گوشه دامان یار از دست رفت چون دل من آب آتش باد و خاک صبر اجر می دارم ای یاران ملی ای چه برسی از دل جان و تنم کرد می سودا نمی لغش یک منت شاد باش ای رشک گلشن غم خور</p>	<p>دست رفت از کار و کار از دست رفت تا تو رفی هر چه یار از دست رفت چون کنم چون اختیار از دست رفت اینهمه در انتظار از دست رفت تقد جان ستار از دست رفت همچو من گو صد بهر از دست رفت</p>

فیض آمدن نظرش تا بدل

اختیارم چند بار از دست رفت

دور و دل را چاره ساز دیگر است	انتم ام را سوز ساز دیگر است
غیر از دل مرا که نیست کس	گفتگوی عشق را از دیگر است
صحن کعبه سجد گاه اهل برش	کوئی ادب می نماز دیگر است
می کشد حجب مدامی می کشد	بی نیازم را نیاز دیگر است
تقدیر غم که کند باز قضا	مرغ جانم صید باز دیگر است
تا کجا اگر حجاب زانی محسیر	کعبه دل را حجاب از دیگر است
بی نیازی پیشه دار و باسج	کشته نازت بنا از دیگر است
حجاب عالم گر شود طوفان چه غم	یار ما اندر حجاب از دیگر است
هیچ مطلبی محمود و یا ز	قصه ما را ایاز دیگر است
از تمیز این دکان نسبت کم	اهل دل را اقیانوس از دیگر است

فیض از سعی گذارتن چه سود

در گذاردن گذار از دیگر است

مطلب چه دردت از هر در و دیواری نیست

با طواف حرم و دروازه کاری نیست



عاشقی نیست که بازلف تو اشکاری نیست	کردنی نیست که دلبسته ز ناری نیست
رحمت خود از سر کوی تو انجم برداشت	بهمچو من در سفر عشق کرا با ناری نیست
کوهر جهان بستان بوسه از زانی کن	که چون لعل ترا هیچ حسد از ناری نیست
عجبی نیست اگر دست شود زاهد وقت	که بد و رلب میگویند تو شهابی نیست
از درت پیش سیحان و سحر هر علاج	که مرا جز مرض عشق و آزار می نیست
پایانه در سفر عشق اگر رخساری	که درین راه خطرناک مددکاری نیست
کس مینماید خدایا غم ایام فراق	بدر تر از دم که بود ز لبت نگاری نیست

کو جهانست بچوکان جم لطف امیر  
لیک چون فیض تو بجز گرم تقاری نیست

دلم آشفته و سودا زده یاری هست	روزگار نیست که بازلف تو اشکاری هست
دست در زلف درارش مکن شای بد را	که درین سلسله پابند گرفتاری هست
تا شام هست معطر از شبنم زلفش	آمد و رفت من از کوچه عطاری هست
حسن یوسف بجمال تو ندارد و نسبت	که خریدار تو بر هر سر بازار می هست
فکر دیگر مکن از بهر مرید لب خویش	بوسه ده که علاج دل بیماری هست
نه نمم و در که حسن خدا داد تو نیست	بند و عشق تو هر کافر و مینداری هست

و اعطایند مرده راه کنش بر شما	چشم سجد مرا کار بزماری هست
از سر کوی تو پای بر سر جنت دهم	بی رخ حوب تو کل در نظر خاکی

مطلب از شک و کعبه ندارد و شب بجز  
که سر فیض ترا کار بدیاری هست

ای قبل از بر دستو محراب نیاز است	وی روی خوشت کعبه را بنیاست
ای چه می پرستی را حوال بیان سر گذشت	بر زوی بر فرق ما شمشیر از سر گذشت
بد و ز موکران غیر ترک جان چه علاج	در این زمانه نازک از ان میان چه علاج
علاج تیغ شکاو تو می توان کرد	ولی ز خنجر مشرکان جانان چه علاج
از ان میخ نفوس ای صبا بجز ازین	رسید جان بلبم ای طیب جان چه علاج
اگر چه ستم سر موبذات یوسف نیست	ولی ز دست عزیزان و کاروان چه علاج
توان نمود علاج سر رقیب بر سنگ	مگر ز جور و نقدی پاسبان چه علاج
رتیب دشمن جان دوست در پی از	کنم چه فکر ز آزار این فان چه علاج
کشیده خنجر کین آن مسج باز آمد	رسید اجل لبم ای طیب جان چه علاج
بیک اشاره کند کار دوست دشمن را	کنم چه فکر من از مرگ کاهان چه علاج

همای عشق ببت اشیانه در دل فیض

چه چاره کنم اسی شست آخواب علاج

شمرنده کل انعارض یارست بینید	در باغ رخس طرفه یارست بینید
شد مانع نظاره رویش مژده او	در پای کنگاهم سرخارست بینید
کردید کند خطش از انعارض روشن	این بر اندر گرد و بجای سرست بینید
شد مسکن قلب سپهر زمزمه در	این نیک اندر شب تارست بینید
تا معتقد خط و لبش ساخت مد عشق	با خضر دیگاسر و کارست بینید

داریم سر سلطنت عشق تو بر مرگ

پایمال هما خاک مزارست بینید

بشی بوضع جوان پیر می فروش آمد	شراب که نه درین روز با بهوش آمد
اگر چه بی هنرم هیچ باک نیت کنون	رعینب در بر مایار عیب پوش آمد
بیار آن میستی فزاید هوش ربا	که باز این دل بهیوش مایهوش آمد
بصحن باغ سیاهی حور خم و دجدر کینم	صدای ناله مرغ چمن بکوش آمد
بنخواه جام صبوحی و کن علاج خار	که آبشار چمن نیز در خروش آمد
حصول معقد دل آفرینان خار قی	که جام می بکفت ماسبودش آمد

بیاد ز رفت مرغ یار می بنوش ای مضیض

که رفت شام غم و صبح نامی نداشت آمد

چون پیش قدمت ایندل جان باخته نالد	رسکود کجا قمری و کو فاخته نالد
ابروی تو چون تیغ نکند در صف محشر	خورشید قیامت پیرانداخته نالد
آهنگس که در شمع عشق تو کسبت	بر حال من سوخته بسیاخته نالد
آن بسکین یاریم که در معرکه خلق	قاتل بمرم تیغ بکفت آخته نالد
بهر خنجر که سخت هست لش لیک و نم	بر عارت ملک دل من تاخته نالد
دوی هر که بن خنده زدی که که انهم	در معرکه عشق تو پر داخته نالد
قربان لب و چشم تو بر حال نزارم	نشاخته میخندد و دشت ناخته نالد

در پرده دل فیض تو چون شمع درین بزم  
بر سوز و گداز من بکداخته نالد

تا قریب سر کوی تو ز دنیا نرو و	غم و اندوه جدایی ز دل ما نرود
عاشق از سرگلستان جهان تنهایی است	هر که را میل تو باشد بتباش نرود
ندهند از غم معشوق بجا تمام یاران	تا ز تن جان من عاشق شیدا نرود
زیر دیوار تو که مسکن و ما و ما کنم	آه جانسوخته در عالم بالا نرود
سرگز از خاک درت سرتو انهم برداشت	شوق با بوس تو ای جان ز سر تن نرود

<p>ساکن کوی تو با کعبه ندارد کاری یاد جور تو فراموش نکرد و زولم</p>	<p>اگر جایش بدست در جانب و د هرگز از خاطر محبتون غم لیلیا نرود</p>
<p>نشود سر خدا فاش درین بنم خراب تا سر فیض سپاهی غنم صبا نرود</p>	
<p>روزی که از شراب لب خشک تر شود جن خاک مستطبه بر کیمیا کمن نام شراب خلد نیارم و کربلب ساقی بریز در قدر حم آن شراب صفا بی یار اگر بیزم حریفان کند زخم زاهد کند آرزوی باد و بهشت ساقی بسیار جام صبوحی بخالقا کر بر ز بانم از لب ساقی رود سخن</p>	<p>مربوب من بدیده زندان نهر شود روزی مس وجود این خاک ز شود اگر زل من بکیده بار و ک شود اگر زل آن فقیه زمان بخت شود لب بریز جام باد و بخون جگر شود یک جرعه زین شراب مبرک شود تا در وعای صبح که من افروز شود حاصل مراحل دلت شهید و شکر شود</p>
<p>ای فیض سهر سپاهی طیب زمان منه از بوی می معالجه در دسترس شود</p>	
<p>سوی گلشن اگر آن سرو خزان نرود</p>	<p>قمری از باغ جهان بدید مسلمان شود</p>

<p>تا حدیث خط و کیسوی تو یادم آمد  هر که را بالب جان بخش تو باشد کاهی  پایه منم بر سر بالین من ای صادق دوست  چشم خمیده به تعبیر نکرد و روشن  هر که را دست و پا خط و مجموع چون</p>	<p>بر ز با نغم صفت سبیل و ریحان نرود  نچای تا بلب چشمت حیوان نرود  در و عشقت که از حکمت و درخند  بودی یوسف اگر از معبر کفان نرود  در خم که چرخ زلف تو پریشان نرود</p>
<p>هر که داغ دل و حیرانی من بیند فیض  شادانم اکس و ز کس حیران نرود</p>	
<p>مهرس از من بدست حال نبود وجود  بنوش انجیات از سبوی ساقی ما  پیام من برسان ای صبا بصوفی و قیست  شراب لعل نجواه از سبوی باد و فو  ز من مهرس طریق صواب راه خطا  بغیر مطرب و ساقی کسی نمیداند  مبطل بکن اظهار جز بد و گشتان  بفکر شادی اهر و ز کوش و جام نوش</p>	<p>بپای پیرمغان سر نهاده اجم سجود  سیاه مضطرب داری که از روی غلود  که چشم مست کسی عقل و دین من بر بود  اسید باده مدار از خم سپهر کبود  که هست در بر من خرقه شراب آلود  چه شد میان من و غیر و گشت نشو و  بجام باده سحر که هر آنچه روی نمود  مباش در خم فردا چه شد چه خواب بود</p>

کر آید آن بت نه هر چه بخت فیض  
کنم ز ناله خود کار ناله فی دعوی

خدا می بخت آن مغیرش جانم باد	که جام باد بهر مستند و مستی
بیا بیکده نوشیم آب آتش رنگ	زمانه تا کند خاک سنگین بر باد
ره غرور را کن ره نیا ز کزین	که ایر طریقی صلاح است و اطمینان
برده یکده ای خضر راه تو فیتی	بسی خراب شدم اندرین خراب آباد
ز سر جام می مشکنا شد آگاه	با پی از مدح نوش هر که سبزه باد
کجا هست مطرب کونا خدا گشتی می	وزید از طرقت کوئی دوست با در آ
بغیر صوفی ظاهر درست و بد باطن	بدم کلفت کسی می پرست یک پناه
بسی که سسی بخیر و صلاح متان کرد	غلام و بنده آثم خداش خیر و داد
مرید شیخ خطا میکند صواب است	ز سر چه کرد و بر بخانه پیر ما ارشاد
چه حاجت بشاکردی مددش هر	که هست پیر قدح کش بد و طاعت

ز باز پرس قیامت مدار باک ای فیض  
بیوس عارض معشوق هر چه با داد

ز بحر عشق چون طوفان بر آید  
ز موجش نقش این فلک بر آید

<p>چو شیرینکی او شد مائل رنگ  نخلوت رفت کاهی چون زینجا  کمی چون قطره در بطن صدف شد  دمی چون در و مسکن کرد در تن  کمی چون موج شد در جزیر و عرق  همون ذاتی بچندین لطف چو بی  چو اسکندر بظلمت رفت روزی  از ان فقر و جوب آن یار موجود  ز اول تا با جسر در دو عالم</p>	<p>بهر رنگی بدیکر شان بر آمد  کهی چون یوسف از کفغان بر آمد  کهی چون کوه غلطان بر آمد  دمی چون صورت در مان بر آمد  کهی چون کبر بی پایان بر آمد  بوضع خاص در هر آن بر آمد  چو حفتر از چشمه حیوان بر آمد  بسیر خلوت اسکان بر آمد  کهی پید کهی نهان بر آمد</p>
<p>چو شد نحو جمال روی خود فیض  بحسن صورت انسان بر آمد</p>	
<p>که اشک کهی بخت از چشم ترا افتاد  از خط چو بران لعل سلس نظر افتاد  تدبیر و علا جش جهان در افتاد  یار ب چکنم در چکنم سر مداد</p>	<p>اسرار هائی همه از پرده در افتاد  بر جان من زانو بال و کمر افتاد  زخم شمشیر تو کاری بر افتاد  سودائی سر زلف معن بر افتاد</p>



از هر دم قدیر کسی به شدنی نیست از کعبه سومی بکده دل رفت ماند کس	پیکان نگاهش بجگر کار افتاد کم کرده روان بر آه خاطر افتاد
کر بخیر من عجبی فی عجب انیت از بهر توانی رشک ده یوسف مصری	صوفی بسر کوچه اوجین بر افتاد هر زهر که خورم بخدا تم شکر افتاد
جلاد به قلم شده مامور بامرش من عکس رخ مهر و شمی دیدم کفتم	کار من چاره بدست دگر افتاد از نیند لعلان به غبار افتاد

من فایده غم از تهمت بهر خیر و شدم فی فیض  
کارم همه در دست نصا و قدر افتاد

دو غزله در بحر مشابه شمن بهالم فرغ مضارع ارکان  
اوفاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن چاربا  
مستخرجه صاحب دیوان

مشرب من چرمی پرسی بخت ناقص تمام شد گاه ظاهراً شدم از وی گاه محق شد از من	باده با تو حلالم شد آب بی توح ایتم شد
دید جانان ز آینه بی تکلف میب شد	کام من شد ز کار او کار او هم ز کامم شد
	بورس از قلیانش بکش پیا هم شد

دور کردون بکامم ش جشن عشرت ملائم شد	مطرب من بقانونی قول شاعر می خواند
آسمان صحن محفل شد ماه و خور هر دو جامم شد	رومی ساده چه نمود می دور باد چه پیچیدی
در چمن رشک ماه آمد هر دو پا از خایم شد	لکب بآن خندم خود بی تا سفت همی گوید

مطلع تو بکفتم من تاز فیض قدیم او  
راست گویم زمین چه بود بر فلک نقش نامم شد

ترک چشمش بزم آمد خلوت از خاص و عامم شد	ساقی من بزم آمد صید عنقا بدامم شد
آب نغمه منی باید زندگی برد و احم شد	لطف عیسی بخوام هر که از من سحر دارند
شاه بودم کد اسیرت با تو هر انعامم شد	ماه بودم سها صورت نوریا تو دو چهره شدم
سمت مغرب فرو آمد ماه من تا بامم شد	آفتابی بدین تابش تاب رویش نیارم شد
شام من هم کمر گشته صبح من نیز شامم شد	روز و شب ماه و سالش انتظار می از من باید
خاتم المرسلینی تو دو جهان از تو زعمم شد	اسم اعظم میخواهم نام تو بس بود شایا

تا تو از من جدا بودی من هم از جان جدا بودم  
فیض وصلت چه پیرسی به ز عیسی مقامم شد

دو غزل در بحر بدیع مدس سالم فرغ سربع ارکان اموغولات  
ستفعلن متفعلن شش بار متخرب صاحب دیوان

باشد اشک چهر تو اش آهی کند	باشد رشک عشق تو آتش آهی کند
داری بخت یار آنچه تو خواهی کند	داری تخت باو جسم بی کند
از بیکر ده نام ترا هر شے جبر کند	هر پرورد ده جوان با تو کمر آهی کند
صحرایم کی سشناسی بنده را	باشد حکم پیوست از لایم کند
با هر طور میخواهم میشودم یار کن	با صحرایم طایر با آهی کند
در کلزار هر شایه کل منتظر	از لوله رتا سیر که آهی کند

خواهی که نوزدین کشتن فیض بهی  
بر خزان شعر که مرگت را می کند

همدم با تو بر لامکان شاهی کند	در غم بی تو تشویش چو ماهی کند
در هر دشت بر کوه جان کاهی کند	در گلشت کل از تو آگاهی کند
گر شد صنف هر گاه باشد کهر با	در شد عشق هر کهر با آهی کند
حرب میخ اوار کان را میکشد	ضرب تیغ چون تیر سپاهی کند
بی ادا بر میوزدم می سوزدم	هر کو صبر بی آب چون ماهی کند
دور وصل در غلوتش با هم دهد	چو فصل از کوی او را آهی کند

دارد فیض کوی بتان بیک نقد

کرد و خاک هر بنده آلهای کند

دو غزله در بحر مجذوم سدس سالم فرع جدید ارکان آن  
مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن شش بار مستخرجه صاحب دیوان

آرام ما عارض دلجوی او شد	بهرام با چشم برباد وی او شد
پرسی اگر چه برامی نرسد چشمش	شیری بهین کشته اسیری او شد
دار و عجب دای الفت نمائش	بهر باز هم صید بر تنه وی او شد
تدبیر من هست و دوست تو کل	عاجز شدم بر دلم قابوی او شد
بالین کل من نخواهم من نخواهم	هر شب مرا تکبیه بر زانو وی او شد
فرز دوس را خار داند زار داند	دل را چه جا در بر و پهلوی او شد

شبنو ز من مطلع دیگر فیض

تا دایم بخوی من بخوی او شد

حیاد را اشتیاق کوی او شد	جلاد ماروی بس نگیوی او شد
بسته من جمیع شد الله کویان	در ره دایک صدای هوای او شد
ایمان کجا کف را ز کعبه برآمد	شیخ حسام در قلع هندوی او شد
ظاهر بود بر لاله عید از من	هر گه مرار و میترش از بروی او شد

هر جلوه ام خم و چهارم اند کرد و فرشش نم فرش عرش پای او شد	هر طرف از روی هیچ سستی باشد عرشش نم عرش فرش آرد وی او شد
آب روان چو بگوشد که بگوشد مثل منش فنیض سبجوی او شد	
سجده خاک سپیر میغان مارا بس کیسایک بود در نظر پاکانست مینست اصلا عرض از حاله ناصح بر مطلب احشمت حیوان بجا نیست خضر گفتش تیغ او از لب مکرن روزی قالب از لای شرابست مخمر نازل ملک و مال افلاک سفله طبعی بچشم تا بنامش سبک اند نظر ازل و سرع	اینقدره و زلف در چوایان را بس محببت حلقه صاحب نظران را بس بخشینه و محبوب جان مارا بس از لب بجا بخش تبار مارا بس گفت نابرو و و شره تیر و کمان را بس خندست بارگه پیر میغان مارا بس می و مشوق ز سبای حیوان را بس از می ناب و دوسه مظل کران را بس
نختم آرد وی طوبی و نسیم فنیض جلوه قامت آن سرور و ان را بس	
تا بدیدم چشم مست ساقیان باده نوش	از برای جام می کشتم مرید میفروش

شرح سوز و شام بجز آن که نماند در حدیث حسن و العین بستی کار را صد نه ساری هر عیب است پیش بستگان است با کفر و دین سر را مفسی چون من باز را محبت سر را	همچو شمع صبح می سازد و مرا کبر حقش و اعطا کرد مقبولی در حدیث عشقش عیب یارید کرد پیش و دستان عیب پر بچه در دست می دارند و زاری رفت در سودای کیس و نشستم نقد
---	--

تا خیال آن که ز خوبی مهل داریم  
میزند بجزند اندوار و این سینه خوش

گفت با پیر قدح کش حیرت و اعطا خاموش جام می نوش زاد را حور و قصور از بهر ماست در دود و باد در دوشان عرض کن نقد جان بخشیم که سودای می ساقی حاجی که آب از سر گذشت	جام با ده به زبام سبیل منیت در میخانه حبای قایل تو و جنت هست و عوی بی دلیل می کنند از می علاج هر علیل در نه پیش می کشان ششم خیل ساغر ده بر لب دریای نیل
---	--

یافت عمر جاودان چون فیض تو  
هر که شد از تیغ صبح می قیل

داعی بدل از بخار بردیم  
 عشقت مارا چو کرد مفلس  
 ماجیر تو گشت مونس جان  
 مردیم بپای خم چوستان  
 شد حلقه زلف سکن ما  
 چون قطره اشک جلوه کردند  
 خندید و نمک بر خم پشتم  
 بازی چکنم بکوی دچوکان

این تازه کل از بهار بردیم  
 نقد دل و جان بکار بردیم  
 دل از کف اختیار بردیم  
 در سر ریخ خار بردیم  
 غمورا به مان مار بردیم  
 آب از درش هوار بردیم  
 پیش کله دل فکار بردیم  
 سر حرم زلف یار بردیم

مردیم ز تاب عارضش فیض  
 شمع بر مزار بردیم

فصل کل ست خدمت پیران کنم  
 هیچ اختیار روز نخستین نداده اند  
 امی مدعی بیابانجرات پس از آن  
 از امر و بهی شرح بده بند و نظر  
 آرم بر قصص صوفی هشت یار مغر را

جام شراب نوشتم و خود را جان کنم  
 من کبیتیم چنین نکتم تا چنان کنم  
 من اشکار پیش تو زان بهان کنم  
 کو فرصت اینقدر که بهین بهمان کنم  
 حرفی اگر زد و فرستی بیان کنم

بر قول و فعل مفتی و پخته‌گشت	فتوی دهد هر آنچه قبح و فحش آن کنم
ساقی بریز باده قوت فرجام	تا چند هفت بهشت بر آسمان کنم
آمد بهار رخت خزان قوت آن یار	لکه رخسار و ذکر می از غوان کنم
منع ز صحبت می و مشوقه میکند	بر قول شیخ شهر عمل چنان توان کنم
ساقی بیا و کاسه زر بر کن از شر آب	تا از درون بر درون غم هر جوان کنم

یکه به از دواصل شود که نصیبش  
صد جان فدای ساقی و در زمان کنم

تا چند در دود و بطیب بیان بیان کنم	می ده که تا علاج دل ناتوان کنم
صد آفرین کنند جوانان پارنا	کار یک بر غرضیت پیر معان کنم
در کج مصطفی حکم کرمان دهد	حاصل سعادت من ازین آستان کنم
یاران خم سبزه همه تفویض من کنند	پیر مرولی میبکده کار جوان کنم
ساقی ز آب خضر که جانش سبوی است	یکجمله ده که زندگی جاودان کنم
ساغر کجا واکن می قوت فرا کجا است	تا بر زمین معامله با آسمان کنم
خواهم ز بارگاه معان استغاثی	تا انشطام کار زمین و زمان کنم
رضعت اگر دهند حریفان می پرست	افشای راز میبکده کن نخلان کنم



ای فیض امام سید باد پیش آر

تا اقبال ای حافظ غیب لبان کتم

بند و عشق شامی حسن روز افزون کتم

صدر مجلس شبان یکی کرد محلات

ساغری کرد هندام وز در بزم وفا

مست و محمود بهر چشمه یار منیر و ش

روز نو و وزت ای تابی به طلی نئی

سجده برخاک افکنم سجا به کلک و کتم

ساقیا جامی که تا آفاق احوال کتم

آرزوی و عدله فروزد دل سبون کتم

کی نظر در کارگاه کربش کرد و کتم

نامن اوضاع جهان که بنده گیر کتم

در شهر لنگاه میانه بیار فیضی

تا همه اسرار غیب جام همزد و کتم

چند اگر سزدکی سپریز ابات کتم

در نظر بازی آن مغرب و او و احسان

کو بان یکه که شد معتقد نفی و حرام

دست معشوق بدستی و بدستی رنجان

بهیج حاصل نشد از حجت ارباب سع

وقت آنست که در پای خم نیخانه

بامریدان جوان بخت ملاقات کتم

شرح قانون باین اشارات کتم

می و معشوق حالات من انبات کتم

وقت آن شد که نیخانه مناجات کتم

دل طاعت بدل از خیر طاعات کتم

خوش و خرم به نشینم بر اوقات کتم

هر سیه کار که در میکده فیض آید  
من با دو خور و تسنیم مدارات کنم

شکر خدا که بنده پیر معان شدم	یغنی مرید ساقی آخر زمان شدم
یار بک کار و هم ز دریا و میفروش	پیدا برای خدمت این آستان شدم
ای شیخ با ده خور و نصیبی از آنکه من	دیر و پیر بودم و امشب آن شدم
بر گفته فقیه عمل کردم و سلم	فرصت کجا که یار خراباتیان شدم
نامم شرب خواره بهاند صدوفیانا	بی می بد و چشم نوست آچنان شدم
ساقی ییلا جام می آفتاب رنگ	واقع ز راز میکده آسمان شدم

ای فیض نیست حاجت جام جهان نما  
خدا شکند از باده کس غیب دان شدم

روزی که در طرکچه زندان گذر کنم	اوقات خود بیای خرم می بسر کنم
ساقی سیار می که در آغاز میکشی	انجام کار باده پرستان نظر کنم
از نوب باده جام غالین من بپرت	چون آفتاب کی همس جام ز کفر
یاران اگر بگو شده میخانه جلد دهند	عمر عزیز صرف بوضع و در کنم
تا چند ز به خشک بیای و بر سر	دیاب باده خرقه سالوس تر کنم

جان بر لب آند از وطن اهل خانقاه	چون جام می محفلستان شکر کنم
ساقی حدیث شاهد و ساغر یادده	تا چند ذکر حبس سلیمه و شر کنم
با صد حضور قلب گذارم نماز فیض	
از صومعه گذر بخوابات اگر کنم	
بیای که در غمت یاران بسفر کنم	بر سر رسم کافرانای دلتش کنم
لباس نه بدریا بر کشیم از بر خویش	و دایع نصیب مردان خرقه پوش کنم
ز دست اهرمن وقت در امان باشیم	معلایکیده بر گفت سر دوش کنم
بخیر تا شود انجام کار بهوشی	علامه خدمت زندان شیر خوش کنم
بیاد خمر و شیرین زبان و لب بیلان	ساع قعنه فریاد سخت کوش کنم
بگو بختب شهر هر چه بادا باد	صدائی ناله چنگ ربان کش کنم
بچاره خرابات می کشیم جو فیض	
غرور و غفلت و ناله و خروش کنیم	
الوداع تنگ و هم ناموس دار خست کنم	هر چه بادا باد بردست معان بخت کنم
صحبت معشوقه می زنده میدار دهر	ساقیا میرم دمی کمر ترک این صحبت کنم
در ازل خاک مرا تحمیر از می کرده اند	بر دره پیر قلج کشش تاب جان خدمت کنم

بوسه ده از لب جان بخش بنهار و جانش  
 خاطر جمع پریشان کرد یکسر بای خم  
 مست و محمود مدد رسانی عالی مزاج  
 از پی قلب وجودم به ابرین اکسیر نیست  
 آمد و رفت من اندر کوه چرخ نیل نیست  
 و اعطاء فصل گل آمد شاهد و ساغر بار

از درون بیرون بهوای کون و حجب کنسم  
 با که یاران شکوه از حجب بد قسمت کنسم  
 کی نظر بر بهت کردون دون بهت کنسم  
 خاکساران در میخانه را خدمت کنسم  
 حاصل از خاک در پیر مغان دولت کنسم  
 زهد و تقوی تا کجا در کونیه خلوت کنسم

فیض رلب جان رسید از پنج باب دریا  
 به که از مسجد سوی میخانه هجرت کنسم

بیا صحبت اهل دروغ کناره کنم  
 پیاله ده که ز صد رال صد و شصت  
 اگر چه شغلی در ندی نه لایقیت لی  
 شبی اشاره کن سوس ماه اسی ساقی  
 دهد اجازت اگر میفروشی تجربه کار  
 طریق باد به پستی هر که گداخت  
 بیار باد و خنوت شکن که روز حساب

ز دوش بر کشم این دلق بار باره کنم  
 حدیث مستی و میخانه آشکاره کنم  
 چه فکر از قدر و از قضا چه چاره کنم  
 که تا نظاره عشق القم و دوباره کنم  
 صیاح غمیر قریب است اتحار و غم  
 و عای بهت زنده شراب و غم  
 غرور و کبر درع پیشان نظاره کنم

در آن مقام که صوفی سگرت خواهد کرد	بسوی ساقی و بزم شراب انار کهن
-----------------------------------	-------------------------------

برین بیکده می نوشم غم مخور می نوش
-----------------------------------

بد و بر پیر میان رفیع هر خار کهن
----------------------------------

و خوشنتر در بحر عشق شمشیر سالم فرج بیضا را کان او را علین  
مستغفلن فاعلمن متغفلر مستخرجه حیدر یوان

مگر من آب و صفت سایه یار تو ام	میدکن چون طالع کن کنفتا تو ام
روکش از روی من خوش کن باغی تو نا	عاشق از تو ام عاشق زار تو ام
تا کجا پاشی نمک بر دل مجرب و من	تا نک گردان زندگی شوق یار تو ام
چون بگویم دلبرش او همی گوید مرا	دلبرم هرگز مگو من دل از تو ام
بند کانت را بس مهران کن تا کجا	خدمت اینها کنم گرنه در کار تو ام
گر ز آب رحمت جود نامه شوم	شمرم چون ناید بگو من زار تو ام

مطالع دیگر شنو تا رسد قضی ز تو
--------------------------------

حیدر گفتار تو ام متبدر رفتار تو ام
------------------------------------

گر همی نیک تو ام در همی یار تو ام	گر ملی جام تو ام در کلی خار تو ام
غیر عشقت خسرو نیستیم جرم دگر	یا بجشی یا کشی من کجکار تو ام

<p>عرض کردی بر تپه تابان و نشستی زان سبب بکستم شمشیر را سپهر با خمر کو یا بنزیر عسکر و کو گاه لا کو می دلا که بلا کو می بلا</p>	<p>من که بودم جاہلی جاہل با بر تو ام تا سلیحانی کشد بند ز نار تو ام یا کرد سرشار از لختیم شر تو ام بست انکار تو ام مست اقرار تو ام</p>
<p>گفت یارم خوش برافیض ثانی من زانکه عهد هستم بکده غنوار تو ام</p>	
<p>می خور از دست آن یکانه نشین کر ترا از زوی نامور لیت قاف شهرت بچنگ خویش بر یاد شوی آگاه از درون میرون</p>	<p>با حداباش و بخودانه نشین دور از مردم زمانه نشین آنچو عنقای کشیانه نشین آنچو حاجب بر بستانه نشین</p>
<p>طبع مردانه فیض میب دارم مطلب منیت بازمانه نشین</p>	
<p>الامان از خانه آن بگام می آید برین بهر استقبال دیداری تو ای نور نظر</p>	<p>اخذ از انجم جان پاک می آید برین مردک از دیده تنگ می آید برین</p>

تا دلم اندر هواسی آتش عشق روشن	جای آب از دیده خاک می آید برین
--------------------------------	--------------------------------

دوستانه در بحر عریض مشین سالم فرع مدید ارکان او فاعلن  
 فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چار بار استخر چه صاحب دیوان

دلبر اگر شناسی ز استخوان کوه مرین	کی بود کم ز علت پشیمون
باغ مصراع موسی بود اگر طری سینا	هر سه برابر عالم ز آتش خضرین
من ز پابوس جانان شاهی غرق نام	کسرت از بادشاهان نمینمین
بصف تنایه مجنون نایب لیلی آمد	گفت ای هست خیار کشف بحرین
گفت چون برگشایم ز آتش باوش	ازار یکریست مجنون گفت غار کورین
رو بقیوست رسانم بالذلت سپاسم	از خدا هم بایکم کر شود داد و مرین

فیض کیم دون نخواهم کین بود سق کینه

مطلع تو کویم شد حن مایا و مرین

ایک شد خاک پایت رونق فرین	نخل دیوارت آمد پتفرین
تیر روم را من چاکر خود شمارم	کر سر شام آبی شده در برین
موسیا طوف رفت و جانی شیدا	وادی ایمن است این غوغا درین
ای شده بار کاهی کرد ای خواهی	سیری از جنس حسنه در کاهم مرین

طوق مانند قمری بهر آن بسودام	به این طوق عشق چو چوب لکزه زین
هر چه باویش می که به چو کشین سیمی	با سر کوی جانان تن شده بهرین

کز شب میل باشد جلوه گاه نکامیم  
روفته خلد کرد و خفیه یارب و امن من

دارم دو عرض ای شه جوان شنیده	از رخ نقاب کیر و غلامی خرید و
حال زبون من بچمن از زبان کل	دیر و ز چون شنیده ام و نیرد
این بهره باغ دیده و دل سیر گاه است	خواهی بدل کنم خجسته پیاده رو
از راه دور آمدی مای محبت و دل	وز ظل سائبان خمره آرمیده رو
دشت است پر خطر شب تابست راه	بهر باری و میل مروای تبریده رو
دارستان بجا که هست اوقاتده اند	ای شهسوار تو من خود را کشیده رو
ای راست روز صحبت جزو کنایه کز	چون تیر از کنایه رگمان هم رسیده رو
دفاع و لم بخشنه کل غنچه میزند	باری ازین چنین کل نمرت چه بدو
ای یار با برون منه از خانه و لم	اینهم مکان است دمی آرمیده
دار و دلم بدیق لبست طرفه تر مذاق	ای هست باده چاشنی او چیده رو

بر طو درل بوعده دیدار فیض



آنچه شبان مادی امین دیده و

پیش ارباب نیار ز رفته ناز آمده	قصه کوتاه که از راه دراز آمده
کردی از مرتبه غیب تجلی شهود	کر از روی حقیقت بخار آمده
چه شد ای روح تر از انکیرین تاناک	بچو محمود و کرم را بار آمده
حال پروانه خود عرضه های شمع بود	آنکه درین کج هم بدین سوز و کد آمده
ذکر تسبیح فراموش مناسزم چکنم	که مرا یاد نور چنین بس ناز آمده
ای خطا بخش ترحم کن غم من بپذیر	ناز و ناکه بر اهل سینا آمده

تا کجا به کربان نگرانی ضعیف  
حشم کثرت با شکوه از آمده

ایدل اسیر طره یار که بوده	ای مرغ باغ قدس شکاکه بوده
سپیل شکر تابکنار رسیده است	ای نور دیده ام بکنار که بوده
اشک من سیاه در آن دشت خالده	آخر شمار در غیب مهر که بوده
کاری تمام گشت و بکار نیامدی	از شام تا صبح بکار که بوده
چشم چشم آینه مشغول حیرت	در حیرت که یازد و چه که بوده
بصبر و بقرار بدر دم گذاشتی	رفتی کجا و صبر و قرار که بوده

در آئینه بین سوی نقش و نگار پیش نگار از زندگانی بانی تو در خزان	محو جمال نقش و نگار که بوده در باغ خلق تازه بهار که بوده
یار اکلوه کاه رخ بخت خویش چون چشم فیض آینه دار که بوده	
<p>و عن زله در بحر مجرب و مجنون مشکول عروض و سالم متحرر صاحب دیوان تقطیع نفس و فاعلات فاعلات</p>	
بر وصل او چو نمودم استخاره بساعتی گندم چو ماه پاره استخوانم از تو شراب به چوستان نه بار سال گذشته بعد مردن اگر تو فایده حیات دانی تجارتی که جهانش بوج داند	سوراخ نصیب شد انبار بر آیدم خنضیر پرستاره کفایت است بر چشم یک شاره ز نیمه سر جو کز کنی دوباره ز صحن عشق ترا بود حساره بر از متاع غمست خوش بخاره
غزل ز فیض شاد چو موم کردی دل تو باتد اکر ز سنگ خاره	
شب مهبت خلوص ماه پاره	مغنی تو بساز با کداره

بیش از دل گشت بازده	شکست شد کهری ز شک خاره
نقطه ندمن ز کل تو خار خارم	از تو هم دل طوطا پاره پاره
کنار من ز کنین بود مشرف	شبی زین نه اگر کنی کناره
شرارت و دجیان یکسو آید	چو آتش تو ز دل ز دل شاره
نظارتی که نیست هجر دارم	کمال من اگر کم بکن نظاره

دل من است جو جام هم کفصل  
ز قیض تو چه نماند جز آشکاره

در سر سواهی دل بر شیرین کر انگلی	بر پایم جویش تشیه جو فریاد زنی
بی یاد ز بیت مر که او کوشش کن	در کلاه عشق کوش که باریت کن
چون چشم فراموشی اگر نشد بیدار	در خاک ریخت کبروی ابرو پنهانی
ساقی ز جبهه جبهه لجم ترینی شود	در کام من بریزی جام بکینی
گر چشم مست آنفتم ای شمع بگری	بر رنگ کعبه نشسته ناموس بگنی
از ساقی سپهر اسید فرج مدار	یک جرعه می بزم رسد از خم دانی
چشم و خمار از آن چشم مقنه زار	در عین دوستی بکند کار دشمنی
بکزیر از حصار فلک و سپاه عشق	اسید خیر نیست ازین سیر منخی

ساقی بیار باد و بخوت بکن که قضی

دارد سبب رخساری نای و منی

حدیث کوثرتینم و اعظا تا کی

بدور ساقی مطرب بکیر ساغر می

بیاسی خم بنشین بحریب و ز می چند

بیامیکده مستی کنیم و خوش باشیم

کوکو حکایت رندان بصوفی ناهم

مراجبه پاک و چه جوفان ز قریب می

بریز آب فرح بخش ساقی و در جام

مرید پیر مغناخم بیار ساغر می

سیانک چنک و ربان و ناله و نغمه

که بر تو کشف شود تا حقیقت بر می

که غیبت چاره و تدبیر به مشیت می

که نیست ملائق هر گوش قصه خم می

که آواز طرب و دست پیکش می

خواریم لقمه یاران پارسا تا کی

یوس عارض شاه بنوش می امی قضی

رسید موسم اردی گذشت موسم دمی

و و غزله در بحر محقق بر مشن ساطع فرع محبت ارکان او فاعلان

مستفیع لن فاعلان مستفیع لن چار بار مستخرجه صاحب دیوان

گاه باشم جانان تو گاه مالا جان

بنده باشم بر حکم تو ملک را سلطان

آرزویم دانی اگر خانه منی از خانه

بودم تا دارم بدل کر قضایم

که بینی در روی او نشینی پهلوی او	که چه بیل لالان شوی که چه بکر حریفی
من ز شیشه نازک تر ز بل من سختی	هر که دارد این صفت از این صفتی
باشقان او هر دم جلوه کرده عیدی	خدیجه بشد زردان تر از کریش خانی

فیض دولت از طبع من که برادر و کرخل  
ز خمدل را مرهم شوی و در جهان دران

تا که در دلت هر چه خواهم توان شوی	که تو تو تو تن منی منم تو تن منی
که ناسی تو و عظم و رخا من دعوت	خوش که از شیشه باقی روزیام جهان شوی
ای خوش نام با یکدیگر چون عروسی می بود	سینه به سینه دید زار دیدار از آن شوی
خدمت ما چوند کان که از آن روز رسد	اگر چه قاصد که ایضا به فیض کفایتی
نقد دل را با نقد جان و قمارش و در آن	دل بازی از شوی جان فشان از شوی
که بینی روی کسی که با تو خسته شوی	و بچینی چنین از چینی جان فشان شوی

هشت جنت در کوی و هشت باغ از غای  
صدق آنگاه که از فیض باغی شود شای

رباعی

رو کعبه و ابروی تو خراب دعا	شرکان صفت ایران حسین توصیف
چشم تو چراغ کعبه در دیده فطین	نالت حجر اسود و زمر زم لبها اثر

الضیاء  
در صنعت تشبیه معانی

زلف تو چو روز و رفته چو روز	آینه بایں روز و شب
زلف تو چو روز و رفته چو روز	زلف تو چو روز و رفته چو روز

الضیاء

کونیک و باری فطین کجا چشم و دست	در دیده من جلوه آن یار نکوست
صد بار مرا گشت ندوگر زنده کند	کوچه می آوست باز کوچه می آوست

الضیاء

آن لاله عدالت که نافرمانست	زلفش سبیل خشن کل خند است
برک کل زبان چشمش نرنگس	قد سر و بدن همچو خطش ریخت

الضیاء

بر خیزد در ذوق عالم بریب	از آتش غم من فلم لا توکلب
زینهار سرو بردم زوق ای فطین	از بهر لب نان بر پی کوزه آب

الضیاء

که به ذکر حدیث و کلام فکر نماید	که به محو به نحو کعبه به نشانی را نشاند
ای فیض نعمتی خبری نیست ترا	در بحث حروف صرف کرد ملی و قفا
ایضا	
بر ذات قدم نهاد و بر دستش دست	در چهار حد کعبه مرید نه نشسته
ای فیض چه کرد ز راه خاک پرست	بت را بکسر لعلش خود شکست
ایضا	
مطلب نه از انفس نه از آفا قست	رزق من تو چون من و تو قست
بر طاعت و در جماعت روزی قوت	ماوند کی ای فیض خدا ز قست
ایضا	
بر جان رخسار بیکر آنچو کزنت	ای فیض بهر پس انداز آوا دشت
در شوق کلیسا و عمارت	احرام شکست و هم نه کعبه پرست
ایضا	
ای فیض سخن در آب ناکفته به است	از کین و کیم شرب ناکفته به است
در عالم نشسته باشد بکفتم	احوال من خراب ناکفته به است
ایضا	

از باد و عشق دهن مستم کردند	از نایه هوش تنگیدستم کردند
این منجی جان رند مشرب اسی فیض	در آخر عمر بت پرستم کردند
ایضا	
و صلوة را با بس و فاذم سرد	ای فیض کفیم لمجنت و درد
بر حال دل خسته و نا کاره ما	افسوس صد افسوس کسی آه نکند
که به پیش بلاد و کاه بهر شوم کرد	البشاشا که به کرد کن رد که به در غوشم کرد
آن ساقی بد مزاج در محفل فیض	این طرفه معامله بمن دو شوم کرد
ایضا	
گویند که در مضطرب جام افتاد	نی غمی زونی این دل ناکام افتاد
به چند اخفای سر ساقی کردم	آخر فیض طست از جام افتاد
ایضا	
عاشق در گریست و اینهمه مشوق اند	خالق در گریست و اینهمه مخلوق اند
ای فیض مدار رزق بر عالم است	رازق در گریست و اینهمه رزوق اند
ایضا	
کو مصیبت آلوده ام اسی رب غفور	لیکن نیم از رحمت غفران تو دور



در حضرت قدسی تو گفتم عرض چنین  
از بند و قصور و ارفدا عفو و قنوت

ایضا

در دست تو آمده است پیرایه عمر  
بیجا بکنی صسرت گرا بایه عمر  
در اخلاص متاع فیض دیدارش کنش  
بسیار غنیمت است پیرایه عمر

ایضا

از روی حساب فیض و کعبه و دیر  
از دم تقصیر در ثبوت حق غیر  
در دفتر معصیت چو دیدم از عفو  
فصل گنجه من است و باقی باخیر

ایضا

در عین نماز آمده اند بنده حور  
در مذهب ماییت ازین بخش قصور  
بخطره نماز بخشش مکرار از فیض  
گویند که الا صلوة الا بحضور

ایضا

محفوظ و اینم ز سر و سواس  
بیرون ز درون من گریز زخا  
ای فیض منم حافظ قرآن نیست  
یاد است ز احمد مرا تا و الناس

ایضا

ای فیض بنو دشت بودم افسوس  
آمد بر عدم وجودم افسوس

شد عمر بکبر حج عمر و آخر	کا ہی نہ طواف نل نمودم فوس
ایضا	
رفیق برده کعبه کن پیشه خویش	چون روح گذر کن بر کن ریشه خویش
از بهر خدا جو فیض اندیشه کن	اسی عاقبت اندیش کن اندیشه خویش
ایضا	
کشتیم ز او ستاد اذان مجنون	کردیم نحاط جزو کل شد مخلوط
حال همه کائنات ثبت است	لوح دل ما هست فیض لوح مخلوط
ایضا	
عالم همه آئینه الیست ز آئینه حق	لیکن ما انعم عین سمرایه حق
بهر حضرت انسان مطلب فیض	آن سایه باریت اولین حاجت
ایضا	
ابر و شبنام باه و رویش چو طلال	آمد به غموت آن دیلی بخیا ل
ابر و شبنام چو باهی که رودیدہ تمام	رویش چو طلالی که رسیده بحال
ایضا	
چو خیال دلبر چوین و چکل	کن عیش قناید بر سر دامن دل

بر فرض کل ای فیض فراخ شود	کنن یاد روز روزی که شوی کل کل
---------------------------	-------------------------------

ایضا
------

که در طلب شیشه صباستم	که به ساعز فرم است اندر دستم
ای فیض زخاقت نیست بچشم غرضی	مستم هستم مگر به چشم مستم

ایضا
------

کیچند بحسن غقبازی کردم	یک چندان بازی نیازی کردم
دیدم چو زمانه را مخالف ای فیض	آه من هم زمانه سازی کردم

ایضا
------

روزمه سو بسدی نومی آرام	کو قصد کلیسیا و کعبه دارم
دیوانه هزار نامه میگوید فیض	دیوانه نیم بکار خود میشتیام

ایضا
------

کر دور در بر باد سپا شستم	ای فیض ای خراب رسوا شستم
کر دیم تناسلی متار احوال جهان	این طرفه تماشا که تماشا شستم

ایضا
------

ای فیض تمیز در حق و باطل کن	بیکانه مباش خورشید حاصل کن
-----------------------------	----------------------------

تا کی عرق اوده روی سوی عراق	اندر حرم سینه طواف دل کن
-----------------------------	--------------------------

الضیاء
--------

نان تالغ جانست مزاج تالغ نان	از بهر لب نان دهی هر کز لبان
بنشین ای قیصر کتیه خالق کن	بی منت خلق رزق بخشد مسان

الضیاء
--------

تا چند بفکر مرگ باید مردن	تا چند غم و غصه بگذریش خودن
ای فیض بهر حال باید خوشی	انفعی نبود حصول ازین آرزون

الضیاء
--------

از سلطنت زمانه در پوشی به	از خلعت شامانه خند پوشی به
سوی عدم ای فیض غم پذیریش	در شهر وجود خانه بردوشی به

الضیاء
--------

کعبه ساخت زیم روسپاهی تو	گر کرد ز شیشهایی تو به
صد بار نمود باز صد بار شکست	از توئی یا آله توبه

الضیاء
--------

موجی تو سفید گشت روی تو سیاه	بنی مسطیت در جم گناه
------------------------------	----------------------

بر روی تو ای فیض هم میگویند	لا حول ولا قوة الا بالله
ایضا	
از معرفت بطون معذور شدی	بر ظاهر این ظهور معذور شدی
شرمی از خدا فیض کم در آخر عمر	از خود نزن یک از خدا و در شدی
ایضا	
از باطن خویش محظوظ بهر شستی	از کعبه سوی بشکده بهر شستی
ای فیض ترا چه شد که از بهر تنی	اسلام با کردی و کافر شستی
ایضا	
کعبه سوی زبان و کعبه سوی شوی	کعبه حاسد خویش و کاه محسود شدی
ای فیض نصیحت حد را بگردی	مقبول شدی و کاه مر دود شدی
ایضا	
ای فیض ز من کناره جوئی تا کی	بنشین بشود می صدای فانی
خواهی تو اگر سیر محیط ار نه	اینک لب موسی است این گشتی ما
ایضا	
بر عرض دلی رسید و بخت دلی	لیکن دل ما دل نیست بخت دلی

ای فیض الهی که دیو به مرا	در زلف کج راست قدی تخت ملی
ایضا	ایضا
از گرمی عجب کبر آتش کشتی از سلسله فیض نکردی تکرار	چون شعله بیزم علم کشتی در مدرسه آخر جانش کشتی
ایضا	ایضا
بر جان دلیش نکردی نظری نظاره کائنات کردی فیض	سوی سن درویش نکردی نظری لیکن طرف خویش نکردی نظری
ایضا	ایضا
کو مطرب خوش نوا کو نغمه وی در چار حد جهان بسند فیض است	کو بانگ چنان و کجا ناله وی این ساقی و این ساغر و این شیشه می
ایضا	ایضا
در مدرسه فیض را مخاطب کردی بهر شام و بچام در مشق ذلل نکردی بهیبت سازم علاج	بیفایده بحث دین و مذاهب کردی آفتاب و صبحگاه اوصل کتاب فوت مطلب کردی الله الله
ایضا	ایضا
آنرا که بگویند همه اوست توئی	چون مغر نهان درون هر پوست توئی

در کلاش کائنات دیدیم فیض	عالم همه دشمن است یکدست توئی
ایضا	
دیر در نمودن نمودی که نمود	آن بود بنود بلکه آن چه دینود
هر چند تلاش سعی کردم عمری	لیکن ای فیض این معما نمخود
ایضا	
کردیم هزار جرم و عصبان برب	گشتیم بسی خوار و پریشان برب
از فضل تو میدارم تمنای کردم	کس بر من دلخسته تو احسان برب
ایضا	
از یحیی خود چغایب چه چشود	کردم بجناب تو بسی جرم و قصود
لیکن نه احسانت دارم امید	هر چند کنه کاریم ای رب غفور
ایضا	
هر چند که دور از و میگردیدیم	زبان یار جفا کارستم نادیدیم
از خوف مزاج نازک بار کنه می	احوال دل را کس نمی پرسیدیم
ایضا	
کردیم ز بس گریه که ما گور شدیم	در عشق لبش تا بلب گور شدیم

چون سالیه بستر خوانم بر سخت	از ضعف دل شاره کم زور شدم
الْبُصْنُ	
خوش باشن بسیار آه ازاد روی	ناشادانین جهان ناشاد روی
ای فیض پس از هر که هم آرمی	در خاک روی و باز بر باد روی
الْبُصْنُ	
در صنعت معرکه الفاطش فارسیت	
هستم در آرزوی رخ همچو ماه تو	مستم در آرزوی رخ همچو ماه تو
دارم بلند بخت مگر همچو ماه تابا	ایستم در آرزوی رخ همچو ماه تو
الْبُصْنُ	
از عشق جنون شده بخوشد که نشد	احوال زبون نشد نکوشد که نشد
صده شکر که از درون انکاسم	اسرار برون نشد نکوشد که نشد
قطعه در صنعت متنوع	
سیر روی کافر گشته فیض	فقیر کوی کافر گشته فیض
برنگ صورت آینه و عکس	نظیر روی کافر گشته فیض
قطعه	



<p>فکر صوم و ذکر سجده تا یکی شایدی که بایدت بر قول فاضل</p>	<p>رفت ماه صوم و آمد عید وی اینک این نقل است این بنام می</p>
<p>ایضا</p>	
<p>دست تو ز هر دست بود بالا دست باشی اسیر عیش با عیش و نشاط</p>	<p>سجده تو بانه بخت اندامی بویست تا آمد عهد من در خلق است</p>
<p>محسن غزل حافظ شیرازی علیه الرحمه</p>	
<p>ایسر بنزل زلف تو سوگوارانند نثار بر کل رویت چون هزارند</p>	<p>قدامی سرور دان تو شهسوارند علامه ز کس مست تو تا جبارند</p>
<p>خراب ماده لعل تو بهوشیارند</p>	
<p>منم بکیده نادین و دل تها ده گرو تو متقی و منم مست می سخن بشنو</p>	<p>منم مدام بکفر شراب کهنه و نو نصیب یاست بهشت یخی دانش بر</p>
<p>که مستحق کرامت گناهکارانند</p>	
<p>نه مگر کمی نه رفیقی نه طاقتی در تن نه ز راه صفر تا رسم بسوی وطن</p>	<p>نه مونسی که راند مرا ز ریخ و سخن تو دسکیر ششوی خضر پی خسته کن</p>
<p>پیاده میروم و هم زمان سوارند</p>	

زمن بران قد چون سر و تپا لیم بس	زمن بران خط چون سبز دانه لیم بس
زمن ابن اعین غنچه میکا لیم بس	زمن ابن گل عارض غزل سر ایم بس
که غنایب توان هر طرف هزار اند	
زخت کل نیست غنچه در حد یقینه ناز	دلجم چه طبع جان سوخته بسوز و گداز
ترا غرور و سر اشد پس غم و نیاز	ترا صبا و مهر آگب دیده شد غماز
و کر نه عاشق معشوق راز دارند	
کذب کج خرابات تا توانی کن	براسته نیچانه جانفتانی کن
بنوش باد و گلزنک شادمانی کن	بیا بکیده چهره ارغوانی کن
مرد و صومعه کاشی با چار اند	
بکویت سخن پای کاغذ از سرین بر	ای نظاره سبیل مرو و سیاه دگر
مکن اراده سیر نفیسه زار کمر	بزی زلفت و و با چو آن لک کنی بکمر
که از زمین و سیاحت چه بقرار اند	
نشسته در حرم نهض و کین کن نخت	بعجز با نش زار باب دین کن نخت
نصیحی گشت یکن چند کن نخت	رقیب در کدر بوش ازین کن نخت
که ساکنان در دوست خاکسازند	

و عای میکنم ای کفزار نیک نهاد	تو نیز لب بنوازش بخواد استمداد
مباد تا دل فیض از بلای غم آلود	خلاص حافظ از ان زلف تابدا بر باد

که بستان کند تو رسنگار زند

### مثالث بر غزل نظامی رح

منظور مهر بود جفا را بهانه خست	بار ابرو که گشت وقفنا را بهانه خست
--------------------------------	------------------------------------

خود سوی ماند یخ را بهانه خست

بگرفت دامن سحری چون خیال دوست	از منم بسجده کی به بنجم خیال دوست
-------------------------------	-----------------------------------

دستی برویید و دعا را بهانه خست

هر چند که فکر خیال بر ریاضان	زادند داشت تاب جمال بر ریاضان
------------------------------	-------------------------------

کبخی گرفت و ترس خدا را بهانه خست

اینک خفت جیلد که آن مایه ستم	دستی مبروش غیر نهاد از سر کرم
------------------------------	-------------------------------

مارا چو دید فقرش پاره ایهامه ساخت

ای حیص جیلد که عاشق بود بکوست	مستانه نیک داشت نظامی بکوی دوست
-------------------------------	---------------------------------

کا بنظر سید و سبستی مارا بهانه خست

### مثالث بر غزل حافظ علیه الرحمته

رو سوی طاق مسجد و منبر نمیکنم	من ترک عشق شایه را غریب نمیکنم
صد بار توبه کردم و دیگر نمیکنم	
میگفت عاشق قدور و توبه بقیص	باغ بهشت و سایه طوبی و قیصر
با خاک کوی دوست برابر نمیکنم	
این نکته داند آنگاه ز اهل بشارت	تلقین و درس اهل نظر یکبارت
کردم کنایه می کر نمیکنم	
در زیر بادیه با من بهیوش و بخیر	نامحبط گفتم حرمت می بخور
گفتم بچشم کوش بهر نمیکنم	
بر آستان بادیه کش افتاده ز با	نمی نشیند و ز سر خود خبر مرا
تا در میان میکده سر بر نمیکنم	
با هر کسی نصیحت معقول میکند	پیر مغان حکایت معقول میکند
معذورم از محال تو باور نمیکنم	
در مجمعی که پیر مغان بود این سخن	شیخ طبعه گفت بر ترک سخن
محتاج چنگ نیست برادر نمیکنم	
میگفت پیش فرض نه سر به نیست	حافظ جناب پیر مغان جای دولت

من ترک خاکبوسی این در میگیرم

مثلت بر غزل حافظ علیه الرحمته

و غفلت ما کی بسینارم مشب

نقالتی شجیه دولت دارم مشب

که آمد ناکیان دلدارم مشب

لطابق ابروی خمدار هر دم

دیدم روی خونت سجده کردم

بجدا شد مگو کردارم مشب

از ملک صنع ان صنایع سحران

شد نقشش اناحق بر زمین خوان

چه مضمون را کنی بردارم مشب

کمل باغ تناسر بر آرد

بهیل حدیثم از وصلش بر آورد

ز بخت خویش بر جز دارم مشب

کواه دعوی من هست ختم

تو صاحب نعمتی من مستختم

زکوة حسن ده حصارم مشب

ندارم اگر زوی کار دیگر

بران عزتم اگر خود میرود سر

که سر پوش از طبق بردارم مشب

چو فیض او دین طاق ز بر جد

همین ترسم که حافظ محو کرد

چه شور است اینکه در سردام مشب

## مشب بر عزک حافظ علیہ الرحمۃ

جان مشتاق خاص خلوت اوست | دل سراپرده محبت اوست

دیده آئینه دار طلعت اوست

تابو دیر ز نور ساغر چشم | بجیالش مباد منتظر چشم

زانکه این کوشه خاص خلوت اوست

با خرابیتان چه روز و چه شب | کر من آگوده دامنم چه عجب

همه عالم کو اوه محضت اوست

بی اجل کرد خدایم چه پاک | من و دل گرفتارم چه پاک

غرض اندر میان سلامت اوست

از کران تا کران حکومت است | دور محبوبان کدشت نوبت است

هر کسی بجز وز نوبت اوست

نخنه میکفت صیحو صبا | هر کل نو که شد چمن آرا

اثر رنگ و بوی صحبت اوست

می ویدنا و جام و نبت عیب | ملک عاشقی و کنج طرب

	هر چه دارم بهین صحبت اوست	
حاجتی اور نیارم بدگون	منکه سر بر نیارم بدگون	
	کردم زیر بار منت اوست	
بخدا حاجبانم صبح و مسا	منکه باشم در آن حرم که صبا	
	پزداد حرم حرمت اوست	
لاست میگویم کن تکرار	از تو طوبی و قیامت یار	
	فکر هر کس بعد رحمت اوست	
مفیض میگفت این سخن با ما	فقط طاهر بین تو حافظ را	
	سبب محبت اوست	
مثلت بر غزل حافظ علیه الرحمة		
ملاح بیزه و روزگار به نیست	اگر چه باد و فرج بخش و باد گل پرست	
	بیانک چنک مخزنی که محاسبه یث	
کناره همچو من از بزم می پرستان کن	در آستین مرتع پیاله پنهان کن	
	که همچو چشم صراحی زانده خون پرست	
مپاشن بخبر از جور و از کون سپهر	مجوی عیش خوش از دور و از کون سپهر	

	که صاف این سرخم جلوه در دگر نیست	
معامله بجز ابات سید رنگ افتد		صرافی و حریفی کرت بجنبک افتد
	بهوش باش که ایام فتنه انگیز است	
زمانه در پی آزار است و نه جان		پهر برنده پروینیت خوششان
	که زیزه اش سرخسید و تاب بر دیر است	
چو فیض در حرم خویش با کفن حافظ		عراق و پارس کفنی بسو خوش حافظ
	سیاکه نسبت بغداد و وقت تیر است	
قصاید نغسیه		
<p>             تاز یار کجا عالم قبله روی تو باد              یا محمد منیت از کحل اجواسر مطلم              که چو خال و لیسب جو رعین خویش است              نیست در دل آرزوی غل باز و می کا              بر زبان خلق تلذکر قد طوبی رود              و انت پاکست را خدا خلق محرم خلق کرد              زلف بکشتا تا به یوم نفی بجایش آن           </p>		<p>             سحره کاهن خم محراب ابروی تو باد              و تیاخی حشم من خاک سر کوی تو باد              مرغ جانن شکار دام کمینوی تو باد              بر سر من سایه دیوار شکوی تو باد              جان و جسم من نثار سرود بجوی تو باد              ایدل و جانم فدای خلق نیک کوی تو باد              ضد هزاران نانه پال سمری تو باد           </p>



چون بیازار شفاعت تقدیر است  
حسن خلق ملک پادشاه زوی قباد

کعبه عالم تویی هم قبله عالم تویی  
یا محمد روی فیض خسته بجای تو

کر طواف کعبه رویت کنم	سجد مادر طاق ابرویت کنم
منزلم کر زیر دیوارت بود	جان و دل قربان مشکویت کنم
سر کشم از سر و گلزار جهان	سرشار سازم و دجوت کنم
نشووم بوی گل از سبتان خلد	کر معطر سازم از بویت کنم
بر زیداری صبح جنت است	مخواب اگر در شام کیست کند
کر بهیم زلفت عین سائی تو	جان فدا بر هر سرویت کنم
چشم اندازم که چشم خویش را	فرش در راه شکار بویت کنم
هر شفاعت دوست خوش در چون	کر بیان شده خوبیت کنم
یا محمد کر چه بد کارم و لیک	مکتبه براحت لاق نیکویت کنم
یا محمد قبله عالم تویی	آرزو دارم که رو سویت کنم

مطلب از غوغای فیض اینست پس  
با سکنات جایی در کویت کنم

یا محمد که استانت جنت الماوامی من	سج پر و اینست که جنت بناش بای من
یا محمد کی رسد در کوش تو غوغای من	با سکان کوی تو فریادنداری میکنم
لطف امر و زنت بر در پنج و غم فدای من	لب بپاسخ آشنا کن یا شفیع البین
گر شود خاک مدینه مسکن باوای من	دیده و دل را بسعد و نوزادید در کن
دیده باید چون خود حلال ال ایمن	در کره دارم متاع جرم و منجبت
روز باز از هر چه امشکل شود سودای من	یا محمد نقد لطفت گریه چند هم من
مر می نه بر سر زخم دل غیله ای من	یا محمد رحم کن بر پائمال اده شوق
کوش باید کرد روزی ناکشته های من	لغنه بمجو جان کو و دلکش افتاد بکیت
مسکن خار ره بطحا شود در پای من	بر کل رخسار پاکت سپیدم باریل

قامت موزون خود را جلوه و در چشم فیض  
جان طلب آمد از آشوب قیامت زلای من

دامنت در دست کی هم سرخم باری تو	یا محمد که رسم تا مسکن باوای تو
مردمک اسادرون دیده نهاده جانی تو	پرده از رخ بر فلک نجاهال خویش را
هشت جنت کوشه از غیرت و لطیفی تو	خادمت جبریل محور العین بر ستار شما
تا حدیثی بشنوم از لعل روح افراشی تو	لب بچنان تا کجا چه خوشی بردمان

زلفت بنما تا کنم معالجه حال اهل عرس  
 در شب معراج بروی رجبنا از بهر ما  
 مردمی از مهول روز باز پرسش بلی  
 هستت بت که چه بستم در رخت کبر  
 یا محمد رفت طفلی و جوانی هم گذشت  
 سیر بازار مدینه که نصیب من شود

لیله المعراج آمد زلفت جبرائلی  
 مر حیا صد آفرین بر محبت دالایی  
 یا محمد زنده ام بر وعده فدایی تو  
 جان و دل قربان کنم بنیم دالایی تو  
 کی بود تا بنیم آن رخسار میانی تو  
 بقدر همان خود بگو بستم کسم سودایی تو

چشم آنلدم که روی بر چشمم خیم فقیض  
 سر زده از خاک تعلیم فلک فرمائی تو

یا محمد کعبه من روی تو  
 مد ابروی تو بسم الله مس  
 رحمه للعالمین شان تو هست  
 بر زرنک کل بود رنگ جنت  
 از دیدت شان بداند آسکا  
 بنده لعل تو اعجاز مسیح  
 تقویت بخشش دل بیمار مات

لیله المعراج من کی روی تو  
 مصحف ناطق رخ نیکوئی تو  
 آینه رحمت قد و لحو می تو  
 بر لبوی مشک بوئی موسی تو  
 چون نه بنیم ساعد باز روی تو  
 آنجیدان قطره از جوی تو  
 یا محمد بوئی عسبر لبوی تو

زلف بکشا بهر تکین و لم	شد تنم چون مو بنفوق موسی تو
یا محمد برده از رخ بر فلکن	سوی حق بنیغم چو سببیم موسی تو
طوف من کرد تو کردیدن بود	کعبه مقصود من مشکوی تو
آرزوی پائی بوست در سست	یا محمد کی رسم در کوی تو

قاب تو سین است اندر چشم فیض

دید هر ده کوشت ابروی تو

ای حبیب خالق هر دو جهان	مینست غیر از ذات تو مارالان
رحمة للعالمین در شان تو	مست فرمان خدا فرمان تو
بنیای محکوم فرمان تو اند	ای همه محتاج احسان تو اند
ای چه سانه من بخت قال قیل	چاکری ار که کبر است جبریل
سید اولاد آدم اسم قومی	باعث ایجاد عالم هم قومی
نفس شو هم می کشد موسی هر	یا رسول الله فریادم برس
ای شفاعت دوست موسی من	محو عصیان گشتا من سر بر
در دو عالم بکیان را کن قومی	یا رسول الله مارا بر قومی
ایر دنیا نباشد و خواه امر دین	انت حبیبی یا شفیع المذنبین

	آرزو دارم که قربانت شوم نستعین بنک یا خیر الوری	ای زهی قسمت که جهانیت شوم شمر نفس انداخت مار و دلا	
	تا که نوکرت خلق را آید بباد خاک که یکل چشم فقیض باد		
	تاریخات		
جمع از بهر عبادت آمده اصحاب شرع فبله مقبول طبع و کعبه ارباب شرع	مسجد می تیان و شوکت در کعبه چن شد بنا سال بنایش چنین معمارش فقیض گفت		
	وله		
مسجدی تیار کرده چون بی اصحاب نه خانه الله اکبر مسجد ارباب نه	افضل الله وله شهنشاه در علی هم فقیض تاریخ بنایش گفت معمار خود		
	تاریخ بنی خانه بنای فاضل زمان مولوی اکبر علین صاحب دهم بر گما		
بانیش اندر دو عالم شاه با پیت این پیت الرسول آباد با	خانه خسته رسالت شد بنا مقبره خورشید رخ بنای او شد		
	وله		
	مولوی اکبر بنی خانه بنا فرمود پس		

تایخ جلوس ناصرالدوله غفران نزل ابن سکنده حربه مختلر  
رئیس حیدر آباد کن بندر

مرقسیدان بخندرتانی

وله

رونق خاندان آصف جا  
۱۲

از سر بحبت ست سال جلوس

تایخ وفات

تفا گردید روزی باریاب ناصرالدوله  
اجل شد طوقا گو در کاب ناصرالدوله  
بمحلده لم نزل آید جنب اب ناصرالدوله  
۱۲

درین دیر خراب آبادی بنیاد عالم کش  
جانی گشت محزون ز اشغال آن جهان  
چو بر باب بخان آیدش امی فیض فکوت

وله

خواجه گاه ناصرالدوله بخان لم نزل  
۱۲

اغت رضوان سال تایخ وفات اور فیض

وله

آمده از عالم بالا چو پیرام اجل  
ناصرالدوله بچش آمد از محل  
۱۲

ورخواب ناصرالدوله شه ملک کن  
اغت رضوان سال تایخ وفات اور فیض

تایخ تولد مبارک حضور پر نور حضرت میر محبوب علیان بهادر

نظام الملک آصفیاء خلد الله ملکهم و سلطنتهم	
جلوه گر شد بچهره شهنشاه عالم پند گشت پدید میسر محبوب علی اقبالنده	در محل فضل الدوله بهادری سال نایج در عقل کنافیش گفت
وله	
شد تولد نوین لطف بی پایان حق گشت پدید آفتاب در احسان حق	در محل فضل الدوله شمع شکر لمبغی غیب تاریخ ولادت فیض
از غایات حق چو شد پدید شد تولد بلند قدر آقا	راحت جان فضل الدوله فیض نبوت سال نایجیش
تاریخ تولد نواب خورشید جابه بهادری مظلمه عالی ابن نواب شیدان نجاشی الامیر میر کبیر	
خلف ارشید	
تاریخ تولد نواب ظفر جنگ بهادر دام دوله	
گشت پدید آوارش سخت بلند شد تولد باوقار اقبالنده	در محل خاص آن خورشید جابه فیض تاریخ ولادت بزرگداشت

تاریخ نواب میرزا ابوالفتح علیخان بهادر دوم اقبال الدین نواب مختار الملک بامغفور

بِقصر راحت و ستور اعظم	شده طالع مدغیرت به بدر
رقم زو فیض تاریخ طلوعش	تولد شد جوان طالع جوان قدر

تاریخ انتقال آفاق شاعر

واقضای آفاق آفاق رفت

تاریخ انتقال مہاراجہ بہادر راجہ چند رولعل کہ بسجاو شہیت داند

مرد باخبر بود چند رولعل

تاریخ مرقع خط ماخن

از ناخن محمود عظم الملک	آراست چو نشین مرقع
ای فیض منش گفت مانی	ناخن بدلم زو این مرقع

تاریخ تولد امام خان ہجر بن تہور خان

شد خان رفیع قدر پیدا	فرزند نکو بخت شانست
گشتم با فیض سال تاریخ	ابن شہور جہانست

تاریخ وفات حافظ یار جنگ

نیکه بود و اندک نواب حافظ یار جنگ	نیک سپرت نیک صورت اہل حال و اہل قال
-----------------------------------	-------------------------------------



از خطاب او چو حاجت تمام اعدا و کوچ  
ای قلمی فیضی ہم تاریخ پال اشغال

### دولہ

بود اہل استدان نواب حافظ باینگ  
رفت موسیٰ جنت فرد و حج بن یکج رنگ  
فیض تاریخ و دست آن حبیب حق تو  
اہل دل نواب حافظ بود مقبول آلہ

### تاریخ وفات مولوی حمید مہم

چشمہ فیض مولوی حیدر  
از لب جام علم معنی نوش  
سال میلاد او کہ بود چہرہ  
از سموم فنا شدہ خاش

### تاریخ خریدی اسپ حاتم

قد اخلاصاً تم نیا

### تاریخ تصنیف کتاب

عمدۃ الملک و ام دولۃ  
چون پسندید وقت عمدہ  
سال تاریخ اور تم زلفیض  
بہمگی بہ صنعت عمدہ

### تاریخ بوجہ حافظ محمد علی صاحب مرحوم

عارف غزلت گزین مردک چہرین  
واقف اسرار حق عابد شب زندہ دار  
انکہ محمد علی ست سید حافظ صفت  
حافظ و بہم شریف پال تولد شمار

وز عدد و سیدست مدت و تعداد عمر کر در یک اسم فقیض و صنع سه تاریخ را	از همه اسم و صفت سال و فانش بیست از سر الله شد این همه را از آشکارا
وله	
چو اعدا و حافظ محمد علی پس اعدا و سید نیکو کن از ان هر دو اشعار حاصل ترا	کنی جمع سال ولادت شود عیان بر همه سال رحلت شود سن عمر بی فکر و وقت شود
تایخ فرار می خدمت ملا الهامی نوار شمس الامرا میر کبیر مرحوم مغفور	
پوشد دستور خورشید امارت بن سال وزارت فقیض فرمود	آبی نظم مهابت ریاست وزیر نیک ملت پاک طینت
وله	
وزیر مطلق شاه دکن امیر کبیر	
وله	
شمس الامرا شده وزیر لوبا	
وله	
آبی نظم و ترتیب ملک کون	چو شد شهر یار دکن را لوزیر

	وزیر زمان ست امیر کبیر ۶۵ ۱۲		شنیدیم سال وزارت فیض	
تاریخ بنامی چاه نواب مدوح متصل جهان نادر حنب چشمه بی بی				
	غیرت آفتاب عالیا چاه مستحکم است عین صواب ۶۴ ۱۲		کرد چاهی بنا امیر کبیر سال تاریخ فیض کرده رقم	
	وله			
	فرمود چینی بنا چشمس الامرا در چاه جهان ناست عیش دنیا ۱۳		چون نزد جهان نما برای عالم از فیض گفت سال تاریخ نزد	
	وله			
	محسن وسعت سطش منوده باید غور بنامی چاه امیر کبیر است فی الفور ۶۴ ۱۲		زهی وسیع زهی خوشنما زهی خوش وضع چو آب آبد در وی نوشت سالش فیض	
	وله			
	بنا گشت چاهی برای ماهش نجد آس ازین چاه ای نده ماهش		بحکم امیر کبیر جهان رقم سال تاریخ نمود فیض	
	وله			
	از حکم امیر کام بخش همه		چون جام جهان نما بنا چاه گشت	

شد منبع لطف چاشمش <sup>۱۲</sup>	تاریخ باش فیض تحریر نمود
تاریخ فوست راجه پرتاب بهادر	
بود و فرزند طبعش مانوس	نوجوان رفت ازین دیر کهن
مرد پرتاب بهادر مانوس <sup>۱۲</sup>	فیض تاریخ و فاش فرمود
تاریخ بنای مسجد شاه سعد الله مرحوم	
و اهتمام مولوی عثمان بجز و الممن	چون بنا فرمود مسجد شاه سعد الله علی
مسجد اقصی بنای شد از سر نو در دکن <sup>۱۲</sup>	ز اول الله اکبر فیض تاریخش نوشت
وله	
مسجد نو چون بنا فرمود با صد غوثان	قطبی از انطباق عالم شاه سعد الله نام
خانه الله اکبر قبله اهل دکان <sup>۱۲</sup>	گفت سال انخطیب غیب فیض انجمن
تاریخ شادی نجم الدوله محب علی خان بهادر	
چو پیش عروس از سر مهر شد	جگر بند خان محب علی
بشادی قرآن سه و محشر شد <sup>۱۲</sup>	رقم سال تاریخ فرمود فیض
تاریخ شفای نیک	
کرده چو شفا و صحت آرام مدد	افعیل شفای شافی بر پناه

تاریخ شفا فیض انجمن	دیروز زینکے قتل چار می بند ۶۸ ۱۲
تاریخ وفات نیک	
چون دنیا بسوی عتبی رفت گفت روان در فیض بخشش	میر جعفر علی نیک خصال آمد اندر بیت نیک انحال ۶۹ ۱۲
تاریخ انتقال میر اکبر علی	
ز آفاق چون سوی الموت رفت سن اشفاقش رقم کرد فیض	خبردار سدر خضی و علی بخلد آمد مسیر اکبر علی ۶۹ ۱۲
تاریخ آبادی بازار جهان علی	
در جنب جهان نما وسیع و معمور بشنو از فیض سال آبادی	بازار نفیس انبساط انگیز است بازار جهان نما انبساط انگیز است ۶۹ ۱۲
وله	
در جوار جهان نما آباد فیض تاریخ او حباب بود	گشت بازار چون لعل هست بازار عسده آلود ۶۹ ۱۲
تاریخ انتقال	
ز فضل حق و الطاف محمد	سنو گشت چون فردوس شاق

	رقم زو فیض تایخ وفاتش	منور رفت با ایمان آفاق <sup>۱۲</sup>	
	تایخ شادی مرتضی حننا اسد بر دمولوی ظهور علی قضا حرم		
	مقدادی جهان نهمو عسلی	شد چو از شادی برادرش	
	فیض تایخ شادیش شوبت	مینست شادی برادرش	
	تایخ بنای چاه محمد برمان دینجان شاگرد پیشه حنور پرلو		
	چاه نو برمان دینجان کرد چون آراسته	در حلاوت آب او شیرین تر از آبجیات	
	فیض آتش خورد و تاختش چنین تخر کرد	چاه چون چاه زیختن آن آجین آبجیات <sup>۱۲</sup>	
	تایخ بنامی سحر جان موصوف		
	بجب مرضی برمان دینجان	بپاشد خانه حق شد بحمد	
	رقم زو فیض تایخ کمالش	بناشد خانه حق شد بحمد	
	تایخ ورو شهرزاده		
	در روکن از هند شد رونق فزانش	یا الهی تاج فرمائش هفتا قینم باد	
	سال آنرا ز دل اقبال کردم غرض فیض	در روکن شد جلوه گری شهرزاده والا شاد	
	وله		
	آمده از هند با جاه و خال	در روکن شهرزاده چون روز عید	

فیض سالیس گفت علی آمدید	چون بحسب سال آمد ساختم
تاریخ انتقال مولوی شاه علی یاضی دان مرحوم	
هر روزه بند زار و محزون شد بهیت عقل کل دگرگون شد	مولوی شاه علی ز دنیا رفت فیض تاریخ حلت نهشت
تاریخ تولد نذرند	
کرد فرزند می غایت خوش قلب راحت جان نور چشمه باب	چون بآن سید محمد رب حق فیض تاریخ تولد ثبت است
تاریخ انتقال مولوی السدالی صاحب ساکن بر بلبلور	
سوی جنت روانه شد جلال الدین حسین یقیناً بود از نایب صان حق سید جلال الدین	بروز جمعه دهم پنجم شوال ازین عالم رقم زو فیض تاریخ وفات آن ولی الله
تاریخ رساله عروض تالیف محمود مرزا شاکر شاکر و صنف بحر	
کرد محمود بن حسن افشار نام و سالیس بریاست الشعرا	چون بعلم عروض چند اوراق فیض تاریخ گفت بی کم و کاست
تاریخ سائبان گنبد	
حکم شد بر میر بادینان نوی منصب چنان	از حضور ناصرالدوله شاه ملک دکن

سایبان ناقص گسند کنون کامل کنید	بر مزار شاه راجا اولیای ایش و جان
حسب فرمان قصه سامان از میر معز	سایبان نیکو چو شد تبار در اسعد زمان
فیض تاریخ تمام سایبانش بزرگداشت	گشت در کجایب گسند بنامی سایبان

### تاریخ فوت مستر جوین

داشت جوین عیوی تنب	چون برون زین مکان شد رفت
فیض تاریخ انتقالش گفت	در جناب سراج اظهر رفت
تاریخ آمدن ضرب خفیف به ولوسی ظهور علی الصنعت خجسته	

ضرب ناقص بر سپید بگویند

### تاریخ فوت غلام مول

از زیارت راجه سنبهو پرست	مسلمان بود لیکن باطن دمی
چو عمرش آخر آمد کرد ظاهر	مسلمانم کنم پوشیده نامی
وفاتش از سرایان فیض	مسلمان مرد کافر زیست همی

### وله

سنبهو پرست شد غلام مول	گشت چون کفر او بدین بدل
بدین بیگ گشت چون به حیرت	مژده وصل داد نیک اهل



سال تاریخ فوت و ایام غیض	شهر رقم بود جانم آن خصل
وله	
عاشق فاضل آن غلام رسول	وصل مشوق خواست چون گام
غیض تحریر کرد سال و وقت	نذر جانان نمود جان و تن
تاریخ آمدن نظم موسی در تالاب حسین ساگر	
بعض غفران منزل آمد شروع تعمیر خیریه	بحسن سی سفیر شبی مکرش نشد تیر
کنون دو طسن که هست کینل امیر عقول	باهتمام طبع مارت بداد مرتب یکسر
نظر بحال عبدخلاق چو گشت تیار نهر سابق	بعد افضل بدور لایب با هم مختار یک کشور
بگفت فیض از غایت او شمار سال مرگ	برجوی موسی و سجع نهری با بند حسین ساگر
تاریخ تولد مرشد زاده افضل الدوله بهادر حسین آبادی	
در حرم افضل الدوله شبی	داد حق بنوازه حشمت قرین
نیکو صورت نیکو سیرت نیکو بخت	ورود عایش هر کسین و هر بین
طول عمرش همچو طول عمر خضر	کن غایت با آله العالمین
وارد آن خورشید بر سلطنت	سمر سبزه آثارش ای حسین
سال تولدش رقم نمود فیض	باد و سیاه و آتش باج گوین

تاریخ شاهی سیدی عشر خان سامان در ازل الهام مرحوم		
چون نوشته خان مان گشتای فیض	جهانی شدنشا طاند و نشاوی	از رقم کرده نیم سال نوشهیش
تاریخ بنامی سجد		
ز باداجی گوساین شدای فیض	بپاشد خانه معبود الحق	رقم شد با سرایان تاریخ
تاریخ تصنیف ساله مولوی محمد علی خان راج بنده ری		
شد مرتب رساله رویت	بهر نقص عقیده فاسد	سال تاریخ او رقم زد فیض
وله		
هزار شکو خدا ز کتب بنام غیب	کتاب رویت حق شد حوائی	شمار سال کمالش بخود مصرع فیض
وله		
تصنیف چو شد رساله رویت حق	پیدا است یکبار نقطه او صد نقطه	تاریخ شمار سال او فیض گفت
رسدانی دلیل نیست بالاف		

تاریخ تولد و مختصات الملک بهادر در دلهای محرم

آمرقا صلیب اکبر علی

تاریخ بنای پایتخت و مختصات الملک بهادر

برادر وید بر زمین تازگفت  
فیض تاریخ با پیشرفت  
گشتن بی فصل است این قطع  
جست لم یزل است این قطع

تاریخ و مناسبات مولوی ظهور علی صاحب عروج

مقتدای جهان ظهور علی  
چون بخت در نیم زماه صیدم  
عالم و حلقه کلام و دو  
رخت بهشتی بملک خلد بر  
فیض تاریخ از رخا گشت  
بی بدل فاضل مدرس بود

تاریخ بنای مکان بنیاد الدوله بهادر

رفیع دوله بهادر بنام و پوچهر  
شمار سال بنای مکان رقم فیض  
کریم تا صد و سی سال داروش بود  
زهی رفیع عمارت مکان بنیاد

تاریخ تولد و مناسبات رئیس دکن

بقصر فتنه الدوله بهادر  
رقم زو فیض تاریخ ولادت  
ولد گشت چون حشر طالع  
سکن در طینت و حشر طالع

وله		
حضرت فضل السیدین	پیداشده شاهزاده شهر	
تاریخ ولادتش نوشته فیض	اسکندر ثانی آصف دهم	
وله		
آفتاب سپهر گنج جا		
تاریخ وفات		
زین جهان بی ثبات آن سید عالی نسب	اگشت سومی جنبت فردوس وزی روبرو	
فیض در گوشت رسید از کعبه دل سال ۱	میرا بر ابراهیم شیدا ز دار و نیا حیف آ	
تاریخ رحلت نواب شاه نواز الدوله عظیم خان		
رفت زین وارف شاه نواز الدوله	کرد و سوسی بخت شاه نواز الدوله	
سال تاریخ وفاتش در فیض بگفت	بود با خیر بجا پشاه نواز الدوله	
وله		
شد زویا جناب عظیم خان	بهر نظاره بهشت حمد	
فیض تاریخ انتقال شوت	اجر عظیم دهم آله احد	
وله		

از طاعت آن به سیر عظم	اقتوس بابل عالم آمد
به واس ابل شده هشتایج	آگونی بعیتام اعظم آمد

## وله

فقیض ازین کاخ مقررش آن سیر نامو	بهر سیر جنت فروس ایمان برفت
مال فوت از آتش جو بطر ز تخرجه	قصر جان از حیطه نواب اعظم خان رفت

## تاریخ پیل رود موسی

به دراصل الدوله بجه	پیل ثالث بروی رود موسی
وزیر اعظمش فتحی مکت	سلامت با دو سال صدوی
سفیر آندم دوط سن صاحبی بود	ندیم ثانیش دروین عینی
بحسن سعی مارث صاحب پیل	بناگشته که ثنائش فی گیتی
خسارون فکر گنت فقیض	پیل موسی سیت یا طور تجلی

## وله

افضل ابه وله به مادر فی آرام جهان	پیل مطبوع بنا ساخت بروی بوی
گفت ایام خردول ثنائش فیض	با دو پانده پیل ثالث بخوس بوی

## وله

نودم عرض مطلب در نیاب حضرت موسی

رور افضل الدوله باشد چون پل ثالث

نمی زید پان لن پانی بر پل موسی

شمار سال تاریخ پل نوشنویه از فیض

وله

گشت اندر صفتش بحر مل بحر محیط

چون بنا گشت پل سوم رود موسی

موسی آمد به پل بنما شاپی محیط

فیض تاریخ پل از وادی این بنشیند

وله

پلی تیار گشته بر لب جو

بامر افضل الدوله بهار

پل افضل بن گردید بگو  
۱۲

بن فرمود واقف سال تاریخ

وله

پلی بر لب رود موسی سختش

بنا شد چو از حکم شاه دکن

پل سوم رود موسی سختش  
۱۲

رقم ساختن سال تاریخ فیض

وله

شد بن این پل موسی دشت

پلی آرام خلایق اسی فیض

خوشه نما این پل موسی دشت

گفت الیاس خرد تا رخس

تاریخ وفات مولوی کریمت علی

<p>برین برنی ثبات سوی ملک جان تخیر کرد فیض سنا ریحان</p>	<p>روزی که گشت شیخ کرامت علی دین شد اشغال عالم و علامه زمان ۱۲</p>
<p>تاریخ وفات</p>	
<p>از جهان چون بسوی عقبی رفت فیض ز فرمود سال رحلت</p>	<p>نوجوانی که پاک و امن بود ایم تا غایب حسین حسن بود</p>
<p>تاریخ تعمیر مسجد</p>	
<p>ساخت مسجد بنامی تو خجانه کرد صفدر علی مرمت او شد سر اندر اس چون پامال فیض نبوت سال تعمیرش</p>	<p>از قضا کهنه شد ز من بشنو برد از همسران عصر گرد گشت پر نور آن صفای پر تو مسجد کهنه گشت نو</p>
<p>تاریخ تعلق دار شدن محمد وجیه الدین خان معنی شاکر و مصنف</p>	
<p>چو شد معمور بر کپل عباد چو شد قطع سرا عداش تاریخ</p>	<p>بعون الله از سر کار معنی بگفتم شد تعلق دار معنی</p>
<p>تاریخ دروان میل</p>	
<p>باب تفهیل باشد و ایجابی</p>	

## تاریخ فرنگ

ابن قاسم علی وزیر علی	کرد فرنگ و گشت تپ
سال تاریخ و نام آن فرنگ	فیض فرمود اشحاب وزیر

## تاریخ

در کن چون خن شد و اکثر	قایلش گشت اطباءی من
بنی الم تاریخ او نوشت فیض	هست افلاطون ثانی بخمن

## تاریخ عمارت

حکم نامه مصاص ملک	چون مرتب گشت قصر استوا
فیض تاریخ مخلص ثبت	قصر شاهانه نباشد پادار

## تاریخ وفات شیر افکن جنگ

رفت ازین باد شیر افکن جنگ	باقصدت و بغل شد امروز
فیض تاریخ وفاتش نوشت	لقمه شیر ابل شد امروز

## تاریخ اشحاب شتوی شریف

چون شتوی اشحاب بنود	ای فیض جمال دین حق آگاه
تاریخ کمال او بگشتم	این شتوی مطلب است باقی



وله

مطلب ما که چو او نیست کس	ششوی ساخته چون منتخب
مطلب بشنوی این است پس	گفت با فیض خرد سال او

## تاریخ بناسی چا

رسید موج لطافت بعالم تیس	بنا نمود چو عفت سرشت چاه طیف
بناسی چاه ز سر دار گیم نفیس	بغت فیض بدار آب جنگش

## تاریخ بناسی باغ تحسره لفظ بدر

جهانی شده شاد از بوی وزنگ	چو نواب باغی مرتب نمود
بچینی به این باغ دار آب جنگ	اگر شوق سالش بود هم چو فیض

وله

گلستان که محفوظ باد از تباہی	مرتب چو نموده دار آب جنگ
بود باغ دار آب آبا و اجدادی	رقم ساختم فیش تاریخ بنان

## تاریخ فلسوفی که تحمیه کلاش بلبل و دود

زین جهان طبع عا و گرا عاقبت در خاک رفت	عالم و علامه و تیس پیر فیض
شدر بلا دور از هزاره و دود صد و هفت	فلسفی و دبیر تاریخ و فاش گفت فیض

# تاریخ گم شدن اباب محمد صبیح الله بن جبار مرجم

دو سدار من محمد صبیح الله بن جبار مرجم	نقد و جنس او چو دزد و دشمن بیداد برد
سال نقصان زرو مالش رقم نبود فیض	نقره و زر و جواهر بر بن بیداد برد

## تاریخ همدست شدن اباب

ز القات خداوند صبیح الله بن جبار	ز راه خون گداز کرد در محل رجا
چو شد حصول تماشای نوشت سلس فیض	زرو جواهر گم کرده یافت اینجا

## تاریخ وفات محمد غازی الله بن جبار مرجم

غازی دین بعد حج چون بمیدینه رسید	شد بقضا بکنایه حیات مدافوس آید
با سرایان بگفت فیض سن حلتش	قرب جوار رسول دفن شد او داه و ده

### وله

چون گنج رفت و مرد در کمه	غازی الدین یاز نیک خصال
فیض تاریخ ارتحالش گفت	نزد کعبه نمود جان و مال

## تاریخ تألیف جدول تفاوت مائنه نصف النهار بله و از بله حیدر آباد

حال هر نصف النهار حیدر	گر تو شتاقی ازین جدول پیا
سال تاریخش رقم نبود فیض	که رفت فیض ایجا و جدول باصوبه

دول

این جدول نو طرز که ترتیب نمودم	پیدا از و آغاز و بهم انجام جسم است
سالش بنیادی مفید فاعطون خرد گشت	این جدول و گشت نگر جام جسم است

تاریخ زخمی شدن با بکند عرف

چون سرفش نظم گردید	بر تن او رسیده زخمی چو پند
سال تاریخ او رقم کردیم	گشت مخرج سیف با بکند

تاریخ وفات محمد قمر الدین خوار قطب یا جنگ تخلص

آن قریب عدل و انقیاض	تیا بست انجمن شد
تاریخ وفاتش آسمان گفت	در زیر زمین قمر نهان شد

تاریخ وفات حکیم ابراهیم

حکیم نامور چون قصه پست انداخت	در مذقش نهر قاتل گشت تریاقی که خورد
ایش تاریخ وفاتش با سر بابو یگفت	در طریق کعبه ابراهیم مال و جان سپرد

تاریخ وفات فرزند مولوی بستان

چنان عالم حصر بستان لب	بزرگ جگر بسته آمد بجان
سنش باغبان اجل گفت پیش	بستان پدید آمد چو پند

# تاریخ عمارت مصممام الملک بهادر

بنایکسید درینجا یکی مکان رسیع	صدور یافت چو حکم از زبان بادشهی
بگوش فیض رسیدنش ز بافت غیب	زهی عمارت ی عالی مکان بادشهی

## وله

آن شهزاده زمان مصممام ملک	داد چون ترتیب الویان بلند
سال تاریخش رقم نبود فیض	دلکش بقصر شایه اقبال مند

## وله

بلند مرتبه مصممام ملک حق آگاه	که هست ملتجی از ذات او امیر و غریب
بنامود چو قصری گفت سانش فیض	زهی رسیع عمارت زهی محل عجمی

## وله

بنامود چو قصر رفیع همسر عرش	جناب حضرت مصممام ملک نیک خضا
سن تمام و کمالش رقم نمود فیض	زهی عمارت دلکش مکان باجه

# تاریخ شادی

چوناب یسین خان گشت فارغ	ز شادی فرزند و هم رسم شادی
رقم فیض نبود تاریخ جشنش	مبارک شود و مبارک رسم شادی

## تاریخ شادی

این الدین خان یک محضر	به تخت نوشی هفتان شده شد
رقم زد فیض سال شیش	قران دلفروز مهر و سه شده

## تاریخ مسجد

مسجدی سنگ بست زوینا	ساخت مرزا حسن علی بدکن
فیض تحریر کرد تاخیش	خوشینا مسجد خاب سن

## تاریخ وفات نواب شمس الامرا امیر کبیر محرم

شمس افلاک رفت و حشمت	گشت طالع بر آسان قدم
گفت فزوان به فیض تاخیش	شد امیر کبیر اسیرم

## وله

شمس الامرا امیر عالی درجات	برج فلک حیات خود کرد چو طلی
تاریخ غروب او زو ششم ای فیض	شمس از افق دکن فرو شد بی هی

## وله

چون بغرب کرد وزین بگاه	آفتاب آسمان غروب جاه
فیض تاریخ غروبش ثبت کرد	شد فرو شمس سپهر غروب جاه

وله

آفتاب آسمان سلطنت	چون بفرودس برینین شهر رفت
فیض تانج و فائش ثبت کرد	پاک از دنیا فرید و هر رفت

وله

شمس سپهر دولت و اقبال و عز و جاه	شد عازم بهشت فلد چو آن خباب
کردم چو فکر سال فائش گفتم فیض	شیکه بر او دود صد و هفتاد و نه حساب

ایضا بخیرجه

شمس سپهر حشمت و اقبال اعشام	گشته سبب ارگاه خداوند باریاب
چون سست شست جان سخیوش سال شد	آمد بجنله قدس امیر فلک خباب

وله

چون تاب شمس سپهر امارت	برآمد ز آفاق دستیا به عقبی
شب جمیع بتم دشوال آمد	بشد سال عمرش ز میلا و پید
نرم ساختم فیض تانج خلعت	بشد شمس طالع بفرودین اعلی

وله

چون امیر کبر ازین عالم	سوی دارالسلام خست شد
------------------------	----------------------

سال خلعت رقم نمودم فیض	شمس طالع با وج حبنت شد
تاریخ وفات	
مرد اول مادر و هم بعد ماهی دخترش	کرد قصد جستجویش ناگهان در زیر خاک
فیض اندر مصره تاریخ هر دو ثبت کند	دای و ابی و بانو بی حبنت رفت پاک
وله	
ام و بنت در عرمه ماه رب	گذشتند ازین تاریخ و حبنت
رقم ساختم فیض تاریخ هر دو	ام و بنت آمد پی حبنت
تاریخ سرفرازی خلعت به نواب عمده الملک بهادر	
امیر زن عمده الملک فیض	مخلع شد از فضل آن ذوالجلال
به نواب تاریخ معروضه کردم	همایون بود خلعت بی زوال
تاریخ دیوان عبدالرحیم ضیا محصل شاگرد مصنف علیه الرحمه	
دیوان ضیا چه شد مرتب	در مدحت آن رسول آقدس
تحریر نمود فیض سالش	دیوان ضیا فیض و نفس
تاریخ بنای عمارت نواب آصفی فضل الدوله بهادر	
جناب آصف حاسن ملک	بنامند چو قصر رفیع عالی شان

مکان عیش و طرب قطرباط جهان	شمار سال کمالش رقم بیست و فیض
وله	وله
بناب فضل الدوله بهادر حکم اوبالا محل آصف خایه مکان منسوب والا	بنافر سود چون کاشانه نور محل خود نشست معما رقم فیض انزل پنجمین زین
وله	وله
چرا و نیامده در دهر فیض تاجوری محل عیش و سرور مکان او گری	شه دکن که کند بر سر عیش جلوس بنامود چو کاشانه سال او گنستم
وله	وله
مکان خاص چون نمود ایجاد رفع ایشان قصر نیک بنیاد	زمین حیدر آباد دکن فیض از معمار خرد آمد سن او
وله	وله
پاشا قصر عالیشان و الله بناشا قصر عالیشان و الله	بحکم فضل الدوله بهادر نوشتم فیض تاج کمالش
وله	وله
کرد تیار فضل الدوله	قصر زیبا وسیع عالیشان



این بمایون بیکان خلیل الله	فیض تحریر کرد گل
وله	
که هست بنده بخش هنر لیکان سکان ظل آبی محل جاید و جبر ۱۳	جناب آصف خامس رئیس ملک کن بنا چو کرد سگانی بگفت سالش فیض
تاریخ وفات محمد مظفر ولد مولوی مطهر و اعظم	
لمک طینت و نیک طبع و کوفه بهشت پسندیده شد منزل او	در آمد بجنبست محمد مظفر رقم فیض کردم سناش
وله	
پی لقای خداوند پاک زمین خرگاه بسیرگاه جهان رفیت زمین جهان شد	روانه شد چو محمد مظفر حاجی نوشت فیض سن احوال آن حق بین
وله	
شد به عقبی ازین جهان فسون رفت بر عدن جاودان فسون	چون محمد مظفر حافظ فیض تاریخ احوال نوشت
تاریخ بنای قصر خنجر جلفظ خوا	
در یک هزار و دویست و هشتاد و پنجاب	قصر محی الدوله بسا در بنا نمود

تاریخ اول بطر زامل نوشت فیض	صدر انصود و قصب ربابا که و ملاجیبا
-----------------------------	------------------------------------

### تاریخ وفات آئینه محل امیر کبیر

آئینه محل خاص شمس الام	شده عازم فردوس ازین زمان
تاریخ وفات او رقم کردم فیض	حیرت محل آئینه محل شیداکون

### تاریخ وفات

قلندر بادشاه یک سیرت	شده در محفل معبود داخل
فقیرانه نوشتم سال او فیض	قلندر رشت بیایم از ابریل

### تاریخ تالیفات

غلام در گنج بیلمانی ما	رقم فرمود و طومار فصاحت
سن تاریخ و نام آن رساله	رقم زد فیض گنجار فصاحت

### تاریخ گمان بالوحی قصاب

بنام بود بالوحی کمانی	خمش چنان ابروی محبوب بنگینی
رقم زد فیض تاریخ تماش	سه عیدست یا فوسیت بگوئی

### تاریخ تولد

بفضاش در کمان پشتمانی	بشد روزیکه پیا قره احین
-----------------------	-------------------------

در ششم فیض تاریخ تولد مبارک ماه سیاه و هجدهمین

### تاریخ وفات

طبع اثر سابق شیخ احمد ازین عالم بجهنم شد و نیز  
در ششم فیض تاریخ وفاتش مقدس بود آن شیخ زمانه

### تاریخ وفات طوایف

چون بکسب اجربی قصد کرد شد مقرر جای بیابانی بعدن  
فیض تاریخ دخول خلعت رفت رقصان بی بی بعدن

### تاریخ بنای مسجد و بن محب

حاجی دهن بیاض مسجد

### تاریخ صحت فرزند مصنف

چو بر خردارین از پنج دل بفضل شافی مطلق شفا یافت  
رقم دو سال محتش فیض عمادالدین محبت از وعایت

### تاریخ وفات حسن مرزا خان شمس

چو عزم آن قصد در دار بقا ازین دار فنا حسیست  
رقم زو فیض تاریخ وفاتش حسن مرزا اشد مالوت حسیست

## وله

چون ازین کارگاه ولت کرد  
 قصد مرحوم عزم جنت کرد

شفق و مهربان حسن مرزا  
 فیض تاریخ انتقالش گفت

## تاریخ وفات خواجه میان صاحب

آه خواجه میان حق آگاه  
 بدکن خواجه شد فیضانی شد

چون سوسل خوش کرد جمع  
 فیض تاریخ انتقالش گفت

## وله

کرد قصد سیر فرودس برین  
 بود خواجه مقتدای اهل دین

چون ازین دار فنا خواجه میان  
 فیض تاریخ وفاتش ثبت کرد

## تاریخ وفات

سوی جنت حب تقدیر آله  
 احمدي بگم بجنت رفت

چون زیبا احمدي بگم گذشت  
 با سرفروش سالش گفت فیض

## تاریخ بنای مسجد فضل

شدت سجد عبادت خیر  
 مسجد فضل و صفای گنیز

حب فرمان فضل الله  
 گفت سالش خلیف غیب فیض

## تاریخ

نقشه گنبد و بی و می  
قبه روضه جناب علی

شد چو از چوب صدر لیلین تیار  
قمیض بنفشه سال تاریخش

## تاریخ تولد

تیک آغاز هم نکو انجام  
شیخ اکرم علی غیب دوم نام

به غلام علی تولد شد  
بهر تاریخ آن پسری قمیض

## تاریخ مسجد

پی خوشنودی موجود چو پیشک مسجد  
شاه مهتاب علی کرده بنا یک مسجد

خوب در پر بهی های قبله پ شد رونو  
نق اندر دلم ای قمیض سنش القاست

## تاریخ مسجد

شد چو تیار این چنین مسجد  
هست بیت المقدس این مسجد

از محمود شکور خوش اخلاق  
یا سراج قمیض ساش گفت

## تاریخ

باطلاکاری در وجالی زیاده دل فرو  
هست باب وجالی نهقره مظلوم دل فرو

نصب شد بر درگاه آن حضرت گمبورد  
بی تحلف سال تربیش قم نبود قمیض

تقریری این باب و این جالی به تحریر خطا	شد بنا از شاه یدالله حسینی بانی از
فیض هم تاریخ آن باب ولی الله نوشت	باب جنت هست باب در گم گیسو و

## تاریخ و منات

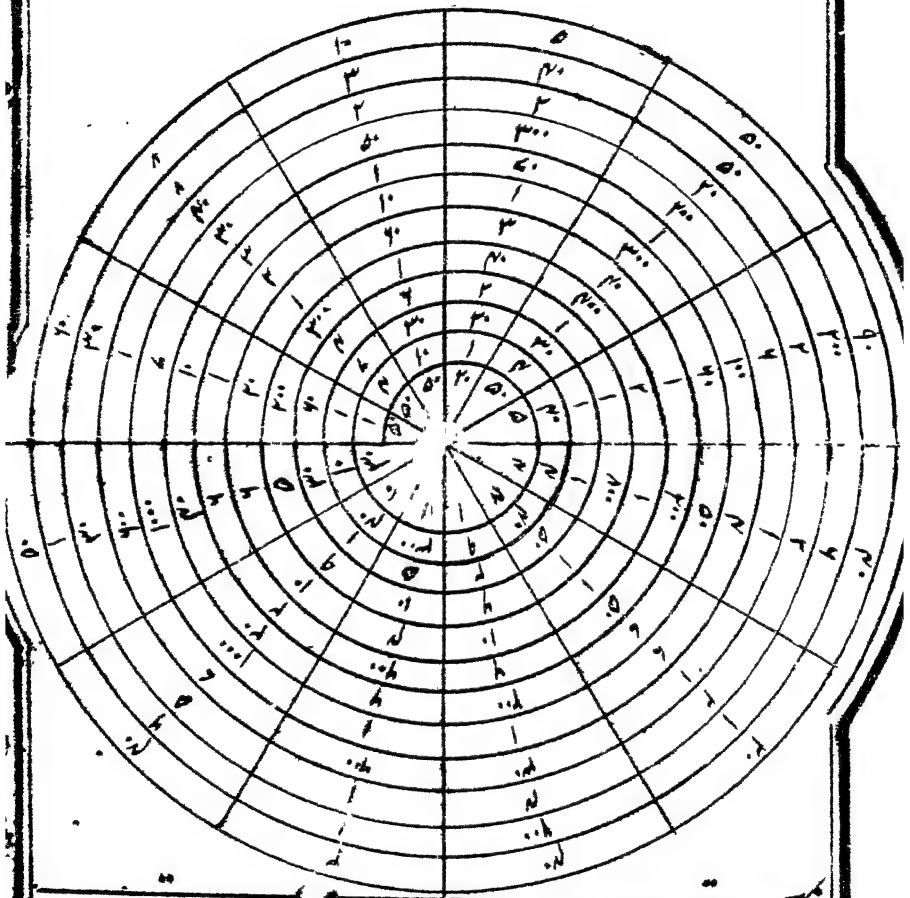
در هزار و و صد و هشتاد و دویست سال	چون ز دنیا جانب عقبی محی الدوله شد
شده افسوس چون پال سالش گفت فیض	صد راج جنت الماوسی محی الدوله شد

## تاریخ غلام محی الدین

آن غلام محی الدین ای فیض	کرد چون قصد سیر خلد برین
پی تاریخ قطع کن سر آ	حیف و صد حیف هر دو متین

جدول و دایره استخراج مصنف علیه الرحمه برکات  
واضح باین جدول است استخراج حضرت مصنف که از اجتماع اعداد و فروش بسیار قیاس تولد فرزند محی الدین  
اجتماع حروف اعداد مذکور بسیار مصرعهای تاریخ همانال استخراج میشوند بنحوی که هر خانه آن که گشت  
آن عدد زیر گشت را جای نویسد از آنجا هفت خانه کلاوه عدد خانه هشتمین را به پهلوی عدول بزرگ کند  
علی القیاس از همه خانههای جدول تا عدد اول و دوم عمل نمایند اعداد اول تاریخ مفهوم خواهد شد اگر موافق اعداد  
حروف در جنب یکدیگر جمع کنند مصرعهای تاریخ مذکور حاصل میشود لیکن بهر صورت مذکور کلا اول و آخر

## دایره لولبی



الحمد لله على احسانه وكرامته وافضاله كدوان روضه فارسی قطعه بنده میخیزد جان اسپری تیانج  
 پانزدهم شهر صفر المظفر سنة اثنان و مائت  
 المصنفه

رضه دل چشم تری یک سی یک بهتر ده خلد سی به کوثری یک سی یک بهتر

تقریر دیوان فیض علیہ الرحمہ از کبیر

محمد ہدایت اللہ خان بہادر تخلص سراج



نظام الملک آصف جاہ حضرت میر محبوب علیخان بہادر و سادہ آرای حیثیت باکوان  
 صانہ اللہ عن الشہ و الفتن۔ نظام مملکت و قوام سلطنت چنانکہ می باید ہر آئین  
 عس و عدل و انصافش راہ جبر و ستم را فرا بست بہر تو بذل و احسانش جہان  
 منورست۔ و بشیم خلق و اقتدائش و باغ زمان معطر۔ بہر جوشن شادی ست بہر  
 شور مبارکبادی۔ خلق جوق جوق بدوق و شوق مصروف شعر خوانی ست و شوق  
 شادمانی۔ و پیر نو سالہ را ور پیرانہ سری سر جوانی۔ جائی نتوان دید کہ بمع  
 شعر المصنوع تازہ تر اشد و گنجی نتوان یافت کہ گنج معانی نہ داشته باشد۔ غرض  
 ہمت عالی نیکوئی محبی مخلصی مکرمی بسیار کمال اندک سال حکیم محمد منور الدین خان  
 بہادر علیج رامی ستایم۔ و زبان بدعای خیر و ذکر خیرش برمی کشایم کہ درین عالم  
 برای مرصیان سخن معجونی مغج ترکیب دادہ۔ و علیلان این فن را دوائی مقوی ملی  
 و دماغ فرا فرستادہ۔ اعنی دیوان سراپا عرفان یا دُر روزگار جہان آموزگار  
 جناب مولانا مولوی حافظ شیریں الدین محمد فیض حیدر آبادی را نور اللہ قمر  
 بقالب طبع ترا کشید و قالب طبع افسردہ را روح تازہ در مید۔ حقا کہ این سعادت  
 از لی نصیب حضرت علاج بود کہ کلام آستانہ در اسرہ چشم مشتاقان نمود گری۔  
 این سعادت بزر و در بازویت تان بخشہ حسانای بخشہ

مسنّف علیه الرحمه سخن نمایی بود و صاحب دلی از قید خود نمائی آزاد حال  
 شریفش بهمه حال با خلاق حمیده و ساز و قال لطیفش با داب پسنیده هم آواز  
 روزی یکی از مشایخین در جوش گفتگو بجنور مولا ناچنگ بر زمین فراز و ولعین غضب  
 چون عین الیگ چشم بخون آلود و لعاب از دهن فرو رخت زبان خود ستائی کشود  
 مبالغه از حد بود و گفت که اگر خواهی همینکه می بینی خود را بهیئت شیر جلوه دهم  
 مولا نا تمسبی فرمود و گفت که شیر حیوانی است باید که خود را انسان سازی - روزی  
 بی تبدیلی زبان استهزا بر کشاد و حریف طلب را عرصه داد که قافیه فیض که مختص  
 خاص است آخر چه خواهد بود - مولا نانی البدییه فرمود - آنکه نبائی خود و وجود است  
 و در استخراج توایخ ملکه میداشت که عقل از سائیش فرو میماند مصرعهای توایخ که  
 صرف در خاندان امیر کبیر پنجه از فرستاده و داد سخن پوری داده - هر که ناخ  
 میخواست فی الوقت نباش نوشته میداد - در علم صرف و نحو و فقه و عروض و لغت  
 و غیره با قضا یعنی است که ذکرش در اینجا گنجایش ندارد - و در اصلاح شعر کرامتی  
 مینمود حتی که در ماده های تاریخ چنانکه مولوی احمد علی خلیف مولوی محمد اکبر علیان  
 فصاحت جاه و اعطای مصرعه پیش مولا نا فرستاده مع سکنه طالع حبشید سلطه  
 که درین ماده تاریخ از جواز اضافت لفظ طالع یا عدم آن استدلال با لفظ یا مافیه

مولانا محمد فیاض الدین خان فیاض شاگرد رشید خود را با فرموده که نویسنده کتاب  
 دلیل کسر شان فصاحت است از آنکه حاصل سکند طالع جمله است و جمله موصوف  
 نمیشود که لا یخفی علی القاصح و البلیغ - و دیگر اینکه محل مقتضی وصل است و قائل و پی  
 نفس و این هم قباح است اگر مصرعه باینطور شروع سکند طالع و جمشید طینت  
 اولی و موافق مقصود و غالی از عیب بود - و نیز روزی خواجه غلام مصطفی سخن ران  
 استفسار کرده چه حکمت است که در قرآن شریف کلمه رحمت و نعمت خلاف رسم الخط  
 چند جا بتای در از مرقوم همچو رحمت الله و برکاته - و رحمت ربک خیر - و ان تقوا  
 نعمت الله لا یخسر - و شکر و انعمت الله - فرمود حکمتش علیم و حکیم مطلق و اندو  
 کریم او صلی الله علیه و آله و بارک و سلم - اما من میگویم در اینجا لفظ رحمت و نعمت مض  
 بسوی الله و رب گردیده شان اقتضایش نه پسندید که رحمت و نعمت را نیز از  
 رحمت و نعمت باز دارد و بسبب تاسی مدور و فلت اعداد و شمار و نه گام بیست  
 شمس النور در بحث مبتدا و خبر چون نوبت باین مسئله که خبر باید غیر مبتدا باشد  
 رسید و قول ابو النجم ع انا ابوالنجم شعری شعری را بدینجهت مورد اعتراض نجات  
 یافت و به نسبتش بخرقه سبئی یا قد خطا در کتب ملاحظه مگر دید فکری نمود و در  
 کتاب مذکور ثبت فرمود و اما قول ابی النجم فلیس کا المذکور کما زعم بل الاثنی معنی

الکوکب والانیفی الطفه - روزی شیرجاعت علی کرم که تعلیم می بود فضا یاب و غزل  
 اردو مصرعه عرض کرد که پیرو مرشد بمصرعه ثانی فکری نمیرسد ع دانی نه آب  
 سبجه و سمن کی دیکھی ہے مولانا بی تا مل ارشاد فرمود ع منکی ڈہلی ہوی میری  
 گردن کی دیکھی ہے و سوامی علوم در فنون ہم دسترسی سیدشت و خطا ناخ چان  
 می نگاشت کہ خوشنویان را پیش قلم ہم میسر نمیتوان شد و موجود خط طفرہ در حیات  
 آن جناب ست صرغ بمعا کیم حروف و دستخطی مرد ولایت زانی کہ نجل تعلیم آن  
 سیداشت و با وجود استمداعی مولانا اندر تعلیم می کرد عقدہ دستور رقم چین  
 زمین رساک شود چنانچہ روزی با سماع این خبر او کجھرت مولانا آمد و قطعہ کہ بخود  
 داشت بملاحظہ مولانا داد و مولانا با آن کاغذ پارہ اندرون خانہ رفت و دیگر  
 بایک قطعہ مثلثش برآمد کہ او را اقیاز پنہا دست نہاد کہ دستخطی خودش  
 کہ ام یک نشد و دوشد حسرتا کرد و از حاصل نشدن شرف استادی بچوخن  
 بدندان گزیدن گرفت - بالجمہ در اسباب ظاہری تکلف نینخواست و فرشت کن  
 بی ریایوریائی بود کہ ہر کہ از امیر و غریب می آمد بر آن می نشست و اصل انتخاب  
 از وی است و محنت محاورہ بران دلیل چنانچہ فصاحت ہند با انصاف مقرر آنہ  
 در سرودش سخن کہ افسانہ است از صاحب زبان شاگرد غالب بر موقی شعر مولانا

و سبب است شکر ملک چهره که ایچا فاضل بدان تحریک ملک بنی مرتبه  
 حاصل کلام هندیان هم بکلام خود کلام فیض التیاسش را چا داده اند اگر براه انصاف  
 چشم حق بین بر کشاده نگرند کلامش را خلاف محاوره هندیان نتوانند یافت  
 بلکه عند التشکیک نظیرش در کلام اساتذہ خواهند یافت و درین زمان شهرت طبع یونان  
 مولانا گوش خور در زمان و زمانیان شده جای عمداً بلا کمال رافع عطی کتابت یونان  
 مولانا به قطع نازیبا و خطا در دست بطبع نامطبیع و آرمه و اکثر جا مطلب فوت شد  
 امید از ناظرین با انصاف و شایقین بعینه صاف آن است که هر دو دیوان بخشیم  
 انصاف که خیر الاوصاف است با اعتبار آن ترتیب در تصحیح و تبیین طوفاً  
 شرط حق پسندی از دست نخواهند داد - خدا را سپاس که چون لفظ پرستان  
 معنی نشناس منع دولتی دست لاج و تسلیم را سر نایه و مکان خود غروشی نشانه  
 و بیابانی صلح میان حق و باطل طرح آشتی نمیداخته تکلف را بر من مبسورن توازن  
 و وقت و ساختگی را برشته بر من نتوان بست بنده خدایم پس با خواجہ یگرم مطلبی  
 نیست در است بر سولم صلی الله علیه و آله و بارک و سلم - پس با دیگر مشاربم سببی نه -  
 شاعر نیم که خواه نخواه راه سبب افه پویم نه منجم که بر زمین نشسته از آسمان بگویم -  
 فی از کسی خواش قصیده دارم که بامید صله اش باطل را حق شمارم - و نه هم بخواست

که گو مگو تصرف پیا را بجای انگارم شا باش عبث چرا گویم و تخمین بچا چرا کنم  
 منع گرانمایه کاسد مباد اگر باد جز زعم کاسد مباد  
 خدا آقای نادر مرا که شمس الامرا اسیر کبیر خورشید جاه بهادر و صاحبزاده بلند اقبالش که توانا  
 طغر خبک بهادر است بسلاست دارا و مبدای رج علیا و معارج کبری را رساناد -  
 که مرا از نثار فرق مبارک خود مستغنی از سعی روزی داشته است و بر نیابت متعمده  
 خویش بر گماشته در عالم اسباب باد گیرم هیچ سروکاری نیست و درین دور دور  
 براغیار مداری نه - دژ ام مکر دژ خورشیدیم - اگر چه خاک مگر خاک ریختم  
 آدم باز بر سر مطلب -

### تاریخ تولد مصنف رحمه الله

وجود و نظم کل بود - و سن شش و شصت و نه سال - چون وفات یافت استادی  
 حضرت حکیم محمد منظر الدین خان بهادر مخرج تاریخ عجیب و غریب فرموده شد سال  
 ۱۱۰۰ سال او بوحدت بالله وجود و نظم کل - بحمد الله که مجموعه و لکشن بخط خوش و  
 تقطیع زیاده و عنوان تازه و حسن بی اندازه بسعی مشفق حکیم محمد منور الدین خان بهادر علاج  
 مطبوع مطبوع و مطبوع شد باری منسب دایم که این مجموعه نگارین را طاعت لقب کنم که  
 اینهمه نقش و نگار موزون سرا پا جاگزین دوست و یابال بها خطاب هم که چندی

سلاطین مضامین ساینسین اور بہرغزل شگرت بحریات شرف پر از جو ہر کمون  
 و بہر مخدش از حروف صد فی ست حملوا از لائی موزون۔ مژدوش با سوا غالیہ ہون  
 مرکب یافتہ کہ ہر کہ درو نظر کشودہ دیگر نگاہ برنت افتد۔ خطوط نگینش چن طرہ  
 طرار برغودہ غراسل و لکشا۔ والفاظ نگینش مانند آب حیات در سوا ظلمت روشن  
 و جانقرا۔ ہر سطر می مقنن سری از اسرار فی کتاب کمون۔ و ہر حرفی مبتین از احکام  
 نون و اعظم و مایس طرون ہوا و صفات فائز از انورش بصفات توحج الیل فی النہا  
 موصوف گردیدہ۔ و از بیاض بین السطہ آثار توحج الیل فی اللیل بظہور رسیدہ۔  
 راقش از تکلف جہل تا رعلق بریدہ۔ و جدول نیز از رشک صفحہ اش خود را بکار کشیدہ  
 رشحات سبحاب صفحہ اش یا مین رقوت را بزالال معنی پروردہ۔ و در مہر صحیفہ  
 اطفال حروف را با عجا ز معانی سبح وار بگشود آورده۔ سخن جنش حیات جان و بہشت  
 دم عیسی گواہ این سخن است۔ و الحق صیغہ خرد را در دکان امکان نقدی ازین دکان تر  
 بدست درینامہ۔ و نقش پرداز فکرت را صورتی ازین زیبا تر در پردہ خیال  
 رونمودہ۔ نظم زہی سکہ کیمیای سخن کہ کیجو در ولایت جانی سخن رقم پنج  
 و می فرستادگان شرف آدمی زادگان کہ گرامی کن کہ آدمی کہ گرامی تر از آدمی  
 آدمی کہ با او لشکار انہان جهان کہ گمش آشکارا بدیدہ نہان کہ بہاری بصد

سخن کی خاسته به عروسی لبزد زبور آراسته... سخن گرنه جانست بگره پیش +  
 چیرا آدم مرده ماند خوش + امید که تا صاحب خامه در بار جواهر بکنون و آلاقی  
 بر اصداف اوراق بارد - و کلک روزگار رقم سواد و بیاض بر صفحات لیل و نهار  
 بر نگار داین گهرهای آبدار آویزه گوش روزگار ماناد - و خاطر سخن شناسان  
 سخن یاب که از نخله کانیات انتخاب یافته اند ازین بوستان معنوی فیضیاب  
 و دیده بی نصیب بان دانش از مطالعه اش صاحب لصاب باد -

### قصیده و تارخ

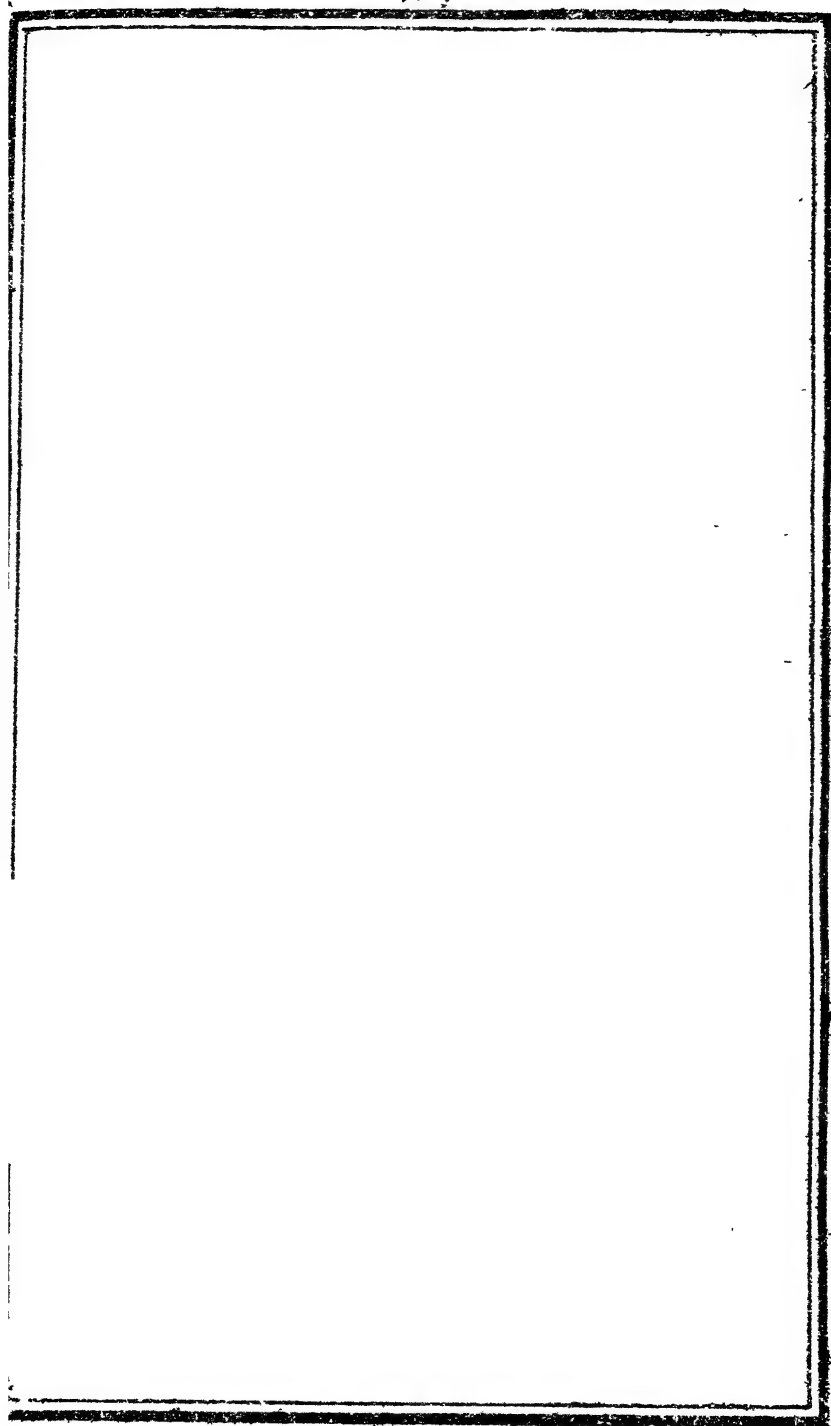
نازیم بیزبانی فیض	و هرست بهمانی فیض
گویم چه خوش بیانی فیض	دانیم چه نکته دانی فیض
با وصف خلف خلاف نبود	زیای خلیفه خوانی فیض
الفاظ پرست بود جهان	بی بهره ز نکته دانی فیض
او خواجه کجارسیده باشد	بر مطلب و بر معانی فیض
این وصف که هست خرد گل	از گلشن شادمانی فیض
تا زنده جهان است زنده مانا	این راحت زندگانی فیض
مست از لیسیم الله احمد	با باوده ارغوانی فیض



صد شکر که شد زین طری	گلزار به باغبانی فیض
تحصیل زمین شعر گریه	ز رخسیر بمرزباتی فیض
ز اینجا بدجور شد زمین شعر	مزرع لعلب را فیض
دامان امید پر گهر شد	از دست گهر نشانی فیض
آویزه گوش خلق گریه	آوازه خوش بیا فیض
صد شکر که آرزو بر آمد	از شهرت شعر خوانی فیض
از حق رسی مؤثر الدین	مطبوع شده زبانی فیض
کس نیست درین زمانه و نشد	جز گفته فیض ثنائی فیض
از فیض به هر یاد گاه نیست	این دفتر پر معانی فیض
دیوان جناب فیض مهت این	یا آیت آسمانی فیض

میخواست رواج سال طبعش  
 زو طبیع قلم نشانی فیض

تمت





بوالغیر

تقریر از تمیذ و ستیفین در ارتداد حضرت فیض

نیا از انترج حکیم محمد مظفر الدین مزاج

بسم الله الرحمن الرحیم

دیوان فیض عام فردیست از ذکر عنایت شامه او جل جلاله. و پست مولف از دو مصرع فیض  
 اقدس و فیض مقدس آیتیست از حکمت کامله اودم نواله خلوت نشینی که در قلوب عالمیان  
 چون معنی در الفاظ نهان و جلوت گزینی که در عیون عاشقان همچو مرومک بدریدار عیان  
 فتحده و بهستعین و احق و الیق بصلوة و سلام آن مطلع و مقطع رسالت تواند بود که  
 اهل بیت اطهارش ایست مشنومی کرامت و بهایت اند. و چار یار اختیارش ارکان  
 رباعی نوین و شریعت فصلی و سلم علیه و آله و اصحابه اجمعین. اما بعد بر ضمایر و لصبی  
 صبح نفسان معنی رس و معنی رسان صبح نفس که عالم از فیوض انفاس متبرکه ایشان  
 روشن و جهان از نفوس متبلیه این فرخنده کیشان و اوی یارین است کاشمش و طاسها

طالع و لامع خواب بود که صاحبان حال و قال را مرتبه ایست از چند و اهل کمال است  
 پس بنده دست تحمیر و تفرع و زرس و امن حسین آن کوتاه مصداق این مقال احوال است  
 اشتغال حضرت عمده اعلیٰ الشرف سالک طریق شریعت و طریقت مردی حقیقت  
 و معرفت گوهر درج شرافت نیز برب سیادت استاد و مرشد مقامی پیر و مرشد فضا  
 مولوی شیرس الدین محمد فیض علیه الرحمه ابن میر امیر الدین خان که خدمت و حوز بان  
 درینجا و دول تا چه تسلیم اند از کند و چه نگار و وزبان کج بیان در سکوت که چه گوید  
 و چه گدازد هر چند بتجرب و فضایل ظاهر و باطنی آن کریم الصفات و قریب است و بد  
 یابد اندکی از بسیار و یکی از هزار است بالجمله آن عالی مقام و بلوی الاصل جد  
 امجدش معظم افاضل زمان مولوی محمد رحمت الله خان رحمه الله علیه و عهده  
 غفران مآب از شاہ جهان آباد به بلده فرستاده بنیاد حیدر آباد و در و در فرمود  
 نسبت تمذ آن فیض مجسم را در شعر و سخن بسخنور شهره آفاق حافظ محمد تاج الدین  
 مشایق و بلوی است که شاگرد بلاد اسطه حضرت مقدس القاب خواجه میر درد  
 علیه الرحمه بود و باست فیض آیتش جامع فروع و اصول حاوی محمول منقول  
 قوت حاکم و ذهن رسا به درجه کمال داشت سلسله ادب را با بلاغت بر زبان داشت  
 صنایع با به ارج در بیان داشت به طلاق با فصاحت شکر آمیز معانی بود و باطن

نمک ریزه با خلاق و ادب از لطف با هم به با شفاق و کرم فیض مجسم به کلاش فیض  
 بخش و فیض انجابه به به موقوفه و معنی ارشاد به بخور سجده شاد ایجا بهم به ز بحر طبع او  
 چون موجی ازیم به هرگاه از حفظ قرآن شریف و تحفیل علوم ظاهری فراغتی است  
 واد آتش شوق و ذوق که در نهاد فیض بنیاد و ولایت بود و باشتعال نهاده  
 تا اینکه دل مضاف آئینش و آئینه فاینا تو لوانتم وجه الله روی مدعا و دید و دیده  
 حق بنیش بشا هده شاد الفقر اذا تم هو الله منور گردید چنانچه نفی از کلام  
 فیض انصام که لایق این مقام و مقام ای فقیر بمنزله خدام بآن صدق کلام  
 الملک الملک الکلام تصمین یافت بعد این زیب تحریری شود و از میان کجالات  
 فیض نشانه و برکات اخلاقی بزرگانه ولایت که شمار طالبان و تلامذه با لاف  
 رسیده و هر که بحضرت رسیده فیضیاب گردید و سن و سال با سن میلاد و مدت  
 عمر شریف نیز از قطعات مرقومه الذیل واضح رجا جانم شد منوم اند رخم فیض  
 رضوان شد خوشنودار مقدم فیض از عالم اسرار ادب گویم مزاج به آگاه و دوست  
 از عالم فیض به آزا و لا و اما و کن شمس افلاک کرامت قرین منیرین اوج سعادت  
 مولای سیر ضیاء الدین احمد و مولوی سید عماد الدین محمد و صفی تخلص بعلم و ادب  
 موصوف و فیض و کمال متصف اند بقا بهما الله طول الدهور و ارشد خلقی آن

رهنمای خفی و حبیب ذات قاضی غلام نبی شاه صاحب سدیقی الفارسی کمال پوش  
بجس حال و قال و صفاتی باطن آئینه فیض و برکات ست نداد شوقه و برکات —

## فهرست تصنیفات

طریق الصیف شرح ماه حال شمس النور شمس التصریف

شرح منظومه صرف رساله در بیان نامح و منوع شرح کلمه الحق

شرح شمس الدین در معنی و تافیه فیض مفید در احکام علم و معرفت قرآن الاله الاله در ملاحات و کلمات

جدول مضمت النهار فیض و بدایع

ماد دیوان آنحضرت فارسی از ان بدست خود اوث روزگار رفعت شعار افشا که نشانی از ان بدست  
نیا مد بعدش غزلیات و اشعار یکفرام شده بود باد دیوان اردو کلبه طبع جلوه ظهور نمود

## نظم

هزاران شکر شد مطبوع دیوان	چه دیوان فیض بخش فیض عین
شده این هر دو دیوان الفیض	چو فیض اقدس و فیض مقدس
بدوق ولدت آمد هر دو یکان	نمک هندی و شکر فارسی دان
گهر افشان چونیا نیست هر یک	در یکیت است هر یکشین و دوشک

یک جلد است چون طهارت الم	شد یک جان دو قالب هر دو هم
چه دیوان فیض جاری بحر عرفان	بود بر شعر آن هینگ دیوان
که هست انداز هر بر پست نوس	بر پست آمد دهم پست المقدس
علو شان نظمی را نشانی	بود بر مصرعه آن کبکشان
بمضمون نور صبح زندگانی	بمعنی معنی روشن بیانی
بسوز عشق نارش بسکه جالسنور	بسا حسن انوارش دل افروز
بجنب و جوشش دریا خبابی	ز مطلع تا بمقطع آفتابی
زطلول تا باخرشان فیض است	کتاب فیض یا دیوان فیض است

## تاریخات

هرگاه وجود نظم هر کل	بود ست سن تولد فیض
باشد وجود نظم هر کل	شد سال وصال او بوجدت

## وله

عارفان را موت شد نقل بکان	عارفان را موت شد نقل بکان
سال حلت گر پیر شد مزاج	سال حلت گر پیر شد مزاج

## وله



عالم ذی رتبه حافظ شیرس الدین فیض	مطلع ماه فضایل مقطع عبر سلم فین
خواند مصرع وصال فردجی لایوت	شد مراد یوان عالم در نظر بیت اُخران
چارده چون روز سپری گشت از ماه جبه	آسمان بکشت و برد لهادر در دوغن
سال این غم طافه شیراز و گشت مزاج	من سوساهی گفتماری طیت شعر دکن
رفت ازین غم آبروی در کج نظم و نثر	باز اندر تخرج بی آب گوی شعر و سخن

## وله

چو حافظ شیرس الدین فیض آ	شد از تقصید عالم سوسلی
مزاج از اول آخرش گفت	جواب فیض صاحب اصل حق

مایع از سخن سخن فصاحت نشان محمد غوث غم مرحوم شاگرد حضرت فیض

اٹھ گیا اس جهان سی فیض سخن	چل بسی یعنی وہ سخن ص فیض
سعر منوم نی کہی تارخ	حیدر آباد سی بس گیا فیض
از سخنور بلاغت آئین را می کچو لعل صاحب مکین	

رفت چون فیض سخندان نام شمس الدین	گر و مکین بد مصرع دو تارخ بیان
ششہ پنجم کہہ شب چار و ہم ماہ جب	فیض آسودہ ز کونین بایوان جہان

## وله

شهرات و میر شمس الدین	متخلص بہ فیض فنی سرین
با همه علم و فضل و فن و کمال	عارفی بود و حافظ قرآن
کرد ملت زدہ بر نگین گفت	بد و مصع و دوسال رحلت آن
کمال بر کمال رفت ز دہر	فیض از نیچا نمود سوزم خزان

تضمین نخل حضرت فیض رحمت اللہ علیہ بحسب اشارہ مذکور الصدر از مزار

سربلکای ای مسلم تسلیم کا	ہی مقام آداب کا تعظیم کا
زکر ہی ایک واجب التکریم کا	کیا لکھوں میں وصف ابراہیم کا

ہی وہ مرزا محمد بی سیم کا

شش جہت میں ٹھونڈ نہی پیدا نہیں	جستجو عالم میں کی دیکھ نہیں
انکی کیتانی میں شک ہلا نہیں	ایک میں ہی عالم انکسا نہیں

کو یہاں عالم ہی ہفت تعلیم کا

طفت قرآن سی جو تکبیر راہی	دیکھ لی گردیدی آگاہی
برنخ انسان تماشا گاہی	وجہ انسان عین وجہ اللہ ہی

ہی یہ مطلب احسن تقویم کا

ہی وہی محبوب و ہر جا جلوہ گر	بس رہی صیان دوست ہوا نظر
------------------------------	--------------------------

	وہ کسی بھی حال میں ہو تو مگر	زند ہو یا پارسائی محب و بر	
وہ کسی بھی حال میں ہو تو مگر	وہ بیان رکھہ درویش کی تعظیم کا	ہی لکھی اندازہ باب نجیب و نظر درویش و درویش	
دیکھی ساقی فی پرتنا سیک	کیون نہ زند کو خوشی ہو عید کی	پیر سجانہ فی یہ تاکب کی	
	یاد میں اس سخی توحید کی	ہو بجا رستہ امید و ہم کا	
داغ دل زخم جگر ہی در دوسر	بار غمی گو خنیدہ ہی کمر	گفتگو تیری یہ سبج ہی مگر	
	ہی رفا مسبود کی منظور	چو رستہ دامن کہی تسلیم کا	
جیسا فراتی ہیں فیض ر ہنما	ہیں مزاج اپنی ہی وہ ہی پیشوا	ہی ہوا اول ہوا آ حسد کی جا	
	کیا بتاؤں فیض میں اپنا پنا	ہوں چرن بروار ابراہیم کا	
	غزل		
ہی حرم میں مقام ابراہیم	نقش و لپیر ہی نام ابراہیم	ہنظر زبات ہیں وہ نیک حفا	
بند کی ہی سلام ابراہیم			

<p>فايز منزل مستاني الله  هي عجب بات في ساطع گوش  منهزم جس سي شکر خطر است  ديکهي جو که اٹھی خدا کی شان  هي وه مرآة حق خدا کی قسم  وہی مست می الت ہوا  رشدک باغ غلیل ہی وه کتاب  پیروم شد جو فیض صاحب بین</p>	<p>تا ابد ہی دوام ابراہیم  سن باہون کلام ابراہیم  ہی وه قاطع حسام ابراہیم  اسی زہی احترام ابراہیم  حق نمائی ہی کام ابراہیم  پی لیا جسنی جام ابراہیم  جسمین لکھا ہی نام ابراہیم  ہین وه فیض تمام ابراہیم</p>
<p>مرشد و نگاہی پناہی مزارج  ہون مین ادنی غلام ابراہیم</p>	
<p>تاریخات طبع دیون</p>	
<p>رشدہ فکر سحاب بخور می بحر موج فصاحت گسری شفیض و تمیز رشید حضرت  فیض رحمۃ اللہ علیہ احمد علی نخلص قاضی ابن قاضی غلام نبی شاہ صاحب  صدیقی القادری کل پوش دام برکاتہ خلیفہ ممتاز حضرت مدوح علیہ الرحمہ</p>	
<p>صاحب علم و ہنر یعنی علاج</p>	<p>مندجیل را در مان فیض</p>

	طبع دیوان جناب فیض کرد طرقتا بخشش قاضی بشنود	واسطہ شد او پی احسان فیض امن دین الہام حق دیوان فیض
	ولہ	
	گوکہ دیوان اور ہی ہی چہا مین تو شیدا ہوں اسکی صحت کا ای علاج آفرین جزاک اللہ جب چہا صحیفہ قاضی نی	غلطی سی ہوئی خیانت فیض یہاں ہوئی ہی فقط ہدایت فیض شامل حال ہو ہدایت فیض لکھی تاریخ اسکی آیت فیض
زور طبیعت شاعر بلند حین ن محوش مقال عسا کر فصاحت مقدمہ اکبیش محمد عبدالعلی طیش		
	لوچہا دیوان فیض نامور طیش نی تاریخ لکھی فی الہیہ	جستہ جباری ہی فیضان فیض نام آور چہا گیا دیوان فیض
چو ش طبیعت شہتہ فصاحت الف خا نصاحب الف فغدا رسالہ کتبہ جنت شاگرد رشید میر احمد علی خان شہید دہلوی		
	شدہ مطبوع دیوان فرین چو پر سیم س طیش بن خضر	نہ دیوان بلکہ بہت این چہ فیض بکفا الفضا بن چہ فیض

## وله

<p>بهار سمن ہی کچھ بانج ارمی ہی سال طبع اسکا فیض شمس</p>	<p>عجبت گن منامین ہی بہ دیوان ہیں شمس الدین فیض اسکی صفت</p>
<p>لمبیزی جام فکر جرعہ نوش زبان عالی نسب محمد عبداللہ صاحب عجب شاگرد حضرت فیض</p>	<p>لمبیزی جام فکر جرعہ نوش زبان عالی نسب محمد عبداللہ صاحب عجب شاگرد حضرت فیض</p>
<p>جسکا عالم میں جوش فیضان ہی جرعہ فیض کیا یہ دیوان ہی</p>	<p>اسی عجب طبع وہ ہوا دیوان سال ملبوعہ کی کیا سیراب</p>
<p>روشن پانی شمع افروز محفل شعر و سخن رونق بخش مضامین نو و کہن ہو لوسی محمد عبدالستیوم حفظ</p>	<p>روشن پانی شمع افروز محفل شعر و سخن رونق بخش مضامین نو و کہن ہو لوسی محمد عبدالستیوم حفظ</p>
<p>جسکی دیکھا اسکو پروانہ ہوا صدقی ہوا شمع فیض آئی سر پر ملک سی ہمو صد</p>	<p>واہ کیا دیوان جناب فیض کا چہا پگیا حفظ جب کہنی لگی ہم سال اسکی طبع کا</p>
<p>روشن چوہر گشتہ بھر شمس نام فیض دیوان عیدہ آمد و ناز کی کلام فیض</p>	<p>اتش زبانی گرم ساز بازار فصاحت شمع محفل بلاغت میر کاظم علیضہ تخلص شمع مطبوع چونکہ شمس دین</p>
<p>جوش طبعیت شاعر نامی ساحر فن شیرین کلامی حیات</p>	<p>جوش طبعیت شاعر نامی ساحر فن شیرین کلامی حیات</p>

	بلاغتشان میر احمد علی صاحب عصر شاکر و ممتاز مصنف علیہ الرحمہ	
	صد شکر کہ یافته سر انجمن لاریب کلام منیف الہام	دیوان جناب حضرت فیض شد طبع نوشت عصر سائش
	ول	
	یافته ترتیب نعتش باریب و فر ہم دگر تا رنج باغ ہاؤ	چون کلام حضرت استاد محترم سال مطبوع بہت گلزار بلخ
	ول	
	بھر سیر شایقان نیک خو شمع فیض آمد سن مطبوع ام	چون مرتب شد کلام استاد عصر علامہ ز فکر روشن
	ول	
	دریای کمال فیض اقدس نوح گنجینہ فیض کبیر تواج باج	طوفان بحر مقدس آور و عصر شد طبع کلام فیض سائش گفتم
	ول	
	ہی ہر اک شعر عصر مطلع فیض سال مطبوع ہی مربع فیض	حضرت فیض کا چہا دیوان رنگ از رنگ ہر غزل تصویر

گوهر ریزی فکر عبا بهر بار بلیغ نشین چار باشد دولت گل فشان بد  
 فصاحت بادشا قلم و تقریر جناب میر وزیر علی وزیر نمیره نواب صدام الدوله  
 صمصام الملک مغفور شاگرد میر محمد علی

چون کلام جناب فیض وزیر	گشت مطبوع از عنایت ب
فکر کردم بجا ریاریخ	گفت ان گلشن بهار طرب
بن آوازی آویزه گوش سخن نامور علم و فن خواجہ جمیع اللہ صاحب نام مخلص	
شد مرتب چون کلام دست	غنچه اہل دلان گل گل گفت
نام بجا یادگار دوا	کثر بینان سخن بالمش گفت
شمع افروز بزم مکہ دانی مضمون معانی میر روشن علی خاشاک شاگرد عصر صبا	
استاد کی است دکان چہا خوب	تصویر کا عیال نظر آتا ہی سراپا
مانی خردنی کہی تاریخ شرف سی	دیوان یہ دلا وزیر مرقع ہی سخن کا
نغمہ گلستان بگین پانی گلدرستہ بند مضمون معانی میر محبوب علی صاعش شاگرد عصر صبا	
دیوان جناب حضرت فیض	برقالب طبع بستہ دست
باحسن گفت عشق تاریخ	گلدیستہ آبدار اشعار
از شایع افکار سخن سنج سخنور در شہت فصاحت نامور نواب	



	میرعباس حسین خان بہادر ششدر شاگرد حضرت مصنف علیہ الرحمہ		
	جسم میں بالیدہ ہوی اپنی جان آئی صد اکان میں یہ ناگمان ہی چمن فیض بیلیان بجان	طبع جو سنا دکا دیوان ہوا ششدر عا جزئی جو کی فکر مال فکر ہی کیون جلد رقم کر اسی	
	ولہ		
	سیری استاد کائناتان ہج گلشن عقل چمن ان ہی	روفت بزم ہوسنان ہی یہ طبع دیوان کا سال کہ ششدر	
	نقاشی مضمون مضمین سیرت افزائی ارباب فضاحت آئین میر محمد علی صاحب بخش شاکر ششدر صاحب		
	ہر رات ہوی یالی البیض ہاتف نی کہا مربع فیض	دیوان چوہا خوشی ہی اس دم کی فکر جو سن کی میں بخششی	
	ارشاق اویل حسن انخمایل خوش مقال نازک خیال شیرین گفتار میر احمد علی صاحب منصب دار تمکیز حضرت مزاج مدظلہ		
	زوعیان شد فیض شان مشان فیض ہاتفی گفتا رہی فرمان فیض	منطبع گردید چرن دیوان فیض سال فصلی خواست میر احمد علی	

ارستیا بح افکار شیرین مقال سخن شناس نوا محبت  
احمد الله خان بهادر مستی اس شاکر حضرت مزاج مظله

خدر روان سوزی خیال ایات فیض	هست تمام زب دنیا ذات فیض
بهر قمع عام از سعی علاج	منطبع گردید منطومات فیض
غرق آرزوهای طلب قطع کن	سال طبعش گویا سبب ایات فیض

نتیجه کرم شیرین کلام فصاحت مآب نوا محبت  
قدرت اسد خان بهادر خطاب شاکر حضرت مزاج مظله

از نوای رخ احب طاہرت	سال چری بانبران عظم فیض
سال طبعش ای خطایب دی جمع	از حباب عبودی شد نظم فیض

سخن سنجی معجزه سعادتمند سخنور زبیرین ذکا بهر دور محمد عمر معجزه بخش  
غلف الصدق شاعر فصاحت شعار محبت رخوت  
عزم مخفوق و تلمیذ حضرت مزاج مظله

شد طبع کلام فیض با فیض اکمل	افصح ابلغ و متین الطبع افش
روح قدسی معجز بگفتا سانش	عبد و دیوان جناب فیض آتش

مطبوع چو شد بطبع مطبوع	دیوان جناب فیض نرسنگ
تاریخ معزز رقم نموده	لاریب کلایم فیض آسنگ

قد مکرر شیرین بقال صحیح خیال ایام مصطفیان سیر حیات و مانع شاکر حضرت مزاج

اسی مانع اب علوی رتبین	کوئی پیدا نہیں ہی ثانی فیض
دونوں دیوان فارسی اُردو	کہی دینی بین خوش بانی فیض
ہو اسعی علاج صاحب سی	ایک گلدستہ گلشن فیض
حافظون اور مضمون فی کہی	سال طبع در معانی فیض
ہیں جو تالیفیں ایک مصرع میں	آیت بیہش اور اشعار فیض

جو ہر تیغ فصاحت گو ہر منبع بلاغت حاجی نواب محمد سبحان خان بہادر بیت  
تخلص ابن غلام حسین خان ابن محمد سبحان خان نیر کو نواب محمد بہا خان  
المخاطب ب محمد لودھی خان بہادر مرحوم تلمیذ حضرت مزاج خطبہ

گرچہ در غلبرین شد جان فیض	ماند تا ایم تا ابد فیضان فیض
شد چو دیوان طبع سالتش گشت	ہر یک از جان طالب دیوان فیض

ولہ

کیا جو کہ کری جو کوئی اتیان فیض	دیوان جو دیکھ لی کری صفت پان فیض
---------------------------------	----------------------------------

مطبیع ہو گئی ہی بیعت بن سبقت	یونان میں از سبقت کی آپ سال ضعیف
------------------------------	----------------------------------

وله

چپ گیا اللہ کی احاسی	ہی یہ دیوان نصف فیضان ہی
فیض بہر یک پائیگا دیوانی	سید انصاف کبھی تاریخ یون

ایسا بہ مصرعہ تاریخ نست

بھگو پسند یک یک ہی آن فیض صاحب	نحو آئینہ ہی دیوان حب ہوئی شمع حق بین
مطبیع ہی یہ طبع دیوان فیض صاحب	بید مر جا کہ بہتر ہی سبقت یہ لکھا سال

فصیح جادو کلام طبع عالمی قیام سخن سخن معنی آفرین جو دت قرین ابوالہدیٰ  
محمد ہدایت اللہ خان بہادر جاگیر و انکھلص وان خراگہ حضرت مناج

کو طبع بجا رناتہ فیض	باللہ کہ کارنامہ فیض
مطلوب صحیفہ ہست روشن	گویا نگارنامہ فیض

وله

دیوان دیوگا فیض صاحب	کلام پیرار فیض صاحب
برجی بود از سوز نگار کفایت	دیل آئینہ وار فیض صاحب

وله

در پیامی دل به فیض رسد	نگوی بود به نسیم رسد
<p>اشیای انکار حضرت حکیم محمد مظفر الدین خان صاحب مزاج در طالع تلمیذ و فیضی است مصنف دیوان حمت الله علیه</p>	
بصفت تذکره	
هر دو دیوان فیض عنوان را خضر و آب سال طبع مزاج	صورت طبع چون علاج نمود چشمه فیض موج زد سر نمود
بصفت سخن	
چون گشت منطبع سخن الاجاب فیض	تاریخ الاجاب ز ششم کناب فیض
ایضا	
بناب فیض وه علامه میسر الدین فلک فی سال کھا آنکی طبع دیوان کا	که مثل آن کی کوئی صاحب کمال نهین ضیای شمس ہی دیوان سر مرال نهین
ایضا	
ابن دیوان فیض سال مطبوع مزاج ارتشده تاریخ هندی	بود لیر زاریب چشمه فیض بخور آب از لیا لب چشمه فیض
وله	

شکر حق با هم و دیوان گشت	هر یکی عین الیقین حق الیقین
شد یک مصرع دو تاریخ از مزاج	فیض عنانی و فیض یارین

از شایع طبع حکیم محمد سنورالدین علاج با فی طبع دیوان

سعی علاج گشت به مشکور شرک	دیوان ز فیض سبحان آمد بحیطه طبع
طباع غیب سالش از روی جہد نبوت	دیوان فیض عنوان آمد بحیطه طبع

وله

حضرت فیض کی چپی دیوان	یک مقدس ہی یک اقدس ہی
کہی اسکی علاج فی تاریخ	فیض اقدس ہی یا مقدس ہی

بارک اللہ کلہ فیض

تمت

غلط نامہ تقریظ دیوان اردو				غلط نامہ تقریظ دیوان اردو			
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۰	انجم سپاہ	انجم سپاہ	۲	۱	خوریدہ	خورشید
۳	۱۲	از سرجاہ	باسرجاہ	۴	۴	صحیح	صحیح
۷	۱۲	کھر	کھر	۸	۲	فصاحت او	فصاحت او

غلط نامہ دیوان اردو				غلط نامہ دیوان اردو			
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۲	جبریل	جبرائیل	۵	۲۷	سبت چٹ	سبت چہٹ
ایضاً	۱۲	مسلمانکی دلیر	مسلمانکی ہولیر	۸	ایضاً	کسادوس	کیا دوس
ایضاً	۱۲	جرائمیت	جیزامیت	۳۰	ایضاً	نہیں اونکا	نہیں انکا
۹	۱	سورۃ	صورت	۳۳	۲	نہ رنکان کا	نہ رنکان کا
۱۱	۱۱	نور علی نوز	وہ نور علی نوز	۳۴	۳	کجا جان بون	کیا بتوئی ای بون
ایضاً	۱۲	سرکیند	سرکیند	۳۹	۱۳	ہریک	ہراک
۸۰	۸۰	پاموسی	پاموسی	ایضاً	۱۲	ہوانہ دیوانہ	ہواد دیوانہ
		قتلے عالمکے باز	قتلے عالمکے باز	۳۴	۲	منڈلای	منڈلای
				ایضاً	۴	پتر	بتر
				۳۵	۲	چنکل	چنکل
						ککنو	ککنو
						جاسکا	رہجاسکا
						ہندہ	قافہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۳	تغیر	تغیر	۸۴	۵	مجیدہ دہلی	مجیدہ دہلی
"	"	کسلا	کسلا	"	۱۰	دل کے لیتے کا	دل کے لینے کا
"	"	مین سرخاب	مین سرخاب	۸۶	۱۲	تالیے	تالیے
۵۴	۱	پردہ	پردہ	"	۱۲	احباب	احباب
"	۱۵	لعل مین	لعل مین	۹۳	۱۲	ہراک او	ہراک او
۵۶	۶	مقون کو	مقون کو	۱۰۰	۶	جو تو وارد	جو تو وارد
"	۷	شام ہجرت	شام ہجرت	۲۰۲	۹	مصل ہو سہم	فیض ہو سہم
۶۲	۹	نکڑا	نکڑا	۱۰۶	۱۰	گر جائیں	گر جائیں
"	۱۵	شیئہ شربک	شیئہ شربک	۱۰۷	۱	بکڑ جاتے	بکڑ جاتے
۶۳	۹	ہو جای ہی	ہو جای وہ	۱۰۸	۸	گفت و گو	گفتگو
۶۴	۱۳	دبج	دبج	"	۱۲	کہہ رہیں	کہہ رہیں
۶۶	۲	کوئی مٹھائے	کوئی مٹھائے	۱۱۰	۸	رکیتے	رکیتے
۶۵	۶	نوا میں عداوتے	پس رک کہا عداوت	"	۱۳	اوسنے مد پلائی	اوسکی مد پلائی
"	"	کتون نہ تیری	سے پترا	۱۱۲	۱۱	کہا خبر	کہا خبر
"	۴	بہت من نہ نہر	بہت میں ہی نہر	۱۱۵	"	"	"
"	۹	لوہر دیکھو جب	ویا یار نہ آنکھ	"	"	"	"
"	"	سیر تہنے لگانا	پیر تہنے لگانا	"	"	"	"
۷۶	۴	دوبر	دوبر	"	"	"	"
۸۱	۲	جلوہ دیکھو	جلوہ دیکھو	"	"	"	"



صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۵	۱۰	حسن کے قطع	حسن کے قطع ہو	۱۴۸	۱۵	زمنہار	زمنہار
۱۱۷	۱۲	یاد کر کر	یاد کر میں	۱۴۹	۱۶	اسی کو تو	اسی کو
۱۳۰	۶	بہر کر کر	بہر کر	۱۵۲	۵	بیان کری	بیان کریں
"	۸	کہتے نہیں	رکھتی نہیں	"	۱۰	خاک پر اترا	خاک پر اترا
"	۱۳	شکل مگر ہی	شکل مگر ہی	۱۶۵	۱۳	قصہ	قصہ
۱۳۵	۷	دھوری	دھوڑی	۱۶۷	۱۶	بنیت الحرام میں	بنیت الحرام سے
۱۴۱	۴	بن کوری	بین کوڑی	۱۸۰	۷	ہیں مشک	ہیں مشک
۱۴۲	۵	دوڑ	ڈور	۱۸۲	۱۳	سخص ہی	شخص ہیں
۱۴۴	۲	تھر	شہیر	۱۸۴	۹	شکار پہر اس	شکار اسے
۱۴۵	۱۲	ہتہہ پای	ہاتھ پای	۱۹۰	۲	چلے آئی ہیں	چلے آئی ہی
۱۵۰	۲	کھینکے	کھینکنے	۱۹۴	۷	عمر انکی	عمر انکی
۱۵۱	۶	د	یاد	۱۹۲	۸	بی سنون	بیسٹون
۱۵۴	۶	من تنک	تنک میں	"	۱۶	لوپ بجنے	لوپ چلتے
"	۸	چن کنک	چمن کنک	۱۹۹	۱	تہ نک نکاکام	کار تہ نک
۱۵۹	۷	عاس کلپیرین	عاس کلپیر	"	۹	دوڑ	ڈور
۱۶۰	۱۵	عادوی	عادوی	"	۱۲	سما چو کری	دہما چو کری
"	۱۳	پوچھنی	پہنچی	"	۱۳	تنگ ہی چکے	تنگی ہی چنتے
۱۶۷	۷	کشرت کر	کشر تکہ	۱۹۹	۹	چہا لونئی	جہا لونئی
۱۶۸	۲	مٹے ہن ملی	مٹے میں ملی	۲۰۱	۱۰	ہون سماع	ہون سماع
"	۳	مین صبح	مین صبح	۲۰۵	۶	آہون بہر	آہون بہر

صحیح	غلط	صفحہ	صفحہ	صحیح	غلط	صفحہ	صفحہ
سات	سانہ	۱۳	۲۶۵	اترائی	اترائی	۳	۲۰۶
رہے رہے	رہے رہے	۱۱	۲۶۸	عجب گوئی	عجب گوئی	۹	۲۰۸
مشاق	مشاق	۱۵	۲۶۹	ہم تم میں	ہم تم میں	۱۳	۲۰۹
بت کے	بت کے	۱۰	۲۷۸	عارضہ	عارضہ	۸	۲۱۰
جوڑ سے	جوڑ سے	۱۱	۲۷۸	کونلی	کونلی	۱۳	۲۱۸
میں تابین	میں تابین	۱۰	۲۸۶	اپنے	اپنے	۳	۲۲۲
نہنے کیا کیا	نہنے کیا کیا	۱۳	۲۸۸	فروع	فروع	۱۱	۲۳۲
از کے	از کے	۳	۳۰۳	ثواب	ثواب	۱۱	۲۳۳
کر جائیکے	کر جائیکے	۲	۳۰۳	عین دانائے	عین دانائے	۱۳	۲۳۴
کرستے	کرستے	۱	۳۱۴	ہم دوائی	ہم دوائی	۱۱	۲۳۸
نکھ	نکھ	۱۵	۳۱۴	مجھے دیکھ	مجھے دیکھ	۳	۲۴۱
کل کھیلکا	کل کھیلکا	۹	۳۲۲	نہ چھوئیں	نہ چھوئیں	۷	۳۴۲
بلاں	بلاں	۸	۳۲۹	سبہ استاد	سبہ استاد	۱۵	۳۴۲
بیل نرس	بیل نرس	۹	۳۳۰	گتا	گتا	۱۱	۳۴۰
معربان	معربان	۱۲	۳۳۴	کلیسیا	کلیسیا	۱	۳۵۱
صافی نھاکی	صافی نھاکی	۱۰	۳۳۹	دبڑے	دبڑے	۷	۳۵۲
موزون	موزون	۹	۳۴۴	اموہن نے	اموہن نے	۱۱	۳۵۳
ہی امید	ہی امید	۸	۳۴۹	شہید عشق	شہید عشق	۹	۳۵۵
کطرف	کطرف	۳	۳۵۲	واہ واہ	واہ واہ	۱۲	۳۶۵

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۲	۸	اندون ہوا	اندون ہوا	۳۴۴	۳۲	سی ہی کہ	سی ہی کہ
۳۵۳	۱۳	مزدوری	مزدوری	۱۱	۱۱	مطلق ہیں	مطلق ہیں
۳۵۴	۱۲	چڑیکے	چلیکے	۱۲	۵۲۷	میں جو خام	میں جو خام
۳۵۵	۱۵	پینس	پینس	۲۰	۳۳۲	چلون کہا	چلون کہا
۳۵۶	۱۲	بستے فرار کے	بستے ہی برقی طور	۱۲	۱۱	چبہ چبہ	چبہ چبہ
۱۱	۱۵	جسم رب فیض	جسم رب فیض	۱۵	۱۱	خواب گاہ	خواب گاہ
-	-	-	-	۳	۳۳۵	یک ہم ہی	یک ہم ہی
۳۶۸	۳	اکلی کتے	انکھو لکھائی دیکھتے	۷	۳۴۲	کچھ ہی عرض	کچھ ہی عرض
۳۷۷	۱۳	کورنگ تہی	کورنگ تہی	۳۰	۳۴۵	وفات پہر	وفات پہر
۳۸۳	۹	لصور مار	تصویر مار	۵	۱۱	آئی ہی	آئی ہے
۳۹۱	۱۲	منہ چڑھا	منہ چڑھا	۱۲	۳۴۷	مصروف تھا	مصروف تھا
۳۹۲	۱۰	ود	ود	۲	۳۴۸	بولے بشیرین	بولے بشیرین
۳۹۸	۱۱	ہم سنے	ہم ہی سنے	۱۵	۳۵۱	لک سینہ لک	لک سینہ لک
۱۱	۱۲	دلکو خال	دلکو خیال خال	۸	۳۵۲	جواب	جواب
۴۰۰	۷	یار تا مکرر	یار تا مکرر	۱۲	۳۵۹	پر نور کو کہلا	پر نور کو کہلا
۴۰۳	۹	چڑھا	چڑھا	۹	۳۶۳	نیگے	نیگے
۴۱۳	۱۳	فرہ دایک	فرہ دایک	۸	۳۶۶	میں نونی کی	میں نونی کی
۴۱۴	۷	چلتے	چلتے	۱۱	۱۱	جب ارزو	جب ارزو
۴۲۱	۷	لاسی ہیں	لاشین ہیں	۱۱	۱۱	نفاست نہیں	نفاست نہیں
۴۲۵	۱۰	مراق	مراق	۵	۳۶۸	نواب کو کہو	نواب کو کہو

غلط نامه دیوان فارسی

نقص	غلط	صحیح	نقص	غلط	صحیح
۳	مست ملت	مست می است	۲۸	بریتوی	بریتوی
۴	کرده جالس	کرده ریش	۲۹	از حاله	از خاله
۵	گوک	گوک	۳۰	ماجبرو	ماجبرو
۶	گوچه شود گو	گوچه شود گو	۳۱	تا چکان	تا چکان
۷	پاسبان میت	پاسبان میت	۳۲	خرقه طاعات	خرقه طاعات
۸	عشا و نامی	عشا و نامی	۳۳	سفالین بن	سفالین بن
۹	لوی و کر	لوی و کر	۳۴	رمان و سب	رمان و سب
۱۰	زلف درارش	زلف درارش	۳۵	بکوبختب	بکوبختب
۱۱	دیجان	دیجان	۳۶	می پوشش	می پوشش
۱۲	خورنم	خورنم	۳۷	مطلع تو	مطلع تو
۱۳	زسکوبه	زسکوبه	۳۸	ان بسرو	ان بسرو
۱۴	یادوم آید	یادوم آید	۳۹	لجتن مل	لجتن مل
۱۵	کوما خدا گشته	کوما خدا گشته	۴۰	که یاز	که یاز
۱۶	مطلع تو	مطلع تو	۴۱	یاز	یاز
۱۷	بیده الاهی کند	بیده الاهی کند	۴۲	بیای تم	بیای تم
۱۸	پا چشم بر جاده	پا چشم بر جاده	۴۳	در محفل قدس	در محفل قدس
۱۹	من چشمش	من چشمش	۴۴	دار خدا	دار خدا

صحيح	غلط	صفحہ	سطر	صحيح	غلط	صفحہ	سطر
است این	است این	۱۳	۴۹	راستاد	راستاد	۴	۵۰
اجل شد	اجل شد	۸	۷۰	ہم توفیق الہی	ہم توفیق الہی	۹	۷۱
جفت	جفت	۱۷	۷۱	ابرویش	ابرویش	۱۳	۷۲
تزدیک چنانکہ	چون نزد چنانکہ	۴	۷۵	مان دی سرگر	مان ندی سرگر	۳	۷۶
از حکم	از حکم	۱۵	۷۷	جالت باز حال	جالت باز حال	۷	۷۷
افعال	افعال	۴۷	۷۷	کشتے می	کشتے می	۱۳	۷۸
رجوی	رجوی	۹	۸۱	اس شدنی	اس شدنی	۱۰	۷۹
بار اس	بار اس	۶	۸۵	رباعی	رباعی	۳	۸۰
بی آرام	بی آرام	۱۳	۸۷	زخم	زخم	۷	۸۱
تنگوی	تنگوی	۱۲	۹۸	سربارم	سربارم	۹	۸۲
شاید افتد	شاید افتد	۳	۱۰۳	جبریل	جبریل	۱۷	۸۳
علیہ الرحمہ و برکاتہ	علیہ الرحمہ و برکاتہ	۷	۱۰۷	مار امان تو	مار امان تو	۷	۸۸
میشود	میشود	۱۳	۱۱۷	عقلم	عقلم	۷	۹۹
طرح کوادہ	طرح کوادہ	۱۳	۱۱۷	مالی ہم	مالی ہم	۹	۱۰۰
				بنای آن	بنای او	۱۳	۱۰۱

غلط نامہ تقریظ

صحيح	غلط	صفحہ	سطر	صحيح	غلط	صفحہ	سطر
وجود مظهر	وجود مظهر	۱۰	۱۱۲	سجدہ سحر	سجدہ سحر	۳	۱۱۰

۱۱۲	۱۲	شمال احوال	شمال احوال	۱۱۳	۸	بیمانی	بیمانی
-----	----	------------	------------	-----	---	--------	--------

خطبات تقریظ ثانی

صفحہ	سطر	غلاط	صحیح	صفحہ	سطر	غلاط	صحیح
۱۱۴	۲	اضغال احوال	اضغال احوال	۱۱۳	۱۱	سی بسی کیا	سی بسی کیا
۱۱۵	۴	کج بیان	کج بیان	۱۱۴	۴	مطبوع بہت	مطبوع بہت
۱۱۶	۳	علوم	علوم	۱۱۵	۴	ہوا سے	ہوا سے
۱۱۷	۲	مزدحمی	مزدحمی	۱۱۶	۴	ہوا سے	ہوا سے

